قَالَ تَعَالٰی: وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْقَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْہِ شَیْءٌ (الانعام:۹۳)

اور اس سے زیادہ ظالم کون؟ جو باندھے اللہ پر بہتان یا کہے مجھ پر وحی اتری اور اس پر وحی نہیں اتری کچھ بھی (ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

قادیانی شبہات کے جوابات

جلد سوم

کذب مرزا قادیانی

ترتیب

مناظر ختم نبوت
حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ

تصحیح تخریج

حضرت مولانا محمد رضوان عزیز صاحب
مدرس (شعبہ تخصص) مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفصیلی فہرست!

پیش لفظ ۴۶۴

باب اوّل ...... مرزاغلام احمد قادیانی کے حالات

نسب وخاندان ۴۶۵
چینی الاصل ۴۶۶
شجرۂ نسب ۴۶۶
شجرۂ مرزا ۴۶۶
خاندان مرزا ۴۶۶
پیدائش مرزا ۴۶۷
مرزا قادیانی کی ماں کا نام ۴۶۷
مرزا قادیانی کے استاد ۴۶۷
مرزاغلام احمد قادیانی کا بچپن ...... ''چڑیاں پکڑنا'' ۴۶۸
میاں ''محموداحمد'' کا چڑیاں پکڑنا ۴۶۸
چوری کرنا ۴۶۸
روٹی پر راکھ ۴۶۸
مرزا ''غلام احمد قادیانی'' کی جوانی ...... باپ کی پنشن ۴۶۹
ٹہلتے ٹہلتے کھانا ۴۶۹
مرزا قادیانی کا ازار بند ۴۶۹
مرزا قادیانی کی گرگابی ۴۶۹
الٹی جراب، الٹے بٹن، الٹی جوتی ۴۷۰
صدری کے بٹن کوٹ کے کاج میں ۴۷۰
کپڑے تکیہ کے نیچے ۴۷۰
جیب میں اینٹ ۴۷۰
انگلی سے سالن لینا ۴۷۰
بائیں ہاتھ سے چائے، پانی پینا ۴۷۰
مرزا قادیانی اور شراب ۴۷۱

گڑا اور ڈھیلے ۴۷۱
مرزا قادیانی اور کتا ۴۷۱
مرزے کا کتا ۴۷۱
مرزا کتوں کا شکار کھیلتا تھا ۴۷۱
اسٹیشن کی سیر ۴۷۲
تھیٹر دیکھنا ۴۷۲
مرزا غلام احمد قادیانی کی حالت زار ...... دردزہ ۴۷۳
جائے نفرت ۴۷۳
احتلام ۴۷۳
کبھی کبھی زنا ۴۷۳

باب دوم ...... مرزا قادیانی اور صنف نازک

بدنظری کے متعلق مرزا قادیانی کا فتویٰ ۴۷۳

مرزا قادیانی کا فعل

کھانا دینے والی عورت ۴۷۴
پاخانہ میں لوٹا رکھنے والی غیر محرم عورت ۴۷۴
خاص خدمت گار غیر محرم عورت ۴۷۴
غیر محرم عورت بھانو پاؤں دبایا کرتی تھی ۴۷۴
پہرہ دینے والی غیر محرم عورتیں ۴۷۴
غیر محرم عورت کو اپنا جوٹھا قہوہ پلایا ۴۷۵
غیر محرم عورت سے نظم کا قافیہ پوچھا ۴۷۵
غیر محرم عورت کا مراق اپنی خدمت کرا کر دور کر دیا ۴۷۵
غیر محرم عورت سے تین ماہ خدمت کروا کر اس کا دل خوشی اور سرور سے بھر دیا ۴۷۵
غیر محرم لڑکیوں کو گھر میں رکھ کر ان کی شادی کا بندوبست کرتے تھے ۴۷۶
ننگی عورت ۴۷۶
غرارہ ۴۷۶
اللہ مرد اور مرزا قادیانی عورت ۴۷۶
مرزا قادیانی کا حاملہ ہونا ۴۷۷

مرزا کے صحابی کا مبارک عمل

نماز میں مرزا کے جسم کو ٹٹولنا ۴۷۷
جسم پر نامناسب طور پر ہاتھ پھیرنا ۴۷۷

باب سوم ...... مرزا غلام احمد قادیانی کے فرشتے

ٹیچی ٹیچی ۴۷۸
شیر علی ۴۷۸
مرزا غلام قادر........ ۴۷۹
خیراتی ۴۷۹
مٹھن لال ۴۷۹
حفیظ ۴۷۹
درشنی ۴۸۰

باب چہارم ...... مرزا قادیانی کی عملی زندگی

دادا کی پنشن کا ہڑپ کر جانا ۴۸۰
مختاری کے امتحان میں فیل ۴۸۱
ایک قادیانی روایت ملاحظہ ہو ۴۸۲
گمنام منی آرڈروں کا ملنا ۴۸۲
انگریز کی اطاعت خدا کی اطاعت کی طرح فرض ۴۸۳
جہاد قطعی حرام ہے ۴۸۳
مرزا قادیانی قادیان میں ۴۸۳
مرزا قادیانی کا پہلا تصنیفی کارنامہ ۴۸۴
تصنیف کی دنیا میں ایک لازوال کمال ۴۸۵
پچاس جلدوں کا وعدہ ۴۸۵
مرزا قادیانی کے دجل کی انتہاء ۴۸۶
پانچ اور پچاس ۴۸۶
مرزائیوں کے جواب کا تجزیہ ۴۸۷
صداقت اسلام کے نعرہ سے اسلام کی بیخ کنی کا آغاز ۴۸۷

باب پنجم ...... دعاوی مرزا

بیت اللہ ہونے کا دعویٰ ۴۸۸
۱۸۸۲ء مجدد ہونے کا دعویٰ ۴۸۸
۱۸۸۲ء مامور ہونے کا دعویٰ ۴۸۸
۱۸۸۲ء نذیر ہونے کا دعویٰ ۴۸۸
۱۸۸۳ء آدم، مریم اور احمد ہونے کا دعویٰ ۴۸۸

۱۸۸۴ءرسالت کا دعویٰ ۴۸۹
۱۸۸۶ءتوحید وتفرید کا دعویٰ ۴۸۹
۱۸۹۱ءمثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ۴۸۹
۱۸۹۱ءمسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ ۴۸۹
۱۸۹۲ءصاحب ’’کن فیکون‘‘ ہونے کا دعویٰ ۴۸۹
۱۸۹۸ءمسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ ۴۹۰
۱۸۹۸ءامام زماں ہونے کا دعویٰ ۴۹۰
۱۹۰۰ءتا۱۹۰۸ءظلی نبی ہونے کا دعویٰ ۴۹۰
نبوت ورسالت کا دعویٰ ۴۹۰
مستقل صاحب شریعت نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ ۴۹۰

باب ششم ...... عقائد مرزا

حضرت حق تعالیٰ جل شانہ کی شان اقدس میں مرزا کی ہرزہ سرائی ۴۹۱
حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ۴۹۳
ہلال اور بدر کی نسبت ۴۹۴
بڑی فتح مبین ۴۹۵
روحانی کمالات کی ابتداء اور انتہاء ۴۹۵
ذہنی ارتقاء ۴۹۵
محمد رسول اللہ کی دو بعثتیں ۴۹۵
مرزا قادیانی بعینہ محمد رسول اللہ ۴۹۶
محمد رسول اللہ ﷺ کے تمام کمالات مرزا قادیانی میں ۴۹۷
مرزا خاتم النّبیین ۴۹۷
مرزا افضل الرسل ۴۹۷
فخر اوّلین وآخرین ۴۹۸
پہلے محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر ۴۹۸
حضرات انبیاء کرام علیہم السلام ۴۹۸
حضرت مسیح علیہ السلام ۵۰۰
اسلام اور مرزا قادیانی ۵۰۲
اسلام وہی جو مرزا کہے، مسلمان وہی جو مرزا کو مانے ۵۰۳
حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان ۵۰۳
قرآن وسنت ۵۰۵

حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً ۵۰۷
علماء واولیاء امت ۵۰۸
جملہ مخالفین کے خلاف ۵۰۹
تمام مسلمانوں کے لئے فتویٰ کفر ۵۱۰
مسلمانوں سے معاشرتی بائیکاٹ ۵۱۱
الگ دین، الگ امت ۵۱۳
مرزائیوں کے قبرستان میں مسلمانوں کا بچہ بھی دفن نہیں ہوسکتا ۵۱۴
مرزا قادیانی کے انٹ شنٹ الہامات ۵۱۴

باب ہفتم ...... مرزا قادیانی کی پیش گوئیاں

دلیل اوّل ۵۱۶
پہلی پیش گوئی ...... مرزا قادیانی کی موت سے متعلق ۵۱۷
دوسری پیش گوئی ...... زلزلہ اور پیر منظور محمد کے لڑکے کی پیش گوئی ۵۱۷
تیسری پیش گوئی ...... ریل گاڑی کا تین سال میں چلنا ۵۱۷
چوتھی پیش گوئی ...... غلام حلیم کی بشارت ۵۱۸
پانچویں پیشگوئی ...... محمدی بیگم سے متعلق ۵۱۸
چھٹی پیش گوئی ...... عبداللہ آتھم عیسائی ۵۲۰
ساتویں پیش گوئی ...... ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کے متعلق ۵۲۱
آٹھویں پیش گوئی ...... مولانا ثناء اللہ صاحب کے متعلق ۵۲۲
نویں پیش گوئی ...... عالم کباب کے متعلق ۵۲۴
دسویں پیش گوئی ...... مرزا غلام احمد کی طاعون کی پیش گوئی ۵۲۵
گیارھویں پیش گوئی ...... مرزا غلام احمد قادیانی کی عمر کی پیش گوئی ۵۳۲
بارھویں پیش گوئی ...... پنڈت لیکھرام کی موت کی پیش گوئی ۵۳۷

باب ہشتم ...... کذب بیانی اور مرزا قادیانی

کذبات مرزا قادیانی ۵۴۱
مرزا قادیانی کی تاریخ دانی ...... نبی کریم ﷺ کی بارہ لڑکیاں ۵۴۲
نبی کریم ﷺ کے گیارہ لڑکے ۵۴۲
صفر، چوتھا مہینہ، چارشنبہ چوتھا دن ۵۴۲

باب نہم ...... تضادات مرزا

قادیانی نبی کی متضاد باتیں ۵۴۴

حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق متضاد باتیں ۵۴۵
مرزا قادیانی کا اپنے متعلق فیصلہ کہ خارج از اسلام اور کافر ہے ۵۴۷
مرزا قادیانی کا اپنے ملعون ہونے کا فیصلہ ۵۴۸

باب دہم ...... مرزا قادیانی کی بیماریاں

مرض ہسٹیریا کا دورہ ۵۴۸
دورے پر دورہ ۵۴۹
خونی قے ۵۴۹
مراق ۵۴۹
ہسٹریا ۵۴۹
دق ۵۴۹
نامردی ۵۵۰
کالی بلا ۵۵۰
سخت دورہ اور ٹانگیں باندھنا ۵۵۰
اوپر اور نیچے والے امراض ۵۵۰
پرانی اور دائمی بیماریاں ۵۵۰
اعصابی کمزوری ۵۵۰
حافظہ کا ستیاناس ۵۵۱
پاخانوں کی یلغار ۵۵۱
بے ہوشی ۵۵۱
مقعد سے خون ۵۵۱
انتہائی کمزوری ولاچاری ۵۵۱
سستی نبض اور گھبراہٹ ۵۵۱
دم الٹ دینے والی کھانسی ۵۵۱
پاؤں کی سردی ۵۵۲
کھانسی اور جوشاندہ ۵۵۲
کھانسی اور گرم گرم گنا ۵۵۲
سر کے بالوں کی بیماری ۵۵۲
گنجاپن ۵۵۲
مراق ۵۵۲
دانت درد ۵۵۲

پیر جھسوانا اور بدن دبوانا	۵۵۳
دورہ دوران سر	۵۵۳
مرزا قادیانی کو پاخانے کی ضرورت	۵۵۳
پھٹی ہوئی ایڑیاں	۵۵۳
سردی گرمی	۵۵۳
انگھوٹھے کا درد	۵۵۳
انگوٹھے کی سوجن	۵۵۳
ٹخنے کا پھوڑا	۵۵۳
لتاڑا	۵۵۴
خارش	۵۵۴
کیچڑ	۵۵۴
سفید بال	۵۵۴
لکنت	۵۵۴
چشم نیم باز	۵۵۴
داڑھوں کا کیڑا	۵۵۵
دل گھٹنے کا دورہ	۵۵۵
پیچش	۵۵۵
گرمی دانے	۵۵۵
دردگردہ	۵۵۵
دوران سر	۵۵۵
پشت پر پھنسی	۵۵۵
سردی اور متلی	۵۵۶
گرمیوں میں جرابیں	۵۵۶
کھانسی	۵۵۶
مائی اوپیا	۵۵۶
چکر	۵۵۶
سل	۵۵۶
ذیابیطس اور پیشاب کی زیادتی	۵۵۷
دائمی مریض سو دفعہ پیشاب	۵۵۷
ادھ کھلی آنکھیں	۵۵۷

سرعت پیشاب ۵۵۷
ریشمی ازار بند ۵۵۷
ضعف دماغ ۵۵۷
مرض الموت ''ہیضہ'' ۵۵۷

باب یازدہم ...... مرزا قادیانی کے مالی معاملات

مرزا قادیانی اور دیانت ۵۶۰
مرزا غلام احمد قادیانی کی خیانت ملاحظہ فرمائیں ۵۶۱

باب دوازدہم ...... مرزا قادیانی اور اغیار کی غلامی

باب سیزدہم ...... مرزا قادیانی اور اعمال صالحہ

منہ میں پان اور نماز ۵۶۴
روزے تڑوا دیئے ۵۶۴
حج، اعتکاف، زکوٰۃ ۵۶۴
کذب بیانی، وعدہ خلافی، تلبیس اور دھوکا دہی ۵۶۵
مرزا قادیانی اور انبیاء سابقین ۵۶۶
مرزا قادیانی اور بہادری ۵۶۷
مال و دولت اور نبوت ۵۶۸
شاعری اور نبوت ۵۷۰
عشقیہ ۵۷۰
عشقیہ شعر و شاعری ۵۷۰
قومی زبان اور نبوت ۵۷۱
نبوت اور معجزہ ۵۷۱
دعویٰ خدائی ۵۷۳
مردمیت اور نبوت ۵۷۴
تدریجی دعویٰ نبوت ۵۷۵
علامات نفاق اور مرزا قادیانی ۵۷۵
وراثت اور نبوت ۵۷۷
نبی کی تدفین ۵۸۰
انبیاء کا بکریاں چرانا ۵۸۱

خاندان نبوت ۵۸۱
اوصاف نبوت ۵۸۲
عمر کی بابت ۵۸۳
خلاصہ معیار نبوت ۵۸۳
معجزہ کی حقیقت ۵۸۷
صداقت کی نشانی مرزا قادیانی کی زبانی ۵۸۹
تردید صداقت مرزا قادیانی ۵۹۱
مرزا قادیانی کی تمنائے موت کا جواب ۵۹۹
فقد لبثت فیکم ۵۹۹
دعویٰ سے قبل ۵۹۹
صدق نبوت کی ایک دلیل ۶۰۲
دین کا داعی یا سیاسی قائد؟ ۶۰۲
مرزا قادیانی کی خانگی زندگی ۶۰۲
مالی اعتراضات ۶۰۳
آمدنی کے نئے نئے ذرائع ۶۰۴
قادیان اور ربوہ کی دینی ریاست ۶۰۴
دور حاضر کا مذہبی آمر ۶۰۴
اظہار غیب ۶۰۷
سلسلہ کی حفاظت وغلبہ ۶۰۷
مرزا قادیانی اور مخالفین ۶۰۸
اسمہ کا مصداق مرزا ۶۰۹
عذاب ۶۱۱
مرزا سے استہزاء ۶۱۱

احادیث نبویہ سے مغالطہ دہی کے جوابات

اونٹوں کا بیکار ہونا ۶۱۱
خسوف وکسوف ۶۱۳
افتراء علی اللہ ۶۱۵
افتراء علی الرسول ۶۱۵
پینتالیس برس کی قلیل مدت میں گرہنوں کا نقشہ ملاحظہ ہو ۶۱۶
حدیث مجدد ۶۱۸

باب چہاردہم ...... قادیانیوں سے سوالات

سوال نمبر۱......کیا حضور ﷺ کی اتباع سے نجات مل سکتی ہے؟ ۶۲۱

سوال نمبر۲......خاتم النّبیین کے کون سے معنی صحیح ہیں؟ ۶۲۱

سوال نمبر۳......کیا نزول مسیح اور ختم نبوت کے منافی ہے؟ ۶۲۳

سوال نمبر۴......اسود عنسی اور مسیلمہ کیوں قتل ہوئے؟ ۶۲۳

سوال نمبر۵......کیا مرزا قادیانی جھوٹا اور مرتد تھا؟ ۶۲۳

سوال نمبر۶......سابقہ مدعیان نبوت کے جھوٹا ہونے کی کیا دلیل ہے؟ ۶۲۳

سوال نمبر۷......کیا حضور ﷺ سابقہ انبیاء علیہم السلام کے لئے خاتم نہیں؟ ۶۲۴

سوال نمبر۸......کیا حضور ﷺ خاتم النبی تھے؟ ۶۲۴

سوال نمبر۹......خاتم النّبیین کے معنی ''نبیوں کی مہر'' کا ثبوت؟ ۶۲۴

سوال نمبر۱۰......اجراء نبوت پر کوئی آیت یا حدیث؟ ۶۲۴

سوال نمبر۱۱......نبوت غیر مستقلہ ملنے کے لئے معیار؟ ۶۲۴

سوال نمبر۱۲......کیا جھوٹا مدعی نبوت زندہ نہیں رہ سکتا؟ ۶۲۵

سوال نمبر۱۳......کیا حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ منصب نبوت کے لائق نہ تھے؟ ۶۲۵

سوال نمبر۱۴......کیا اللہ کے نبی دنیا کے معلمین کے پاس تعلیم حاصل کرتے ہیں؟ ۶۲۵

سوال نمبر۱۵......کیا مراقی نبی بن سکتا ہے؟ ۶۲۵

سوال نمبر۱۶......کیا مرزا قادیانی کی شہ رگ نہیں کٹی؟ ۶۲۶

سوال نمبر۱۷......کلمہ گو، اہل قبلہ کا کیا مطلب؟ ۶۲۶

سوال نمبر۱۸......مرزا قادیانی ''مسیح موعود'' کیسے؟ ۶۲۶

سوال نمبر۱۹......کیا دجال قتل ہوگیا؟ اور اسلام کو ترقی مل گئی؟ ۶۲۷

سوال نمبر۲۰......مرزا قادیانی کے مسیح بننے کا امر مخفی کیوں؟ ۶۲۷

سوال نمبر۲۱......کیا عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے؟ ۶۲۸

سوال نمبر۲۲......حدیث صحیح اور مسیح موعود؟ ۶۲۸

سوال نمبر۲۳......حدیث صحیح اور تیرھویں صدی کا لفظ؟ ۶۲۸

سوال نمبر۲۴......کیا سلف کے کلام میں لفظ نزول من السماء نہیں؟ ۶۲۸

سوال نمبر۲۵......کیا مرزا قادیانی مفتری اور کذاب ہے؟ ۶۲۹

سوال نمبر۲۶......مرزا قادیانی نے دس برس تک مسیحیت کیوں چھپائے رکھی؟ ۶۲۹

سوال نمبر۲۷......کیا نبی وحی الٰہی سے جاہل ہوتا ہے؟ ۶۳۰

سوال نمبر۲۸......پھر مرزا قادیانی پر مسیحیت کا الزام کیوں؟ ۶۳۰

سوال نمبر۲۹......مسیح موعود کی شش علامات کس آیت اور کس حدیث میں؟ ۶۳۱

سوال نمبر۳۰......مرزا قادیانی کی مسیحیت کی علامات اور احادیث؟ ۶۳۱

سوال نمبر۳۱......کیا قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی بڑا جھوٹا ہے؟ ۶۳۱

سوال نمبر۳۲......کیا وفات مسیح کا بھید صرف مرزا قادیانی پر کھلا؟ ۶۳۳

سوال نمبر۳۳......کیا مسیح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں مرزا قادیانی ہے؟ ۶۳۳

سوال نمبر۳۴......کیا مسیح موعود اور علماء کا تصادم آیت یا حدیث میں ہے؟ ۶۳۴

سوال نمبر۳۵......مرزا قادیانی حقیقی مسیح کیسے؟ ۶۳۴

سوال نمبر۳۶......کیا دو زرد چادروں سے دو بیماریاں مراد ہیں؟ ۶۳۴

سوال نمبر۳۷......کیا علامات مسیح علیہ السلام ومہدی علیہ السلام مرزا میں ہیں؟ ۶۳۵

سوال نمبر۳۸......مرزا قادیانی کی پہچان اپنی علامات میں ۶۳۵

سوال نمبر۳۹......کیا مرزا قادیانی ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہا؟ ۶۳۵

سوال نمبر۴۰......دمشق کا کون سا معنی صحیح ہے؟ ۶۳۵

سوال نمبر۴۱......مرزا قادیانی اپنے دام میں......نزول کا معنی اترنا ہے پیدائش نہیں ۶۳۶

سوال نمبر۴۲......کیا مرزا قادیانی قرآن کا معجزہ ہے؟ ۶۳۶

سوال نمبر۴۳......کیا مرزا قادیانی نے یہود کی بے گناہی بیان نہیں کی؟ ۶۳۶

سوال نمبر۴۴......کیا مرزا قادیانی لعنتی اور بدذات تھا؟ ۶۳۷

سوال نمبر۴۵......کیا نبی برائی کو مستحکم کرنے آتا ہے یا مٹانے؟ ۶۳۷

سوال نمبر۴۶......کیا مرزا قادیانی کی وحی، وحی ربانی ہے یا شیطانی؟ ۶۳۸

سوال نمبر۴۷......کیا قرآن میں مرزا قادیانی کا نام ابن مریم ہے؟ ۶۳۸

سوال نمبر۴۸......کیا قرآن میں ہے کہ جسم عنصری آسمان پر نہیں جاسکتا؟ ۶۳۸

سوال نمبر۴۹......کیا یہ مرزا قادیانی کی حماقت نہیں؟ ۶۳۸

سوال نمبر۵۰......کیا یہ مرزا قادیانی کی نامعقول حرکت نہیں؟ ۶۳۹

سوال نمبر۵۱......کیا مرزا قادیانی اب بھی ملعون نہیں؟ ۶۳۹

سوال نمبر۵۲......کیا غیر نبی، نبی سے افضل ہوسکتا ہے؟ ۶۳۹

سوال نمبر۵۳......کیا مرزا قادیانی کو مثیل محمد ﷺ کہہ سکتے ہو؟ العیاذ باللہ! ۶۳۹

سوال نمبر۵۴......مرزا قادیانی بارہ برس تک کفر میں کیوں؟ ۶۴۰

سوال نمبر۵۵......کیا اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی کے مرید؟ (العیاذ باللہ) ۶۴۰

سوال نمبر۵۶......کیا مرزا قادیانی مریم تھا؟ تو اس کا شوہر کون؟ ۶۴۰

سوال نمبر۵۷......کیا سچے پیغمبر کے کئی نام ہوئے؟ ۶۴۱

سوال نمبر۵۸......مرزا قادیانی کی تحقیق عجیب اور اس کا مبلغ علم ۶۴۱

سوال نمبر۵۹......کیا یہ مرزا قادیانی کا قرآن پر بہتان نہیں؟ ۶۴۲

سوال نمبر۶۰......کیا مرزا قادیانی مہدی ہے؟ ۶۴۲
سوال نمبر۶۱......کیا مرزا قادیانی خودغرض تھا؟ ۶۴۲
سوال نمبر۶۲......کیا مرزا قادیانی کے نزدیک اعور کا معنی کانا نہیں؟ ۶۴۳
سوال نمبر۶۳......کیا قرآن مجید میں ’’قادیان‘‘ کا نام ہے؟ ۶۴۳
سوال نمبر۶۴......کیا مرزا قادیانی آدم زاد نہیں؟ ۶۴۳
سوال نمبر۶۵......کیا مرزا قادیانی شراب پیتا تھا؟ ۶۴۴
سوال نمبر۶۶......کیا مرزا قادیانی کے آنے سے جہاد منسوخ ہوگیا؟ ۶۴۴
سوال نمبر۶۷......کیا نبی گھر کی طعن وتشنیع سے خوف کھا کر سرکاری ملازمت کرتا ہے؟ ۶۴۵
سوال نمبر۶۸......کیا ریل گاڑی دجال کا گدھا ہے؟ ۶۴۵
سوال نمبر۶۹......جو بخاری شریف پر جھوٹ باندھے وہ مسیح کیسے؟ ۶۴۶
سوال نمبر۷۰......مرزا قادیانی کی سلطان القلمی یا جہالت؟ ۶۴۶
سوال نمبر۷۱......مرزا قادیانی ’’رجل فارس‘‘ کیسے؟ ۶۴۷
سوال نمبر۷۲......کیا مرزا یزیدی؟ اور قادیان پلید جگہ ہے؟ ۶۴۷
سوال نمبر۷۳......کیا خدا کا ’’حیّ‘‘ ہونا مرزے کی وحی ماننے پر موقوف ہے؟ ۶۴۷
سوال نمبر۷۴......مفسر بننے، صاحب تقویٰ ہونے کا معیار مرزا قادیانی کو ماننا؟ ۶۴۸
سوال نمبر۷۵......کیا مرزا قادیانی کی بڑھتی ہوئی ترقی معکوس ہوگئی؟ ۶۴۸
سوال نمبر۷۶......کیا فلاسفہ کی پیروی نادانی ہے؟ ۶۴۹
سوال نمبر۷۷......کیا تمام انبیاء علیہم السلام نے مرزا قادیانی کے بارے میں خبر دی؟ ۶۴۹
سوال نمبر۷۸......پیش گوئی پوری نہ ہونے کی کوئی شکل؟ ۶۴۹
سوال نمبر۷۹......گھر کا معنی اور کشتی کی توسیع ۶۵۰
سوال نمبر۸۰......ٹیکہ کے مقابلہ میں الہام اور ایام طاعون میں احتیاط ۶۵۰
سوال نمبر۸۱......سلطنت برطانیہ تا ہشت سال کے الہام سے مرزا انکاری بیٹا اقراری ۶۵۱
سوال نمبر۸۲......کیا جاہل محض مقتدا بن سکتا ہے؟ ۶۵۲
سوال نمبر۸۳......کیا نبی کا فرشتہ جھوٹ بول سکتا ہے؟ ۶۵۲
سوال نمبر۸۴......آئینہ کمالات اسلام یا نفسانی تحقیقات ۶۵۲
سوال نمبر۸۵......کیا ماہ صفر چوتھا اسلامی مہینہ ہے؟ ۶۵۳
سوال نمبر۸۶......کیا سورۃ لہب میں ابی لہب سے مراد مرزا قادیانی کی تکفیر؟ ۶۵۳
سوال نمبر۸۷......کیا انگلش ناخواندہ ملازم اور انگریزی الہامات ’’آئی لو یو‘‘ وغیرہ کیسے؟ ۶۵۳
سوال نمبر۸۸......کیا غیر زبانی الہام برحق ہونے کی دلیل؟ ۶۵۴
سوال نمبر۸۹......بوقت دعویٰ پیٹ میں اب اولاد جوان؟ ۶۵۴

سوال نمبر۹۰......کیا بکر وثیب والی پیش گوئی پوری ہوئی؟ ۶۵۴
سوال نمبر۹۱......کیا راست باز کا کام لعنت کرنا؟ ۶۵۴
سوال نمبر۹۲......کیا نبی گالیاں دیتا ہے؟ ۶۵۵
سوال نمبر۹۳......کیا مرزا قادیانی کی جماعت بے تہذیب، درندہ صفت؟ ۶۵۵
سوال نمبر۹۴......کیا نبی امتی کی تقلید کرسکتا ہے؟ ۶۵۵
سوال نمبر۹۵......کیا نبی بدعت پر عمل کرتا ہے؟ ۶۵۶
سوال نمبر۹۶......مرزا قادیانی نماز کس وقت پڑھتا تھا؟ ۶۵۶
سوال نمبر۹۷......کیا اب بھی مرزا قادیانی کا انکار کفر ہے؟ ۶۵۶
سوال نمبر۹۸......جو معجزہ کو مسمریزم کہے وہ کون؟ ۶۵۶
سوال نمبر۹۹......اللہ کا فرمان سچا یا مرزا قادیانی کی بکواس؟ ۶۵۷
سوال نمبر۱۰۰......کیا قابل نفرت عمل اللہ کو پسند؟ ۶۵۷
سوال نمبر۱۰۱......کیا اللہ تعالیٰ نبیوں کو قابل نفرت عمل کا حکم دیتے تھے؟ ۶۵۷
سوال نمبر۱۰۲......اگر نبی سچا تو پیش گوئیاں کیوں ٹلیں؟ ۶۵۸

باب پانزدہم ...... متفرق قادیانی سوالات کے جوابات

سوال نمبر۱......قادیانیوں کا کلمہ پڑھنا کیسے؟ ۶۵۸
سوال نمبر۲......حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا واقعہ ۶۶۰
سوال نمبر۳......حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان، اور قبول اسلام ۶۶۲
سوال نمبر۴......بزرگوں کے خلاف شرع اقوال حجت نہیں ۶۶۳
سوال نمبر۵......قادیانی جماعت برابر بڑھ رہی ہے ۶۶۴
سوال نمبر۶......دیوبندی، بریلوی وغیرہ کے ایک دوسرے پر فتوے اور قادیانی ۶۶۴
سوال نمبر۷......جھوٹے نبی کا جھوٹا فرشتہ ۶۶۷
سوال نمبر۸......کیا مرزا قادیانی مجدد تھا؟ ۶۶۷
سوال نمبر۹......کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے نرمی کرنا سنت نبوی ہے؟ ۶۶۸
سوال نمبر۱۰......مرزا قادیانی کی موت ہیضہ سے ۶۶۹
سوال نمبر۱۱......کیا قادیانیوں کو گالیاں دی جاتی ہیں؟ ۶۷۱
سوال نمبر۱۲......کیا علماء سخت بیان ہیں؟ ۶۷۲
سوال نمبر۱۳......کیا قادیانی بااخلاق ہیں؟ ۶۷۲
سوال نمبر۱۴......حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا قادیانی اور تضادات مرزا ۶۷۳
سوال نمبر۱۵......کیا مرزا قادیانی پر زنا کا الزام ہے؟ ۶۷۴

سوال نمبر۱۶......کیا قادیانی یا قادیانیوں کو خنزیر کہنا جائز ہے؟ ۶۷۴
سوال نمبر۱۷......مرزا قادیانی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر زنا کا الزام ۶۷۵
سوال نمبر۱۸......خود مدعی مسیحیت تو مسیح کی توہین کیسے؟ ۶۷۷
سوال نمبر۱۹......حضرت مریم کو صدیقہ کہا تو توہین کیسے؟ ۶۷۹
سوال نمبر۲۰......مرزا قادیانی نے مسیح کے متعلق جو کچھ کہا الزامی طور پر کہا ۶۷۹
سوال نمبر۲۱......یسوع، مسیح، ابن مریم ایک ہیں ۶۷۹
سوال نمبر۲۲......مسیح کے متعلق جو کہا جواباً و تردیداً کہا ۶۸۰
سوال نمبر۲۳......مرزا قادیانی نے فرضی مسیح کو کہا ۶۸۰
سوال نمبر۲۴......انجیل کے حوالہ سے کہا ۶۸۰
سوال نمبر۲۵......مسیح کے بہن بھائی کا ذکر ''انما المؤمنون اخوۃ'' کے درجہ میں ۶۸۰
سوال نمبر۲۶......دشمنوں کے اعتراض نقل کئے ۶۸۱
سوال نمبر۲۷......وہ مسیح جو ابنیت کا مدعی تھا ۶۸۱
سوال نمبر۲۸......رحمت اللہ کیرانوی وغیرہ ۶۸۱

قادیانی اعتراضات کے مسکت جوابات

سوال نمبر۲۹......عیسیٰ علیہ السلام کب فوت ہوئے؟ ۶۸۲
سوال نمبر۳۰......ابن مریم کی جگہ ابن چراغ بی بی کیسے؟ ۶۸۲
سوال نمبر۳۱......مرزا قادیانی کا الہام قرآن کا ناسخ؟ ۶۸۲
سوال نمبر۳۲......میں رانجھا ہوگئی؟ ۶۸۳
سوال نمبر۳۳......قادیانی مسیلمہ کذاب؟ ۶۸۴
سوال نمبر۳۴......پٹواری نہیں بلکہ مفسرین؟ ۶۸۴
سوال نمبر۳۵......مرزا جاہل تھا؟ ۶۸۴
سوال نمبر۳۶......مرزا قادیانی دنیا کا سب سے بڑا جاہل؟ ۶۸۵
سوال نمبر۳۷......شیطان کے ماننے والے بہت؟ ۶۸۵
سوال نمبر۳۸......دنیا میں مرزا قادیانی کا ایک بھی ماننے والا نہیں؟ ۶۸۵
سوال نمبر۳۹......قرآن میں ربوہ؟ ۶۸۶
سوال نمبر۴۰......مرزا کو ماننا ۶۸۶
سوال نمبر۴۱......مرزا کی دو سچی باتیں ۶۸۷
سوال نمبر۴۲......مرزا قادیانی کو صاحب کیوں نہیں کہتے؟ ۶۸۸
کیا کبھی ایسے ہوا؟ ۶۸۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

پیش لفظ

الحمدللّٰہ وکفیٰ وسلام علیٰ سید الرسل وخاتم الانبیاء۰ امابعد!

قادیانی شبہات جلداوّل......ختم نبوت

قادیانی شبہات جلددوم......حیات عیسیٰ علیہ السلام کے مباحث پر مشتمل ہے

جلداوّل ۱۴۲۰ھ جبکہ جلددوم ۱۴۲۵ھ میں مرتب ہوئیں۔

اب ۱۴۳۲ھ میں اللہ رب العزت نے اس سلسلہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی توفیق بخشی کہ ’’قادیانی شبہات جلد سوم‘‘ جو ’’کذب مرزا‘‘ کے مباحث پر مشتمل ہے۔ پیش خدمت ہے۔ جلداوّل اور جلددوم ہر سال ردقادیانیت کورس چناب نگر وملتان میں پڑھائی جاتی ہیں۔ یہ دونوں جلدیں ہندوستان میں بھی شائع ہوئیں۔ دیوبند میں اس سلسلہ میں جو کورسز رکھے گئے ان میں بھی ان کتابوں کو شامل رکھا گیا۔ عرصہ سے رفقاء کی خواہش تھی کہ اس کا تیسرا حصہ مرتب ہو جائے۔ تاکہ تمام مباحث پر مشتمل مواد کورسز کے شرکاء کو شائع شدہ نصاب کی طرح پڑھا دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر کام کے لئے وقت مقرر ہے۔ شدید خواہش وتقاضہ کے باوجود اتنا عرصہ تک یہ کام رکا رہا۔ برادر عزیز مولانا قاضی احسان احمد صاحب نے اصرار کیا اور وقت مقرر کیا کہ دس پندرہ دن لگا کر اس کو مکمل کرنا ہے۔ جو دن انہوں نے مقرر فرمائے ان دنوں ’’تحریک ناموس رسالت‘‘ کی مصروفیات آڑے آئیں۔ تحریک سے فارغ ہوتے ہی پندرہ دن انہوں نے عنایت کئے۔ ان دنوں ’’احتساب قادیانیت‘‘ کے مزید رسائل پر تخریج کے کام کے لئے حضرت مولانا محمد قاسم رحمانی دفتر مرکزیہ میں قیام فرماتھے۔ ان ہر دو حضرات نے دن رات ایک کر کے اس کام کو مکمل کیا۔ فقیر ان کے شانہ بشانہ رہا۔ ورنہ تمام تر کام ان حضرات کی محنت کا مرہون منت ہے۔ فقیر نے مختلف لفافوں میں جو منتشر مواد رکھا تھا اسے ان حضرات نے مرتب کر کے قابل مراجعت بنادیا۔ فقیر نے سرسری دیکھا اور کمپوزنگ کے لئے دے دیا۔ البتہ ’’قادیانیوں سے سوالات‘‘ اور ’’قادیانی سوالات کے جوابات‘‘ کا حصہ فقیر نے حضرت مولانا غلام رسول دین پوری صدر مدرس مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے سپرد کیا۔ انہوں نے فقیر کی گزارشات کے مطابق اس پر سرتوڑ محنت کی۔ یوں یہ کتاب مرتب ہوگئی۔ پروف پڑھنے میں بھی حضرت مولانا غلام رسول دین پوری نے بھرپور محنت ومعاونت فرمائی۔ ان تمام حضرات کا بہت بہت شکریہ۔ لیجئے! اس کام سے فارغ ہوئے۔ اب ایک کام جو عرصہ سے رکا ہوا ہے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء کے لئے جو میٹر جمع کر کے ترتیب دینا شروع کیا تھا وہ اس سرے سے مل نہیں رہا۔ کبھی کبھی طبیعت میں ابال آتا ہے۔ لیکن مسودہ کی گمشدگی طبیعت کو سرد کر دیتی ہے۔

قارئین دعا فرمائیں کہ یہ کام بھی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کا احسان ہوگا۔ ۱۹۳۴ء سے ۱۹۸۴ء تک کی تاریخ کے قلمبند کرنے کا جو کام شروع کیا تھا جو ۱۹۷۴ء پر آ کر رکا ہوا ہے۔ وہ پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے تو بہت ہی سعادت کی بات ہوگی۔ اللہ تعالیٰ توفیق عنایت فرمائیں۔ آمین ثم آمین!

محتاج دعا: فقیر: اللہ وسایا

۱۴؍جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ، بمطابق ۱۸؍مئی ۲۰۱۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اوّل ...... مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات

نسب وخاندان

مرزا غلام احمد قادیانی کا نسبی تعلق مغل قوم اور اس کی خاص شاخ برلاس سے ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے: ''ہماری قوم مغل برلاس ہے۔'' (کتاب البریہ ص۱۴۴ حاشیہ، خزائن ج۱۳ ص۱۶۲)

لیکن کچھ عرصہ کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو بذریعہ الہام معلوم ہوا کہ ''وہ ایرانی النسل ہے۔'' چنانچہ اس نے لکھا ہے: ''خُذُوا التَّوْحِيْدَ اَلتَّوْحِيْدَ يَا اَبْنَاءِ الْفَارِس '' (یعنی توحید کو پکڑ لو۔ توحید کو پکڑ لو۔ اے فارس کے بیٹو!)

پھر دوسرا الہام میری نسبت یہ ہے: ''لَوْكَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسٍ '' (یعنی اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا تو یہ مرد جو فارس الاصل ہے۔ وہیں جا کر اس کو لے لیتا)۔

اور پھر ایک تیسرا الہام میری نسبت یہ ہے: ''ان الذین کفروا رد علیهم رجل من فارس شکر الله سعیه '' (یعنی جو لوگ کافر ہوئے اس مرد نے جو فارس الاصل ہے ان کے مذاہب کو رد کر دیا۔ خدا اس کی کوشش کا شکر گزار ہے) یہ تمام الہامات ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارے آباء اوّلین فارسی تھے۔''

(کتاب البریہ ص۱۴۴، ۱۴۵ حاشیہ، خزائن ج۱۳ ص۱۶۲، ۱۶۳)

مرزا قادیانی مغل برلاس تھے۔ لیکن خود کو ایرانی النسل ثابت کرنے کے لئے اپنے نام نہاد الہامات کا بھی سہارا لیا۔ حالانکہ ان کا اعتراف موجود ہے۔

''یاد رہے کہ اس خاکسار کا خاندان بظاہر مغلیہ خاندان ہے۔ کوئی تذکرہ ہمارے خاندان کی تاریخ میں یہ نہیں دیکھا گیا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا۔ ہاں بعض کاغذات میں یہ دیکھا گیا ہے کہ ہماری بعض دادیاں شریف اور مشہور سادات میں سے تھیں۔ اب خدا کے کلام سے معلوم ہوا کہ دراصل ہمارا خاندان فارسی خاندان ہے۔ سو اس پر ہم پورے یقین سے ایمان لاتے ہیں۔ کیونکہ خاندانوں کی حقیقت جیسا کہ خدا تعالیٰ کو معلوم ہے کسی دوسرے کو ہرگز معلوم نہیں۔ اسی کا علم صحیح اور یقینی اور دوسرے کا شکی اور ظنی۔'' (اربعین نمبر۲ حاشیہ ص۱۸، خزائن ج۱۷ ص۳۶۵)

مرزا قادیانی مغل برلاس تھے۔ ایرانی النسل بننے کے لئے اپنے الہام کو سند کے طور پر لائے۔ لیکن مرزا قادیانی کا نام نہاد الہام تاریخ کے لئے حجت نہیں۔

مرزا قادیانی نے فارسی النسل بننے کے لئے کیوں الہام تراشا؟ اس سوال کا جواب خود اس کی عبارت میں موجود ہے۔ ''الایمان معلقاً باالثریا لنا له رجل من فارس '' یہ دراصل حدیث شریف ہے۔ مرزا قادیانی نے اسے اپنا الہام جتا کر اس کا مصداق بننے کے لئے خود کے ایرانی النسل ہونے کا گورکھ دھندا تیار کیا۔ اس کی خود غرضی نے اسے اس شیطانی کھیل کھیلنے پر مجبور کیا۔ یہ حدیث صحاح میں الفاظ کے خفیف اختلاف کے ساتھ آئی ہے۔ بعض روایتوں میں ''رجال من فارس'' بھی ہے۔ علماء ومحدثین نے اس سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور ان ایرانی النسل علماء واکابر کو مراد لیا ہے۔ جو

اپنی قوت ایمانی اور خدمت دینی میں خاص امتیاز رکھتے تھے۔انہیں میں امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ جو فارسی الاصل ہیں۔مرزا قادیانی نے اس حدیث کا مصداق بننے کے لئے نام نہاد الہام وضع کیا۔لیکن خود مرزا قادیانی دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

چینی الاصل

مرزا قادیانی مغل برلاس، چینی الاصل، ایرانی النسل کیا سمجھا جائے کہ مرزا قادیانی کون سی نسل سے تھے؟''ایسا ہی میں بھی توأم پیدا ہونے کی وجہ سے حضرت آدم سے مشابہ ہوں اور اس قول کے مطابق جو حضرت محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں کہ:''خاتم الخلفاء صینئی الاصل ''ہوگا۔یعنی مغلوں میں سے اور وہ جوڑا یعنی توأم پیدا ہوگا۔پہلے لڑکی نکلے گی۔بعد اس کے وہ پیدا ہوگا۔ایک ہی وقت میں اسی طرح میری پیدائش ہوئی کہ جمعہ کی صبح کو بطور توأم میں پیدا ہوا۔ اوّل لڑکی اور بعدہٗ میں پیدا ہوا۔''

(تذکرۃ الشہادتین ص ۳۳،خزائن ج ۲۰ ص ۳۵)

''اور اس پیش گوئی کو شیخ محی الدین ابن عربی نے بھی اپنی کتاب''فصوص'' میں لکھا ہے اور لکھا ہے کہ وہ ''صینئی الاصل ''ہوگا۔''

(حقیقت الوحی ص ۲۰۱،خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۹)

شجرۂ نسب

۱...... ''ہمارا شجرۂ نسب اس طرح پر ہے۔میرا نام غلام احمد ابن مرزا غلام مرتضٰی صاحب ابن مرزا عطاء محمد صاحب ابن مرزا گل محمد صاحب ابن مرزا فیض محمد صاحب ابن مرزا محمد قائم ابن مرزا محمد اسلم ابن مرزا محمد دلاور ابن مرزا الہ دین ابن مرزا جعفر بیگ ابن مرزا محمد بیگ ابن مرزا عبدالباقی ابن مرزا محمد سلطان ابن مرزا ہادی بیگ مورث اعلیٰ۔''

(کتاب البریہ ص ۱۴۲ حاشیہ،خزائن ج ۱۳ ص ۱۶۲،ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۷۷،خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۳)

شجرۂ مرزا

مرزا غلام احمد قادیانی کا شجرۂ نسب۔مرزا ہادی بیگ، مغل، حاجی برلاس، مغل خان کے ذریعے یافث بن حضرت نوح تک پہنچتا ہے۔اگر مرزا قادیانی فارسی النسل یا بنی اسرائیل یا بنی اسحاق میں سے ہوتا تو چاہئے تھا کہ اس کا شجرۂ نسب حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعے سام بن حضرت نوح علیہ السلام تک پہنچتا۔مگر معاملہ برعکس ہے۔

خاندان مرزا

''اب میرے سوانح اس طرح پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضٰی اور دادا صاحب کا نام عطاء محمد اور میرے پردادا کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ہماری قوم مغل برلاس ہے اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جواب تک محفوظ ہیں۔معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے۔''

(کتاب البریہ ص ۱۳۴ حاشیہ،خزائن ج ۱۳ ص ۱۶۲)

پیدائش مرزا

عیسوی سنہ، مرزا قادیانی نے کہا: ''میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے۔'' (کتاب البریہ ص ۱۴۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۱۷۷، قادیانی اخبار بدر مورخہ ۸/ اگست ۱۹۰۴ء ص ۵، کتاب حیات النبی (از شیخ یعقوب علی تراب قادیانی ایڈیٹر اخبار الحکم) ج اوّل ص ۴۹، قادیانی رسالہ ریویو ج ۵ نمبر ۶ بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۲۱۹، قادیانی اخبار الحکم مورخہ ۲۱، ۲۸/ مئی ۱۹۱۱ء ص ۴)

نوٹ: تاریخ پیدائش کے مسئلہ پر یاد رہے کہ آج کل کے قادیانی، مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش ۱۹۳۵ء بتاتے ہیں۔ یہ دجل ہے۔ تفصیل پیش گوئیوں میں ''عمر مرزا'' میں دیکھو۔

تاریخ اور دن: ''یہ عاجز بروز جمعہ چاند کی چودھویں تاریخ میں پیدا ہوا ہے۔''

(تحفہ گولڑویہ (مطبوعہ ۱۹۱۴ء ضیاء الاسلام پریس قادیان) ص ۱۸۱ حاشیہ، خزائن ج ۱۷ ص ۲۸۱)

وقت: ''میں بھی جمعہ کے روز بوقت صبح توأم پیدا ہوا تھا۔'' (حقیقت الوحی ص ۲۰۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۹)

کیفیت ولادت: ''میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔'' (تریاق القلوب ص ۱۵۷، خزائن ج ۱۵ ص ۴۷۹)

''تیسری آدم سے مجھے یہ بھی مناسبت ہے کہ آدم توأم کے طور پر پیدا ہوا اور میں بھی توأم پیدا ہوا۔ پہلے لڑکی پیدا ہوئی۔ بعدہٗ میں، اور بایں ہمہ میں اپنے والد کے لئے خاتم الولد تھا۔ میرے بعد کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا اور میں جمعہ کے روز پیدا ہوا تھا۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۸۶، خزائن ج ۲۱ ص ۱۱۳)

مرزا قادیانی کی ماں کا نام

مرزا بشیر احمد ایم۔اے نے لکھا ہے: ''خاکسار عرض کرتا ہے کہ ہماری دادی صاحبہ یعنی حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی والدہ صاحبہ کا نام چراغ بی بی تھا۔ وہ دادا صاحب کی زندگی میں ہی فوت ہوگئی تھیں۔''

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۸، روایت نمبر ۱۰)

(ایک اور نام بھی زبان زد خلائق ہے ''یعنی گھسیٹی'' مرتب)

مرزا قادیانی کے استاد

''بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر قریباً دس برس کے ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے۔ جن کا نام فضل احمد تھا اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحوان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت

وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خداتعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے۔'' (کتاب البریہ ص۱۴۸ تا ۱۵۰ حاشیہ، خزائن ج۱۳ ص۱۷۹ تا ۱۸۱)

مرزا غلام احمد قادیانی کا بچپن ...... ''چڑیاں پکڑنا''

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہا: کہ تمہاری دادی ایمہ ضلع ہوشیار پور کی رہنے والی تھیں۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہم اپنی والدہ کے ساتھ بچپن میں کئی دفعہ ایمہ گئے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ وہاں حضرت صاحب بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہیں ملتا تھا تو سرکنڈے سے ذبح کر لیتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایمہ سے چند بوڑھی عورتیں آئیں تو انہوں نے باتوں باتوں میں کہا کہ سندھی ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے نہ سمجھا کہ سندھی سے کون مراد ہے۔ آخر معلوم ہوا کہ ان کی مراد حضرت صاحب سے ہے۔'' (کتاب سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص۴۵، روایت نمبر۵۱)

''نیز والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہم بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہ ہوتا تھا تو تیز سرکنڈے سے ہی حلال کر لیتے تھے۔'' (سیرت المہدی حصہ اوّل ص۲۵۰، روایت نمبر۲۵۱)

میاں ''محمود احمد'' کا چڑیاں پکڑنا

''بیان کیا مجھ سے ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے کہ ایک دفعہ میاں (مرزا محمود) دالان کے دروازے بند کر کے چڑیاں پکڑ رہے تھے کہ حضرت (مرزا قادیانی) نے جمعہ کی نماز کے لئے باہر جاتے ہوئے ان کو دیکھ لیا اور فرمایا۔ میاں! گھر کی چڑیاں نہیں پکڑا کرتے۔ جس میں رحم نہیں اس میں ایمان نہیں۔'' (سیرت المہدی حصہ اوّل ص۱۹۲، روایت نمبر۱۷۸)

چوری کرنا

''بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب سناتے تھے کہ جب میں بچہ ہوتا تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ۔ میں گھر میں آیا اور بغیر کسی کے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی۔ پس پھر کیا تھا۔ میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی۔ کیونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا۔ وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔''

(سیرت المہدی حصہ اوّل ص۲۴۴، روایت نمبر۲۴۴)

روٹی پر راکھ

''بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ بعض بوڑھی عورتوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ بچپن میں حضرت صاحب نے اپنی والدہ سے روٹی کے ساتھ کچھ کھانے کو مانگا۔ انہوں نے کوئی چیز شاید گڑ بتایا کہ یہ لے لو۔ حضرت صاحب نے کہا نہیں یہ میں نہیں لیتا۔ انہوں نے کوئی اور چیز بتائی۔ حضرت صاحب نے اس پر بھی وہی جواب دیا۔ وہ اس وقت کسی بات پر چڑی ہوئی بیٹھی تھیں۔ سختی سے کہنے لگیں کہ جاؤ پھر راکھ سے روٹی کھا لو۔ حضرت صاحب روٹی پر راکھ ڈال کر بیٹھ گئے اور گھر میں ایک لطیفہ ہو گیا۔ یہ حضرت صاحب کا بالکل بچپن کا واقعہ ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ والدہ صاحبہ نے یہ واقعہ سنا کر کہا۔ جس وقت اس عورت نے مجھے یہ بات سنائی تھی۔ اس وقت حضرت صاحب بھی پاس تھے۔ مگر آپ خاموش

رہے۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۲۴۵، روایت نمبر ۲۴۵)

مرزا ’’غلام احمد قادیانی‘‘ کی جوانی …… باپ کی پنشن

’’بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے۔ تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کرلی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔ پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے۔‘‘

(سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۴۳، روایت نمبر ۴۹)

نوٹ: اس حوالہ میں ادھر ادھر بروزن زیر زبر اور ’’شرم کے باعث‘‘ قابل توجہ ہیں۔

ٹہلتے ٹہلتے کھانا

’’بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ حضرت صاحب جب بڑی مسجد میں جاتے تھے تو گرمی کے موسم میں کنوئیں سے پانی نکلوا کر ڈول سے ہی منہ لگا کر پانی پیتے تھے اور مٹی کے تازہ ٹنڈ یا تازہ آبخورہ میں پانی پینا آپ کو پسند تھا اور میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا کہ حضرت صاحب! اچھے تلے ہوئے کرارے پکوڑے پسند کرتے تھے۔ کبھی کبھی مجھ سے منگوا کر مسجد میں ٹہلتے ٹہلتے کھایا کرتے تھے اور سالم مرغ کا کباب بھی پسند تھا۔‘‘

(سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۱۸۱، روایت نمبر ۱۶۷)

مرزا قادیانی کا اِزارِ بَند

’’خاکسار عرض کرتا ہے کہ آپ معمولی نقدی وغیرہ اپنے رومال میں جو بڑے سائز کا ململ کا بنا ہوا تھا۔ باندھ لیا کرتے تھے اور رومال کا دوسرا کنارہ واسکٹ کے ساتھ سلوا لیتے یا کاج میں بندھوا لیتے اور چابیاں ازار بند کے ساتھ باندھتے تھے۔ جو بوجھ سے بعض اوقات لٹک آتا تھا اور والدہ صاحبہ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود عموماً ریشمی ازار بند استعمال فرماتے تھے۔ کیونکہ آپ کو پیشاب جلدی جلدی آتا تھا۔ اس لئے ریشمی ازار بند رکھتے تھے۔ تاکہ کھلنے میں آسانی ہو اور گرہ بھی پڑ جاوے تو کھولنے میں دقت نہ ہو۔ سوتی ازار بند میں آپ سے بعض وقت گرہ پڑ جاتی تھی تو آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۵۵، روایت نمبر ۶۵)

مرزا قادیانی کی گرگابی

’’ایک دفعہ کوئی شخص آپ کے لئے گرگابی لے آیا۔ آپ نے پہن لی۔ مگر اس کے الٹے سیدھے پاؤں کا آپ کو پتہ نہیں لگتا تھا۔ کئی دفعہ الٹی پہن لیتے تھے اور پھر تکلیف ہوتی تھی۔ بعض دفعہ آپ کا الٹا پاؤں پڑ جاتا تو تنگ ہوکر فرماتے۔ ان کی (انگریز کی) کوئی چیز بھی اچھی نہیں۔ (اور خود ان کا خود کاشتہ پودا ہے) والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی سہولت کے واسطے سیدھے پاؤں کی شناخت کے لئے نشان لگا دیئے تھے۔ مگر باوجود اس کے آپ الٹا سیدھا پہن لیتے تھے۔ اس لئے آپ نے اسے اتار دیا۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۶۷، روایت نمبر ۸۳)

الٹی جراب، الٹے بٹن، الٹی جوتی

’’ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا۔ حضرت مسیح موعود اپنے جسمانی عادات میں ایسے سادہ تھے کہ بعض دفعہ جب حضور جراب پہنتے تھے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑھی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھی اور بارہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوا ہوتا تھا اور بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لئے گرگابی ہدیۃً لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بائیاں دائیں میں۔ چنانچہ اسی تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوتی پہنتے تھے۔‘‘ (سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۵۸، روایت نمبر ۳۷۵)

صدری کے بٹن کوٹ کے کاج میں

’’بارہا دیکھا گیا کہ بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے میں لگے ہوتے تھے۔ بلکہ صدری کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگے ہوئے دیکھے گئے...... کوٹ، صدری اور پاجامہ گرمیوں میں بھی گرم رکھتے تھے۔‘‘

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۲۶، روایت نمبر ۴۴۴)

کپڑے تکیہ کے نیچے

’’کپڑوں کی احتیاط کا یہ عالم تھا۔ صدری ٹوپی عمامہ رات کو اتار کر تکیے کے نیچے ہی رکھ لیتے اور رات بھر تمام کپڑے جنہیں محتاط لوگ شکن اور میل سے بچانے کو الگ جگہ کھونٹی پر ٹانگ دیتے ہیں۔ وہ بستر پر سر اور جسم کے نیچے ملے جاتے اور صبح کو ان کی ایسی حالت ہو جاتی کہ اگر کوئی فیشن کا دلدادہ اور سلوٹ کا دشمن دیکھ لے تو سر پیٹ لے۔‘‘

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۲۸، روایت نمبر ۴۴۴)

جیب میں اینٹ

’’آپ کے ایک بچے نے آپ کی واسکٹ کی ایک جیب میں ایک بڑی اینٹ ڈال دی۔ آپ جب لیٹتے تو وہ اینٹ چبھتی۔ کئی دن ایسا ہوتا رہا۔ ایک دن اپنے ایک خادم کو کہنے لگے کہ میری پسلی میں درد ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز چبھتی ہے۔ وہ حیران ہوا اور آپ کے جسم مبارک پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ اس کا ہاتھ اینٹ پر جا لگا۔ جھٹ جیب سے اینٹ نکال لی۔ دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کہ چند روز ہوئے محمود نے میری جیب میں ڈالی تھی اور کہا تھا کہ اسے نکالنا نہیں۔ میں اسی سے کھیلوں گا۔‘‘ (حضرت مسیح موعود کے مختصر حالات ملحقہ براہین احمدیہ طبع چہارم ص ق)

انگلی سے سالن لینا

’’بعض دفعہ تو دیکھا گیا کہ آپ روکھی روٹی کا نوالہ منہ میں ڈال لیا کرتے تھے اور پھر انگلی کا سرا شوربے میں تر کر کے زبان سے چھو دیا کرتے تھے۔ تاکہ لقمہ نمکین ہو جاوے۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۳۱، روایت نمبر ۴۴۴)

بائیں ہاتھ سے چائے، پانی پینا

’’کبھی کبھی آپ پانی کا گلاس یا چائے کی پیالی بائیں ہاتھ سے پکڑ کر پیا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔ ابتدائی عمر

میں دائیں ہاتھ میں ایسی چوٹ لگی تھی کہ اب تک بوجھل چیز اس ہاتھ سے برداشت نہیں ہوتی۔‘‘
(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۳۱، روایت نمبر ۴۴۴)

مرزا قادیانی اور شراب

’’محبی اخویم حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیاء خردنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ’’ٹانک وائن‘‘ کی پلومر کی دوکان سے خرید دیں۔ مگر ٹانک وائن چاہئے۔ اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام!‘‘ مرزا غلام احمد عفی عنہ!
(خطوط امام بنام غلام ص ۵، از حکیم محمد حسین قریشی قادیانی)

گڑ اور ڈھیلے

براہین احمدیہ کا پہلا ایڈیشن جو مرزا قادیانی کے زمانۂ حیات میں شائع ہوا۔ اس میں معراج الدین عمر احمدی نے ’’حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی مؤلف براہین احمدیہ کے مختصر حالات‘‘ نامی مضمون بھی ساتھ شائع کیا۔ اس کے (ص ۶۷) پر لکھا کہ: ’’آپ کو شرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول بھی عرصہ سے آپ کو لگی ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے اور اسی جیب میں ہی گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے۔‘‘

مرزا قادیانی اور کتا

مولوی عبدالکریم سیالکوٹی قادیانی نے لکھا کہ: ’’مجھے یاد ہے کہ حضرت لکھ رہے تھے۔ ایک خادمہ کھانا لائی اور حضرت کے سامنے رکھ دیا اور عرض کیا کھانا حاضر ہے۔ فرمایا خوب کیا۔ مجھے بھوک لگ رہی تھی اور میں آواز دینے کو تھا وہ چلی گئی اور آپ پھر لکھنے میں مصروف ہوگئے۔ اتنے میں کتا آیا اور بڑی فراغت سے سامنے بیٹھ کر کھانا کھایا اور برتنوں کو بھی صاف کیا اور بڑے سکون اور وقار سے چل دیا۔ اللہ اللہ ان جانوروں کو بھی کیا عرفان بخشا گیا ہے۔ وہ کتا اگرچہ رکھا ہوا اور سدھا ہوا نہ تھا۔ مگر خدا معلوم اسے کہاں سے یقین ہوگیا اور بجا یقین ہوگیا کہ یہ پاک وجود بے ضرر وجود ہے اور یہ وہ ہے جس نے کبھی چیونٹی کو بھی پاؤں تلے نہیں مسلا اور جس کا ہاتھ کبھی دشمن پر بھی نہیں اٹھا۔ غرض ایک عرصہ کے بعد وہاں ظہر کی اذان ہوئی تو آپ کو پھر کھانا یاد آیا۔ آواز دی خادمہ دوڑی آئی اور عرض کیا کہ میں تو مدت ہوئی کھانا آپ کے آگے رکھ کر آپ کو اطلاع کر آئی تھی۔ اس پر آپ نے مسکرا کر فرمایا اچھا تو شام کو ہی کھائیں گے۔‘‘ (سیرت مسیح موعود ص ۱۶)

مرزے کا کتا

’’ڈاکٹر پیر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے گھر کی حفاظت کے لئے ایک گدی کتا بھی رکھا تھا۔ وہ دروازے پر بندھا رہتا تھا اور اس کا نام شیرو تھا۔ اس کی نگرانی بچے کرتے تھے یا میاں قدرت اللہ خان صاحب مرحوم کرتے تھے۔ جو گھر کے دربان تھے۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۹۸، روایت نمبر ۹۵۷)

مرزا کتوں کا شکار کھیلتا تھا

’’میاں امام دین سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ بہت ابتدائی زمانہ کا ذکر ہے کہ مولوی غلام علی صاحب ڈپٹی

سپرنٹنڈنٹ بندوبست ضلع گورداسپور مرزا نظام الدین صاحب کے مکان میں آ کر ٹھہرے ہوئے تھے۔ان کو شکار دیکھنے کا شوق تھا۔وہ مرزا نظام الدین صاحب کے مکان سے باہر نکلے اور ان کے ساتھ چند کس سانس بھی جنہوں نے کتے پکڑے ہوئے تھے نکلے۔مولوی غلام علی صاحب نے شاید حضرت صاحب کو پہلے اطلاع دی ہوئی تھی۔حضرت صاحب بھی باہر تشریف لے آئے۔آگے چل پڑے۔ہم پیچھے پیچھے جارہے تھے۔اس وقت حضرت کے پاؤں میں جو جوتا تھا۔شاید وہ ڈھیلا ہونے کی وجہ سے ٹھپک ٹھپک کرتا جاتا تھا۔مگر وہ بھی حضرت صاحب کو اچھا معلوم ہوتا ہے۔چلتے چلتے پہاڑی دروازہ پر چلے گئے۔وہاں ایک مکان سے سانسیوں نے ایک بلے کو چھیڑ کر نکالا۔یہ بلا شاید جنگلی تھا۔جو وہاں چھپا ہوا تھا۔جب وہ بلا مکان سے باہر بھاگا تو تمام کتے اس کو پکڑنے کے لئے دوڑے۔یہاں تک کہ اس بلے کو انہوں نے چیر پھاڑ کر رکھ دیا۔یہ حالت دیکھ کر حضرت صاحب چپ چاپ واپس اپنے مکان کو چلے آئے اور کسی کو خبر نہ کی۔معلوم ہوتا ہے کہ یہ صدمہ دیکھ کر آپ نے برداشت نہ کیا اور واپس آ گئے۔" (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۸۵، روایت نمبر ۹۳۴)

اسٹیشن کی سیر

"بیان کیا حضرت مولوی نور الدین صاحب نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کسی سفر میں تھے۔اسٹیشن پر پہنچے تو ابھی گاڑی آنے میں دیر تھی۔آپ بیوی صاحبہ کے ساتھ اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگ گئے۔یہ دیکھ کر مولوی عبدالکریم صاحب جن کی طبیعت غیور اور جوشیلی تھی۔میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ بہت لوگ اور پھر غیر لوگ ادھر ادھر پھرتے ہیں۔آپ حضرت صاحب سے عرض کریں کہ بیوی صاحبہ کو کہیں الگ بٹھا دیا جاوے۔مولوی صاحب فرماتے تھے میں نے کہا میں تو نہیں کہتا آپ کہہ کر دیکھ لیں۔ناچار مولوی عبدالکریم صاحب خود حضرت صاحب کے پاس گئے اور کہا کہ حضور لوگ بہت ہیں۔بیوی صاحبہ کو الگ ایک جگہ بٹھا دیں۔حضرت صاحب نے فرمایا جاؤ جی! میں ایسے پردے کا قائل نہیں ہوں۔مولوی صاحب فرماتے تھے کہ اس کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب سر نیچے ڈالے میری طرف آئے۔میں نے کہا مولوی صاحب جواب لے آئے۔" (سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۶۳، روایت نمبر ۷۷)

تھیٹر دیکھنا

"حضرت مرزا قادیانی کے امرتسر جانے کی خبر سے بعض اور احباب بھی مختلف شہروں سے وہاں آ گئے۔چنانچہ کپورتھلہ سے محمد خاں صاحب مرحوم اور منشی ظفر احمد صاحب بہت دنوں وہاں ٹھہرے رہے۔گرمی کا موسم تھا اور منشی صاحب اور میں۔ہر دو نحیف البدن اور چھوٹے قد کے آدمی ہونے کے سبب ایک ہی چارپائی پر دونوں لیٹ جاتے تھے۔ایک شب دس بجے کے قریب میں تھیٹر میں چلا گیا۔جو مکان کے قریب ہی تھا اور تماشہ ختم ہونے پر دو بجے رات کو واپس آیا۔صبح منشی ظفر احمد نے میری عدم موجودگی میں حضرت صاحب کے پاس میری شکایت کی کہ مفتی صاحب رات تھیٹر چلے گئے۔حضرت صاحب (مرزا قادیانی) نے فرمایا۔ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے تاکہ معلوم ہو کہ وہاں کیا ہوتا ہے۔اس کے سوا اور کچھ نہ فرمایا۔منشی صاحب نے خود ہی مجھ سے ذکر کیا کہ میں تو حضرت صاحب کے پاس آپ کی شکایت لے کر گیا تھا اور میرا خیال تھا کہ حضرت صاحب آپ کو بلا کر تنبیہ کریں گے۔مگر حضور نے تو صرف یہی فرمایا کہ ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے اور اس سے معلومات حاصل ہوتے ہیں۔میں نے کہا کہ حضرت کا کچھ نہ فرمانا یہ بھی ایک تنبیہ ہے۔وہ جانتے ہیں کہ آپ مجھ سے ذکر کریں گے۔" (ذکر حبیب، مفتی صادق قادیانی ص ۱۸)

مرزا غلام احمد قادیانی کی حالت زار ...... دردزہ

خدا نے پہلے مجھے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخ روح کا الہام کیا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا۔ ''فَاجَاءَ هَا الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ یَا لَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْیًا مَنْسِیًّا'' (یعنی پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے۔ دردزہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی)۔ (کشتی نوح ص ۴۷، خزائن ج ۱۹ ص ۵۱)

جائے نفرت

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷، خزائن ج ۲۱ ص ۱۲۷)

احتلام

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کے خادم میاں حامد علی کی روایت ہے کہ ایک سفر میں حضرت صاحب کو احتلام ہوا۔ جب میں نے یہ روایت سنی تو بہت تعجب ہوا۔ کیونکہ میرا خیال تھا کہ انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا۔ پھر بعد فکر کرنے کے اور طبعی طور پر اس مسئلہ پر غور کرنے کے میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ احتلام تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک فطری، دوسرا شیطانی خواہشات اور خیالات کا نتیجہ اور تیسرا مرض کی وجہ سے انبیاء کو فطرتی اور بیماری والا احتلام ہوسکتا ہے۔ مگر شیطانی نہیں ہوتا۔ لوگوں نے سب قسم کے احتلام کو شیطانی سمجھ رکھا ہے جو غلط ہے۔''

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۴۲، روایت نمبر ۸۴۳)

کبھی کبھی زنا

''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ولی اللہ تھے اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کرلیا کرتے ہیں۔ اگر انہوں نے کبھی کبھار زنا کرلیا تو اس میں کیا حرج ہوا۔ پھر لکھا ہے ہمیں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر اعتراض نہیں کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے۔ ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ پر ہے۔ کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔''

(الفضل قادیان مورخہ ۳۱/ اگست ۱۹۳۸ء)

باب دوم ...... مرزا قادیانی اور صنف نازک

بدنظری کے متعلق مرزا قادیانی کا فتویٰ

''قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ صرف بدنظری اور شہوت کے خیال سے غیر محرم عورتوں کو مت دیکھو اور بجز اس کے دیکھنا حلال، بلکہ وہ کہتا ہے کہ ہرگز نہ دیکھ۔ نہ بدنظری سے اور نہ نیک نظری سے کہ یہ سب تمہارے لئے ٹھوکر کی جگہ ہے۔'' (کشتی نوح ص ۲۶، خزائن ج ۱۹ ص ۲۸، ۲۹)

مرزا قادیانی کا فعل

کھانا دینے والی عورت

۱...... ''بیان کیا مجھ سے مولوی رحیم بخش صاحب نے کہ بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد نے کہ جو عورت والد صاحب کو کھانا دینے جاتی تھی وہ بعض اوقات واپس آ کر کہتی تھی۔ میاں ان کو یعنی حضرت صاحب کو کیا ہوش ہے۔ یا کتابیں ہیں اور یا یہ ہیں۔'' (سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص۲۳۴، روایت نمبر۲۳۴)

پاخانہ میں لوٹا رکھنے والی غیر محرم عورت

۲...... ''ایک دن آپ نے کسی خادمہ سے فرمایا کہ آپ کے لئے پاخانہ میں لوٹا رکھ دے۔ اس نے غلطی سے تیز گرم پانی کا لوٹا رکھ دیا۔ جب حضرت صاحب مسیح موعود فارغ ہوکر باہر تشریف لائے تو دریافت فرمایا کہ لوٹا کس نے رکھا تھا؟ جب بتایا گیا کہ فلاں خادمہ نے رکھا تھا تو آپ نے اسے بلوایا اور اپنے ہاتھ آگے کرنے کو کہا اور پھر اس کے ہاتھ پر آپ نے اس لوٹے کا بچا ہوا پانی بہا دیا۔'' (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص۲۴۳، روایت نمبر۸۴۷)

خاص خدمت گار غیر محرم عورت

۳...... ''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ڈاکٹر نور محمد صاحب لاہوری کی بیوی ڈاکٹرنی کے نام سے مشہور تھی۔ وہ مدتوں قادیان آ کر حضور کے مکان میں رہی اور حضور کی خدمت کرتی تھی۔ جب وہ فوت ہوگئی تو اس کا ایک دوپٹہ حضرت صاحب نے یاددہانی کے لئے بیت الدعا کی کھڑکی کی ایک آہنی سلاخ سے بندھوا دیا۔''

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص۱۲۶، روایت نمبر۶۸۸)

غیر محرم عورت بھانو پاؤں دبایا کرتی تھی

۴...... ''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المؤمنین نے ایک دن سنایا کہ حضرت صاحب کے ساتھ ایک ملازمہ مسماۃ بھانو تھی۔ وہ ایک رات جب کہ خوب سردی پڑ رہی تھی۔ حضور کو دبانے بیٹھی۔ چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دبا رہی تھی۔ اس لئے اس کو پتہ نہ لگا کہ جس چیز کو میں دبا رہی ہوں وہ حضور کی ٹانگیں نہیں ہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا۔ بھانو آج بڑی سردی ہے۔ بھانو کہنے لگی۔ جی ہاں جبھی تو آج آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔'' (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص۲۱۰، روایت نمبر۷۸۰)

پہرہ دینے والی غیر محرم عورتیں

۵...... ''مائی رسول بی بی صاحبہ بیوہ حافظ حامد علی صاحب مرحوم نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے وقت میں میں اور اہلیہ بابو شاہ دین رات کو پہرہ دیتی تھیں اور حضرت صاحب نے فرمایا ہوا تھا کہ اگر میں سوتے میں کوئی بات کیا کروں تو مجھے جگا دینا۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں نے آپ کی زبان پر کوئی الفاظ جاری ہوتے سنے اور آپ کو جگا دیا۔ اس وقت رات کے بارہ بجے تھے۔ ان ایام

میں عام طور پر پہرہ پر مائی فجو منشیانی اہلیہ منشی محمد دین گوجرانوالہ اور اہلیہ بابو شاہ دین ہوتی تھیں۔‘‘

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۲۱۳، روایت نمبر ۷۸۶)

غیر محرم عورت کو اپنا جوٹھا قہوہ پلایا

۶...... ’’ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میری بڑی لڑکی زینب بیگم نے مجھ سے بیان کیا ایک دفعہ حضرت مسیح موعود قہوہ پی رہے تھے کہ حضور نے اپنا بچا ہوا قہوہ دیا اور فرمایا زینب یہ پی لو۔ میں نے عرض کی حضور یہ گرم ہے اور مجھ کو ہمیشہ اس سے تکلیف ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ہمارا بچا ہوا قہوہ ہے۔ تم پی لو کچھ نقصان نہیں ہوگا۔ میں نے پی لیا۔‘‘ (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۲۶۶، روایت نمبر ۸۹۶)

غیر محرم عورت سے نظم کا قافیہ پوچھا

۷...... ’’مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی بڑی بیوی مولویانی کسی کام کی غرض سے حضرت صاحب کے پاس آئیں۔ حضرت صاحب نے ان سے فرمایا کہ میں ایک نظم لکھ رہا ہوں۔ جس میں یہ یہ قافیہ ہے۔ آپ بھی کوئی قافیہ بتائیں۔ مولویانی مرحومہ نے کہا ہمیں کسی نے پڑھایا ہی نہیں۔ فرمایا کہ آپ نے بتا تو دیا ہے۔ (پڑھا) چنانچہ آپ نے اس وقت ایک شعر میں اس قافیہ کو استعمال کر لیا۔‘‘ (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۲۴۳، روایت نمبر ۸۴۶)

غیر محرم عورت کا مراق اپنی خدمت کرا کر دور کر دیا

۸...... ’’ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میری لڑکی زینب بیگم نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ جب حضور سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے تو میں رعیہ سے ان کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ ان ایام میں مجھے مراق کا سخت دورہ تھا۔ میں شرم کے مارے آپ سے عرض نہیں کر سکتی تھی۔ میں حضور کی خدمت کر رہی تھی کہ حضور نے خود معلوم کر کے فرمایا کہ زینب تجھ کو مراق کی بیماری ہے۔ ہم دعا کریں گے۔ کچھ ورزش کیا کرو اور پیدل چلا کرو۔ میں اپنے مکان پر جانے کے لئے جو حضور کے مکان سے ایک میل دور تھا۔ ٹانگے کی تلاش کی۔ مگر نہ ملا۔ اس لئے مجبوراً مجھے پیدل جانا پڑا۔ مجھ کو یہ پیدل چلنا سخت مصیبت اور ہلاکت معلوم ہوتی تھی۔ مگر خدا کی قدرت جوں جوں میں پیدل چلتی تھی۔ آرام معلوم ہوتا تھا۔ حتیٰ کہ دوسرے روز میں پیدل چل کر حضور کی زیارت کو آئی تو دورہ مراق کا جاتا رہا اور بالکل آرام ہو گیا۔‘‘

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۲۷۵، ۲۷۶، روایت نمبر ۹۱۷)

غیر محرم عورت سے تین ماہ خدمت کروا کر اس کا دل خوشی اور سرور سے بھر دیا

۹...... ’’ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب بیگم نے بیان کیا کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس کی خدمت میں رہی ہوں۔ گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ خدمت کرتے گذر جاتی تھی۔ مجھ کو اس اثناء میں کسی قسم کی تھکان و تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا۔ ایک دو دفعہ ایسا موقعہ آیا کہ عشاء کی نماز سے صبح کی اذان تک مجھے ساری ساری رات خدمت کا موقعہ ملا۔ پھر بھی اس حالت میں مجھ کو نہ نیند نہ غنودگی اور نہ تھکان معلوم ہوتی تھی۔ بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا۔‘‘ (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۲۷۲، ۲۷۳، روایت نمبر ۹۱۰)

غیر محرم لڑکیوں کو گھر میں رکھ کران کی شادی کا بندوبست کرتے تھے

۱۰...... ''بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنوری نے کہ جب میاں ظفر احمد کپورتھلوی کی پہلی بیوی فوت ہوگئی اور ان کو دوسری بیوی کی تلاش ہوئی تو ایک دفعہ حضرت صاحب نے ان سے کہا کہ ہمارے گھر میں دو لڑکیاں رہتی ہیں۔ان کو میں لاتا ہوں۔آپ ان کو دیکھ لیں۔پھر ان میں سے جو آپ کو پسند ہو اس سے آپ کی شادی کرادی جاوے۔چنانچہ حضرت صاحب گئے اور ان دو لڑکیوں کو بلا کر کمرہ کے باہر کھڑا کر دیا اور پھر اندر آ کر کہا وہ باہر کھڑی ہیں۔آپ چک کے اندر سے دیکھ لیں۔چنانچہ میاں ظفر احمد صاحب نے ان کو دیکھ لیا اور پھر حضرت صاحب نے ان کو رخصت کر دیا اور اس کے بعد میاں ظفر احمد صاحب سے پوچھنے لگے کہ اب بتاؤ تمہیں کون سی لڑکی پسند ہے۔وہ نام تو کسی کا جانتے نہیں تھے۔اس لئے انہوں نے کہا کہ جس کا منہ لمبا ہے وہ اچھی ہے۔اس کے بعد حضرت صاحب نے میری رائے لی۔میں نے عرض کیا حضور میں نے تو نہیں دیکھا۔پھر خود فرمانے لگے کہ ہمارے خیال میں تو دوسری لڑکی بہتر ہے۔جس کا منہ گول ہے۔پھر فرمایا کہ جس شخص کا چہرہ لمبا ہوتا ہے وہ بیماری وغیرہ کے بعد عموماً بدنما ہو جاتا ہے۔لیکن گول چہرے کی خوبصورتی قائم رہتی ہے۔''

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۲۵۹، روایت نمبر ۲۶۸)

ننگی عورت

''حضرت مسیح موعود کے اندرون خانہ ایک نیم دیوانی سی عورت بطور خادمہ کے رہا کرتی تھی۔ایک دفعہ اس نے کیا حرکت کی کہ جس کمرے میں حضرت صاحب بیٹھ کر لکھنے پڑھنے کا کام کرتے تھے۔وہاں ایک کونے میں کھرا تھا۔جس کے پاس پانی کے گھڑے رکھے تھے۔وہاں اپنے کپڑے اتار کر اور ننگی بیٹھ کر نہانے لگ گئی۔حضرت صاحب اپنے کام تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا کہ وہ کیا کرتی ہے۔جب وہ نہا چکی تو ایک اور خادمہ اتفاقاً آ نکلی۔اس نے اس نیم دیوانی کو ملامت کی کہ حضرت صاحب کے کمرے میں اور موجودگی کے وقت تو نے یہ کیا حرکت کی؟ تو اس نے ہنس کر جواب دیا۔انہوں کچھ دیدا ہے۔یعنی اسے کیا دکھائی دیتا ہے۔مرزا قادیانی کی عادت غض بصر کی جو وہ ہر وقت مشاہدہ کرتی تھی۔اس کا اثر اس دیوانی عورت پر بھی ایسا تھا کہ وہ خیال کرتی تھی کہ حضور کو کچھ دکھائی نہیں دیتا۔اس واسطے حضور سے کسی پردہ کی ضرورت ہی نہیں۔'' (ذکر حبیب، مفتی صادق قادیانی ص ۳۸)

غرارہ

''آخری ایام میں حضور ہمیشہ ایسے پاجامے پہنا کرتے تھے جو نیچے سے تنگ اوپر سے کھلے۔گاؤدم طرز کے اور شرعی کہلاتے ہیں۔لیکن شروع میں ۹۵-۱۸۹۰ء میں میں نے حضور کو بعض دفعہ غرارہ پہنے ہوئے بھی دیکھا ہے۔''

(ذکر حبیب، مفتی صادق قادیانی ص ۳۹)

اللہ مرد اور مرزا قادیانی عورت

''حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا۔سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے۔''

(اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر ۳۴ ص ۱۲، از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کا حاملہ ہونا

’’مریم کی طرح عیسیٰ علیہ السلام کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم ص ۵۵۶ میں درج ہے۔ ’’مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔‘‘ (کشتی نوح ص ۴۷، خزائن ج ۱۹ص ۵۰)

مرزا کے صحابی کا مبارک عمل

نماز میں مرزا کے جسم کو ٹٹولنا

’’قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک زمانہ میں حضرت اقدس حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے ساتھ اس کوٹھڑی میں نماز کے لئے کھڑے ہوا کرتے تھے۔ جو مسجد مبارک میں بجانب مغرب تھی۔ مگر ۱۹۰۷ء میں جب مسجد مبارک وسیع کی گئی تو وہ کوٹھڑی منہدم کردی گئی۔ اس کوٹھڑی کے اندر حضرت صاحب کے کھڑے ہونے کی وجہ اغلباً یہ تھی کہ قاضی یار محمد حضرت اقدس کو نماز میں تکلیف دیتے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ قاضی یار محمد صاحب بہت مخلص آدمی تھے۔ مگر ان کے دماغ میں کچھ خلل تھا۔ جس کی وجہ سے ایک زمانہ میں ان کا یہ طریق ہو گیا تھا کہ حضرت صاحب کے جسم کو ٹٹولنے لگ جاتے تھے اور تکلیف اور پریشانی کا باعث ہوتے تھے۔‘‘

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۲۶۵، روایت نمبر ۸۹۳)

جسم پر نامناسب طور پر ہاتھ پھیرنا

’’ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ قدیم مسجد مبارک میں حضور (مرزا قادیانی) نماز جماعت میں ہمیشہ پہلی صف کے دائیں طرف دیوار کے ساتھ کھڑے ہوا کرتے تھے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے آج کل موجودہ مسجد مبارک کی دوسری صف شروع ہوتی ہے۔ یعنی بیت الفکر کی کوٹھڑی کے ساتھ ہی مغربی طرف امام اگلے حجرہ میں کھڑا ہوتا تھا۔ پھر ایسا اتفاق ہوا کہ ایک شخص پر جنون کا غلبہ ہوا اور وہ حضرت صاحب کے پاس کھڑا ہونے لگا اور نماز میں آپ کو تکلیف دینے لگا اور اگر کبھی اس کو پچھلی صف میں جگہ ملتی تو ہر سجدہ میں وہ صفیں پھلانگ کر حضور کے پاس آتا اور تکلیف دیتا اور قبل اس کے کہ امام سجدہ سے سر اٹھائے وہ اپنی جگہ پر واپس چلا جاتا۔ اس تکلیف سے تنگ آکر حضور نے امام کے پاس حجرہ میں کھڑا ہونا شروع کردیا۔ مگر وہ بھلا مانس حتی المقدور وہاں بھی پہنچ جایا کرتا اور ستایا کرتا تھا۔ مگر پھر بھی وہاں نسبتاً امن تھا۔ اس کے بعد آپ وہیں نماز پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ مسجد کی توسیع ہوگئی۔ یہاں بھی آپ دوسرے مقتدیوں سے آگے امام کے پاس ہی کھڑے ہوتے رہے۔ مسجد اقصیٰ میں جمعہ اور عیدین کے موقعہ پر آپ صف اوّل میں عین امام کے پیچھے کھڑے ہوا کرتے تھے۔ وہ معذور شخص جو ویسے مخلص تھا۔ اپنے خیال میں اظہار محبت کرتا اور جسم پر نامناسب طور پر ہاتھ پھیر کر تبرک حاصل کرتا تھا۔‘‘ (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۲۶۸، روایت نمبر ۹۰۳)

باب سوم ...... مرزا غلام احمد قادیانی کے فرشتے

اللہ تعالیٰ کے چار فرشتے بہت زیادہ مشہور ہیں۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام اور حضرت جبرائیل علیہ السلام۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام کے ذمہ ہر جاندار کی روح قبض کرنا ہے۔ حضرت میکائیل علیہ السلام کے ذمہ ہواؤں اور بارشوں کا نظام سپرد ہے۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام کے ذمہ روز قیامت صور پھونکنا ہے۔ جس سے پوری کائنات درہم برہم ہو جائے گی اور زمانۂ آخرت شروع ہو جائے گا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا پیغام (وحی نبوت ورسالت) لے کر تمام انبیاء ورسل تک پہنچاتے رہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلۂ نبوت اور رسالت ختم ہو گیا اور وحی کا دروازہ بھی۔ لہٰذا حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ڈیوٹی (اللہ کے نبیوں پر وحی پہنچانا) بھی ختم ہو گئی۔ ان چاروں فرشتوں کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے بے شمار فرشتے ہیں۔ جو اپنے اپنے فرائض منصبی انجام دے رہے ہیں۔ جھوٹے مدعیان نبوت کا ہمیشہ یہ دعویٰ رہا ہے کہ ان پر بھی فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ کہاوت مشہور ہے۔ جیسی روح، ویسے فرشتے۔ یہ ضرب المثل جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی پر پوری طرح صادق آتی ہے۔ جس طرح مرزا قادیانی ایک مخبوط الحواس اور مضحکہ خیز شخصیت کا مالک تھا۔ اس کے نام نہاد فرشتے بھی ایسی ہی خصلت رکھتے تھے۔ آیئے! ملتے ہیں مرزا قادیانی کے ''خصوصی'' فرشتوں سے:

ٹیچی ٹیچی

''کوئی شخص ہے اس سے میں کہتا ہوں کہ تم حساب کر لو مگر وہ نہیں کرتا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے ایک مٹھی بھر کر روپے مجھے دیئے ہیں۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا جو الٰہی بخش کی طرح ہے۔ مگر انسان نہیں بلکہ فرشتہ معلوم ہوتا ہے۔ اس نے دونوں ہاتھ روپوں کے بھر کر میری جھولی میں ڈال دیئے ہیں تو وہ اس قدر ہو گئے ہیں کہ میں ان کو گن نہیں سکتا۔ پھر میں نے اس کا نام پوچھا تو اس نے کہا۔ میرا کوئی نام نہیں۔ دوبارہ دریافت کرنے پر کہا کہ میرا نام ہے ٹیچی۔''

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات طبع دوم ص ۵۲۶)

ٹیچی ٹیچی مرزا قادیانی کا عجیب فرشتہ تھا۔ مرزا قادیانی نے اس سے نام پوچھا تو پہلے اس نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا، میرا کوئی نام نہیں۔ پھر دوبارہ دریافت کرنے پر بتایا کہ میرا نام ٹیچی ہے۔ قادیانیوں کا کہنا ہے کہ ٹیچی ٹیچی تیز رفتار فرشتہ ہے۔ جو ٹچ کر کے جاتا ہے اور ٹچ کر کے آتا ہے۔ لیکن یہ بھی عجیب بات ہے کہ جب قادیانیوں کو ٹیچی ٹیچی کہا جاتا ہے تو وہ اس کا برا محسوس کرتے ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ تو وہ غصے میں آ کر جھگڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ آزمائش شرط ہے۔

شیر علی

''میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو مجھے فرشتہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر خواب میں محسوس ہوا کہ اس کا نام شیر علی ہے۔ اس نے مجھے ایک جگہ لٹا کر میری آنکھیں نکالی ہیں اور صاف کی ہیں اور میل اور کدورت ان میں سے پھینک دی اور ہر ایک بیماری اور کوتاہ بینی کا مادہ نکال دیا ہے اور ایک مصفّٰی نور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا۔ مگر بعض مواد کے نیچے دبا ہوا تھا۔ اس کو ایک چمکتے ہوئے ستارہ کی طرح بنا دیا ہے۔'' (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص ۳۱، طبع سوم)

معلوم ہوتا ہے کہ اس فرشتے (آئی سپیشلسٹ) نے مرزا قادیانی کی آنکھیں صحیح طریقے سے صاف نہیں کیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی آخر وقت تک آنکھوں کی بیماری ''مائی اوپیا'' میں مبتلا رہا۔ جس کی وجہ سے وہ چاند بھی نہ دیکھ سکتا تھا۔ (سیرت المہدی ج ۳ ص ۱۱۹، بروایت نمبر ۶۷۳)

مرزا غلام قادر

''میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی شکل پر ایک شخص آیا ہے۔ مگر مجھے فوراً معلوم کرایا گیا کہ یہ فرشتہ ہے۔'' (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص ۱۸۸، طبع سوم)

خیراتی

''عرصہ قریباً پچیس برس کا گزرا ہے کہ مجھے گورداسپور میں ایک رؤیا ہوا کہ میں ایک چارپائی پر بیٹھا ہوں اور اسی چارپائی پر بائیں طرف مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم بیٹھے ہیں۔ اتنے میں میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ میں مولوی صاحب موصوف کو چارپائی سے نیچے اتار دوں۔ چنانچہ میں نے ان کی طرف کھسکنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ چارپائی سے اتر کر زمین پر بیٹھ گئے۔ اتنے میں تین فرشتے آسمان کی طرف سے ظاہر ہوگئے۔ جن میں سے ایک کا نام خیراتی تھا۔'' (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص ۲۹، طبع سوم)

مٹھن لال

''فرمایا۔ نصف رات سے فجر تک مولوی عبدالکریم کے لئے دعا کی گئی۔ صبح کے بعد جب سویا تو یہ خواب آئی۔ میں نے دیکھا کہ عبداللہ سنوری میرے پاس آیا ہے اور وہ ایک کاغذ پیش کر کے کہتا ہے کہ اس کاغذ پر میں نے حاکم سے دستخط کرانا ہے اور جلدی جانا ہے۔ میری عورت سخت بیمار ہے اور کوئی مجھے پوچھتا نہیں۔ دستخط نہیں ہوتے۔ اس وقت میں نے عبداللہ کے چہرے کی طرف دیکھا تو زرد رنگ اور سخت گھبراہٹ اس کے چہرہ پر ٹپک رہی ہے۔ میں نے اس کو کہا کہ یہ لوگ روکھے ہوتے ہیں۔ نہ کسی کی سپارش مانیں اور نہ کسی کی شفاعت، میں تیرا کاغذ لے جاتا ہوں۔ آگے جب کاغذ لے کر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص مٹھن لال نام جو کسی زمانہ میں بٹالہ میں اکسٹرا اسسٹنٹ تھا۔ کرسی پر بیٹھا ہوا کچھ کام کر رہا ہے اور گرد اس کے عملہ کے لوگ ہیں۔ میں نے جا کر کاغذ اس کو دیا اور کہا کہ یہ ایک میرا دوست ہے اور پرانا دوست ہے اور واقف ہے۔ اس پر دستخط کر دو۔ اس نے بلا تأمل اسی وقت لے کر دستخط کر دیئے۔ پھر میں نے واپس آکر وہ کاغذ ایک شخص کو دیا اور کہا خبردار ہوش سے پکڑو، ابھی دستخط کیلے ہیں اور پوچھا کہ عبداللہ کہاں ہے؟ انہوں نے کہا کہ کہیں باہر گیا ہے۔ بعد اس کے آنکھ کھل گئی اور ساتھ پھر غنودگی کی حالت ہوگئی۔ تب میں نے دیکھا کہ اس وقت میں کہتا ہوں، مقبول کو بلاؤ۔ اس کے کاغذ پر دستخط ہوگئے ہیں۔ فرمایا۔ یہ جو مٹھن لال دیکھا گیا ہے۔ ملائک طرح طرح کی تمثلات اختیار کر لیا کرتے ہیں۔ مٹھن لال سے مراد ایک فرشتہ تھا۔'' (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص ۵۶۰، طبع سوم)

حفیظ

صوفی نبی بخش صاحب لاہوری نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا: ''بڑے مرزا صاحب پر ایک مقدمہ تھا۔ میں نے دعا کی تو ایک فرشتہ مجھے خواب میں ملا جو چھوٹے لڑکے کی شکل میں تھا۔ میں نے پوچھا تمہارا کیا

نام ہے۔وہ کہنے لگا میرا نام حفیظ ہے۔ پھر وہ مقدمہ رفع دفع ہو گیا۔'' (تذکرہ مجموعہ وحی والہامات ص ۷۵۷، طبع سوم)

درشنی

''ایک فرشتہ کو میں نے ۲۰ برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا۔صورت اس کی مثل انگریزوں کے تھی اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا ہے۔میں نے اس سے کہا کہ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں۔اس نے کہا ہاں میں درشنی آدمی ہوں۔''

(ملفوظات جلد چہارم ص ۶۹)

باب چہارم ...... مرزا قادیانی کی عملی زندگی

مرزا قادیانی کی پیدائش سے اس کی جوانی تک سے متعلق جستہ جستہ قادیانی کتب سے حوالہ جات آپ نے ملاحظہ کیئے۔جس سے ایک شخص کی ذہنی ساخت،ذاتی کردار پر بڑی حد تک روشنی پڑتی ہے۔ان حوالہ جات کے بعد ہر شخص دیانتدارانہ طور پر یہ سمجھنے پر مجبور ہے کہ مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد تو وجہ نفرت ہیں ہی،ورنہ ذاتی طور پر بھی مرزا قادیانی اس قابل نہ تھا کہ اسے کسی شریف سوسائٹی میں کوئی آبرومندانہ مقام مل سکتا۔آیئے!اب ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے جب عملی زندگی میں قدم رکھا تو کیا کیا گل کھلائے۔

دادا کی پنشن کا ہڑپ کر جانا

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے اور چونکہ تمہارے دادا کا منشا رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں۔اس لئے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے اور کچھ عرصہ تک وہاں ملازمت پر رہے۔پھر جب تمہاری دادی بیمار ہوئیں تو تمہارے دادا نے آدمی بھیجا کہ ملازمت چھوڑ کر آ جاؤ۔جس پر حضرت صاحب فوراً روانہ ہو گئے۔'' (سیرت المہدی ص ۴۳،حصہ اوّل روایت نمبر ۴۹)

ایک بار پھر اس قادیانی روایت کو پڑھیں۔مرزا امام الدین جو مرزا قادیانی سے عمر میں بڑا تھا۔مرزا قادیانی کا رشتہ میں چچازاد بھائی اور ہمجولی تھا۔تبھی تو مرزا قادیانی کے ہمراہ ہمراز کے طور پر روانہ ہوا۔یہ ایسا آدمی تھا کہ سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۴۴،روایت ۴۹ کے مطابق ایک بار ڈاکہ میں پکڑا گیا تھا۔نیز اس امام الدین نے مرزا قادیانی کو بعد میں قادیانی گروہ کے سربراہ کے طور پر دیکھا تو یہ چوہڑوں کا پیر بن گیا۔ (سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۳۲،روایت ۳۹)

ایک بار پھر پنشن وصول کرنے کی روایت کو پڑھیں کہ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو:

۱...... آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا۔

۲...... اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔

۳...... پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔

۴...... اور حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے۔

مرزا قادیانی عاقل بالغ تھے۔ایسے آدمی سے وہ کون سی مجبوری تھی کہ ان کو سارا روپیہ دے دیا۔پھر ادھر ادھر پھراتا رہا۔ادھرادھر کا کیا معنی؟ وہ کون سی جگہ تھی جہاں یہ خطیر رقم صرف کی۔وہ کون سے کارہائے ناکردنی اور باعث شرم تھے۔جس کے باعث مرزا قادیانی امام دین کا لٹو بنا رہا۔ان عوامل پر قادیانی غور کریں تو مرزا قادیانی کی جوانی مستانی کی رنگین وسنگین باعث شرم پوری کہانی ان پر واضح ہو جائے۔حوالہ جات گذر چکے کہ جو شخص دعویٰ نبوت کے بعد ہر وقت عورتوں کے جھرمٹ میں رہتا تھا تو پنشن کے خرچ کرنے کا مصرف صاف صاف نظر آجاتا ہے۔(سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۱۳۱، روایت ۱۳۲) کے مطابق پنشن سات سو روپے تھی۔اس زمانہ میں (سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۱۸۲، روایت نمبر ۱۶۷) کے مطابق ایک آنہ کا سیر خام گوشت ملتا تھا۔اب ذرا حساب لگائیں تو سات سو روپیہ کے گیارہ ہزار دو سو آنے بنتے تھے۔فی آنہ ایک سیر کا معنی گیارہ ہزار دو سو کلو گوشت۔اس سات سو روپیہ میں مل سکتا تھا۔آج کل گوشت چار صد روپیہ فی کلو ہے۔گیارہ ہزار دو سو کلو گوشت کی قیمت فی کلو چار سو روپیہ کے حساب سے چوالیس لاکھ اسی ہزار روپیہ بنتی ہے۔آج اس دور میں اتنی خطیر رقم مرزا قادیانی اور امام الدین اس کے ہجولی نے ادھر ادھر کہاں کہاں خرچ کی؟ اے کاش! قادیانی اس پر غور کریں۔

اب مرزا قادیانی نے گھر آنے کی بجائے سیالکوٹ میں قلیل تنخواہ پر (پندرہ روپیہ ماہوار) پر ملازمت کر لی۔ دیکھئے (سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۴۳، روایت نمبر ۴۹) اس ملازمت کے دوران مرزا قادیانی کے ہم عصر لوگوں کی روایات ''چودھویں صدی کا مسیح'' کے مصنف جو سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔مرزا قادیانی کے زمانہ حیات میں اپنی مندرجہ بالا کتاب میں شائع کیں کہ اِدھر اُدھر کے عادی مرزا قادیانی نے ادھر ادھر سے خوب مال بنایا۔

مرزا احمد علی اثنا عشری امرتسری کتاب (دلیل العرفان) میں لکھتے ہیں کہ منشی غلام احمد امرتسری نے رسالہ ''نکاح آسمانی کے رازہائے پنہانی'' میں مرزا غلام احمد کے حین حیات بڑے طمطراق سے لکھا۔انہوں نے زمانہ محرری میں خوب رشوتیں لیں۔یہ رسالہ ۱۹۰۰ء میں یعنی مرزا قادیانی کی وفات سے آٹھ سال پیشتر شائع ہوا تھا۔لیکن مرزا قادیانی نے اس الزام کی کبھی تردید نہ کی اور نہ زمانہ محرری میں اپنی دیانت ثابت کر سکے۔(دلیل العرفان مؤلفہ مرزا احمد علی امرتسری ص ۱۱۳) اس طرح مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے مناظرہ روپڑ میں جو ۲۱،۲۲/مارچ ۱۹۳۲ء کو ہوا ہزارہا کے مجمع میں بیان کیا کہ مرزا قادیانی نے سیالکوٹ کی نوکری کے زمانہ میں رشوت ستانی سے خوب ہاتھ رنگے اور یہ سیالکوٹ ہی کی ناجائز کمائی تھی۔ جس سے مرزا قادیانی نے چار ہزار روپے کا زیور اپنی دوسری بیوی کو بنوا کر دیا۔

(روئیداد مناظرہ روپڑ مطبوعہ کشن سٹیم پریس جالندھر شہر ص ۳۵)

سیالکوٹ ملازمت کے دوران مرزا قادیانی نے خیر سے چند انگریزی کتب کی تعلیم حاصل کی اور مختاری کا امتحان دیا۔

مختاری کے امتحان میں فیل

''آپ مختاری کے امتحان میں فیل ہو گئے۔اسی روایت میں ص ۱۵۵ پر ہے کہ پادری بٹلر سے مرزا قادیانی کا مباحثہ ہوتا رہا۔اس سے شناسائی کے مطابق وہ پادری ولایت جانے لگے تو مرزا قادیانی سے کچہری میں ملنے آئے۔اس روایت کے الفاظ یہ ہیں۔''چنانچہ جب پادری صاحب ولایت جانے لگے تو مرزا قادیانی کی ملاقات کے لئے کچہری تشریف لائے۔ڈپٹی کمشنر صاحب نے پادری صاحب سے تشریف آوری کا سبب پوچھا تو پادری صاحب نے جواب دیا کہ میں مرزا صاحب سے ملاقات کرنے کو آیا تھا۔چونکہ میں وطن جانے والا ہوں۔اس واسطے ان سے آخری ملاقات

کروں گا۔ چنانچہ جہاں مرزا قادیانی بیٹھے تھے وہیں چلے گئے اور فرش پر بیٹھے رہے اور ملاقات کر کے چلے گئے۔''

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۱۵۶، روایت نمبر ۱۵۰)

اس ملاقات کے کچھ عرصہ بعد مرزا قادیانی ملازمت ترک کر کے قادیان آ گئے۔ مرزا قادیانی کے والد نے پوچھا کہ آپ ملازمت کیوں نہیں کرتے تو مرزا قادیانی نے جواب دیا کہ میں ملازم ہو گیا ہوں۔

ایک قادیانی روایت ملاحظہ ہو

''بیان کیا مجھ سے جھنڈا سنگھ ساکن کالہواں نے کہ میں بڑے مرزا قادیانی کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ مجھے بڑے مرزا قادیانی نے کہا کہ جاؤ غلام احمد کو بلا لاؤ۔ ایک انگریز حاکم میرا واقف ضلع میں آیا ہے۔ اس کا منشا ہو تو کسی اچھے عہدہ پر نوکر کرا دوں۔ جھنڈا سنگھ کہتا تھا کہ میں مرزا صاحب کے پاس گیا تو دیکھا کہ چاروں طرف کتابوں کا ڈھیر لگا کر اس کے اندر بیٹھے ہوئے کچھ مطالعہ کر رہے ہیں۔ میں نے بڑے مرزا صاحب کا پیغام پہنچا دیا۔ مرزا صاحب آئے اور جواب دیا۔ میں تو نوکر ہو گیا ہوں۔ بڑے مرزا صاحب کہنے لگے کہ اچھا کیا واقعی نوکر ہو گئے ہو؟ مرزا صاحب نے کہا ہاں ہو گیا ہوں۔ اس پر بڑے مرزا صاحب نے کہا اچھا اگر نوکر ہو گئے ہو تو خیر ہے۔'' (سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۴۸، روایت نمبر ۵۲)

چنانچہ مرزا قادیانی نے آ کر قادیان میں ڈیرہ لگایا۔ کتابوں کا مطالعہ شروع کیا۔ عیسائیوں اور ہندوؤں کو مباحثہ کے چیلنج دیئے۔ مذہبی منافرت کا بازار گرم کیا۔ ادھر سے مرزا قادیانی کو گمنام منی آرڈر ملنے شروع ہو گئے۔

گمنام منی آرڈروں کا ملنا

''مرزا دین محمد صاحب ساکن لنگروال ضلع گورداسپور نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود نے مجھے صبح کے قریب جگایا اور فرمایا کہ مجھے ایک خواب آیا ہے۔ میں نے پوچھا کیا خواب ہے۔ فرمایا میں نے دیکھا ہے کہ میرے تخت پوش کے چاروں طرف نمک چنا ہوا ہے۔ میں نے تعبیر پوچھی تو کتاب دیکھ کر فرمایا کہ کہیں سے بہت سا روپیہ آئے گا۔ اس کے بعد میں چار دن یہاں رہا۔ میرے سامنے ایک منی آرڈر آیا۔ جس میں ہزار سے زائد روپیہ تھا۔ مجھے اصل رقم یاد نہیں۔ جب مجھے خواب سنائی تو ملاوامل اور شرن پت کو بھی بلایا اور فرمایا بھائی یہ منی آرڈر آیا ہے۔ جا کر ڈاکخانہ سے لے آؤ۔ ہم نے دیکھا تو منی آرڈر بھیجنے والے کا پتہ اس پر درج نہیں تھا۔ حضرت صاحب کو بھی پتہ نہیں لگا کہ کس نے بھیجا ہے۔''

کہیں سے بہت سا روپیہ آئے گا۔ ڈاکخانہ گئے تو ہزار روپیہ کا بغیر بھیجنے والے کے نام و پتہ کے منی آرڈر مل گیا؟

قارئین! اس دجل کو جانے دیجئے! توجہ اس طرف فرمائیے کہ اس زمانہ کا ہزار روپیہ آج کل کے حساب سے کتنی مالیت کا تھا۔ حوالہ پہلے گذر چکا ہے کہ اس زمانہ میں گوشت فی کلو ایک آنہ کا تھا۔ جو آج کل فی کلو چار صد روپیہ کا ہے۔ لیجئے! حساب کیجئے۔ ایک ہزار روپیہ کے سولہ ہزار آنے ہوئے۔ جو سولہ ہزار کلو گوشت کی اس زمانہ میں رقم تھی۔ اب سولہ ہزار آنے کو چار صد روپیہ (موجودہ گوشت فی کلو کی قیمت) سے ضرب دیں تو چونسٹھ لاکھ روپے بنتے ہیں۔ اتنی خطیر رقم کا مرزا قادیانی کو بغیر بھیجنے والے کے نام و پتہ کے منی آرڈر ملنا اور ملنے سے پہلے ''بلی کو خواب چھچھڑوں کے رقم کا نظر آنا'' اور منی آرڈر مل جانا۔ اس کے ساتھ ہی ذہن میں رہے بٹلر پادری کی ملاقات کے بعد مرزا قادیانی کا ملازمت کو چھوڑنا اور پھر والد سے کہنا کہ میں ملازم ہو گیا ہوں اور پھر خفیہ منی آرڈروں کا ملنا کیا یہ چغلی نہیں کھا رہا کہ مرزا قادیانی یہ کھیل سب انگریز حکومت کے کہنے پر کھیل رہا تھا؟

انگریز کی اطاعت خدا کی اطاعت کی طرح فرض

’’خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے۔ جیسا کہ اس (خدا کا) شکر کرنا، سو اگر ہم اس محسن گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں یا کوئی شر اپنے ارادے میں رکھیں تو ہم نے خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کیا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جس کو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو بطور نعمت عطاء کرے۔ درحقیقت یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔‘‘ (شہادۃ القرآن ص۸۴، خزائن ج۶ ص۳۸۰)

جہاد قطعی حرام ہے

’’اور ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے۔ اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام ہے۔ کیونکہ مسیح آچکا۔ خاص کر میری تعلیم کے لحاظ سے اس گورنمنٹ انگریزی کا سچا خیرخواہ اس کو بننا پڑتا ہے۔‘‘ (ضمیمہ رسالہ جہاد ص۶، خزائن ج۱۷ ص۲۸)

قارئین! یقین فرمائیے کہ مرزا قادیانی کی ہر بات میں اختلاف ہے۔ حتیٰ کہ قومیت کے متعلق بھی حوالے پڑھ چکے کہ اس نے اپنی تین قومیں بتائی ہیں۔ لیکن ایک بات ایسی ہے کہ مرزا قادیانی نے تاحیات اس مؤقف کے خلاف کچھ نہیں لکھا۔ وہ یہی ہے کہ انگریز کی اطاعت فرض اور انگریز کے خلاف جہاد کرنا قطعی حرام ہے۔ اس سے آپ سمجھ جائیں کہ بٹلر پادری سے ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں علیحدگی میں ملاقات، ملازمت سے استعفیٰ، گھر آنا، غیر مرئی ذرائع سے خطیر رقم کا ملنا اور پھر مرزا قادیانی کا انگریز کی اطاعت کے نعرہ مستانہ کو بلند کرنا ان کڑیوں کو آپ ملائیں تو اس سے مرزا قادیانی کی جو تصویر نظر آتی ہے وہ قادیانیوں کے لئے قابل توجہ ہے۔

مرزا قادیانی قادیان میں

مرزا قادیانی کے سوانح نگاروں نے ۱۸۶۴ء سے ۱۸۶۸ء مرزا قادیانی کی چار سالہ سیالکوٹ کی ملازمت لکھی ہے۔ گویا ۱۸۶۹ء سے مرزا قادیانی مستقلاً قادیان میں آکر براجمان ہوگئے۔ مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا محمود نے مرزا قادیانی کی سوانح مرتب ’’سیرۃ مسیح موعود‘‘ لکھی۔ اس میں لکھتے ہیں کہ سیالکوٹ سے واپسی پر اپنے والد کے کام اور زمین کے مقدمات کی پیروی کرتے رہے۔ لیکن زیادہ وقت ان کا مختلف مذاہب کی کتب بینی میں خرچ ہوتا رہا۔ مرزا قادیانی خود لکھتا ہے۔

بہر مذہبے غور کردم بسے ۔۔۔ شنیدم بدل حجت ہر کسے
بخواندم زہر ملّتے دفترے ۔۔۔ بدیدم زہر قوم دانشورے
ہم از کودکی سوئے این تاختم ۔۔۔ دریں شغل خود را بیند اختم
جوانی ہمہ اندریں باختم ۔۔۔ دل از غیر ایں کار پردا ختم

(براہین احمدیہ حصہ دوم ص۹۵، خزائن ج۱ ص۸۵)

یہ عبارت پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ مرزا قادیانی نے مختلف مذاہب کی کتب کا خوب مطالعہ کیا۔ ہر مذہب کے دفتر کے دفتر پڑھ ڈالے۔ ہر قوم کے راہنما کی زندگی کا جائزہ لیا اور اس کام میں جوانی کھپا دی۔ چنانچہ مولانا ثناء اللہ

امرتسریؒ نے ”مرزا قادیانی اور بہاء اللہ“ نام کا رسالہ تصنیف کیا اور اس میں ثابت کیا کہ مرزا قادیانی کے تمام دعوے مہدویت و مسیحیت سب بہاء اللہ کی تعلیمات کی کاپی ہیں۔ خیر! دیکھئے کہ مرزا قادیانی کو ان دنوں کتب بینی کا کتنا شغف تھا کہ خود مرزا قادیانی کے والد کے حوالہ سے مذکور ہے کہ: ”شدت اور مطالعہ و توغل کتب میں مشغولیت اور محویت دیکھ کر (مرزا قادیانی کے والد نے) یہ سمجھ لیا تھا کہ آپ دنیا کے کسی کام کے لائق نہیں اور اکثر دوستوں کے آگے یہی بات پیش کیا کرتے کہ مجھے تو غلام احمد کا فکر ہے کہ یہ کہاں سے کھائے گا اور اس کی عمر کس طرح کٹے گی۔ بلکہ بعض دوستوں کو یہ بھی کہا کرتے تھے کہ آپ ہی اس کو سمجھاؤ کہ وہ اس استغراق کو چھوڑ کر کمانے کے دھندے میں لگے۔ اگر کبھی کوئی اتفاق سے ان سے کوئی دریافت کرتا کہ مرزا غلام احمد کہاں ہیں؟ تو وہ یہ جواب دیتے کہ مسجد میں جا کر سقاوہ کی ٹوٹی میں تلاش کرو۔ اگر وہاں نہ ملے تو مایوس ہو کر واپس مت آنا۔ مسجد کے اندر چلے جانا اور کسی گوشہ میں تلاش کرنا۔ اگر وہاں بھی نہ ملے تو پھر بھی ناامید ہو کر لوٹ مت آنا کسی صف میں دیکھنا کہ کوئی اس کو لپیٹ کر کھڑا کر گیا ہوگا۔ کیونکہ وہ تو زندگی میں مرا ہوا ہے اور اگر کوئی اسے صف میں لپیٹ دے تو وہ آگے سے حرکت بھی نہیں کرے گا۔“ (مسیح موعود کے مختصر حالات ص۶۷، از معراج الدین قادیانی)

آگے چلنے سے پہلے اس عبارت پر توجہ کر لی جائے کہ مرزا قادیانی کے والد تو اسے نکما قرار دیتے ہیں۔ لیکن کتاب کا قادیانی مؤلف تاویل کرتا ہے کہ: ”وہ (مرزا قادیانی) زندگی میں مرے ہوئے تھے۔“ لیکن یہ نہ سوچا کہ کوئی کسی کو صف میں لپیٹ دے تو وہ لپٹا رہے۔ حرکت نہ کرے۔ یہ تو مرا ہوا کی طرح ہے۔ لیکن یہ کہ سقاوہ کی ٹوٹی میں دیکھنا اس کا کیا معنی ہے؟ مرا ہوا آدمی ٹوٹی میں کیسے چلا جاتا ہے؟ اس کی مرزائی مؤلف کو کوئی تاویل نہ سوجھی۔ مجھ سے پوچھو تو (۱) خود مرزا قادیانی کا اعتراف ہے کہ میں کرم خاکی ہوں۔ مٹی کا کیڑا ہوں تو مرزا قادیانی کا والد بھی مرزا قادیانی کو کیڑا سمجھتا ہوگا۔ تب ہی تو ٹوٹی میں گھسنے کا کہا۔ (۲) یہ کہ وہ مرزا قادیانی کو جن، بھوت، شیطان سمجھتا ہوگا۔ جو جنس بدل کر کیا سے کیا ہو جاتے ہیں۔ (۳) یا یہ اس نے مرزا قادیانی کو شیطان کی ٹوٹی کہا ہوگا کہ وہ صف میں لپٹا کھڑا ہوگا۔ شیطان کی ٹوٹی کو مرزائی مؤلف نے سقاوہ کی ٹوٹی سمجھ لیا۔ خیر قادیانی جانے ان کا کام، نیا نبی اور ان کا والد۔ قادیانی مرزا قادیانی کو ٹوٹی میں داخل کریں یا صف میں لپیٹیں۔ ہمارا اس سے کیا تعلق؟

مقدمہ بازی، مناظرہ بازی، کتب بینی، یہ مرزا قادیانی کے مشاغل تھے۔ مرزا قادیانی عیسائیوں، ہندوؤں، آریوں سے الجھاؤ بازی کے مشغلہ میں سرگرداں رہا۔ قادیانیوں نے مرزا قادیانی کے اشتہارات کو پہلے ”تبلیغ رسالت“ کے نام پر دس حصوں میں شائع کیا۔ پھر ان کو ”مجموعہ اشتہارات“ کے نام سے تین جلدوں میں شائع کیا۔ مجموعہ اشتہارات کی پہلی جلد میں پہلا اشتہار جو انہوں نے شائع کیا یہ آریوں کے خلاف ہے۔ اس پر ۲۲؍مارچ ۱۸۷۸ء کی تاریخ درج ہے۔ اس میں پانچ سو روپیہ کی شرط لگائی ہے۔ غرض مناظرہ بازی بحث و مباحثہ سے ماحول کو گدلا کرنے کے بعد جب مرزا قادیانی نے اشتہار بازی کی طرف عنان توجہ کا رخ موڑا۔ پھر مسلمانوں سے مضامین مانگ تانگ کر براہین احمدیہ لکھنا شروع کی۔ مرزا قادیانی کا بیٹا لکھتا ہے کہ: ”یہ پہلا حصہ (براہین کا) ۱۸۸۰ء میں شائع ہوا۔ پھر اسی کتاب کا دوسرا حصہ ۱۸۸۱ء میں اور تیسرا حصہ ۱۸۸۲ء اور چوتھا ۱۸۸۴ء میں شائع ہوا۔“ (سیرۃ مسیح موعود ص۲۷)

مرزا قادیانی کا پہلا تصنیفی کارنامہ

مرزا قادیانی کا اشتہار بازی، مقدمہ بازی، مناظرہ بازی کے بعد پہلا تصنیفی کام ”براہین احمدیہ“ کی تصنیف

ہے۔ پہلا حصہ ۱۸۸۰ء میں شائع ہوا۔ اس کے اوّل میں خریداری کتاب کا اشتہار پھر ’’التماس از مؤلف‘‘ جس میں چندہ دہندگان کے اسماء بھی ہیں۔ ص ۱۳ پر دیباچہ شروع ہوا۔ جو ص ۲۴ پر ختم ہوگیا۔ اس کے بعد موٹے حروف کا اشتہار ہے۔ ایک صفحہ کی سات سطریں ہیں۔ یہ ص ۵۲ پر ختم ہوگیا۔ لو پہلا حصہ مکمل ہوگیا۔ گویا براہین کی پہلی جلد کے ۵۲ صفحات ہیں۔

اب دوسرا حصہ ۱۸۸۱ء میں شائع ہوا۔ اس میں پہلے بیس صفحات اشتہارات کے ہیں۔ جلد اوّل، دوم جو یکجا شائع ہوئے تو اس کے صفحات مسلسل ہیں۔ مسلسل صفحات میں سے ص ۷۰ پر جاکر کتاب کا مقدمہ دوسری جلد میں شروع ہوا۔ ص ۵۵ سے یہ حصہ شروع ہوکر ص ۱۳۱ پر ختم ہوجاتا ہے۔ گویا دوسری جلد کے کل ۷۶ صفحات ہیں۔ سال بھر میں دعویٰ مجددیت، مامور من اللہ، ملہم کا دعویٰ لوگوں سے مضامین مانگے اور سال بھر میں ۷۶ صفحات پر مشتمل جلد تیار کر پائے۔ اسے کہتے ہیں ’’سلطان القلم‘‘

تیسری جلد میں حسب سابق ابتداء میں دس صفحات کے اشتہارات پھر جاکر پہلی فصل شروع ہوئی۔ اس میں تمہید در تمہید مسلسل صفحات کے ص ۱۴۳ سے یہ شروع ہوکر ص ۳۱۰ پر پہنچے تو یہ جلد ختم کردی۔ آخر پھر عذر و اطلاع کا دو صفحاتی اشتہار لگا دیا۔ لیکن اس میں ایک کمال کیا جو مرزا قادیانی کے سارے کمالات پر بھاری ہے! حسن وہ جس کا سوکن کو بھی اعتراف ہو۔

تصنیف کی دنیا میں ایک لازوال کمال

حصہ سوم کا ص ۳۱۰ پر اختتام کیا۔ اس کا آخری جملہ نا تمام چھوڑ دیا۔ لفظ میں ’’خدا کے خواص کا ضروری ہونا‘‘ ان الفاظ پر یہ جلد ختم ہوگئی۔ اب مسلسل صفحات کے ص ۳۱۳ سے جلد چہارم شروع ہوئی۔ ص ۳۲۲ تک حسب عادت اشتہارات ص ۳۲۲ پر ص ۳۱۰ کے نا تمام جملہ کو مکمل کیا۔ ص ۳۱۰ پر تھا کہ ’’خدا کے خواص کا ضروری ہونا‘‘ ص ۳۲۲ پر اس جملہ کا باقی حصہ ہے۔ ’’یعنی اس کی ذات اور صفات اور افعال کا شرکت غیر سے پاک ہونا اور‘‘ اس کے آگے بھی یہ شیطان کی آنت پھیلتی جارہی ہے۔ میرا قادیانیوں سے سوال ہے کہ آج تک دنیائے تصنیف میں کہیں ایسے ہوا کہ جملہ کا ایک حصہ ایک جلد میں ہو اور جملہ کا دوسرا حصہ دوسری جلد میں ہو اور مسلسل صفحات میں بارہ صفحات کا فرق ہو۔ ایک نا تمام جملہ ص ۳۱۰ پر لکھا ایک جلد ختم۔ اگلی جلد کے بارہ صفحات بعد جاکر اس جملہ کو مکمل کیا۔ یہ ہے مرزا قادیانی، مجدد، مامور، ملہم اور سلطان القلم کی قابلیت وانفرادیت کی وہ زندۂ جاوید حماقت کا ریکارڈ جسے آج تک احمق سے احمق انسان نہیں توڑ سکا۔ نہ شاید اس احمقانہ کمال ریکارڈ کو کوئی توڑ سکے گا۔ سب احمقوں پر قادیانی پیغمبر سبقت لے گیا۔ مرداں چنیں کنند، کاش ترا مادر نہ زادے۔

۱۸۸۰ء سے لے کر ۱۸۸۴ء تک چار جلدیں مرزا قادیانی نے براہین کی شائع کیں۔ ان چاروں جلدوں کے کل صفحات ۶۷۴ ہیں۔ گویا فی جلد کے ۱۶۸ صفحات ہوئے۔ غرض چار سالوں میں آپ کی یہ کاوش سامنے آئی۔ اس میں حیات مسیح علیہ السلام کے مسئلہ کو قرآن کے حوالہ سے لکھا کہ سیدنا مسیح علیہ السلام دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے۔ ختم نبوت کے مسئلہ کی بھی مخالفت نہیں کی۔ البتہ اپنے الہامات درج کئے جسے پڑھ کر علماء لدھیانہ رحمۃ اللہ علیہم اور مولانا غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ جیسے حضرات نے مرزا قادیانی کے کفر کا فتویٰ جاری کیا۔

پچاس جلدوں کا وعدہ

مرزا قادیانی نے وعدہ کیا تھا۔ اشتہار دیا تھا کہ اس کتاب ’’براہین احمدیہ‘‘ کی پچاس جلدیں ہوں گی۔ پچاس

جلدوں کے پیسے لئے۔ چار جلدیں بھیجنے کے بعد ’’براہین احمدیہ‘‘ کی تصنیف کو بند کر دیا اور بہانہ بنایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو وعدہ کی خلاف ورزی کا حکم کیا ہے۔

اب مرزا قادیانی نے ۱۹۰۵ء میں براہین کا پانچواں حصہ لکھنا شروع کیا۔ (۱۸۸۴ء کے بعد ۱۹۰۵ء) یہ کتاب مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد شائع ہوئی۔ اب مرزا قادیانی کی اس مایۂ ناز کتاب کا تجزیہ کریں تو یہ ہے کہ پہلے حصص میں حیات مسیح علیہ السلام کا بیان ہے۔ آخری حصہ میں وفات مسیح علیہ السلام کا بیان ہے۔ پہلے حصص میں نبوت کے ختم ہونے کا بیان، آخری حصہ میں نبوت کے جاری ہونے کا بیان۔ گویا ان کی تصنیف لطیف کا اوّل وآخر حصہ آپس میں ایک دوسرے کی ضد اور نقیض ہیں اور یہی تضاد ہی مرزا قادیانی کی زندگی کا خلاصہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ ’’وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافاً كَثِيْرًا (نساء:۸۲)‘‘ اسی کو کہتے ہیں۔

مرزا قادیانی کے دجل کی انتہاء

مرزا قادیانی نے کمال ڈھٹائی اور کفر انتہائی کے ساتھ کئی جگہوں پر براہین احمدیہ کو خدائی تصنیف قرار دیا۔ ذیل کے دو حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔ ’’آج سے چھبیس برس پہلے خدا تعالیٰ نے ’’براہین احمدیہ‘‘ میں اس عقیدہ کو کھول دیا ہے۔ کیونکہ ایک طرف تو مجھ کو مسیح موعود قرار دیا ہے اور میرا نام عیسیٰ رکھا ہے۔ جیسا کہ ’’براہین احمدیہ‘‘ میں فرمایا یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۶۷، خزائن ج۲۲ ص۵۰۱)

’’اور خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام ’’براہین احمدیہ‘‘ میں محمد اور احمد رکھا ہے اور آنحضرت ﷺ کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔ اسی وجہ سے ’’براہین احمدیہ‘‘ میں لوگوں کو مخاطب کر کے فرمادیا ہے۔ ’’قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ‘‘ اور نیز فرمایا ہے۔ ’’کل برکۃ من محمد ﷺ فتبارک من علم وتعلم‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۶۸، خزائن ج۲۲ ص۵۰۲)

الف...... ’’خدا تعالیٰ نے ’’براہین احمدیہ‘‘ میں اس عقیدہ کو کھول دیا۔‘‘

ب...... ’’براہین احمدیہ‘‘ میں فرمایا۔ ’’یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّيْكَ‘‘

ج...... ’’خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام ’’براہین احمدیہ‘‘ میں محمد اور احمد رکھا۔‘‘

د...... ’’اسی وجہ سے براہین میں لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ قل ان کنتم تحبون اللّٰہ۔

یہ چاروں ایک کتاب کے دو حوالوں کے ہیں۔ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی طرح مرزا قادیانی براہین احمدیہ کو بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب قرار دیتا ہے۔‘‘

پانچ اور پچاس

’’پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا۔ مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا، کیونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہوگیا۔ دوسرا سبب التواء کا جو تئیس برس تک حصہ پنجم لکھا نہ گیا، یہ تھا کہ خدا تعالیٰ کو منظور تھا کہ ان کے دلی خیالات ظاہر کرے۔ جن کے دل مرض بدگمانی میں مبتلا تھے اور ایسا ہی ظہور میں آیا۔ کیونکہ اس قدر دیر کے بعد خام طبع لوگ بدگمانی میں بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ بعض ناپاک فطرت گالیوں پر اتر آئے اور چار حصے اس کتاب کے جو طبع ہو چکے تھے۔ کچھ تو مختلف قیمتوں پر فروخت کئے گئے تھے اور کچھ مفت تقسیم کئے گئے تھے۔ پس

جن لوگوں نے قیمتیں دی تھیں۔ اکثر نے گالیاں بھی دیں اوراپنی قیمت بھی واپس لی۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ پنجم دیباچہ ص۷،۸،خزائن ج۲۱ص۹)

اس حوالہ میں مرزا قادیانی تسلیم کرتے ہیں:(۱) پچاس جلدیں لکھنا تھیں۔(۲)’’مجموعہ اشتہارات‘‘ میں تفصیل ہے کہ پچاس جلدوں کے پیسے وصول کئے۔(۳) مگر پچاس کی بجائے پانچ جلدیں تحریر کیں۔

اس سے ثابت ہوا:

۱...... پچاس کا وعدہ کر کے پانچ کتابیں لکھیں۔وعدہ خلافی کی جو وعدہ خلافی کرے وہ نبی نہیں جو نبی ہے وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

۲...... مرزا قادیانی نے لکھا کہ:’’پانچ اور پچاس میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔‘‘ بات پانچ اور پچاس لکھنے کی نہیں، عدد کی ہے۔شمار کرنے میں پانچ اور پچاس میں پینتالیس کا فرق ہے۔مرزا قادیانی نے دجل کیا، جھوٹ بولا جو دجل کرے۔جھوٹ بولے وہ نبی نہیں۔جو نبی ہو وہ دجل وکذب کا مرتکب نہیں ہوتا۔

۳...... مرزا قادیانی نے قیمت پچاس کتابوں کی لی اور کتابیں پانچ دیں۔ پینتالیس کتابوں کے پیسے لئے، گویا حرام کھا گیا۔جو حرام کھائے وہ نبی نہیں، جو نبی ہے وہ حرام نہیں کھاتا۔

مرزائیوں کے جواب کا تجزیہ

مرزائی اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے معراج کی رات پہلے پچاس نمازیں فرض کیں۔پھران کو پانچ کردیا۔اللہ تعالیٰ نے بھی پچاس کو پانچ کیا۔مرزا قادیانی نے بھی پچاس کو پانچ کیا تو سنت اللہ پر مرزا قادیانی نے عمل کیا۔

جواب نمبر:۱...... قادیانیوں کا یہ جواب کذب ودجل کا شاہکار ہے۔اس لئے کہ قیاس کرنے کے لئے مقیس اور مقیس علیہ میں مطابقت ضروری ہے۔جہاں مطابقت نہ ہو وہاں قیاس مع الفارق ہوتا ہے جو حرام ہے۔اللہ رب العزت کے کاموں پر مخلوق کے کاموں کو قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے جو ناجائز وحرام ہے۔

جواب نمبر:۲...... اللہ رب العزت نے نمازیں امت محمدیہ کے ذمہ فرض کیں۔امت نے یہ نمازیں پڑھنی تھیں۔آسان لفظوں میں کہ اللہ تعالیٰ نے نمازیں لینی تھیں۔امت نے نمازیں دینی تھیں۔لینے والے کو حق حاصل ہے کہ وہ معاف کر دے۔دینے والا تو مقروض کے درجہ پر ہے۔اسے تو معاف کرنے کا حق ہی نہیں۔جب کہ مرزا قادیانی نے لوگوں کے پیسے دینے تھے۔لوگوں نے لینے تھے۔لوگ تو معاف کرسکتے تھے۔مگر معاف کرنے کی بجائے وہ تقاضۂ ادائیگی کررہے ہیں۔ ادھر مرزا قادیانی ہیں جو مقروض ہیں۔وہ پچاس کو پانچ کررہے ہیں۔جس کا ان کو حق بھی نہیں تو یہ قادیانی جواب دجل کا شاخسانہ ہے اور بس۔

جواب نمبر:۳...... اللہ رب العزت نے فرمایا کہ نمازیں پانچ پڑھو۔ثواب پچاس کا دوں گا۔اللہ تعالیٰ، پانچ لے کر پچاس دے رہے ہیں۔مرزا قادیانی پچاس لے کر پانچ دے رہا ہے۔تو یہ الٹی گنگا ہوئی۔اس لئے بھی یہ قادیانی جواب لائق اعتناء نہیں۔

صداقت اسلام کے نعرہ سے اسلام کی بیخ کنی کا آغاز

قادیان پہنچ کر پہلے تو عام مسلمانوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی نے عیسائیوں، ہندوؤں اور آریوں سے کچھ نامکمل مناظرے کئے۔اس کے بعد ۱۸۸۰ء سے (براہین احمدیہ) نامی کتاب لکھنی

شروع کی۔جس میں اکثر مضامین عام مسلمانوں کے عقائد کے مطابق تھے۔لیکن ساتھ ہی اس میں مرزا قادیانی نے اپنے بعض الہامات داخل کر دیئے اور طرفہ تماشہ یہ کہ صداقت اسلام کے دعویٰ پر لکھی جانے والی اس کتاب میں انگریزوں کی مکمل اطاعت اور جہاد کی حرمت کا اعلان شدومد کے ساتھ کیا۔مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک براہین احمدیہ کے ۴ حصے لکھے۔جب کہ پانچواں حصہ ۱۹۰۵ء میں لکھ کر شائع کیا۔

باب پنجم ...... دعاوی مرزا

۱۸۸۰ء سے مرزا قادیانی نے مختلف دعاوی کا سلسلہ شروع کیا۔اس کے چند اہم دعاوی یہ ہیں:

۱...... ۱۸۸۰ء میں ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔

۲...... ۱۸۸۲ء میں مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔

۳...... ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔

۴...... ۱۸۹۹ء میں ظلی، بروزی نبوت کا دعویٰ کیا۔

۵...... ۱۹۰۱ء میں مستقل صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔

ان کے علاوہ بھی اس نے عجیب وغریب قسم کے دعوے کئے۔

بیت اللہ ہونے کا دعویٰ

’’خدانے اپنے الہام میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے۔‘‘ (اربعین نمبر۴ ص۱۵، حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۴۵)

۱۸۸۲ء مجدد ہونے کا دعویٰ

’’جب تیرھویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں کا ظہور ہونے لگا تو خداتعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔‘‘ (کتاب البریہ ص۱۸۳، حاشیہ، خزائن ج۱۳ ص۲۰۱)

۱۸۸۲ء مامور ہونے کا دعویٰ

’’میں خداتعالیٰ کی طرف سے مامور ہوکر آیا ہوں۔‘‘

(نصرۃ الحق براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۵۲، خزائن ج۲۱ ص۶۶، کتاب البریہ ص۱۸۴، خزائن ج۱۳ ص۲۰۲)

۱۸۸۲ء نذیر ہونے کا دعویٰ

’’اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ، لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا اُنْذِرَ اٰبَاؤُهُمْ‘‘ خدانے تجھے قرآن سکھلایا تاکہ تو ان لوگوں کو ڈرائے۔جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے۔‘‘

(تذکرہ ص۴۴، طبع سوم، ضرورۃ الامام ص۳۱، خزائن ج۱۳ ص۵۰۲، براہین احمدیہ حصہ۵ ص۵۲، خزائن ج۲۱ ص۶۶)

۱۸۸۳ء آدم، مریم اور احمد ہونے کا دعویٰ

’’یَا اٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ، یَا مَرْیَمُ اسْکُنْ اَنْتِ وَزَوْجُكِ الْجَنَّةَ، یَا اَحْمَدُ اسْکُنْ

اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ نَفَخْتُ فِيْكَ مِنْ لَدُنِّيْ رُوْحَ الصِّدْقِ ''اے آدم، اے مریم، اے احمد! تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے۔ جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ میں نے اپنی طرف سے سچائی کی روح تجھ میں پھونک دی ہے۔ (تذکرہ ص ۷۰، طبع سوم، براہین احمدیہ ص ۴۹۷، خزائن ج ۱ ص ۵۹۰ حاشیہ)

تشریح

''مریم سے مریم ام عیسیٰ مراد نہیں اور نہ آدم سے آدم ابوالبشر مراد ہے اور نہ احمد سے اس جگہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ مراد ہیں اور ایسا ہی ان الہامات کے تمام مقامات میں کہ جو موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد وغیرہ نام بیان کئے گئے ہیں۔ ان ناموں سے بھی وہ انبیاء مراد نہیں ہیں۔ بلکہ ہر ایک جگہ یہی عاجز مراد ہے۔''

(مکتوبات احمدیہ ج ۱ ص ۸۲، مکتوب بنام میر عباس علی بحوالہ تذکرہ ص ۷۰ حاشیہ طبع سوم)

۱۸۸۴ء رسالت کا دعویٰ

الہام: ''اِنِّيْ فَضَّلْتُكَ عَلَى الْعَالَمِيْنَ قُلْ اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا'' میں نے تجھ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی کہ میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں۔''

(تذکرہ ص ۱۲۵ طبع سوم، مکتوب حضرت مسیح موعود مرزا مورخہ ۳۰ر دسمبر ۱۸۸۴ء، اربعین نمبر ۲ ص ۷، خزائن ج ۱۷ ص ۳۵۳)

۱۸۸۶ء توحید و تفرید کا دعویٰ

الہام: ''تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید اور تفرید۔'' (تذکرہ ص ۳۸۱ طبع دوم)

''تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔'' (تذکرہ ص ۴۳۶، طبع دوم)

۱۸۹۱ء مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ

''اللہ جل شانہ کی وحی اور الہام سے میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور یہ بھی میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ میرے بارے میں پہلے سے قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں خبر دی گئی ہے اور وعدہ دیا گیا ہے۔''

(تذکرہ ص ۱۷۲، طبع سوم، تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۱۵۹، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۰۷)

۱۸۹۱ء مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ

الہام: ''جَعَلْنَاكَ الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ (ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا) ان کو کہہ دے کہ میں عیسیٰ کے قدم پر آیا ہوں۔'' (تذکرہ ص ۱۸۶، طبع سوم، ازالہ اوہام ص ۶۳۴، خزائن ج ۳ ص ۴۴۲)

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

۱۸۹۲ء صاحب کن فیکون ہونے کا دعویٰ

الہام: ''اِنَّمَا اَمْرُكَ اِذَا اَرَدْتَّ شَيْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنَ یعنی تیری یہ بات ہے کہ جب تو کسی

چیز کا ارادہ کرے تو اسے کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔'' (تذکرہ ص۲۰۳،طبع سوم، براہین احمدیہ حصہ۵ ص۹۵،خزائن ج۲۱ ص۱۲۴)

۱۸۹۸ء مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ

''بشرنی وقال ان المسیح الموعود الذی یرقبونه والمهدی المسعود الذی ینتظرونه هوانت'' خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود جس کا انتظار کرتے ہیں وہ تو ہے۔''

(تذکرہ ص۲۵۷،طبع سوم، اتمام الحجہ ص۳،خزائن ج۸ ص۲۷۵)

۱۸۹۸ء امام زماں ہونے کا دعویٰ

''سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ امام زماں میں ہوں۔''

(ضرورۃ الامام ص۲۴،خزائن ج۱۳ ص۴۹۵)

۱۹۰۰ء تا ۱۹۰۸ء ظلی نبی ہونے کا دعویٰ

''جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص۸،خزائن ج۱۸ ص۲۱۲)

نبوت ورسالت کا دعویٰ

۱...... ''انا انزلناه قریباً من القادیان'' ہم نے اس کو قادیان کے قریب اتارا ہے۔''

(براہین احمدیہ ص۴۹۹،خزائن ج۱ ص۵۹۳، الحکم ج۴ ش۳۰، مورخہ ۲۴ر اگست ۱۹۰۰ء، بحوالہ تذکرہ ص۳۶۷ طبع سوم)

۲...... ''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء ص۱۱،خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

۳...... ''میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص۷،خزائن ج۱۸ ص۲۱۱)

۴...... ''خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔''

(اربعین نمبر۳ ص۳۶،خزائن ج۱۷ ص۴۲۶، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۴،خزائن ج۱۷ ص۴۳)

۵...... ''وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ تاکہ تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔'' (دافع البلاء ص۵،خزائن ج۱۸ ص۲۲۵،۲۲۶)

مستقل صاحب شریعت نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ

۱...... ''قُلْ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا اَیْ مُرْسَلٌ مِّنَ اللّٰهِ'' اور کہہ کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف خدا تعالیٰ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔''

(اشتہار معیار الاخیار ص۳، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۷۰، منقول از تذکرہ ص۳۵۲، طبع سوم)

۲...... ''اِنَّـآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْکُمْ کَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا '''' ہم نے تمہاری

طرف ایک رسول بھیجا ہے۔ اسی رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔'' (حقیقت الوحی ص۱۰۱، خزائن ج۲۲ ص۱۰۵)

۳...... ''اور اگر کہو کہ صاحب الشریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری، تو اوّل تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے۔ خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے؟ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام: ''قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ ذَالِكَ اَزْکٰی لَھُمْ'' یہ ''براہین احمدیہ'' میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تئیس برس کی مدت بھی گزر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اِنَّ ھٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی صُحُفِ اِبْرَاھِیْمَ وَمُوْسٰی'' یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء امر اور نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ اگر توریت یا قرآن شریف میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی۔'' (اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵،۴۳۶)

۴...... ''یٰسٓ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ'' ''اے سردار تو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر۔''
(حقیقت الوحی ص۱۰۷، خزائن ج۲۲ ص۱۱۰)

۵...... ''فکلمنی ونادانی وقال انی مرسلك الیٰ قوم مفسدین وانی جاعلك للناس اماما وانی مستخلفك اکراما کما جرت سنتی فی الاولین'' (انجام آتھم ص۷۹، خزائن ج۱۱ ص۷۹)

۶...... ''ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ''
(اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ ص۱۱۳)

''اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مأمور، خدا کا امین، اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔''
(انجام آتھم ص۶۲، خزائن ج۱۱ ص۶۲)

یہ ہیں مرزا غلام احمد قادیانی کے چند دعاوی۔

باب ششم ...... عقائد مرزا

حضرت حق تعالیٰ جل شانہ کی شان اقدس میں مرزا کی ہرزہ سرائی

اللہ تبارک وتعالیٰ اس جہان کے خالق ومالک، حاکم مطلق اور سبھی کچھ ہیں۔ ہر قسم کے نقص وعیب سے پاک، خاندان، کنبہ، برادری، عزیز واقارب، اولاد اور جملہ انسانی اوصاف وتعلقات سے مبرّا ہیں۔ ان کی شان حمید خود ان کی نازل کردہ آخری کتاب قرآن مجید میں یہ بیان ہوئی۔ ''لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ''

قرآن وحدیث کے علاوہ اکابر علمائے متقدمین ومتأخرین کی کتابیں حضرت حق کی عظمت وجلالت کے موضوعات سے پُر ہیں۔ لیکن اتنا کچھ کہنے سننے کے بعد بھی اس کی عظمت وکبریائی اور اس کی حقیقت کا ادراک انسانی فہم

سے ماوراء ہے۔ حتیٰ کہ پیغمبر اعظم ﷺ فرماتے ہیں: ’’ہم تیری معرفت کا حق ادا نہیں کر سکے۔‘‘

لیکن متنبّی قادیان نے جس دیدہ دلیری سے مسلّمہ عقائد کا مذاق اڑایا ہے اور گلی میں گلی ڈنڈا کھیلنے والے بچوں کے باہمی ذوق کے انداز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ہے اور اپنی خود ساختہ نبوت کے ثبوت کے لئے اللہ تعالیٰ کے متعلق خرافات کا پلندہ گھڑا ہے۔ وہ مرزا قادیانی کی نامرادی کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ دل پر ہاتھ رکھ کر ان خرافات کو پڑھیں۔

○...... ’’وہ خدا جو ہمارا خدا ہے ایک کھا جانے والی آگ ہے۔‘‘ (سراج منیر ص۶۲، خزائن ج۱۲ ص۶۴)

○...... ’’وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے۔ اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔‘‘ (تجلیات الٰہیہ ص۴، خزائن ج۲۰ ص۳۹۶)

○...... ’’قیوم العالمین (اللہ تعالیٰ) ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ، بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہاء عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔‘‘ (توضیح المرام ص۷۵، خزائن ج۳ ص۹۰)

○...... مرزا قادیانی نے کہا کہ نبوت اور وحی کا دروازہ بند مانا جائے تو پھر لازم آئے گا کہ: ’’کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ (یعنی وحی نہیں بھیجتا) پھر اس کے بعد یہ سوال ہوگا کہ بولتا کیوں نہیں کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی ہے۔‘‘ (ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص۱۴۴، خزائن ج۲۱ ص۳۱۲)

○...... ’’آواہن خدا تیرے (مرزا قادیانی) اندر اتر آیا۔‘‘ (تذکرہ ص۳۱۱ طبع سوم، کتاب البریہ ص۸۴، خزائن ج۱۳ ص۱۰۲)

○...... ’’میں (مرزا قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴، خزائن ج۵ ص ایضاً، کتاب البریہ ص۸۵، خزائن ج۱۳ ص۱۰۳)

○...... ’’انت منی بمنزلۃ اولادی‘‘ ’’اے مرزا تو مجھ سے میری اولاد جیسا ہے۔‘‘

(اربعین نمبر۴ ص۱۹ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۵۲)

○...... ’’خدا نے مجھے (مرزا قادیانی کو) الہام کیا کہ تیرے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔‘‘ ’’کأنّ اللّٰہ نزل من السماء‘‘ گویا خدا آسمانوں سے اتر آیا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۹۵، خزائن ج۲۲ ص۹۹، تذکرہ ص۱۳۹، طبع سوم)

○...... مرزا قادیانی کا ایک مرید قاضی یار محمد اپنے ٹریکٹ نمبر۳۴ موسومہ اسلامی قربانی میں لکھتا ہے: ’’حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر طاری ہوئی۔ گویا کہ آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا۔ (سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے)‘‘ (اسلامی قربانی ص۱۲)

○...... جس سے رجولیت کی طاقت کا اظہار ہو، ظاہر ہے کہ اسے حمل قرار پائے گا۔ تو اس کے متعلق مرزا قادیانی نے خود لکھا کہ: ’’میرا نام ابن مریم رکھا گیا اور عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں حاملہ ٹھہرایا گیا۔ آخر کئی مہینہ کے بعد جو (مدت حمل) دس مہینہ سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔‘‘

(کشتی نوح ص۴۶،۴۷، خزائن ج۱۹ ص۵۰)

○...... ’’خدا نکلنے کو ہے۔‘‘ ’’انت منی بمنزلۃ بروزی‘‘ ’’تو (مرزا قادیانی) مجھ (خدا) سے ایسا ہے جیسا کہ میں (خدا) ہی ظاہر ہو گیا۔‘‘ (سرورق آخری ریویو ج۵ ش۳، مورخہ ۱۵؍ مارچ ۱۹۰۶ء کا الہام، تذکرہ ص۶۰۴، طبع سوم)

○...... ’’خاطبنی اللہ بقولہ اسمع یا ولدی ‘‘’’اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ کہہ کر خطاب کیا کہ اے میرے بیٹے سن۔‘‘ (البشریٰ ج۱ص۴۹)

○...... ’’خدا قادیان میں نازل ہوگا۔‘‘ (البشریٰ ج۱ص۵۶)

○...... ’’مجھ سے میرے رب نے بیعت کی۔‘‘ (دافع البلاء ص۶، خزائن ج۱۸ص۲۲۷)

○...... ’’سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘ (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ص۲۳۱)

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور اس کی جملہ مخلوقات میں سب سے اعلیٰ، افضل اور رب العزت کے مقرب خاص ہیں۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آپ ﷺ کے لئے کہا گیا اور سچ یہ ہے کہ اس سے بڑھ کر آپ ﷺ کے مقام رفیع کا بیان ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری کلام قرآن مجید میں مختلف حوالوں سے اپنے اس عبد کامل ﷺ اور رسول خاتم ﷺ کا ذکر کیا اور اتنے پیار اور محبت سے کہ

کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجا است

لیکن ایک مرزاغلام احمد ہے جس کے بے لگام اور گستاخ قلم سے اس انسان اعظم، رسول اکرم اور نبی مکرم ﷺ کے متعلق وہ وہ دلخراش عبارتیں نکلیں کہ: ’’الامان والحفیظ۔‘‘

ایسی جسارت تو ابلیس اعظم علیہ ماعلیہ بھی نہ کرسکا۔ اس نے بھی محض اپنی بڑائی کے اظہار کے لئے ’’اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ ‘‘ کی بات کہی۔ لیکن تیرھویں صدی کے دم آخر انگریزی استبداد کے زیرسایہ نبوت کا ڈھونگ رچانے والے اس ابلیس مجسم نے اس امام الانبیاء ﷺ کا کس طرح ذکر کیا وہ بڑی ہی اندوہناک داستان ہے۔

افسوس کہ گوری اقلیت کے زیرسایہ یہ سب گند اچھالا جاتا رہا اور اب تک بعض بدقسمت اس مردودِ ازلی سے اپنی عقیدتوں کا رشتہ جوڑے بیٹھے ہیں۔

ہم اس کفر کو دل پر پتھر رکھ کر نقل کر رہے۔ آپ بھی ان ملعون تحریرات کو دیکھ کر مرزائی اور مرزائی نوازوں کو آئینہ دکھایئے۔

○...... ’’مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد ﷺ کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں۔ کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہوچکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہوکر میں ہوں۔‘‘ (اربعین نمبر۴ص۱۵، خزائن ج۱۷ص۴۴۵)

○...... یہ بات روزروشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت (ﷺ) کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔

(حقیقت النبوۃ ص۲۲۸)

○...... نبی پاک ﷺ اشاعت دین مکمل طور پر نہ کرسکے۔ ’’نبی ﷺ سے دین کی مکمل اشاعت نہ ہوسکی۔ میں نے پوری کی ہے۔‘‘ معاذ اللہ تعالیٰ! (تحفہ گولڑویہ ص۱۰۱ حاشیہ، خزائن ج۱۷ص۲۶۳)

O...... ''آنحضرت ﷺ کے تین ہزار معجزات ہیں۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۴۰، خزائن ج۱۷ص۱۵۳)

O...... ''میرے نشانات کی تعداد دس لاکھ ہے۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۵۶، خزائن ج۲۱ص۷۲)

O...... ''نشان، معجزہ، کرامت اور خرق عادت ایک چیز ہے۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم، نصرۃ الحق ص۵۰، خزائن ج۲۱ص۶۳)

O...... ''سوال نمبر۵: ایسے موقع پر مسلمان معراج پیش کر دیتے ہیں۔ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ معراج جس وجود سے ہوا تھا وہ یہ مگنے موتنے والا وجود تو نہ تھا۔'' (ملفوظات احمدیہ ج۹ص۴۵۹)

O...... ''آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا کہ سؤر کی چربی اس میں پڑتی ہے۔'' (مرزا قادیانی کا مکتوب مندرجہ الفضل قادیان مورخہ ۲۲ر فروری ۱۹۲۴ء)

O...... ''ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے۔ کسی کو بہت، کسی کو کم، مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہوگیا کہ ظلی نبی کہلائے۔ پس ظلی نبوت نے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا۔ بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم ﷺ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔'' (کلمۃ الفصل ص۱۱۳)

O...... ''یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔'' (نعوذ باللہ) (اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۷ر جولائی ۱۹۲۲ء)

O......
محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر قادیان مورخہ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۰۶ء)

ہلال اور بدر کی نسبت

اور قادیانی ظہور کی افضلیت کو اس عنوان سے بھی بیان کیا گیا کہ مکی بعثت کے زمانہ میں اسلام ہلال کی مانند تھا۔ جس میں کوئی روشنی نہیں ہوتی اور قادیانی بعثت کے زمانہ میں اسلام بدر کامل کی طرح روشن اور منور ہوگیا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو: ''اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا، اور مقدر تھا کہ انجام کار آخری زمانہ میں بدر (چودھویں کا چاند) ہو جائے خدا تعالیٰ کے حکم سے۔ پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے۔ جو شمار کے رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو۔ (یعنی چودھویں صدی)'' (خطبۂ الہامیہ ص۱۸۴، خزائن ج۱۶ص۲۷۵)

O...... ''آنحضرت ﷺ کے بعثت اوّل میں آپ کے منکروں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا۔ لیکن ان کی بعثت ثانی میں آپ کے منکروں کو داخل اسلام سمجھنا یہ آنحضرت ﷺ کی ہتک اور آیت اللہ سے استہزاء ہے۔ حالانکہ ''خطبہ الہامیہ'' میں حضرت مسیح موعود نے آنحضرت ﷺ کی بعثت اوّل وثانی کی باہمی نسبت کو ہلال اور بدر کی نسبت سے تعبیر فرمایا ہے۔'' (اخبار الفضل قادیان ج۳ ش۱۰، مورخہ ۱۵ر جولائی ۱۹۱۵ء)

بڑی فتح مبین

اور اظہار افضلیت کے لئے ایک عنوان یہ اختیار کیا گیا کہ مرزا قادیانی کے زمانہ کی فتح مبین، آنحضرت ﷺ کی فتح مبین سے بڑھ کر ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو: ’’اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم (ﷺ) کے زمانے میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی جو کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا وقت ہو۔‘‘ (خطبہ الہامیہ ص۱۹۳،۱۹۴، خزائن ج۱۶ ص۲۸۸)

روحانی کمالات کی ابتداء اور انتہاء

یہ بھی کہا گیا کہ آنحضرت ﷺ کی مکی بعثت کا زمانہ روحانی ترقیات کا پہلا قدم تھا اور قادیانی ظہور کا زمانہ روحانی ترقیات کی آخری معراج ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو: ’’ہمارے نبی کریم ﷺ کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں (یعنی مکی بعثت میں) اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کا انتہاء نہ تھا۔ بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا۔ پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح سے تجلی فرمائی۔‘‘

(خطبہ الہامیہ ص۱۷۷، خزائن ج۱۶ ص۲۶۶)

ذہنی ارتقاء

یہ بھی کہا گیا کہ مرزا قادیانی کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر تھا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو: ’’حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھا...... اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو آنحضرت ﷺ پر حاصل ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا، اور نہ قابلیت تھی۔ اب تمدن کی ترقی سے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ان کا پورا ظہور ہوا۔‘‘

(ریویو، مئی ۱۹۲۹ء، بحوالہ قادیانی مذہب ص۲۶۶، اشاعت نہم مطبوعہ لاہور)

○...... مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ (نعوذ باللہ) ’’محمد رسول اللّٰہ‘‘ ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو: ’’مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ‘‘اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص۳، خزائن ج۱۸ ص۲۰۷)

محمد رسول اللہ کی دو بعثتیں

مرزا قادیانی کے محمد رسول اللہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت خاتم النّبیین محمد رسول اللہ ﷺ کا دوبارہ دنیا میں آنا مقدر تھا۔ پہلی بار آپ مکہ مکرمہ میں محمد ﷺ کی شکل میں آئے اور دوسری بار قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی بروزی شکل میں آئے۔ یعنی مرزا قادیانی کی بروزی شکل میں محمد ﷺ کی روحانیت مع اپنے تمام کمالات نبوت کے دوبارہ جلوہ گر ہوئی ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو: ’’اور جان کہ ہمارے نبی کریم ﷺ جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے۔ (یعنی چھٹی صدی مسیحی میں) ایسا ہی مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار (یعنی تیرھویں صدی ہجری) کے آخر میں مبعوث ہوئے۔‘‘ (خطبہ الہامیہ ص۱۸۰، خزائن ج۱۶ ص۲۷۰)

○...... ’’آنحضرت ﷺ کے دو بعث ہیں۔ یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں

آنحضرت ﷺ کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا۔ جو مسیح موعود اور مہدی معہود (مرزا قادیانی) کے ظہور سے پورا ہوا۔''
(تحفہ گولڑویہ ص۹۴ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۲۴۹)

مرزا قادیانی بعینہ محمد رسول اللہ

چونکہ قادیانی عقیدہ کے مطابق محمد رسول اللہ ﷺ اپنے تمام کمالات کے ساتھ مرزا قادیانی کی بروزی شکل میں قادیان میں دوبارہ مبعوث ہوئے ہیں۔ اس لئے مرزا قادیانی کا وجود (نعوذ باللہ) بعینہ محمد رسول اللہ کا وجود ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو: ''اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا۔ یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہوگیا۔ پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا۔ درحقیقت میرے سردار خیرالمرسلین ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں داخل ہوا اور یہی معنی ''اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ'' کے لفظ کے بھی ہیں۔ جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے۔ اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔''
(خطبہ الہامیہ ص۱۷۱، خزائن ج۱۶ ص۲۵۸، ۲۵۹)

''اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں رہی۔ حتیٰ کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں۔ جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ''صارو جودی وجودہ'' (یہاں تک کہ میرا وجود اس (محمد رسول اللہ) کا وجود ہوگیا)''
(خطبہ الہامیہ ص۱۷۱، خزائن ج۱۶ ص۲۵۸)

''اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن کیا جاوے گا۔ جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ یعنی مسیح موعود نبی کریم ﷺ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے۔ بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا۔ تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا۔''
(کلمۃ الفصل ص۱۰۴، ۱۰۵، مندرجہ ریویو آف ریلیجنز قادیان مارچ واپریل ۱۹۱۵ء)

○...... صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک
کہ جس پر وہ بدرالدجیٰ بن کے آیا
محمد پئے چارہ سازئ امت
ہے اب احمد مجتبیٰ بن کے آیا
حقیقت کھلی بعث ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفیٰ میرزا بن کے آیا

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۸؍مئی ۱۹۲۸ء)

○...... اے مرے پیارے مری جان رسول قدنی
تیرے صدقے ترے قربان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پہ پھر اترا ہے قرآن رسول قدنی

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۶؍اکتوبر ۱۹۲۲ء)

محمد رسول اللہ ﷺ کے تمام کمالات مرزا قادیانی میں

جب یہ عقیدہ ٹھہرا کہ مرزا قادیانی کا وجود بعینہ محمد رسول اللہ کا وجود ہے اور یہ کہ مرزا قادیانی کا روپ دھار کر خود محمد رسول اللہ ہی دوبارہ قادیان میں آئے ہیں تو یہ عقیدہ بھی ضروری ہوا کہ محمد رسول اللہ کے تمام کمالات و امتیازات بھی مرزا قادیانی کی طرف منتقل ہوگئے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو: ’’جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا؟‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص۸، خزائن ج۱۸ ص۲۱۲)

○...... ’’خداتعالیٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا وجود آنحضرت ﷺ کا ہی وجود ہے۔ یعنی خدا کے دفتر میں حضرت مسیح موعود اور آنحضرت، آپس میں کوئی دوئی یا مغائرت نہیں رکھتے۔ بلکہ ایک ہی شان ایک ہی مرتبہ اور ایک ہی منصب اور ایک ہی نام رکھتے ہیں۔ گویا لفظوں میں باوجود دو ہونے کے ایک ہی ہیں۔‘‘

(اخبار الفضل قادیان ج۳ ش۳۷، مورخہ ۱۶؍ستمبر ۱۹۱۵ء، بحوالہ قادیانی مذہب ص۲۰۷)

○...... ’’گذشتہ مضمون مندرجہ ’’الفضل‘‘ مورخہ ۱۶؍ستمبر میں میں نے بفضل الٰہی اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہنچایا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) باعتبار نام، کام، آمد، مقام، مرتبہ کے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود ہیں۔ یا یوں کہو کہ آنحضرت ﷺ جیسا کہ (دنیا کے) پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے تھے۔ ایسا ہی اس وقت جمیع کمالات کے ساتھ مسیح موعود کی بروزی صورت میں مبعوث ہوئے ہیں۔‘‘ (الفضل مورخہ ۲۸؍اکتوبر ۱۹۱۵ء، بحوالہ قادیانی مذہب ص۲۰۹)

مرزا خاتم النّبیین

جب قادیانی عقیدہ کے مطابق محمد رسول اللہ ﷺ کی قادیانی بعثت، جو مرزا قادیانی کی بروزی شکل میں ہوئی۔ بعینہ محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہے تو مرزا قادیانی بروزی طور پر خاتم النّبیین بھی ہوا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو: ’’میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں موجب آیت ’’وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ‘‘ بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ﷺ ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے ’’براہین احمدیہ‘‘ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص۸، خزائن ج۱۸ ص۲۱۲)

○...... ’’مبارک ہیں وہ جس نے مجھے پہچانا، میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔‘‘

(کشتی نوح ص۵۶، خزائن ج۱۹ ص۶۱)

مرزا افضل الرسل

’’آسمان سے کئی تخت اترے۔ مگر سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا۔‘‘

(مرزا قادیانی کا الہام مندرجہ تذکرہ ص۳۴۹، طبع سوم)

○...... ’’کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء علیہم السلام میں پائے جاتے تھے۔ وہ سب حضرت رسول کریم ﷺ میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم ﷺ سے ظلی طور پر ہم کو عطاء کئے گئے اور اسی لئے ہمارا نام

آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے...... پہلے تمام انبیاء ظل تھے۔ نبی کریم کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم ﷺ کے ظل ہیں۔'' (ملفوظات ج۳ص۲۷۰)

فخرِ اوّلین و آخرین

روزنامہ ''الفضل قادیان'' مسلمانوں کو للکارتے ہوئے کہتا ہے: ''اے مسلمان کہلانے والو! اگر تم واقعی اسلام کا بول بالا چاہتے ہو اور باقی دنیا کو اپنی طرف بلاتے ہو تو پہلے خود سچے اسلام کی طرف آ جاؤ۔ (یعنی مسلمانوں کا اسلام جھوٹا ہے۔ نعوذ باللہ، ناقل) جو مسیح موعود (مرزا قادیانی) میں ہو کر ملتا ہے۔ اسی کے طفیل آج بر و تقویٰ کی راہیں کھلتی ہیں۔ اسی کی پیروی سے انسان فلاح و نجات کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے۔ وہ وہی فخر اوّلین و آخرین ہے۔ جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعالمین بن کر آیا تھا۔'' (الفضل قادیان مورخہ ۲۶؍ستمبر ۱۹۱۷ء، بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۱۱، ۲۱۲)

پہلے محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر

اسی پر اکتفاء نہیں بلکہ قادیانی عقیدہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کا قادیانی ظہور (جو مرزا قادیانی کے روپ میں ہوا ہے) مکی ظہور سے اعلیٰ و افضل ہے۔ ملاحظہ ہو: ''اور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے۔ جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی۔ پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ بلکہ چودھویں رات کی طرح ہے۔'' (خطبہ الہامیہ ص ۱۸۱، ۱۸۲، خزائن ج۱۶ص ۲۷۱، ۲۷۲)

○...... ''اس (آنحضرت ﷺ) کے لئے چاند کا کسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند و سورج دونوں کا۔''

(اعجاز احمدی ص ۷۱، خزائن ج۱۹ص ۱۸۳)

خیال زاغ کو بلبل سے برتری کا ہے
غلام زادے کو دعویٰ پیمبری کا ہے

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام

اللہ تعالیٰ کے رنگارنگ مخلوقات میں انسان سب سے اعلیٰ و اشرف ہے۔ جسے اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل ہے۔ گروہ انسانیت میں وہ سعادت مند پھر بڑی عظمتوں کے حامل ہیں۔ جنہیں وحی ربانی کی تسلیم و طاعت کا شرف حاصل ہوا اور اس گروہ مسلمین میں سے لاتعداد عظمتوں کے امین و حامل وہ ہیں۔ جنہیں نبوت و رسالت کا تاج پہنایا گیا۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی سب سے بڑی امانت کا امین قرار دیا اور سب سے بڑی نعمت سے نوازا۔ یہ گروہ پاک باز انسان ہو کر بھی اتنا عظیم المرتبت ہے کہ معصومیت ان کے لوازم میں سے ہے۔ وہ معصوم اور اللہ تعالیٰ کی اس حفاظت میں ہوتے ہیں کہ گناہ ان کے گھر کا رخ نہیں کر سکتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی وحی کے حامل اور اس کے مبلغ ہوتے ہیں۔ اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر اس کی تبلیغ کرتے اور اف تک نہیں کرتے۔ چاہے اس راستہ میں ان کا جسم آرے سے چیرا جائے۔

لیکن قادیان کے اس شیطانِ مجسم نے اس گروہ پاک باز کو جس طرح یاد کیا۔ ان کی توہین کی اور اپنے ناپاک وجود کو ان سے برتر قرار دیا وہ اس دھرتی کا سب سے گھناؤنا کاروبار ہے۔ ان شیطنت آمیز تحریرات کی نقل و مطالعہ کسی

شریف انسان کے بس کا روگ نہیں۔لیکن ضرورت و مجبوری سے انہیں نقل کیا جا رہا ہے۔

○...... ''یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں پر بباعث ان کے کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلاء آیا کہ جن راہوں سے وہ اپنے موعود نبیوں کا انتظار کرتے رہے۔ان راہوں سے وہ نبی نہیں آئے۔ بلکہ چور کی طرح کسی اور راہ سے آ گئے۔''

(نزول المسیح ص ۳۵ حاشیہ،خزائن ج ۱۸ ص ۴۱۳)

○...... ''میں خود اس بات کا قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا جس نے کبھی اجتہادی غلطی نہیں کی۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۵،خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۳)

○...... زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسول نہاں بہ پیراہنم

(نزول المسیح ص ۱۰۰،خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۸)

ترجمہ:''زندہ ہوا ہر نبی میری آمد سے تمام رسول میرے کرتہ میں چھپے ہوئے ہیں۔''

○...... ''اس (آنحضرت ﷺ) کے شاگردوں میں علاوہ بہت سے محدثوں کے ایک (مرزا قادیانی) نے نبوت کا درجہ بھی پایا اور نہ صرف یہ کہ نبی بنا۔ بلکہ بعض اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گیا۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۲۵۷)

○...... ''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو جو بلحاظ مدارج کئی نبیوں سے بھی افضل ہیں۔ایسے مقام پر پہنچے کہ نبیوں کو اس مقام پر رشک ہے۔'' (اخبار الفضل قادیان ج ۲۰ ش ۹۳،مورخہ ۵؍فروری ۱۹۳۳ء)

○...... ''آپ (مرزا قادیانی) کا درجہ رسول کریم ﷺ کے سوا باقی تمام انبیاء سے بلند ہے۔''

(اخبار الفضل قادیان ج ۲۰ ش ۴۵،مورخہ ۶؍جون ۱۹۳۳ء)

○...... ''جس (مرزا قادیانی) کے وجود میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی شان جلوہ گر تھی۔''

(الفضل قادیان ج ۲ نمبر ۱۴۶،مورخہ ۳۰؍مئی ۱۹۱۵ء)

○...... ''آدم ثانی حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) جو آدم اوّل سے شان میں بڑھا ہوا تھا۔اس کے لئے کیوں یہ نہ کہا جاتا کہ آگ تمہاری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔'' (ملائکۃ اللہ ص ۶۵)

○...... ''اور خداتعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح (علیہ السلام) کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۷،خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۵)

○...... ''پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزالعین) اسرائیلی یوسف (علیہ السلام) سے بڑھ کر ہے۔کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا۔مگر یوسف بن یعقوب (علیہم السلام) قید میں ڈالا گیا۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۷۶،خزائن ج ۲۱ ص ۹۹)

○...... ''حدیث میں تو ہے کہ اگر موسیٰ وعیسیٰ (علیہم السلام) زندہ ہوتے۔ (حدیث میں صرف موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے) تو آنحضرت (ﷺ) کے اتباع کے بغیر ان کو چارہ نہ ہوتا۔مگر میں کہتا ہوں کہ مسیح موعود (مرزالعین) کے وقت میں بھی موسیٰ وعیسیٰ (علیہم السلام) ہوتے تو مسیح موعود (مرزالعین) کی ضرور اتباع کرنی پڑتی۔''

(اخبار الفضل قادیان ج ۳ نمبر ۹۸،مورخہ ۱۸؍مارچ ۱۹۱۶ء)

○...... ’’حضرت مسیح موعود (مرزالعین) کی اتباع میں، میں بھی کہتا ہوں کہ مخالف لاکھ چلّائیں کہ فلاں بات سے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی ہتک ہوتی ہے۔اگر رسول اللہ ﷺ کی عزت قائم کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) یا کسی اور کی ہتک ہوتی ہے تو ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہوگی۔‘‘

(تقریر مرزا بشیر محمود لعین، درلائل پور مندرجہ الفضل قادیان ج۲۱، نمبر۱۳۸، مورخہ ۲۰؍مئی ۱۹۳۴ء)

○...... انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفاں نہ کمترم زکسے

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ص۴۷۷)

ترجمہ: ’’اگرچہ دنیا میں بہت سارے نبی ہوئے ہیں۔لیکن علم وعرفان میں میں کسی سے کم نہیں ہوں۔‘‘

○...... ’’خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ میں آدم ہوں۔ میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر ہوں۔یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۷۲ حاشیہ، خزائن ج۲۲ص۷۶)

حضرت مسیح علیہ السلام

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام میں سے سیدنا مسیح علیہ السلام اپنی بعض خصوصیات کے پیش نظر امتیازی مقام کے حامل ہیں۔اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے بن باپ پیدا ہونا، ایک خاص موقع پر زندہ آسمان پر اٹھایا جانا، اور قرب قیامت میں دوبارہ دنیا میں واپسی، ایسی امتیازی خصوصیات ہیں۔جن میں ان کا کوئی دوسرا سہیم وشریک نہیں۔دنیا کی سب سے بڑی مغضوب ومردود قوم یہود نے سب سے بڑھ کر سیدنا مسیح علیہ السلام اور ان کی پاک دامن وعفت مآب والدہ محترمہ سیدتنا مریم صدیقہ طاہرہ ’’سلام اللہ تعالیٰ علیھا ورضو انھا‘‘ پر طرح طرح کے الزامات لگائے۔انہیں اذیت پہنچائی۔سیدنا مسیح علیہ السلام کے قتل کے منصوبے بنائے اور تکلیف واذیت کے حوالہ سے جو ہوسکا انہوں نے کیا۔

صدیوں بعد اس روایت کو قادیانی دہقان مرزاغلام احمد قادیانی نے دہرایا اور اپنی گستاخ وبے لگام قلم سے سیدنا مسیح علیہ السلام اور ان کی عظیم المرتبت والدہ کے خلاف وہ وہ بہتان طرازیاں کیں کہ یہود کی روح بھی شاید شرما اٹھی ہو۔یہ بدزبانی اور دوں نہادی جس کا رویہ ہو، اسے شریف انسان کہنا بھی مشکل ہے۔آئیں دیکھیں اس حوالہ سے کہ اس بدزبان نے کیا لکھا؟

○...... ’’وہ (مسیح ابن مریم) ہر طرح عاجز ہی عاجز تھا۔مخرج معلوم کی راہ سے جو پلیدی اور ناپاکی کا مبرز ہے۔تولد پاکر مدت تک بھوک اور پیاس اور درد اور بیماری کا دکھ اٹھاتا رہا۔‘‘ (براہین احمدیہ ص۳۶۹ حاشیہ، خزائن ج۱ص۴۴۱،۴۴۲)

○...... آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص۷ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۲۹۱)

○...... ’’مسیح (علیہ السلام) کا چال چلن کیا تھا؟ ایک کھاؤ، پیو، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خودبین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔‘‘ (مکتوبات احمدیہ ج۳ص۲۳تا۲۴)

○...... ’’یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔‘‘ (کشتی نوح ص۶۶ حاشیہ،خزائن ج۱۹ص۷۱)

○...... ’’ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہوتی ہے۔پس علاج کے لئے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کردی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی۔لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کرکے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔‘‘ (نسیم دعوت ص۶۹،خزائن ج۱۹ص۴۳۴،۴۳۵)

○...... ’’یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی، کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بدنتیجہ ہے۔‘‘

(ست بچن ص۱۷۲ حاشیہ،خزائن ج۱۰ص۲۹۶)

○...... ’’آپ (یسوع مسیح) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۷ حاشیہ،خزائن ج۱۱ص۲۹۱)

○...... ’’لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانے میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھواء تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا۔مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔‘‘ (مقدمہ دافع البلاء ص۴،حاشیہ،خزائن ج۱۸ص۲۲۰)

○...... ’’میرے نزدیک مسیح شراب سے پرہیز رکھنے والا نہیں تھا۔‘‘ (ریویو ج۱ص۱۲۴،۱۹۰۲ء)

○...... ’’یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵،خزائن ج۱۱ص۲۸۹)

○...... ’’عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۶ حاشیہ،خزائن ج۱۱ص۲۹۰)

○...... ’’مسیح کے معجزات اور پیش گوئیوں پر جس قدر اعتراض اور شکوک پیدا ہوتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں۔کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا؟‘‘

(ازالہ اوہام ص۶،۷،خزائن ج۳ص۱۰۶)

○...... ’’ممکن ہے کہ آپ (یسوع مسیح) نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور بیماری کا علاج کیا ہو۔مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا۔جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔ خیال ہوسکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کردیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ ظاہر ہوا ہو تو وہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا

معجزہ ہے اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہ تھا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

○...... ''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔'' (دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

○...... ''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھلا سکتا۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۴۸، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲)

○...... ''پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانے کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۵۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۹)

○...... ''اور اسلام نہ عیسائی مذہب کی طرح یہ سکھاتا ہے کہ خدا نے انسان کی طرح ایک عورت کے پیٹ سے جنم لیا اور نہ صرف نو مہینہ تک خونِ حیض کھا کر ایک گنہگار جسم سے جو ''بنت سبع'' اور ''تمر'' اور ''راحاب'' جیسی حرام کار عورتوں کے خمیر سے اپنی فطرت میں ابنیت کا حصہ رکھتا تھا۔ خون اور ہڈی اور گوشت کو حاصل کیا۔ بلکہ (مسیح) بچپن کے زمانہ میں جو جو بیماریوں کی صعوبتیں ہیں۔ جیسے خسرہ، چیچک، دانتوں کی تکالیف وغیرہ تکلیفیں وہ سب اٹھائیں اور بہت سا حصہ عمر کا معمولی انسانوں کی طرح کھو کر آخر موت کے قریب پہنچ کر خدائی یاد آ گئی...... وجہ یہ ہے کہ وہ (خدا تعالیٰ) پہلے ہی اپنے فعل اور قول میں ظاہر کر چکا ہے کہ وہ ازلی ابدی اور غیر فانی ہے اور موت اس پر جائز نہیں۔ ایسا ہی یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ کسی عورت کے رحم میں داخل ہوتا اور خون حیض کھاتا اور قریباً نو ماہ پورے کر کے سیر ڈیڑھ سیر کے وزن پر عورتوں کے پیشاب گاہ سے روتا چلاّتا پیدا ہو جاتا ہے اور پھر روٹی کھاتا اور پاخانہ جاتا اور پیشاب کرتا اور تمام دکھ اس فانی زندگی کے اٹھاتا ہے اور آخر چند ساعت جان کندنی کا عذاب اٹھا کر اس جہان فانی سے رخصت ہو جاتا ہے۔''

(ست بچن ص ۱۷۳، ۱۷۴، خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۷، ۲۹۸)

○...... ''مردمی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہیں۔ ہیجڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں۔ جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں۔ ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔''

(نور القرآن حصہ دوم ص ۱۷، خزائن ج ۹ ص ۳۹۲)

اسلام اور مرزا قادیانی

''اسلام اللہ تعالیٰ کا آخری، سچا اور سدا بہار دین ہے جس کی تکمیل و اتمام کا اعلان خود اللہ رب العزت نے اپنی آخری وحی میں ''حجتہ الوداع'' کے موقع پر فرمایا۔ ساتھ ہی قرآن عزیز میں خالق کائنات نے واضح کیا کہ اس اسلام سے روگردانی کے دوسرے طریقے اور دھرم کے رسیا لوگوں کے لئے ذلت و نقصان کے سوا کچھ نہیں۔''

لیکن قادیان کی گنجی کلچرڑی کو دیکھیں اور اس کے لگے بندھنوں کو دیکھیں کہ وہ کس دیدہ دلیری اور ڈھٹائی و بے حیائی سے اسلام کی نفی کرتا ہے۔ محض اس لئے کہ اصل اسلام میں ان کا حصہ نہیں اور دوسری طرف وہ اپنے لایعنی، لغو اور بے

ہودہ طریق اور خرافات کو اسلام قرار دیتا ہے۔ اسلام کی سچی، صحیح اور سدابہار تصویر کے علی الرغم مرزا قادیانی کی خرافات سے بھرپور تحریرات کا ایک عکس ملاحظہ ہو۔

اسلام وہی جو مرزا کہے، مسلمان وہی جو مرزا کو مانے

"جس اسلام میں آپ (مرزا قادیانی) پر ایمان لانے کی شرط نہ ہو اور آپ (مرزا) کے مسئلہ کا ذکر نہیں۔ اسے آپ (مرزا) اسلام ہی نہیں سمجھتے تھے۔" (اخبار الفضل قادیان ج ۲، نمبر ۸۵ مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء)

○...... "پس اسلام کی تبلیغ کرو جو مسیح موعود (مرزا ملعون) لایا۔" (منصب خلافت ص ۲۰ مرزا محمود)

○...... "تجویز آئی کہ ایسا رسالہ شائع کریں جس میں مرزا قادیانی کا نام نہ ہو۔ مگر حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے اس تجویز کو اس بناء پر رد کر دیا کہ مجھ کو چھوڑ کر کیا مردہ اسلام کو پیش کرو گے۔"

(اخبار الفضل قادیان ج ۱۶، شمارہ ۳۲ مورخہ ۱۹/ اکتوبر ۱۹۲۸ء)

○...... "پس جس طرح حضرت موسیٰ کے وقت میں موسیٰ (علیہ السلام) کی آواز اسلام کی آواز تھی اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے وقت میں عیسیٰ کی اور سیدنا و مولانا حضرت محمد ﷺ کی آواز اسلام کا صور تھا۔ اسی طرح آج قادیان سے بلند ہونے والی آواز اسلام کی آواز ہے۔" (اخبار الفضل قادیان ج ۷، شمارہ ۹ مورخہ ۲۷/ مئی ۱۹۲۰ء)

○...... "(مسلمان) خدا کے نزدیک مسلمان نہیں ہیں۔ بلکہ ضرورت ہے کہ ان کو نئے سرے سے مسلمان کیا جائے۔"

(کلمۃ الفصل ص ۱۴۳، از بشیر ایم اے)

○...... "حضرت صاحب (مرزا) نے علماء مشائخ ہند کو جو خط لکھا اس میں سلام مسنون، بسم اللہ وغیرہ نہیں لکھی۔ کیونکہ وہ مسلمان نہ تھے اور آپ (مرزا قادیانی) ان کو مسلمان نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ کافر قرار دیتے تھے۔" (غرضیکہ کافروں کو سلام مسنون کہنا جائز نہیں ناقل!) (اخبار الفضل قادیان ج ۸، شمارہ ۴، ۲۲/ جولائی ۱۹۲۰ء)

○...... "مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے منکروں کو مسلمان کہنا خبیث عقیدہ ہے۔ جو ایسا عقیدہ رکھتے اس کے لئے رحمت الٰہی کا دروازہ بند ہے۔" (کلمۃ الفصل ص ۱۲۵)

حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان

حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جیسے پاک باز و پاک طینت گروہ کے بعد اس دھرتی پر انسانی آبادی میں جو طبقہ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا مورد بنا وہ حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ہے۔ قرآن عزیز اس گروہ پاک باز کو "اللہ کی جماعت" قرار دیتا ہے۔ ایسی جماعت کہ کامیابیاں اس کا مقدر ہے اور وہ ہر حال میں کامیاب ہو کر رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت راشدہ صادقہ کو اپنی رضا کے سرٹیفکیٹ سے نوازا اور حضور نبی مکرم، رسول رحمت، خاتم النّبیین ﷺ نے اس جماعت راشدہ کو آسمان ہدایت کے ستارے قرار دیا اور فرمایا: "خبردار ان کو اذیت پہنچانا مجھے اذیت پہنچانا ہے اور مجھے اذیت پہنچانا اللہ رب العزت کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔"

حضور نبی مکرم ﷺ نے اس گروہ صفا پر طعن و تشنیع کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت کا مستحق قرار دیا۔ لیکن اس دنیا میں ایسے بدبختوں اور نامرادوں کی کمی نہیں جو درسگاہ نبوت کے ان تربیت یافتہ رجال کار کے خلاف اپنی گز بھر لمبی زبانیں کھولتے ہیں۔ ایسے ہی نامرادوں میں ایک غلام احمد قادیانی ہے۔ جس کی سوقیانہ زبان

اور بدبختی کے چند نمونے پیش نظر ہیں۔

O...... ’’جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۱۸، خزائن ج۱۹ ص۱۵)

O...... ’’بعض کم تدبر کرنے والے صحابی (رضی اللہ عنہ) جن کی درایت اچھی نہ تھی۔ جیسے ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ)‘‘

(حقیقت الوحی ص۳۴، خزائن ج۲۲ ص۳۶)

O...... ’’اکثر باتوں میں ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) بوجہ اپنی سادگی اور کمی درایت کے ایسے دھوکہ میں پڑ جایا کرتا تھا...... ایسے الٹے معنی کرتا تھا جس سے سننے والے کو ہنسی آتی تھی۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۳۴، خزائن ج۲۲ ص۳۶)

O...... ’’اس کو چاہئے کہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے۔‘‘

(ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص۲۳۵، خزائن ج۲۱ ص۴۱۰)

O...... ’’بعض نادان صحابی (رضوان اللہ علیہم اجمعین) جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۲۰، خزائن ج۲۱ ص۲۸۵)

O...... ’’پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی (رضی اللہ عنہ) تم میں موجود ہے۔ تم اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی (رضی اللہ عنہ) کی تلاش کرتے ہو۔‘‘ (ملفوظات احمدیہ ج۱ ص۱۳۱)

O...... ’’میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درجہ پر ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔‘‘

(اشتہار معیار الاخیار مندرجہ تبلیغ رسالت ج۹ ص۳۰، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۷۸)

O...... ’’ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کیا تھے۔ وہ تو حضرت غلام احمد (ملعون) کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔‘‘ (ماہنامہ المہدی بابت جنوری، فروری ۱۹۱۵ء، ص۵۷)

O...... ’’جو میری جماعت میں داخل ہوا وہ دراصل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت میں داخل ہوگیا۔‘‘

(خطبہ الہامیہ طبع اوّل ص۱۷۱، خزائن ج۱۶ ص۲۵۸، ۲۵۹)

O...... ’’اور انہوں نے کہا کہ اس شخص (مرزا قادیانی) نے امام حسن (رضی اللہ عنہ) وامام حسین (رضی اللہ عنہ) سے اپنے تئیں اچھا سمجھا۔ میں کہتا ہوں ہاں، سمجھا۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۵۲، خزائن ج۱۹ ص۱۶۴)

O...... ’’میں (مرزا قادیانی) خدا کا کشتہ ہوں اور تمہارا حسین (رضی اللہ عنہ) دشمنوں کا کشتہ ہے۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۸۱، خزائن ج۱۹ ص۱۹۳)

O...... ’’اے قوم شیعہ! تو اس پر مت اصرار کر کہ حسین (رضی اللہ عنہ) تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا قادیانی) ہے جو اس حسین (رضی اللہ عنہ) سے بڑھا ہوا ہے۔‘‘ (دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)

O...... کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

O...... ’’تم نے خدا کے جلال ومجد کو بھلا دیا اور تمہارا ورد صرف حسین (رضی اللہ عنہ) ہے۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کے پاس گوہ (ذکر حسین رضی اللہ عنہ) کا ڈھیر ہے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۸۲، خزائن ج۱۹ ص۱۹۴)

○...... ”حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔“

(ایک غلطی کا ازالہ ص۹ حاشیہ، خزائن ج۱۸ ص۲۱۳)

○...... میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر ایک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہیں
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے

(درثمین اردو ص۴۵)

○...... ”حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا۔
کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

کہ میرے گریبان میں سو حسین (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ لوگ اس کے معنی یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے کہ میں سو حسین (رضی اللہ عنہ) کے برابر ہوں۔ لیکن میں (مرزا بشیر الدین) کہتا ہوں۔ اس سے بڑھ کر اس کا مفہوم یہ ہے کہ سو حسین (رضی اللہ عنہ) کی قربانی کے برابر میری ہر گھڑی کی قربانی ہے۔“

(مندرجہ الفضل قادیان ج۱۳ ش۸۰، مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۲۶ء)

○...... ”ہاں وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اکلوتا بیٹا (مرزا قادیانی) جس کے زمانہ پر رسولوں نے ناز کیا۔“ (کلمۃ الفصل ص۱۰۱)

○...... ”میری (مرزا قادیانی کی) اولاد شعائر اللہ میں داخل ہے۔“

(مندرجہ الفضل قادیان ج۱۱ نمبر۵۳، مورخہ ۸ جنوری ۱۹۲۶ء)

○...... ”عزیز ”امۃ الحفیظ“ (مرزا قادیانی کی لڑکی) سارے انبیاء کی بیٹی ہے۔“

(الفضل قادیان ج۲ نمبر۱۵۶، مورخہ ۱۷ جون ۱۹۱۵ء)

○...... ”مرزا قادیانی ملعون کی گھر والی ”ام المؤمنین“ ہے۔“ (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص۱۳۱، روایت نمبر۶۹۶)

قرآن وسنت

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لئے جہاں سلسلۂ نبوت قائم فرمایا اور اس کا اختتام حضرت محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کردیا۔ وہاں مختلف اوقات میں کتابیں بھی نازل فرمائیں۔ اس سلسلۂ کتب کی آخری کڑی قرآن مجید اور فرقان حمید ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں کے لئے رحمت، ہدایت اور شفاء ہے۔

جس کی حفاظت وصیانت کا وعدہ خود حضرت حق جل وعلیٰ مجدہ نے کیا۔ جس کی آیات کے سامنے بڑے بڑے زبان آور دم بخود رہ گئے اور اس کی ایک آیت کا مقابلہ کرنے کی تاب نہ لاسکے۔

یہ عظیم کتاب صدیوں سے اپنی عظمت کا لوہا منوا رہی ہے۔ مرزا قادیانی کی سرپرست برطانوی سرکار نے اسے مٹانے کی عجیب احمقانہ تدابیر کیں۔ لیکن منہ کی کھائی۔ ”عربی مبین“ میں نازل ہونے والی اس کتاب کے بالمقابل قادیانی گنوار نے اپنی وحی والہام کا جس طرح ڈھونگ رچایا اور اسے قرآن سے برتر وبالا قرار دیا اور جابجا فخریہ اس کا اظہار کیا وہ

ایسی ناروا جسارت ہے جس پر آسمان ٹوٹ پڑے اور زمین پھٹ جائے تو عجب نہیں۔
قرآن کے بالمقابل خرافاتی الہام کے لئے مرزا قادیانی کی تحریرات دیکھیں اور سوچیں کہ آیا یہ شخص صحیح الدماغ تھا یا اس کا ذہنی توازن خراب تھا؟

O...... آنچہ من بشنوم زوحی خدا
بخدا پاک دانمش زخطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمینست ایمانم
بخدا ہست ایں کلام مجید
از دہاں خدائے پاک و وحید

ترجمہ: ’’جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں۔ خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطا سے پاک سمجھتا ہوں...... قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے۔ یہ میرا ایمان ہے...... خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے خدائے پاک وحدہ کے منہ سے۔‘‘
(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ص۴۷۷)

O...... مرزا قادیانی نے اپنا الہام لکھا کہ: ’’ما انا الا کا لقراٰن‘‘ (تذکرہ ص۶۷۴، طبع سوم)
’’قرآن خدا کی کتاب اور میرے (مرزا قادیانی کے) منہ کی باتیں ہیں۔‘‘ (تذکرہ ص۶۴۱، طبع سوم)

O...... ’’میرے اس دعویٰ کی بنیاد حدیث نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۳۵، خزائن ج۱۹ص۱۴۰)

O...... ’’پھر اقرار کرنا پڑے گا کہ قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۲۸ حاشیہ، خزائن ج۳ص۱۱۶)

O...... ’’میں قرآن کی غلطیاں نکالنے آیا ہوں جو تفسیروں کی وجہ سے واقع ہوگئی ہیں۔‘‘ ایک مجذوب کا کشف۔
(ازالۃ الاوہام ص۷۰۸، خزائن ج۳ص۴۸۲)

O...... ’’قرآن زمین پر سے اٹھ گیا تھا میں قرآن کو آسمان پر سے لایا ہوں۔‘‘ بموجب حدیثوں کے۔
(ازالہ اوہام ص۷۳۱، خزائن ج۳ص۴۹۳)

O...... ’’میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۲۱۱، خزائن ج۲۲ص۲۲۰)

O...... ’’یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی پر خودساختہ نازل ہونے والی وحی کے مجموعہ کلام کا نام ’’تذکرہ‘‘ رکھا۔ حالانکہ قرآن مجید کا ایک نام (تذکرہ) بھی ہے۔ ’’کَلَّا اِنَّھَا تَذْکِرَۃ

O...... ’’یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے کہ: ’’اِنَّـا اَنْـزَلْـنَـاہُ قَرِیْبًا مِّنَ الْقَادِیَانِ‘‘ میں نے دل میں کہا کہ واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۷۷، خزائن ج۳ص۱۴۰)

حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً

امت مسلمہ اس حقیقت کو بدل وجان تسلیم کرتی ہے کہ حرمین شریفین (مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ) زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً کائنات ارضی کے سب سے محترم، مبارک اور مقدس قطعات ہیں۔ رب العزت کی تجلیات کا مرکز ارض حرم ہے تو اس کی رحمتوں کے نزول کی جگہ ارض مدینہ، جہاں کائنات کا سب سے عظیم انسان محو استراحت ہے۔

حج بیت اللہ...... اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک ہے۔ جو عشق وجنون کا سفر ہے اور جس میں حضرت حق کے بندے اپنی نیاز مندی کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہیں۔ محمد عربی علیہ السلام کے سچے امتیوں کے لئے ارض مدینہ کی زیارت بھی گویا اس مبارک سفر کا ایک حصہ ہے۔

لیکن دیکھیں کہ مرزا قادیانی جیسے شاطر، فریبی اور دولت انگلشیہ کے ایجنٹ نے کس طرح ان پاک شہروں کی توہین کی۔ اپنی جنم بھومی قادیان کا ان سے کس طرح جوڑ جوڑا بلکہ اسے قرآن میں مندرج قرار دے کر اسے مکہ ومدینہ سے بھی بہتر وافضل قرار دیا اور قادیان ہی کی زیارت کو حج سے تعبیر کر کے بیت اللہ اور مناسک حج کی توہین کی۔

آسماں راحق بود گر خوں بادد بر زمیں

O...... ’’حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے کہ جو بار بار یہاں نہ آئے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم سے نہ کوئی کاٹا جائے پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں؟‘‘

(مندرجہ حقیقت رؤیا ص۴۶)

O......

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین اردو کلام مرزا ص۵۲)

O...... ’’مقام قادیان وہ مقام ہے جس کو خدا تعالیٰ نے تمام دنیا کے لئے ناف کے طور پر فرمایا۔ (حالانکہ یہ مکہ مکرمہ بیت اللہ شریف کے لئے ہے۔ ناقل) اور اس کو تمام جہانوں کے لئے ام قرار دیا ہے۔‘‘

(خطبہ بشیر محمود، الفضل قادیانی مورخہ ۳ر جنوری ۱۹۲۵ء)

O...... ’’تین شہروں کا نام قرآن شریف میں اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ مکہ، مدینہ اور قادیان۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۷۷ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۱۴۰)

O...... ’’ہم مدینہ کی عزت کر کے خانہ کعبہ کی ہتک کرنے والے نہیں ہو جاتے۔ اسی طرح قادیان کی عزت کر کے ’’مکہ معظّمہ‘‘ یا ’’مدینہ منورہ‘‘ کی توہین کرنے والے نہیں ہو سکتے۔ خدا تعالیٰ نے ان تینوں مقامات (مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، قادیان) کو مقدس کیا اور ان تینوں مقامات کو اپنی تجلیات کے لئے چن لیا۔‘‘ (الفضل قادیان مورخہ ۳ر ستمبر ۱۹۳۵ء)

O...... ’’قادیان کیا ہے؟ خدا کے جلال اور اس کی قدرت کا چمکتا ہوا نشان ہے...... قادیان خدا کے مسیح (مرزا قادیانی کا مولد ومسکن اور مدفن ہے)‘‘ (الفضل قادیان مورخہ ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۹ء)

○...... ’’میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتادیا ہے کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے۔ یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں۔‘‘ (الفضل قادیان مورخہ ۱۱؍دسمبر ۱۹۳۲ء)

○...... ’’حضرت مسیح موعود (مرزاقادیانی) نے فرمایا کہ جو لوگ قادیان نہیں آتے۔ مجھے ان کے ایمان کا خطرہ رہتا ہے۔‘‘ (انوار خلافت ص۱۱۷)

○...... عرب نازاں گر ارض حرم پر ہے
تو ارض قادیان فخر عجم ہے

(الفضل قادیان مورخہ ۲۵؍دسمبر ۱۹۳۲ء)

○...... ’’والمسجد الاقصیٰ المسجد الذی بناہ المسیح الموعود فی القادیان ‘‘مسجد اقصیٰ وہ مسجد ہے جو مسیح موعود (مرزاقادیانی) نے قادیان میں بنائی۔ (ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص۲۵، خزائن ج۱۶ ص ایضاً)

○...... ’’ومن دخلہ کان اٰمنا‘‘ قادیان کی مسجد جائے امن ہے۔
(تبلیغ رسالت ص۱۵۳ ج۶، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۴۵۲)

○...... ’’سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی ‘‘مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود (مرزاقادیانی) کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔ (خطبہ الہامیہ ص۲۱، خزائن ج۱۶ ص۲۱)

○...... ’’ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے، جیسا کہ حج میں رفث، فسوق اور جدال منع ہے۔‘‘ (خطبہ محمود مندرجہ برکات خلافت ص۵)

○...... ’’جیسے احمدیت کے بغیر یعنی مرزاقادیانی کو چھوڑ کر جو اسلام باقی رہ جاتا ہے۔ وہ خشک اسلام ہے۔ اسی طرح اس ظلی حج (جلسہ قادیان) کو چھوڑ کر مکہ والا حج بھی خشک رہ جاتا ہے۔‘‘ (پیغام صلح مورخہ ۱۹؍اپریل ۱۹۳۳ء)

○...... ’’لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں۔ مگر اس جگہ (قادیان میں) ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر۔ کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی ہے۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۳۵۲، خزائن ج۵ ص ایضاً)

علماء واولیاء امت

حضرات علماء کرام اور اولیاء عظام اللہ تعالیٰ کی انسانی مخلوق کا نہایت بیش قیمت حصہ ہے۔ ایسا حصہ جسے اللہ رب العزت نے خود اپنا دوست قرار دیا۔ انہیں ایمان وتقویٰ کا علمبردار بتلایا اور واضح فرمایا کہ دنیا وآخرت میں ہر قسم کی بشارتیں ان کے لئے ہیں۔ اہل علم کے لئے قرآن وسنت میں جابجا تعریف آمیز کلمات ہیں اور کیوں نہ ہو کہ علم نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اس سے کسی کو حصہ ملنا بڑی ہی سعادت ہے۔ علماء کی توہین وتذلیل کو حضور نبی کریم ﷺ نے بدترین جرم قرار دیا اور ایسے لوگوں کے متعلق واضح کیا کہ ان لوگوں کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

لیکن صد ہزار حیف اس قادیانی مردود پر کہ اس نے قریب العہد اور قریب العصر نامور علماء اور صلحاء کا نام لے لے کر انہیں مغلظات سنائیں اور برا بھلا کہا۔ بھلا ایسا آدمی اس قابل ہے کہ اسے کوئی منہ لگائے۔

حیرت ہے ان لوگوں پر جو اس ذات شریف کو نبی بنا کر بیٹھے ہیں۔

کار شیطان می کند نامش نبی
گر نبی ایں است لعنت بر نبی

○...... سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے متعلق لکھا: ’’مجھے (مرزا قادیانی) ایک کتاب کذاب کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ خبیث کتاب بچھو کی طرح نیش زن ہے۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت ہو تو ملعون (پیر صاحب) کے سبب سے ملعون ہو گی۔ پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۷۵، خزائن ج۱۹ ص۱۸۸)

○...... ’’لومڑی کی طرح بھاگتا پھرتا ہے...... جاہل بے حیا۔‘‘ (نزول المسیح ص۶۳، خزائن ج۱۸ ص۴۴۱)

○...... اہل حدیث رہنما مولانا محمد حسین بٹالوی کے متعلق لکھا کہ: ’’کذاب، متکبر، سربراہ گمراہان، جاہل، شیخ احمقان، عقل کا دشمن، بدبخت، طالع منحوس، لاف زن، شیطان، گمراہ شیخ مفتری۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۴۱، ۲۴۳، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

○...... مولانا نذیر حسین دہلوی کے متعلق لکھا کہ: ’’وہ گمراہ اور کذاب ہے۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۵۱، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

○...... ’’مولانا عبدالحق دہلوی کے متعلق لکھا کہ وہ لاف زنوں کا رئیس ہے۔ اسی طرح مولانا عبداللہ ٹونکی، مولانا احمد علی محدث سہارنپوری کو بھی۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۵۱، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

○...... مولانا علی حائری شیعہ رہنما کے متعلق کہا کہ: ’’سب سے جاہل ہے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۴۷، خزائن ج۱۹ ص۱۸۶)

○...... مولانا ثناء اللہ امرتسری کو عورتوں کی عار کہا۔ (اعجاز احمدی ص۸۳، خزائن ج۱۹ ص۱۹۶)

○...... مولانا رشید احمد گنگوہی کے متعلق لکھا کہ: ’’اندھا شیطان، گمراہ، دیو، شقی، ملعون۔‘‘

(انجام آتھم ص۲۵۲، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

○...... ’’ہمارے مخالف سخت شرمندہ اور لاجواب ہو کر آخر کو یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ ہمارے بزرگ ایسا ہی کہتے چلے آئے ہیں۔ نہیں سوچتے کہ وہ بزرگ معصوم نہ تھے۔ بلکہ جیسا کہ یہودیوں کے بزرگوں نے پیش گوئیوں کے سمجھنے میں ٹھوکر کھائی۔ ان بزرگوں نے بھی ٹھوکر کھائی۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۲۴، خزائن ج۲۱ ص۲۹۰)

○...... ’’میں خاتم الاولیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں۔ مگر وہ جو مجھ سے ہوگا۔‘‘

(خطبہ الہامیہ ص۳۵، خزائن ج۱۶ ص۷۰)

○...... ’’جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء، ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ میں ان سب سے افضل ہوں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶)

○...... ’’حضرت مرزا صاحب جمیع اہل بیت طیبین، طاہرین کہ اس میں دیگر اولیاء اللہ و مجددین امت بھی شامل ہیں۔ ان سب سے بڑھ گئے۔ جو کچھ ان میں متفرق تھا۔ وہ آپ میں مجموعی طور پر آ گیا۔‘‘

(الفضل قادیان ج۳ ص۱۰۷، مورخہ ۱۸؍اپریل ۱۹۷۶ء)

○...... ’’سو یہ عاجز (مرزا قادیانی) بیان کرتا ہے۔ نہ فخر کے طریق پر بلکہ واقعی طور پر ’’شکراً نعمۃ اللہ‘‘ کہ اس عاجز کو خدا تعالیٰ نے ان ہستیوں پہ فضیلت بخشی کہ جو حضرت مجدد صاحب (الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ) سے بھی بہتر ہیں۔‘‘

(حیات احمد ج۲ نمبر۲ ص۷۹)

جملہ مخالفین کے خلاف

انبیاء علیہم السلام دنیا میں اللہ تعالیٰ کے نمائندے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے حلقۂ نبوت کی دنیا کو حق کی طرف بلاتے اور دعوت دیتے ہیں۔ کچھ ان کی مان کر حلقۂ اسلام میں آ جاتے ہیں تو کچھ نامرادی کا طوق گلے میں باندھ لیتے ہیں۔

انبیاء کے اخلاق اتنے عظیم اور بلند ہوتے ہیں کہ اپنے بدترین مخالفین کے خلاف بھی کبھی بدزبانی نہیں کرتے۔ یہ بات نبوت کے مقام سے بہت فروتر ہے۔ لیکن غلام ہندوستان میں غیروں کی ضروریات کی تکمیل کے لئے نبوت کا ڈھونگ رچانے والے مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مخالفین کے خلاف جو زبان استعمال کی وہ اس کا سب سے بڑا ثبوت ہے کہ مرزا قادیانی کا مقام انسانیت سے بھی کوئی تعلق نہیں۔

○...... یہ الہام شائع کیا کہ: ’’جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔‘‘ (اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت ج۹ ص ۲۷، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص ۲۷۵)

○...... اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ اعلان بھی کیا کہ: ’’اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔‘‘ (اربعین نمبر۴ ص ۶ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص ۴۳۵)

تمام مسلمانوں کے لئے فتویٰ کفر

’’کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔‘‘ (آئینہ صداقت ص ۳۵)

○...... ’’ایسا شخص جو موسیٰ (علیہ السلام) کو مانتا ہے مگر عیسیٰ (علیہ السلام) کو نہیں مانتا یا عیسیٰ (علیہ السلام) کو مانتا ہے مگر محمد (ﷺ) کو نہیں مانتا یا محمد (ﷺ) کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔‘‘ (کلمتہ الفصل ص ۱۱۰، مندرجہ ریویو ج ۱۴، ماہ مارچ، اپریل ۱۹۱۵ء)

○...... ’’جو میرے مخالف تھے۔ ان کا نام عیسائی، یہودی اور مشرک رکھا گیا۔‘‘

(نزول المسیح ص ۴ حاشیہ، خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۲)

○...... ’’جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔‘‘

(انوارالاسلام ص ۳۰، خزائن ج ۹ ص ۳۱)

○...... ’’میرے مخالف جنگلوں کے سؤر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔‘‘ (نجم الہدیٰ ص ۵۳، خزائن ج ۱۴ ص ایضاً)

○...... ’’تحریک احمدیت اسلام کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے جو عیسائیت کا یہودیت کے ساتھ تھا۔‘‘

(محمد علی قادیانی منقول از مباحثہ راولپنڈی ص ۲۴۰)

○...... ’’کفر دو قسم پر ہے۔ ایک کفر یہ ہے کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے...... اور پہلے نبیوں کی کتاب میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے۔ کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۱۷۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۵)

○...... ’’میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے۔ مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

اصل عبارت عربی میں ہے۔ اس کا ترجمہ ہم نے لکھا ہے۔ مرزا قادیانی کے الفاظ یہ ہیں۔’’الا ذریة البغایا‘‘ عربی کا لفظ’’البغایا‘‘ جمع کا صیغہ ہے۔ واحد اس کا’’بغیه‘‘ ہے۔ جس کا معنی بدکار، فاحشہ، زانیہ ہے۔ خود مرزا قادیانی نے (خطبہ الہامیہ ص۱۷، خزائن ج۱۶ ص۴۹) میں لفظ’’بغایا‘‘ کا ترجمہ بازاری عورتیں کیا ہے اور ایسے ہی (انجام آتھم ص۲۸۲، خزائن ج۱۱ ص ایضاً، نور الحق حصہ اوّل ص۱۲۳، خزائن ج۸ ص۱۶۳) میں لفظ’’بغایا‘‘ کا ترجمہ نسل بدکاران، زناکار، زن بدکار وغیرہ کیا ہے۔

○...... ’’خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔‘‘ (تذکرہ ص۶۰۷، طبع سوم)

مسلمانوں سے معاشرتی بائیکاٹ

مرزائیوں کا عجیب معاملہ ہے کہ وہ ایک طرف تو مسلمانوں سے یہ تقاضا کرتے ہیں کہ انہیں اپنا حصہ سمجھا جائے۔ انہیں برابر کے حقوق ملیں اور مسلمان معاشرتی زندگی میں ان سے مل جل کر رہیں۔ اس کو آپ حقیقت کا نام دیں گے یا منافقت کا کہ ان کی یہ جملہ خواہشیں اور جملہ تقاضے ان کے گرو اور ان کے پسماندگان کی تعلیمات کے خلاف ہیں۔

مرزائی دنیا کی تحریرات میں شادی بیاہ سے لے کر جنازہ اور تدفین تک جملہ معاملات میں بائیکاٹ اور انقطاع کی تعلیم ہے اور اس پر بھرپور زور دیا گیا ہے کہ مسلمانوں سے کسی قسم کا معاملہ نہ رکھیں۔ حتیٰ کہ ان کے معصوم بچوں کا جنازہ تک نہ پڑھیں۔

سوال یہ ہے کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے خلفاء کی تعلیمات یہ ہیں تو پھر وہ مسلمانوں سے باہمی روابط کا کیوں مطالبہ اور تقاضا کرتے ہیں۔ ان دوغلے اور منافقانہ رول کا اندازہ کرنے کے لئے درج ذیل تحریرات سب سے بڑا ثبوت ہیں۔

○...... ’’حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا۔ لیکن آپ نے یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو۔ لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اوّل حکیم نور الدین نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی۔ باوجود کہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔‘‘ (انوار خلافت ص۹۳،۹۴)

○...... ’’حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے۔ اس کی تعمیل کرنا بھی ہر احمدی کا فرض ہے۔‘‘ (برکات خلافت، مجموعہ تقاریر محمود ص۷۵)

○...... ’’پانچویں بات جو کہ اس زمانہ میں ہماری جماعت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ وہ غیر احمدی کو رشتہ دینا ہے۔ جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے۔ وہ یقیناً حضرت مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ کیا کوئی غیر احمدیوں میں ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے۔ ان لوگوں کو تم کافر سمجھتے ہو۔ مگر اس معاملہ میں وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے۔ مگر احمدی کہلا کر کافر کو دے دیتے ہو۔‘‘ (ملائکۃ اللہ ص۴۶)

○...... ’’ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریم ﷺ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا...... دینی تعلقات کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے۔‘‘ (کلمۃ الفصل ج۱۴ نمبر۴ ص۱۶۹)

○...... ’’صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔‘‘

(قول مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۰؍اگست ۱۹۰۱ء)

○...... ’’پس یاد رکھو جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفّر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہئے کہ تمہارا امام وہی ہو جو تم میں ہو۔‘‘ (اربعین نمبر۳ ص۲۸ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۱۷)

○...... ’’ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خداتعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔‘‘ (انوار خلافت ص۹۰)

○...... ’’غیر احمدی مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ حتیٰ کہ غیر احمدی معصوم بچے کا بھی جائز نہیں۔‘‘

(انوار خلافت ص۹۳، الفضل قادیان مورخہ ۲۱؍اگست ۱۹۱۷ء، مورخہ ۳۰؍جولائی ۱۹۳۱ء)

○...... نیز معلوم عام بات ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان، قائداعظم محمد علی جناح کی نماز جنازہ میں شریک نہیں ہوا اور الگ بیٹھا رہا۔ جب اسلامی اخبارات اور مسلمان اس چیز کو منظر عام پر لائے تو جماعت احمدیہ کی طرف سے جواب دیا گیا کہ: ’’جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے قائداعظم کا جنازہ نہیں پڑھا۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ قائداعظم احمدی نہ تھے۔ لہٰذا جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا ان کا جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔‘‘

(ٹریکٹ نمبر۲۲ عنوان احراری علماء کی راست گوئی کا نمونہ، الناشر مہتمم نشر واشاعت نظارت دعوت وتبلیغ، صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

○...... جب قادیانی امت پر مسلمانوں کی جانب سے اعتراض کیا گیا کہ قائداعظم مسلمانوں کے محسن تھے اور تمام ملت اسلامیہ نے ان کا جنازہ پڑھا ہے تو جماعت احمدیہ نے جواب دیا کہ: ’’کیا یہ حقیقت نہیں کہ ابوطالب بھی قائداعظم کی طرح مسلمانوں کے بہت بڑے محسن تھے۔ مگر نہ مسلمانوں نے آپ کا جنازہ پڑھا اور نہ رسول خدا نے۔‘‘

(الفضل قادیان مورخہ ۲۸؍اکتوبر ۱۹۵۲ء)

اوپر کے حوالہ جات سے ثابت ہوگیا کہ مرزائی دنیا بھر کے مسلمانوں کو کلمہ پڑھنے، قبلہ کی طرف منہ کر کے نمازیں ادا کرنے، زکوٰۃ اور حج کے فریضہ سے عہدہ برآ ہونے اور دیگر ضروریات دین پر عمل کرنے، قرآن مجید کو اللہ کی کتاب یقین کرنے کے باوجود کافر سمجھتے ہیں۔ قائداعظم بھی سر ظفر اللہ خان کے نزدیک معاذ اللہ کافر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ظفر اللہ خان غیر مسلم سفیروں کے ساتھ جنازہ کے وقت گراؤنڈ کے ایک طرف بیٹھا رہا۔ لیکن جنازہ میں شریک نہ ہوا۔

بعد میں مولانا محمد اسحٰق مانسہروی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ چوہدری صاحب آپ نے جنازہ کے موقع پر موجود ہوتے ہوئے قائداعظم کے جنازہ میں کیوں شرکت نہیں کی تو ظفر اللہ خان نے جواب دیا۔ ’’مولانا آپ مجھے مسلمان

حکومت کا ایک کافر ملازم یا ایک کافر حکومت کا مسلمان ملازم خیال کرلیں۔‘‘

ابھی حال ہی میں لاہوری گروپ کے ایک پرچہ ’’آتش فشاں‘‘ اشاعت مئی ۱۹۸۱ء میں ظفراللہ خان کا ایک مفصل انٹرویو شائع ہوا ہے۔اس میں ان سے سوال کیا گیا کہ آپ پر ایک اعتراض اکثر ہوتا ہے کہ آپ نے قائداعظم کا جنازہ موجود ہوتے ہوئے نہیں پڑھا؟ چوہدری صاحب نے جواب میں کہا کہ:’’ہاں یہ ٹھیک بات ہے میں نے نہیں پڑھا یعنی قائداعظم کا جنازہ پڑھتا تو اعتراض کی بات تھی کہ یہ شخص منافق ہے۔ یہ غیراحمدی کا جنازہ نہیں پڑھتے اور اس نے تو پڑھ لیا۔تب تو میرے کریکٹر کے متعلق کہا جاسکتا تھا کہ منافق ہے اس کا عقیدہ کچھ ہے۔عمل کچھ کرتا ہے۔اس نے ہر دلعزیزی حاصل کرنے کی خاطر قائداعظم کا تو پڑھ لیا تھا۔میرے عقیدے کو وہ جانتے ہیں۔میرے عقیدے کو انہوں نے ناٹ مسلم قرار دیا ہے۔تو اگر میں آئینی اور قانونی اعتبار سے ناٹ مسلم ہوں تو ایک ناٹ مسلم پر کیسے واجب ہے کہ مسلمان کا جنازہ پڑھے؟ ان کی اپنی کرتوت تو سامنے ہونی چاہئے۔نہ پڑھنے پر کیا اعتراض ہے؟ سارے جہاں کو معلوم ہے کہ ہم نہیں پڑھتے۔غیراحمدی کا جنازہ۔‘‘ (رسالہ آتش فشاں مئی ۱۹۸۱ء ص ۲۴)

الگ دین، الگ امت

مرزاغلام احمد قادیانی کے سلسلہ کے تمام لوازم اور مناسبات کو دیکھتے ہوئے اس امر کا فیصلہ کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی کہ وہ اپنے پیروؤں کو تمام مسلمانوں سے ایک الگ امت بنانے میں کس درجہ ساعی و کوشاں ہیں۔حسب ذیل تصریحات ملاحظہ فرمائیں۔

○...... ’’حضرت مسیح موعود (مرزاقادیانی) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔آپ نے فرمایا ہے کہ یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح اور چند مسائل میں ہے۔آپ نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم ﷺ، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرض یہ کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ان سے اختلاف ہے۔‘‘ (خطبہ مرزامحمود، الفضل قادیان ج۱۹ نمبر۱۳)

○...... ’’کیا مسیح ناصری نے اپنے پیروؤں کو یہودیوں سے الگ نہیں کیا؟ کیا وہ انبیاء جن کے سوانح کا علم ہم تک پہنچا ہے اور ہمیں ان کے ساتھ جماعتیں بھی نظر آتی ہیں۔انہوں نے اپنی جماعتوں کو غیروں سے الگ نہیں کیا؟ ہر شخص کو ماننا پڑے گا کہ بے شک کیا ہے۔پس اگر حضرت مرزاصاحب نے ہی جو کہ نبی اور رسول ہیں۔اپنی جماعت کو منہاج نبوت کے مطابق غیروں سے علیحدہ کردیا تو نئی اور انوکھی بات کون سی بات ہے۔‘‘ (الفضل ج۵ ش۶۹، نمبر۷۰)

○...... ’’مگر جس دن سے کہ تم احمدی ہوئے۔تمہاری قوم تو احمدیت ہوگئی۔شناخت اور امتیاز کے لئے اگر کوئی پوچھے تو اپنی ذات یا قوم بتاسکتے ہو۔ورنہ اب تو تمہاری گوت، تمہاری ذات احمدی ہی ہے۔پھر احمدیوں کو چھوڑ کر غیراحمدیوں میں کیوں قوم تلاش کرتے ہو؟‘‘ (ملائکۃ اللہ ص۴۶،۴۷)

○...... ’’میں نے اپنے نمائندہ کی معرفت ایک بڑے ذمہ دار انگریز افسر کو کہلوا بھیجا کہ پارسیوں اور عیسائیوں کی طرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کئے جائیں۔جس پر اس افسر نے کہا کہ وہ تو اقلیت ہیں اور تم ایک مذہبی فرقہ ہو۔اس پر میں نے کہا کہ پارسی اور عیسائی بھی تو مذہبی فرقہ ہیں۔جس طرح ان کے حقوق علیحدہ تسلیم کئے گئے ہیں۔اس طرح ہمارے بھی کئے جائیں۔تم ایک پارسی پیش کردو۔اس کے مقابلہ میں دو دو احمدی پیش کرتا جاؤں گا۔‘‘ (مندرجہ الفضل قادیان مورخہ ۱۳؍نومبر ۱۹۴۶ء)

مرزائیوں کے قبرستان میں مسلمانوں کا بچہ بھی دفن نہیں ہوسکتا

’’کیونکہ غیر احمدی جب بلا استثناء کافر ہیں تو ان کے چھ ماہ کے بچے بھی کافر ہوئے اور جب وہ کافر ہوئے تو احمدی قبرستان میں ان کو کیسے دفن کیا جاسکتا ہے۔‘‘ (اخبار پیغام صلح ج۲۴،۴۹، مورخہ ۳/اگست ۱۹۳۶ء)

○...... ’’کیا کوئی شیعہ راضی ہوسکتا ہے کہ اس کی پاک دامن ماں ایک زانیہ کنجری کے ساتھ دفن کردی جائے اور کافر تو زنا کار سے بھی بدتر ہے۔(مسلمان چونکہ مرزائیوں کے نزدیک کافر ہیں۔اس لئے وہ مرزائیوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہوسکتے۔ناقل)‘‘ (نزول المسیح ص۴۷،خزائن ج۱۸ص۴۲۵)

مرزا قادیانی کے انٹ شنٹ الہامات

مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میری وحی والہامات یقینی اور قرآن پاک کی طرح ہیں۔لیکن جب ہم مرزا قادیانی کے الہامات کو سرسری نظر سے دیکھتے ہیں تو ہمیں کثرت سے ایسے الہامات نظر آتے ہیں جنہیں خود مرزا قادیانی بھی نہ سمجھ سکے تھے۔ چنانچہ مرزا قادیانی تحریر فرماتے ہیں:’’زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں۔جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ!‘‘
(نزول المسیح ص۵۷،خزائن ص۴۳۵ ج۱۸)

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا’’ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه لیبین لهم ‘‘اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان میں ہی۔تا کہ انہیں کھول کر بتادے۔لیکن قرآن پاک کے اس صریح اصول کے خلاف مرزا قادیانی کو ان زبانوں میں بھی الہامات ہوئے ہیں جن کو وہ خود نہیں سمجھ سکے۔دوسروں کو خاک سمجھاناتھا۔ہم بطور نمونہ مرزا قادیانی کے چند الہامات درج ذیل کرتے ہیں:

۱...... ’’ایلی ایلی لما سبقتنی۔ ایلی اوس ‘‘اے میرے خدا!اے میرے خدا!تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایلی اوس بباعث سرعت ورود مشتبہ رہا اور نہ اس کے کچھ معنے کھلے ہیں۔واللہ اعلم بالصواب!‘‘
(البشریٰ ج اول ص۳۶،تذکرہ ص۹۱ طبع ۳)

۲...... ’’پھر بعد اس کے(خدانے)فرمایا’’ھو شعنا نعسا ‘‘یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اوران کے معنے ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔‘‘ (براہین احمدیہ ص۵۵۶،خزائن ص۶۶۴ ج۱)

۳...... ’’پریشن،عمر براطوس،یا پلاطوس۔(نوٹ)آخری لفظ’’پڑطوس‘‘ ہے یا’’پلاطوس‘‘ ہے۔بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا اور’’عمر‘‘ عربی لفظ ہے۔اس جگہ’’براطوس‘‘ اور’’پریشن‘‘ کے معنے دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں۔‘‘ (ازمکتوبات احمدیہ ج۱ص۶۸،البشریٰ ج اول ص۵۱،تذکرہ ص۱۱۵ طبع ۳)

احمدی دوستو!مرزا قادیانی کو جس زبان میں الہام ہوتا ہے مرزا قادیانی اس زبان کو نہیں جانتے۔بتاؤ کہ مرزا قادیانی پر یہ مثال صادق آتی ہے یا نہیں؟

زبان یار من ترکی ومن ترکی نمے دانم

معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا اور ہیچ قسم کے الہامات اس خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں تھے جس نے حضرت محمد ﷺ پر قرآن مجید نازل فرمایا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے’’وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا

بِلِسَانِ قَوْمِهٖ (ابراهیم:٤)'' ﴿کہ ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان میں ہی۔﴾ لیکن مرزا قادیانی کو ان زبانوں میں ''الہامات'' ہوئے جو مرزا قادیانی کی قومی زبان نہیں تھی۔ خود مرزا قادیانی تحریر فرماتے ہیں: ''یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔''

(چشمہ معرفت ص۲۰۹، خزائن ص۲۱۸ ج۲۳)

یہاں تک ہی نہیں کہ مرزا قادیانی غیر زبانوں کے الہامات نہ سمجھ سکے ہوں۔ بلکہ بہت سے اردو اور عربی الہامات بھی مرزا قادیانی کی سمجھ سے بالاتر رہے اور ان کے متعلق انہیں معلوم نہ ہوا کہ وہ کس کے متعلق ہیں۔ مرزائی دوستوں کی خاطر نمونہ درج کئے دیتا ہوں:

۱...... ''پیٹ پھٹ گیا۔'' دن کے وقت کا الہام ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق ہے۔''

(البشریٰ ج دوم ص۱۱۹، تذکرہ ص۶۷۲ طبع ۳)

۲...... ''خدا اس کو پنج بار ہلاکت سے بچائے گا۔'' نا معلوم کس کے حق میں یہ الہام ہے۔

(البشریٰ ج دوم ص۱۱۹، تذکرہ ص۶۷۴ طبع ۳)

۳...... ''۲۴ر ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۵ر شعبان ۱۳۲۴ھ بروز پیر...... ''موت تیرہ ماہ حال کو۔'' (نوٹ) قطعی طور پر معلوم نہیں کہ کس کے متعلق ہے۔ (البشریٰ ج دوم ص۱۱۹، ۱۲۰، تذکرہ ص۶۷۵ طبع ۳)

۴...... ''بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں۔'' معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔

(البشریٰ ج دوم ص۱۲۴، تذکرہ ص۶۹۷ طبع ۳)

۵...... ''بعد ۱۱ر انشاء اللہ اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ ۱۱ سے کیا مراد ہے۔ گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا یہی ہندسہ ۱۱ کا دکھایا گیا ہے۔'' (البشریٰ ج دوم ص۲۵، ۲۶، تذکرہ ص۱۰۴ طبع ۳)

۶...... ''غثم، غثم، غثم۔'' (البشریٰ ج دوم ص۵۰، تذکرہ ص۳۱۹ طبع ۳)

۷...... ''ایک دم میں دم رخصت ہوا۔'' (نوٹ از حضرت مسیح موعود) فرمایا کہ آج رات مجھے ایک مندرجہ بالا الہام ہوا۔ اس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے۔ مگر معلوم نہیں کہ کس کے حق میں ہے۔ لیکن خطرناک ہے۔ یہ الہام ایک موزوں عبارت میں ہے۔ مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا۔''

(البشریٰ ج دوم ص۱۱۷، تذکرہ ص۶۶۶ طبع ۳)

۸...... ''ایک عربی الہام تھا۔ الفاظ مجھے یاد نہیں رہے۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ مکذبوں کو نشان دکھایا جائے گا۔''

(البشریٰ ج دوم ص۹۴)

۹...... ''ایک دانہ کس کس نے کھانا۔'' (البشریٰ ج دوم ص۱۰۷، تذکرہ ص۵۹۵ طبع ۳)

۱۰...... ''لاہور میں ایک بے شرم ہے۔'' (البشریٰ ج دوم ص۱۲۶، تذکرہ ص۷۰۴ طبع ۳)

۱۱...... ''ربنا عاج'' ہمارا رب عاجی ہے۔ عاجی کے معنٰے ابھی تک معلوم نہیں ہوئے۔''

(البشریٰ ج اول ص۴۳، تذکرہ ص۱۰۲ طبع ۳)

۱۲...... ''آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا۔'' (البشریٰ ج دوم ص۱۳۹، تذکرہ ص۷۵۱ طبع ۳)

باب ہفتم ...... مرزاقادیانی کی پیش گوئیاں

دلیل اوّل

’’فَلَا تَحسَبَنَّ اللّٰهَ مُخلِفَ وَعدِهٖ رُسُلَهٗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ ذُوانتِقَام (ابراهيم:٤٧)‘‘ ﴿ہرگز ہرگز گمان نہ کر کہ خدا اپنے رسولوں سے کئے ہوئے وعدہ کا خلاف کرے گا۔ لاریب خدا غالب و منتقم ہے۔﴾

کسی انسان کو ذاتی طور پر علم غیب حاصل نہیں۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی بشر کو کسی پوشیدہ بات پر مطلع کر دے۔ پس جو شخص کسی آئندہ بات کی قبل از وقوع خبر دے۔ اس کے متعلق دو ہی خیال ہوسکتے ہیں۔

۱...... یہ کہ اس نے رفتار حالات کو ملحوظ رکھ کر نیچر کے استمراری واقعات کی بناء پر قیاس آرائی کی ہے۔

۲...... یہ کہ اسے براہ راست یا بالواسطہ کسی مخبر صادق نے اطلاع دی ہے۔

یہ ہوسکتا ہے کہ کسی انسان کی قیاس وغیرہ سے دی ہوئی خبر ٹھیک نکل آئے۔ جیسا کہ بعض منجموں، رمالوں کی پیش گوئیاں صحیح ثابت ہو جاتی ہیں۔ مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ خدائے عالم الغیب کی بتلائی ہوئی بات غلط ہو جائے۔ ہمارے مخاطبین یعنی مرزائیوں کے پیغمبر اعظم مرزاقادیانی بھی مانتے ہیں کہ: ’’ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو۔‘‘

(چشمہ معرفت ص۸۳، خزائن ج۲۳ ص۹۱)

لہٰذا ہم بلکہ ہر دانا انسان یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ جس شخص مدعی الہام کی کوئی بھی پیش گوئی غلط ثابت ہو جائے۔ وہ خدا کا ملہم اور مخاطب نہیں۔ بلکہ مفتری علی اللہ ہے۔ کیونکہ: ’’ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔‘‘

(رسالہ کشتی نوح ص۵، خزائن ج۱۹ ص ایضاً)

پس ہم سب سے پہلے مرزاقادیانی کی پیش گوئیاں دیکھتے ہیں۔ اگر ان میں بعض سچی ہیں تو یہ ہوسکتا ہے کہ وہ قیاس وغیرہ سے کی گئی ہوں۔ لیکن اگر ان میں ایک بھی جھوٹی ہے تو یقیناً وہ مرزاقادیانی کے مفتری علی اللہ ہونے کی قطعی ویقینی دلیل ہے۔ چنانچہ مرزاقادیانی راقم ہیں: ’’کسی انسان خاص کر (مدعی الہام) کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔‘‘ (تریاق القلوب ص۱۰۷، خزائن ج۱۵ ص۳۸۲)

قطع نظر منقولہ بالا معقول طریق کے الزامی طور پر بھی ہم اس دلیل کے قائم کرنے میں حق بجانب ہیں۔ کیونکہ مرزاقادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور یہ بھی انہی کا فرمان ہے کہ: ’’تورات اور قرآن نے بڑا ثبوت نبوت کا صرف پیش گوئیوں کو قرار دیا ہے۔‘‘ (استفتاء ص۳، خزائن ج۱۲ ص۱۱۱)

نبوت کے دعویٰ کو الگ کر کے دیکھا جائے تو یہ دلیل پھر بھی مکمل ہے۔ کیونکہ مرزاقادیانی کا عام اعلان ہے کہ: ’’ہمارا صدق یا کذب جانچنے کو ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۵۹، اشتہار مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۸۸۸ء، مندرجہ آئینہ کمالات اسلام ص۲۸۸، خزائن ج۵ ص ایضاً)

حاصل یہ کہ مرزاقادیانی کا کذب وصدق معلوم کرنے کے لئے پہلا اور سب سے بڑا معیار ان کی پیش گوئیاں ہیں۔ مرزاقادیانی کی زبانی پیش گوئیوں کی نسبت معیار صداقت ہونا ملاحظہ ہو: ’’اگر ثابت ہو جائے کہ میری سو پیش گوئیوں میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں۔‘‘ (اربعین نمبر۴ ص۲۵ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۶۱)

’’ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔‘‘ (کشتی نوح ص۵، خزائن ج۱۹ ص ایضاً)

پہلی پیش گوئی ...... مرزا قادیانی کی اپنی موت سے متعلق

مرزا قادیانی نے اپنی موت سے متعلق یہ پیش گوئی کی کہ:''ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔''

(تذکرہ ص ۵۹۱ طبع سوم)

ہمارا دعویٰ ہے کہ مکہ، مدینہ میں مرنا تو درکنار مرزا قادیانی کو مکہ اور مدینہ دیکھنے کی سعادت بھی نصیب نہ ہوئی اور خود اپنی پیش گوئی کے بموجب ذلیل ورسوا ہوا اور جھوٹا قرار پایا۔ مرزا قادیانی کی پیش گوئی ملاحظہ فرمائیں:''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حج نہیں کیا اور اعتکاف نہیں کیا اور زکوٰۃ نہیں دی۔ تسبیح نہیں رکھی۔ میرے سامنے ضَبّ یعنی گوہ کھانے سے انکار کیا۔'' (سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۱۱۹، روایت نمبر ۶۷۲)

اسی طرح (سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۱۱) میں لکھا ہے کہ مرزا قادیانی کی موت لاہور میں قے اور اسہال کی حالت میں دستوں والی جگہ ہوئی...... لہٰذا مکہ یا مدینہ میں مرنے کی بابت مرزا قادیانی کی پیش گوئی سراسر جھوٹی ثابت ہوئی۔ اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

دوسری پیش گوئی ...... زلزلہ اور پیر منظور محمد کے لڑکے کی پیش گوئی

پیر منظور محمد، مرزا قادیانی کا بڑا خاص مرید تھا۔ مرزا قادیانی کو معلوم ہوا کہ اس کی بیوی حاملہ ہے تو مرزا قادیانی نے ایک پیش گوئی کردی کہ اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔ اس کی پیش گوئی کے الفاظ یہ ہیں:''پہلے یہ وحی الٰہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا۔ بہت جلد آنے والا ہے اور اس کے لئے نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد لدھیانوی کی بیوی محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا اس زلزلہ کے لئے ایک نشان ہوگا۔ اس لئے اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۰۰ حاشیہ، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۳)

مگر خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ بجائے لڑکے کے لڑکی پیدا ہوئی تو مرزا قادیانی نے یہ کہا کہ اس سے یہ تھوڑی مراد ہے۔ کہ اسی حمل سے لڑکا پیدا ہوگا۔ آئندہ کبھی لڑکا پیدا ہوسکتا ہے۔ لیکن اتفاق سے وہ عورت ہی مرگئی اور دوسری پیش گوئیوں کی طرح یہ پیش گوئی بھی صاف جھوٹی نکلی۔ نہ اس عورت کے لڑکا پیدا ہوا اور نہ وہ زلزلہ آیا اور مرزا ذلیل ورسوا ہوا۔

تیسری پیش گوئی ...... ریل گاڑی کا تین سال میں چلنا

امام مہدی اور مسیح موعود کی علامات اور نشانیاں بیان کرتے ہوئے مرزا قادیانی نے ایک نشانی یہ بیان کی ہے کہ: ''مکہ مکرمہ'' اور ''مدینہ منورہ'' میں تین سال کے اندر ریل گاڑی (Train) چل جائے گی۔ عبارت ملاحظہ فرمائیں:''یہ پیش گوئی اب خاص طور پر مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کی ریل تیار ہونے سے پوری ہوجائے گی۔ کیونکہ وہ ریل جو دمشق سے شروع ہوکر مدینہ آئے گی۔ وہی مکہ معظّمہ میں آئے گی اور امید ہے کہ بہت جلد اور صرف چند سالوں تک یہ کام تمام ہو جائے گا۔ تب وہ اونٹ جو تیرہ سو برس سے حاجیوں کو لے کر مکہ سے مدینہ کی طرف جاتے ہیں۔ یک دفعہ بے کار ہو جائیں گے اور ایک عظیم انقلاب عرب اور بلاد شام کے سفروں میں آجائے گا۔ چنانچہ یہ کام بڑی سرعت سے ہورہا ہے اور تعجب نہیں کہ تین سال کے اندر اندر یہ ٹکڑا مکہ مکرمہ اور مدینہ کی راہ کا تیار ہوجائے اور حاجی لوگ بجائے بدوؤں کے پتھر کھانے کے طرح طرح کے میوے کھاتے ہوئے مدینہ منورہ میں پہنچا کریں۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۴۶، خزائن ج ۱۷ ص ۱۹۵)

اب قادیانی بتائیں کہ کیا ریل گاڑی (Train) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان چل گئی ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیا یہ پیش گوئی جھوٹی ہو کر مرزا غلام احمد قادیانی کی ذلت ورسوائی کا باعث ہوئی یا نہیں؟ یادرہے کہ یہ کتاب ۱۹۰۲ء کی تصنیف ہے۔ مرزا قادیانی کی پیش گوئی کے مطابق ۱۹۰۵ء میں یہ ریل گاڑی چل جانی چاہئے تھی۔ اس تحریر کا سن ۲۰۱۱ء ہے۔ گویا ایک سو چھ سال اوپر گذر گئے ہیں۔ مگر وہ ریل گاڑی ابھی تک نہ چل سکی۔ بلکہ جو گاڑی شام سے مدینہ منورہ تک چلتی تھی وہ بھی اس جھوٹے مسیح کی نحوست کی وجہ سے بند ہوگئی۔

چوتھی پیش گوئی ...... غلام حلیم کی بشارت

مرزا قادیانی نے اپنے چوتھے لڑکے مبارک احمد کی بشارت کو مصلح موعود، عمر پانے والا، ''کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ'' (گویا خدا آسمان سے اتر آیا) وغیرہ الہامات کا مصداق بتایا تھا اور وہ نابالغی کی حالت میں ہی مرگیا۔ اس کی وفات کے بعد ہر چہار طرف سے مرزا قادیانی پر ملامتوں کی بوچھاڑ اور اعتراضات کی بارش ہوئی تو انہوں نے پھر سے الہامات گھڑنے شروع کئے تاکہ مریدوں کے جلے بھنے کلیجوں کو ٹھنڈک پہنچے۔ مورخہ ۱۶ر ستمبر ۱۹۰۷ء کو الہام سنایا: ''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ'' (البشریٰ ج۲ ص۱۳۴)

اس کے ایک ماہ بعد پھر الہام سنایا: ''آپ کے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ یعنی آئندہ کے وقت پیدا ہوگا۔'' ''اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِیْمٍ'' ''ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔'' ''ینزل منزل المبارك'' وہ مبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔''

(البشریٰ ج۲ ص۱۳۶)

چند دن کے بعد پھر الہام سنایا: ''ساھب لك غلاماً زکیا ۰ رب ھب لی ذریة طیبة انا نبشرك بغلام اسمه یحییٰ'' ''میں ایک پاک اور پاکیزہ لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں۔ میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں۔ جس کا نام یحییٰ ہے۔'' (البشریٰ ج۲ ص۱۳۶)

ان الہامات میں ایک پاکیزہ لڑکے مسمّٰی یحییٰ جو مبارک احمد کا شبیہ اور قائم مقام ہونا تھا کی پیش گوئی مرقوم ہے۔ اس کے بعد مرزا قادیانی کے گھر کوئی لڑکا پیدا ہی نہ ہوا۔ اس لئے یہ سب کے سب الہامات افتراء علی اللہ ثابت ہوگئے۔ جب کہ انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ معجزات کا شرف نصیب فرماتے ہیں۔ جن سے وہ مخالفین کو چیلنج کرتے ہیں۔ معجزہ خرق عادت ہوتا ہے۔ مگر جھوٹے مدعی نبوت کے ہاتھ پر کوئی خرق عادت کام نہیں ہوتا۔ تاکہ حق وباطل میں تلبیس نہ ہو۔ اس لئے بطور خرق عادت مرزا قادیانی کی کوئی بات یا پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔

پانچویں پیش گوئی ...... ''محمدی بیگم'' سے متعلق

''محمدی بیگم'' مرزا قادیانی کے ماموں زاد بھائی مرزا احمد بیگ کی نوعمر لڑکی تھی۔ مرزا قادیانی نے اس کو زبردستی اپنے نکاح میں لانے کا ارادہ کیا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ایک زمین کے ہبہ نامہ کے سلسلہ میں مرزا احمد بیگ کو مرزا قادیانی کے دستخط کی ضرورت پڑی۔ چنانچہ وہ مرزا قادیانی کے پاس گیا اور اس سے کاغذات پر دستخط کرنے کی درخواست کی۔ مرزا قادیانی نے اپنی مطلب برآری کے لئے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور احمد بیگ سے کہا کہ استخارہ کرنے کے بعد دستخط کروں گا۔ جب کچھ دن بعد دوبارہ احمد بیگ نے دستخط کرنے کی بات کی تو مرزا قادیانی نے جواب دیا کہ دستخط اسی شرط پر ہوں گے کہ اپنی لڑکی ''محمدی بیگم'' کا نکاح میرے ساتھ کردو۔ خیریت اسی میں ہے۔ اس کی دھمکی کے الفاظ یہ ہیں: ''اللہ تعالیٰ

نے مجھ پر وحی نازل کی کہ اس شخص یعنی احمد بیگ کی بڑی لڑکی کے نکاح کے لئے پیغام دے اور اس سے کہہ دے کہ پہلے وہ تمہیں دامادی میں قبول کرلے اور تمہارے نور سے روشنی حاصل کرے اور کہہ دے کہ مجھے اس زمین کے ہبہ کرنے کا حکم مل گیا ہے جس کے تم خواہش مند ہو۔ بلکہ اس کے ساتھ اور زمین بھی دی جائے گی اور دیگر مزید احسانات تم پر کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ تم اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کردو۔ میرے اور تمہارے درمیان یہی عہد ہے تم مان لوگے تو میں بھی تسلیم کرلوں گا۔ اگر تم قبول نہ کروگے تو خبردار ہو مجھے خدا نے یہ بتلایا ہے کہ اگر کسی اور شخص سے اس لڑکی کا نکاح ہوگا تو نہ اس لڑکی کے لئے یہ نکاح مبارک ہوگا اور نہ تمہارے لئے۔'' (آئینہ کمالات اسلام در خزائن ج۵ص ۵۷۲،۵۷۳)

ان دھمکیوں وغیرہ کا منفی اثر یہ ہوا کہ مرزا احمد بیگ اور اس کے خاندان والوں نے ''محمدی بیگم'' کا نکاح مرزا قادیانی کے ساتھ کرنے سے صاف انکار کردیا۔ مرزا قادیانی نے خطوط لکھ کر اشتہار شائع کروا کر اور پیش گوئیاں کر کے حتیٰ کہ منت سماجت کے ذریعہ ایڑی چوٹی کا زور لگادیا کہ کسی طرح اس کی آرزو پوری ہوجائے۔ لیکن ''محمدی بیگم'' کا نکاح ایک دوسرے شخص مرزا سلطان محمد سے ہوگیا اور مرزا قادیانی کے مرتے دم تک بھی محمدی بیگم اس کے نکاح میں نہ آئی۔

اس سلسلہ میں مرزا قادیانی نے جو جھوٹی پیش گوئی کی تھی۔ اس کے الفاظ حسب ذیل ہیں: ''خدا تعالیٰ نے اس عاجز کے مخالف اور منکر رشتہ داروں کے حق میں نشان کے طور پر یہ پیشین گوئی ظاہر کی ہے کہ ان میں سے جو ایک شخص احمد بیگ نام کا ہے اگر وہ اپنی بڑی لڑکی (محمدی بیگم) اس عاجز کو نہیں دے گا تو تین برس کے عرصہ تک بلکہ اس سے قریب فوت ہوجائے گا اور وہ جو نکاح کرے گا وہ روز نکاح سے اڑھائی برس کے عرصہ میں فوت ہوگا اور آخر وہ عورت اس عاجز کی بیویوں میں داخل ہوگی۔'' (اشتہار ۲۰رفروری ۱۸۸۶ء تبلیغ رسالت ج۱ص ۶۱ حاشیہ مندرجہ مجموعہ اشتہارات ج۱ص ۱۰۲ حاشیہ)

اس پیشین گوئی کی مزید تشریح کرتے ہوئے مرزا قادیانی نے کہا: ''میری اس پیشین گوئی میں نہ ایک بلکہ چھ دعوے ہیں۔ اول نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا۔ دوم نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا۔ سوم پھر نکاح کے بعد اس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا۔ چہارم اس کے خاوند کا اڑھائی سال کے عرصہ تک مرجانا۔ پنجم اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں اس لڑکی کا زندہ رہنا۔ ششم پھر آخر یہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اس کے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا۔'' (آئینہ کمالات اسلام در خزائن ج۵ص ۳۲۵)

اس بارے میں عربی الہام اس طرح ہے: ''کذبوا بایتنا وکانوا بها یستهزؤن فسیکفیکهم الله ویردها الیك لاتبدیل لکلمت الله ان ربك فعال لمایرید ۰ انت معی وانا معك عسیٰ ان یبعثك ربك مقاماً محمودا'' (آئینہ کمالات اسلام در خزائن ج۵ص ۲۸۶،۲۸۷)

علاوہ ازیں (انجام آتھم ص ۳۱) پر اور ''تذکرہ'' میں متعدد جگہ یہ پیش گوئی مختلف الفاظ میں مذکور ہے اور اللہ کی قدرت کہ ہر اعتبار سے مرزا قادیانی کی یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی۔ کوئی ایک بھی دعویٰ سچا نہیں ہوا۔ محمدی بیگم کا خاوند اڑھائی سال میں تو کیا مرتا مرزا قادیانی کے مرنے کے چالیس سال بعد تک زندہ رہا اور ۱۹۴۸ء میں وفات پائی اور خود محمدی بیگم بھی ۱۹۶۶ء تک زندہ رہ کر مرزا قادیانی کے کذاب اور دجال ہونے کا اعلان کرتی رہی اور ۱۹رنومبر ۱۹۶۶ء کو لاہور میں بحالت اسلام اس کی موت واقع ہوئی۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس پیشین گوئی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کے ذلیل ورسوا اور خائب وخاسر ہونے کا بہترین انتظام فرمادیا۔ آج کوئی بھی صاحب عقل محمدی بیگم کے واقعہ کو دیکھ کر مرزا قادیانی کے جھوٹے اور اوباش ہونے کا بآسانی یقین کرسکتا ہے۔ فالحمدللہ!

مرزا قادیانی کے مریدوں کا موقف

جب مرزا قادیانی ۲۶رمئی ۱۹۰۸ءکولاہور میں بمرض ہیضہ آنجہانی ہوگیا (حیات ناصر ص۱۴) اور ''محمدی بیگم'' سے نکاح نہ ہونا تھا نہ ہوا تو قادیانیوں نے جواب گھڑا کہ نکاح جنت میں ہوگا۔ اس پر کہا گیا کہ محمدی بیگم مرزا قادیانی پر ایمان نہ لائی تھی تو مرزا قادیانی کا کہنا تھا کہ میرے منکر جہنم میں جائیں گے تو کیا مرزا قادیانی جہنم میں برأت لے کر جائے گا۔ تو اس پر مرزائیوں نے جواب تیار کیا کہ یہ پیش گوئی متشابہات میں سے ہے۔ غالباً قادیانیوں کو یہی معلوم نہیں کہ پیش گوئی رب کا وہ وعدہ ہوتا ہے۔ جس کا نبی تحدی سے اعلان کرتا ہے۔ جو ضرور پورا ہوتا ہے۔ مگر (معاذ اللہ) مرزا قادیانی کا خدا بھی مرزا قادیانی سے جھوٹے وعدے کرتا تھا۔

اور محمدی بیگم اپنے خاوند ''مرزا سلطان محمد'' کے گھر تقریباً چالیس سال بخیر وخوبی آباد رہی اور اب لاہور میں اپنے جواں سال ہونہار مسلمان بیٹوں کے ہاں ۱۹رنومبر ۱۹۶۶ءکو انتقال فرما گئیں۔ (ہفتہ وار الاعتصام لاہور اشاعت ۲۵رنومبر ۱۹۶۶ء)

چھٹی پیش گوئی ...... عبداللہ آتھم عیسائی

مرزا قادیانی نے عبداللہ آتھم پادری سے امرتسر میں پندرہ دن تحریری مناظرہ کیا۔ جب مباحثہ بے نتیجہ رہا تو مرزا قادیانی نے اپنی شیخی جمانے کے لئے ۵رجون ۱۸۹۳ءکو ایک عدد پیش گوئی دھر گھسیٹی جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

''مباحثہ کے ہر دن کے لحاظ سے ایک ماہ مراد ہوگا۔ یعنی پندرہ ماہ میں فریق مخالف ہاویہ میں بسزائے موت نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے، روسیاہ کیا جاوے، میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے۔ مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔'' (جنگ مقدس ص ۲۱۱، خزائن ج۶ ص ۲۹۳)

غرض مرزا قادیانی کی پیش گوئی کے مطابق عبداللہ آتھم کی موت کا آخری دن مورخہ ۵رستمبر ۱۸۹۴ء بنتا تھا۔ اس دن کی کیفیت مرزا قادیانی کے فرزند مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کی زبانی ملاحظہ ہو۔ لکھتے ہیں کہ:

قادیان میں محرم کا ماتم

''آتھم کے متعلق پیش گوئی کے وقت جماعت کی جو حالت تھی وہ ہم سے مخفی نہیں۔ میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا اور میری عمر کوئی پانچ ساڑھے پانچ سال کی تھی۔ مگر وہ نظارہ مجھے خوب یاد ہے کہ جب آتھم کی پیش گوئی کا آخری دن آیا تو کتنے کرب واضطراب سے دعائیں کی گئیں۔ میں نے تو محرم کا ماتم بھی اتنا سخت کبھی نہیں دیکھا۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ایک طرف دعا میں مشغول تھے اور دوسری طرف بعض نوجوان (جن کی اس حرکت پر بعد میں برا منایا گیا) جہاں حضرت خلیفہ اوّل مطب کیا کرتے تھے اور آج کل مولوی قطب الدین صاحب بیٹھتے ہیں۔ وہاں اکٹھے ہوگئے اور جس طرح عورتیں بین ڈالتی ہیں اس طرح انہوں نے بین ڈالنے شروع کر دیئے۔ ان کی چیخیں سو سو گز تک سنی جاتی تھیں اور ان میں سے ہر ایک کی زبان پر یہ دعا جاری تھی کہ یا اللہ آتھم مرجائے۔ یا اللہ آتھم مرجائے۔ یا اللہ آتھم مرجائے۔ مگر اس کہرام اور آہ وزاری کے نتیجے میں آتھم تو نہ مرا۔'' (خطبہ مرزا محمود احمد مندرجہ الفضل قادیان مورخہ ۲۰رجولائی ۱۹۴۰ء)

اور اس قادیانی اضطراب پر مزید روشنی مرزا قادیانی کے منجھلے بیٹے بشیر ایم۔اے کی روایت سے پڑتی ہے کہ ابا جان نے آتھم کی موت کے لئے کیا کیا تدابیر اختیار کیں اور کون کون سے ٹوٹکے استعمال کئے۔ چنانچہ تحریر کرتے ہیں کہ:

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنوری نے کہ جب آتھم کی میعاد میں صرف ایک دن باقی رہ گیا تو

حضرت مسیح موعود نے مجھ سے اور میاں حامد علی سے فرمایا کہ اتنے چنے (مجھے تعداد یاد نہیں رہی کہ کتنے چنے آپ نے بتائے تھے) لے لو اور ان پر فلاں سورۃ کا وظیفہ اتنی تعداد میں پڑھو۔ (مجھے وظیفہ کی تعداد یاد نہیں رہی) میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے وہ سورۃ یاد نہیں رہی مگر اتنا یاد ہے کہ وہ کوئی چھوٹی سی سورۃ تھی۔ جیسے ''اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ '' اور ہم نے یہ وظیفہ قریب ساری رات صرف کر کے ختم کیا تھا۔ وظیفہ ختم کرنے پر ہم وہ دانے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کے پاس لے گئے۔ کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وظیفہ ختم ہونے پر یہ دانے میرے پاس لے آنا۔ اس کے بعد حضرت صاحب ہم دونوں کو قادیان سے باہر غالباً شمال کی طرف لے گئے اور فرمایا دانے کسی غیر آباد کنویں میں ڈالے جائیں گے اور فرمایا کہ جب میں دانے کنویں میں پھینک دوں تو ہم سب کو سرعت کے ساتھ منہ پھیر کر واپس لوٹ آنا چاہئے اور مڑ کر نہیں دیکھنا چاہئے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے ایک غیر آباد کنویں میں ان دانوں کو پھینک دیا اور پھر جلدی سے منہ پھیر کر پیچھے کی طرف نہیں دیکھا۔'' (سیرت المہدی ج۱ص۱۷۸، روایت نمبر۱۶۰)

ناظرین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ مرزا قادیانی نے خدا کی طرف سے موت کی دھمکی دی اور جب دیکھا کہ پیش گوئی جھوٹی نکلی ہے تو شعبدہ بازوں کا ٹوٹکا استعمال کیا۔ مگر دشمن ایسا سخت جان نکلا کہ بجائے ۵؍ستمبر کے ۶؍ستمبر کا سورج بھی غروب ہوگیا۔ مگر وہ نہ مرا اور یہ پیش گوئی بھی جھوٹی نکلی۔ باوجود یہ کہ مرزا قادیانی نے حیلے بازی اور شعبدہ بازی سے کام لیا اور کتوں سے بھی بدتر مرشد و مرید کا پارٹ ادا کیا۔ مگر جھوٹا تھا خدا تعالیٰ نے ناکام کیا۔

ساتویں پیش گوئی ...... ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کے متعلق

ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ بیس سال تک مرزا قادیانی کے ارادت مند مرید رہے۔ بعدہ، مرزا قادیانی کی بطالت ان پر واضح ہوگئی تو انہوں نے مرزائیت سے توبہ کر کے مرزا قادیانی کی تردید میں چند رسالے لکھے۔ مرزا قادیانی بھی ان کے سخت خلاف ہوگئے۔ بالآخر دونوں نے ایک دوسرے کے خلاف موت کی الہامی پیش گوئیاں شائع کیں۔ اس کے متعلق مرزا قادیانی کے اشتہار کا اقتباس نقل کیا جاتا ہے۔ لکھتے ہیں:

''خدا سچے کا حامی ہو میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے میری نسبت یہ پیش گوئی کی ہے...... اس کے الفاظ یہ ہیں۔ مرزا قادیانی کے خلاف ۱۲؍جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں۔ مرزا مسرف، کذاب، اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔''

''اس کے مقابل پر وہ پیش گوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے (۲۳) کہلاتے ہیں۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔''

فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو نہ پہچانا۔ نہ دیکھا، نہ جانا۔ (۲۵) ''رب (۲۶) فرق بین صادق وکاذب انت تریٰ کل مصلح وصادق'' (مجموعہ اشتہارات ج۳ص۵۵۹،۵۶۰)

اس کے بعد ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب نے ایک اور الہام شائع کیا کہ جولائی ۱۹۰۷ء سے ۱۴؍ماہ تک مرزا قادیانی مر جائے گا۔ اس کے جواب میں مرزا قادیانی نے ایک اشتہار بعنوان تبصرہ مورخہ ۵؍نومبر ۱۹۰۷ء کو شائع کیا۔ اس کی پیشانی پر یہ عبارت درج کی۔

’’ہماری جماعت کو لازم ہے کہ اس پیش گوئی کو خوب شائع کریں اور اپنی طرف سے چھاپ کر مشتہر کریں اور یادداشت کے لئے اشتہار کے طور پر اپنے گھر کی نظرگاہ میں چسپاں کریں۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۳ص۵۸۵)

یہ اشتہار جو سراسر لاف وگزاف سے پر تھا۔ اس کو اپنے تمام اخباروں میں شائع کرایا۔ مختلف شہروں میں مرزائیوں نے علیحدہ چھپوا کر بھی بکثرت شائع کیا۔ اس کے چند فقرات حسب ذیل ہیں: ’’اپنے دشمن کو کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا...... میں تیری عمر کو بڑھادوں گا۔ یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیش گوئی کرتے ہیں۔ ان سب کو میں جھوٹا کردوں گا اور تیری عمر کو میں بڑھادوں گا۔ تا کہ معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔

یہ عظیم الشان پیش گوئی ہے جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے۔ مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جائے گا اور نصرت اور فتح تیرے شامل حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۳ص۵۹۱)

اس کے بعد ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب نے اپنا ایک اور الہام شائع کیا کہ مرزا قادیانی مورخہ ۴؍اگست ۱۹۰۸ء تک مرجائے گا۔ (چشمہ معرفت ص۳۲۱،۳۲۲، خزائن ج۲۳ص ۳۳۷) نتیجہ یہ ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کی پیش گوئیوں کے مطابق مرزا قادیانی نے ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء کو اگلے جہاں کی طرف کوچ کردیا اور ان کے الہام کنندہ کے سب وعدے فتح ونصرت کے غلط نکلے۔

آٹھویں پیش گوئی ...... مولانا ثناءاللہ صاحب کے متعلق

مرزا قادیانی آنجہانی نے مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسری کے متعلق مورخہ ۱۵؍اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار ان الفاظ میں شائع کیا۔

مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ

’’بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۰ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ۰ یَسۡتَنۡبِئُوۡنَکَ اَحَقٌّ ھُوَ قُلۡ اِیۡ وَرَبِّیۡ اِنَّہٗ لَحَقٌّ‘‘

بخدمت مولوی ثناءاللہ صاحب ’’السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ‘‘ مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب وتفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود، کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری وکذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں۔ جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہوجاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔ تا کہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور

اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے۔ جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بناء پر پیش گوئی نہیں۔ بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین! مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے۔ حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون وہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے۔ بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے۔ جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین!

میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی۔ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں۔ جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت ''وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ'' پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے۔ جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں درحقیقت مفسد اور کذاب ہے۔ اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین ۰ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ۰ آمین! بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۷۸،۵۷۹)

اس اشتہار کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی نے یہ پیش گوئی بطریق دعا شائع کی۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرما لیا ہے۔ مرزا قادیانی کے الفاظ ہیں: ''دنیا کے عجائبات ہیں رات کو ہم سوتے ہیں تو کوئی خیال نہیں ہوتا کہ اچانک ایک الہام ہوتا ہے اور پھر وہ اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے۔ کوئی ہفتہ، عشرہ، نشان سے خالی نہیں جاتا۔ ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے۔ یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اس کی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا۔ ''اجیب دعوۃ الداع'' صوفیاء کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہے۔ باقی سب اس کی شاخیں۔'' (اخبار بدر قادیان مورخہ ۲۵؍اپریل ۱۹۰۷ء، ملفوظات ج۹ ص۲۶۸)

مرزا قادیانی نے اپنے اشتہار میں محض دعا کے ذریعہ سے فیصلہ چاہا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ ہیں: ''محض دعا کے طور پر خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔''

اخیر اشتہار میں آپ تحریر فرماتے ہیں: ''اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔''

پس مرزا قادیانی نے اپنی اس دعا اور پیش گوئی کے مطابق مورخہ ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء کو بمرض ہیضہ ہلاک ہوکر حسب اقرار خود اپنا مفسد، کذاب اور مفتری ہونا دنیا پر ثابت کر دیا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

نویں پیش گوئی ...... عالم کباب کے متعلق

مرزا قادیانی نے اپنا الہام بیان کیا ہے:

۱...... بشیر الدولہ۔

۲...... عالم کباب۔

۳...... شادی خان۔

۴...... کلمۃ اللہ خاں۔

(نوٹ از مرزا قادیانی) بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کے یہ نام ہوں گے۔ یہ نام بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوئے۔'' (البشریٰ ج۲ ص۱۱۶)

نیز مرزا قادیانی نے کہا کہ: ''میاں منظور محمد صاحب کے اس بیٹے کا نام جو بطور نشان ہوگا۔ بذریعہ الہام الٰہی مفصلہ ذیل معلوم ہوئے۔

۱...... کلمۃ العزیز۔

۲...... کلمۃ اللہ خاں۔

۳...... وارڈ۔

۴...... بشیر الدین۔

۵...... شادی خان۔

۶...... عالم کباب۔

۷...... ناصر الدین۔

۸...... فاتح الدین۔

۹...... ہذا یوم مبارک۔'' (تذکرہ ص۶۲۶،۶۲۷، طبع سوم)

مرزا قادیانی کی اس پیش گوئی کے شائع ہوجانے کے بعد میاں منظور محمد کی بیوی محمدی بیگم فوت ہوگئی۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے کہا تھا: ''ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے۔ جب تک یہ پیش گوئی پوری نہ ہو۔''
(تذکرہ ص۶۲۲، طبع سوم)

عالم کباب صاحب دنیا میں تشریف فرما نہ ہوئے۔ لہٰذا مرزا قادیانی کی یہ الہامی پیش گوئی سرے سے غلط اور

جھوٹ ثابت ہوئی۔

مرزائیو! کہہ دو کہ محمدی بیگم کے ظلی، بروزی اور روحانی بیٹا پیدا ہوگیا تھا۔ اصلی بیٹا قیامت کے دن تشریف لائے گا۔ اس لئے ہمارے مجدد اور ظلی، بروزی نبی کی بیان کردہ پیش گوئی سچی نکلی۔

دسویں پیش گوئی ...... مرزاغلام احمد کی طاعون کی پیش گوئی

جس سے اس کا اپنا گھر بھی محفوظ نہ رہا

انیسویں صدی کے شروع میں ہندوستان کے مختلف علاقوں میں طاعون کی وبا پھیل گئی۔ جس سے لوگوں میں خوف وہراس کا پایا جانا ایک فطری امر تھا۔ اس وباء میں بہت سے لوگ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ جب مرزاغلام احمد قادیانی کو ان حالات کا علم ہوا کہ ملک کے مختلف حصے طاعون کی گرفت میں آئے ہوئے ہیں تو اس نے دعویٰ کیا کہ میں نے طاعون کے آنے کی پہلے سے خبر دے رکھی تھی۔ سو یہ طاعون خود بخود نہیں آیا۔ بلکہ میں نے اس کے آنے کی دعا کی تھی۔ جو آسمانوں میں سنی گئی اور مبارک خدا نے پورے ملک میں طاعون پھیلا دیا۔ اب اس طاعون سے سارے لوگ تباہ ہو جائیں گے۔ سوائے ان کے جو میری نبوت کو مانیں گے۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے کہ قادیان کے سوا کوئی جگہ محفوظ نہ ہوگی اور جب تک میری رسالت کو تسلیم نہ کرلیں ان سے طاعون کا عذاب ختم نہیں کیا جائے گا۔ مرزاغلام احمد قادیانی نے لکھا کہ: ''براہین احمدیہ کے آخری اوراق کو دیکھا تو ان میں یہ الہام درج تھا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا اور دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ پر خدا اس کو قبول کرے گا اور زور دار حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا۔ اس پر مجھے خیال آیا کہ اس الہام میں ایک پیش گوئی تھی جو اس وقت طاعون پر صادق آرہی ہے اور زور دار حملوں سے طاعون مراد ہے۔'' (ملفوظات احمدیہ ج۷ ص۵۲۲)

یعنی مرزاغلام احمد قادیانی نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو اس وقت اسے کسی نے نہ مانا اس پر خدا کی غیرت کو جوش آیا اور اس نے کئی سالوں پہلے والے الہام کو حقیقت بنادیا۔ مرزابشیر احمد کا کہنا ہے کہ: ''خدا کا قاعدہ ہے کہ بعض اوقات اس قسم کی بیماریوں کو بھی اپنے مرسلین کی صداقت کا نشان قرار دیتا ہے اور (بیماریوں) کے ذریعہ سے اپنی قائم کردہ سلسلوں کو ترقی دیتا ہے۔'' (سلسلہ احمدیہ ص۱۲۰)

مرزاغلام احمد قادیانی کا کہنا ہے کہ یہ طاعون خود بخود نہیں آیا۔ بلکہ درحقیقت اس نے خود طاعون پھیلنے کی دعا کی تھی۔ مرزاقادیانی نے لکھا۔ سو وہ دعا قبول ہوکر ملک میں طاعون پھیل گئی۔ (حقیقت الوحی ص۲۲۴، خزائن ج۲۲ ص۲۳۵)

مرزاغلام احمد قادیانی نے یہ دعا کیوں کی تھی۔ اس کا جواب درج ذیل تحریر میں موجود ہے۔ ''طاعون ہماری جماعت کو بڑھاتی جاتی ہے اور ہمارے مخالفوں کو نابود کرتی جاتی ہے۔ ہر مہینہ میں کم از کم پانچ آدمی اور کبھی ہزار دو ہزار آدمی بذریعہ طاعون ہماری جماعت میں داخل ہوتا ہے۔ اگر دس پندرہ سال تک ملک میں ایسی ہی طاعون رہی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ تمام ملک جماعت سے بھر جائے گا۔ پس مبارک خدا ہے جس نے دنیا میں طاعون کو بھیجا۔ تاکہ اس کے ذریعہ سے ہم بڑھیں اور پھولیں اور ہمارے دشمن نیست ونابود ہوں۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۳ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۵۷۰)

پھر مرزاقادیانی کا یہ اعلان بھی تھا کہ جب تک مرزاقادیانی کو خدا کا رسول نہیں مانا جائے گا۔ یہ طاعون دور نہیں ہوگا۔ مرزاقادیانی نے لکھا: ''جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو مان نہ لیں تب تک طاعون دور نہیں ہوگی۔''

(دافع البلاء ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۲۵)

’’یہ طاعون اس حالت میں فرو ہوگی۔ جب لوگ خدا کے فرستادہ کو قبول کر لیں گے۔‘‘

(دافع البلاء ص۸، خزائن ج۱۸ ص۲۲۸)

یعنی طاعون کے آنے پر مسلمان خوف کے مارے قادیانی ہو جائیں گے اور اپنا گھر بار چھوڑ کر سیدھے قادیان چلے آئیں گے۔ کیونکہ قادیان کے طاعون سے محفوظ رہنے کی پیش گوئی تھی اور خدا نے کہا تھا کہ وہ قادیان کو طاعون سے محفوظ رکھے گا۔ مرزا قادیانی نے لکھا کہ: ’’وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ تاکہ تم سمجھو قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔‘‘ (دافع البلاء ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۲۶)

مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ قادیان کبھی بھی طاعون کی لپیٹ میں نہیں آئے گا؟ اس نے لکھا: ’’بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے۔ قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔‘‘ (دافع البلاء ص۱۰، خزائن ج۱۸ ص۲۳۰)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اعلان کیا کہ یہ بات اسے خدا نے بتائی ہے اور اس پر خدا تعالیٰ کی وحی اتری ہے اور یہ خدا کا وعدہ ہے اور خدا اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور یہ گاؤں اب خدا کی حفاظت کے پہرے میں ہے۔ اس نے لکھا: ’’خدا نے اس گاؤں کو اپنی پناہ میں لے لیا ہے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۴۰۳)

مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ اسے خدا نے یہ وحی بھیجی ہے۔ ’’مَاکَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ انہ اوی القریۃ لو لا الاکرام لھلک المقام‘‘ خدا ایسا نہیں ہے کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے۔ حالانکہ تو ان میں رہتا ہے اور وہ اس گاؤں کو طاعون کی دستبرد اور اس کی تباہی سے بچالے گا۔ اگر تیرا پاس مجھے نہ ہوتا اور تیرا اکرام مدنظر نہ ہوتا تو میں اس گاؤں (قادیان) کو ہلاک کر دیتا۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۴۰۳)

مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ بھی اعلان کر دیا کہ جو مرزائی مرزا قادیانی کی چاردیواری میں آئیں گے وہ طاعون سے بچ جائیں گے۔ مرزا قادیانی نے اس کے لئے خدا کی یہ وحی سنائی۔

’’وہ خدا زمین وآسمان کا خدا ہے۔ جس کے علم اور تصرف سے کوئی چیز باہر نہیں۔ اس نے مجھ پر وحی نازل کی کہ میں ہر ایک ایسے شخص کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو اس گھر کی چاردیواری میں داخل ہوگا۔‘‘

(کشتی نوح ص۲، خزائن ج۱۹ ص۲)

پھر مرزا غلام احمد قادیانی نے اس طاعون کو مخالفین کے لئے عذاب اور خود اپنے لئے رحمت قرار دیا۔ اس نے لکھا کہ: ’’ہمارے لئے طاعون رحمت ہے اور ہمارے مخالفین کے لئے زحمت اور عذاب ہے۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۱، خزائن ج۲۲ ص۵۶۹ حاشیہ)

مرزا غلام احمد قادیانی کے مذکورہ بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ طاعون مرزا قادیانی کے کہنے پر آیا تھا اور اس نے اس لئے طاعون منگوایا کہ دنیا نے ایک نذیر (یعنی مرزا قادیانی) کو قبول نہ کیا تھا۔ سو اب یہ طاعون جہاں جہاں جائے گا۔ مرزا قادیانی کے لئے رحمت ہوگا اور ان کے مخالفین کے لئے زحمت بنے گا۔ اب سب کی خیر اسی میں ہے کہ وہ قادیان چلے آئیں اور مرزا قادیانی کے اپنے گھر میں پناہ لے لیں۔ ورنہ عمریں گذر جائیں گی۔ طاعون جانے کا نام نہیں لے گا اور سب کی جان لے کر چھوڑے گا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی پیش گوئی تھی کہ قادیان اور اس کا گھر طاعون سے بچا رہے گا۔ آیئے دیکھیں کہ اس کی

اس پیش گوئی کا کیا حشر ہوا اور وہ کس طرح جھوٹی نکلی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے گو یہ پیش گوئی کر دی۔ لیکن اسے پھر خوف ہوا کہ کہیں یہ رحمت ہمارے گھر پر زوردار حملہ نہ کر دے۔ چنانچہ اس نے دوائیاں لے کر روزانہ گھر کی صفائی شروع کر دی۔ قادیانی ڈاکٹر محمد اسماعیل کہتے ہیں۔

''حضرت مسیح موعود کو...... خصوصاً طاعون کے ایام میں صفائی کا اتنا خیال رہتا تھا کہ فینائل لوٹے میں حل کر کے خود اپنے ہاتھ سے گھر کے پاخانوں اور نالیوں میں جا کر ڈالتے تھے۔'' (سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۵۹، روایت نمبر ۳۷۹)

مرزا قادیانی کا بیٹا بشیر احمد کہتا ہے: ''بعض اوقات حضرت گھر میں ایندھن کا بڑا ڈھیر لگوا کر آگ بھی جلوایا کرتے تھے تاکہ ضرر رساں جراثیم مر جائیں اور آپ نے ایک بڑی آہنی انگیٹھی منگوائی ہوئی تھی۔ جسے کوئلہ ڈال کر اور گندھک وغیرہ رکھ کر کمروں کے اندر جلایا جاتا تھا اور اس وقت دروازے بند کر دیئے جاتے تھے۔''

(سیرۃ المہدی ج۲ ص ۵۹، بروایت نمبر ۳۷۹)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ طاعون مرزا قادیانی کے حق میں رحمت تھا اور خود انہوں نے خدا سے مانگ رکھا تھا۔ تو پھر اس رحمت کو فینائل لے کر ختم کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ پھر جب کہ خدا نے بتا بھی دیا تھا کہ اس طاعون سے قادیان اور مرزا قادیانی کا گھر پوری طرح بچا رہے گا۔ پھر دوائیں ڈالنا اور ایندھن جلوانا اور گندھک رکھنا یہ سب کن باتوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ مرزا قادیانی کو اپنے خدا پر ہی یقین نہ ہو کہ کہیں وہ ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی اس کی پیش گوئی پوری نہ کرے اور خدا کی یہ رحمت سیدھی اس کے گھر چلی آئے۔ یا پھر مرزا قادیانی کو اپنی باتوں پر خود بھی اعتبار نہ تھا اور وہ جانتے تھے کہ یہ سب باتیں بناوٹی ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو اس رحمت بی بی (طاعون) کا اتنا خوف پیدا ہوا کہ انہوں نے گھر میں گوشت کھانا تک چھوڑ دیا۔

صاحبزادہ بشیر احمد کہتے ہیں۔ ''جب طاعون کا سلسلہ شروع ہوا تو آپ نے اس (بٹیر) کا گوشت کھانا چھوڑ دیا۔ کیونکہ آپ فرماتے تھے کہ اس میں طاعونی مادہ زیادہ ہے۔'' (سیرۃ المہدی ج۱ ص۵۰، بروایت نمبر ۵۶)

آپ ہی سوچیں کہ جب خدا نے مرزا قادیانی کو بشارت سنا دی تھی اور مرزا قادیانی خود اسے اپنے حق میں رحمت قرار دے چکے تھے تو اب موصوف پر اس رحمت کا اتنا خوف کیوں مسلط ہو رہا تھا؟ کیا یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ اس کے اپنے دل میں چور تھا اور انہیں ہر وقت فکر رہتی تھی کہ کہیں یہ رحمت بی بی انہیں اپنی بانہوں میں نہ لے لے۔ مرزا قادیانی کے خوف کا یہ عالم تھا کہ: ''اگر کسی کارڈ کو بھی جو وباء والے شہر سے آتا چھوتے تو ہاتھ ضرور دھو لیتے۔''

(الفضل قادیان مورخہ ۲۸ رمئی ۱۹۳۷ء)

مرزا قادیانی نے خدا سے طاعون منگوا لیا تو لیکن اب وہ خود ان کے قابو میں نہیں آ رہا تھا اور آہستہ آہستہ یہ طاعون قادیان کے قریب ہو گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے حکیم دوستوں کی مدد سے طاعون سے بچاؤ کی دوا تیار کرنی شروع کر دی۔ قادیان کے مفتی محمد صادق نے اپنی ایک تقریر میں اس کا ذکر کیا۔ جو الفضل قادیان میں شائع ہوئی۔ اس کا یہ حصہ دیکھئے۔

''جب ہندوستان میں پیش گوئی کے مطابق طاعون کا مرض پھیلا اور اس کے کیس ہونے لگے تو حضرت مسیح موعود نے اس کے لئے ایک دوا تیار کی۔ جس میں کونین، جدوار، کافور، کستوری، مروارید اور بہت سی قیمتی ادویہ ڈالی گئیں اور کھرل کر کے چھوٹی چھوٹی گولیاں بنا لی گئیں۔ میں نے دیکھا کہ بعض مخالف ہندو بھی آ کر مانگتے تو آپ مٹھی بھر ان کو خندہ پیشانی کے ساتھ عطا کر دیتے۔'' (الفضل قادیان مورخہ ۱۴ را پریل ۱۹۴۶ء)

مرزا قادیانی نے طاعون مخالفین کی ہلاکت کے لئے منگوایا تھا۔ ان کو تو خوش ہونا چاہئے تھا کہ ان کی پیش گوئی پوری ہو رہی ہے۔ مگر یہاں معاملہ اس کے برعکس ہو رہا تھا۔ خود مرزا قادیانی کو اپنی فکر پڑی تھی اور مخالفین کو بھی بچانے کی فکر میں مبتلا ہو گئے تھے۔ سوال یہ ہے کہ وہ تعلّی اور دعوے کہاں گئے؟ کیا یہ خدا پر افتراء نہیں تھا؟ یہ بات خدا کی نہیں تھی۔ اس لئے قادیان میں رحمت بی بی (یعنی طاعون) نے قدم رکھ لیا۔ مرزا بشیر احمد اعتراف کرتا ہے کہ قادیان میں سخت طاعون آیا تھا اور مرزا غلام احمد قادیانی کے پڑوسیوں کی موتیں بھی ہوئیں تھیں۔ اس نے لکھا: ’’قادیان میں طاعون آئی اور بعض اوقات کافی سخت حملے بھی ہوئے۔ مگر اپنے وعدہ کے مطابق خدا نے اسے اس تباہ کن ویرانی سے بچایا جو اس زمانہ میں دوسرے دیہات میں نظر آ رہی تھی۔ پھر خدا نے حضرت مسیح موعود کے مکان کے اردگرد بھی طاعون کی تباہی دکھائی اور آپ کے پڑوسیوں میں کئی موتیں ہوئیں۔‘‘ (سلسلہ احمدیہ ص۱۲۲، مطبوعہ قادیان ۱۹۳۹ء)

قادیانی اخبار الحکم نے مورخہ ۱۰/اپریل ۱۹۰۴ء کی اشاعت میں لکھا: ’’اللہ تعالیٰ کے امر ومنشاء کے ماتحت قادیان میں طاعون مارچ کی اخیر تاریخوں میں پھوٹ پڑا۔ ۴ اور ۶ کے درمیان روزانہ موتوں کی اوسط ہے۔

ان دنوں اخبار اہل حدیث امرتسر نے ۲۲/اپریل ۱۹۰۴ء کی اشاعت میں بھی یہ خبر دی تھی کہ: ’’قادیان میں آج کل سخت طاعون ہے۔ مرزا قادیانی اور مولوی نوردین کے تمام مرید قادیان سے بھاگ گئے ہیں۔ مولوی نوردین کا خیمہ قادیان سے باہر ہے۔‘‘

یہ نہ سمجھئے کہ یہ اخبار مخالفین کے ہیں۔ خود مرزا قادیانی کے اپنے اخبار بدر قادیان کے ایڈیٹر نے لکھا: ’’قادیان میں جو طاعون کی چندواردا تیں ہوئی ہیں۔ ہم افسوس سے بیان کرتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ اس نشان سے ہمارے منکر اور مکذب کوئی فائدہ اٹھاتے اور خدا کے کلام کی قدر اور عظمت اور جلال ان پر کھلتی۔ انہوں نے پھر سخت ٹھوکر کھائی۔‘‘

(اخبار بدر قادیان مورخہ ۲۴/اپریل ۱۹۰۳ء)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ قادیان میں طاعون داخل ہو چکا تھا اور مرزا قادیانی کی رحمت بی بی بہت سے قادیانیوں کا شکار کر چکی تھی۔ بجائے اس کے کہ قادیانی اس سے عبرت حاصل کرتے اور مرزا قادیانی پر دوبول پڑھتے الٹا مخالفوں پر برسنے لگے کہ انہیں عبرت حاصل کرنی چاہئے تھی۔ ان بھلے مانسوں سے کوئی پوچھے کہ قادیان میں طاعون کے نہ آنے کی پیش گوئی مرزا قادیانی کی تھی یا ان کے مخالفین کی؟ کچھ دنوں بعد جب طاعون کی شدت میں کمی آئی تو مرزا قادیانی نے لکھا: ’’آج کل ہر جگہ مرض طاعون زوروں پر ہے۔ اس لئے اگرچہ قادیان میں نسبتاً آرام ہے۔‘‘

(اخبار بدر قادیان مورخہ ۱۹/دسمبر ۱۹۰۲ء)

مرزا قادیانی کے اس اعتراف سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے خدا کی یہ بات غلط ہوئی کہ قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا۔ اگر یہ بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی تو قادیان کبھی طاعون کا شکار نہ ہوتا۔ اللہ کی بات سچی ہوتی ہے اور وہ اپنے مقبولوں کو کبھی بے عزت نہیں کیا کرتا۔

مرزا قادیانی نے بار بار لکھا کہ انہیں خدا نے بذریعہ وحی بتایا ہے کہ قادیان چونکہ اس کے نبی کی تخت گاہ ہے۔ اس لئے وہ محفوظ رہے گا۔ مگر مرزا قادیانی کا یہ نادان مرید کس طرح دجل وفریب دیتا ہے۔ اسے ملاحظہ کیجئے اس نے لکھا: ’’قادیان میں طاعون حضرت مسیح کے الہام کے ماتحت برابر کام کر رہی ہے۔‘‘ (اخبار بدر قادیان مورخہ ۱۶/مئی ۱۹۰۳ء)

حالانکہ لکھنا یہ چاہئے تھا کہ مرزا قادیانی کی پیش گوئی کے مطابق قادیان میں طاعون کا نام ونشان نہیں ہے۔ مگر

لکھا یہ جارہا ہے کہ قادیان میں طاعون اس لئے اپنا کام کررہا ہے کہ مرزا قادیانی نے قادیان میں طاعون کے آنے کی پیش گوئی کی تھی۔ کیا یہ کھلا جھوٹ نہیں؟ افسوس کہ مرزا قادیانی اس پر کچھ نہ بولے اور اپنے مرید کی اس غلط بیانی اور دجل کی داد دیتے رہے۔ کیونکہ اس میں ان کا اپنا ہی بھلا تھا۔

پھر مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا تھا کہ جو قادیان میں آئے گا وہ طاعون سے بچا رہے گا اور اب نوبت یہاں تک آ گئی کہ خود مرزا قادیانی قادیان چھوڑ کر بھاگ آئے اور اس نے ایک کھلے باغ میں پناہ لے لی۔ یہاں سے اس نے ایک سیٹھ کے نام خط لکھا کہ: ”میں اس وقت تک مع اپنی جماعت کے باغ میں ہوں۔ اگرچہ اب قادیان میں طاعون نہیں ہے۔ لیکن اس خیال سے کہ جو زلزلہ کی نسبت مجھے اطلاع دی گئی ہے۔ اس کی نسبت میں توجہ کر رہا ہوں۔ اگر معلوم ہوا کہ وہ واقعہ جلد اترنے والا ہے تو اس واقعہ کے ظہور کے بعد قادیان واپس چلے جائیں گے۔ بہرحال دس یا پندرہ جون تک میں اسی باغ میں ہوں۔“ (مکتوبات احمدیہ ج۵ ص۳۹)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ قادیان سے طاعون کے ختم ہونے کے باوجود مرزا قادیانی قادیان واپس جانے سے ڈرتے تھے کہ کہیں کسی کونے میں ”رحمت بی بی“ بیٹھی نہ ہو اور وہ ہلکا پھلکا حملہ ہی نہ کر دے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے کئی مریدوں نے محسوس کیا کہ مرزا قادیانی طاعون کے خوف سے قادیان سے بھاگ گئے ہیں۔ جب مرزا بشیر الدین محمود کو پتہ چلا تو اس نے کہا کہ اس قسم کی باتیں کرنے والے بے وقوف ہیں۔ مرزا بشیر الدین کہتا ہے کہ: ”کئی بے وقوف کہہ دیا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود طاعون سے ڈر کر باغ میں چلے گئے اور تعجب ہے کہ بعض احمدیوں کے منہ سے بھی یہ بات سنی ہے۔ حالانکہ طاعون کے ڈر سے حضرت نے کبھی اپنا گھر نہیں چھوڑا۔ اس وقت چونکہ زلازل سے متعلق آپ کو کثرت سے الہامات ہو رہے تھے۔ اس لئے ...... الخ!“ (الفضل قادیان مورخہ ۱۱؍مئی ۱۹۳۴ء)

مرزا قادیانی نے خدا سے طاعون کا یہ عذاب اس لئے مانگا تھا کہ مرزا قادیانی کی جماعت ترقی کرے اور ان کے مخالفین نیست و نابود ہو جائیں۔ مگر حالت یہ ہوگئی کہ مرزا قادیانی کے معتقدین یکے بعد دیگرے نیست و نابود ہو رہے تھے۔ لاہور کے پیر بخش پنشنر پوسٹ ماسٹر نے مرزا قادیانی کے ان خصوصی مریدوں کے نام لکھے ہیں جو طاعون سے مرے تھے۔ لکھتے ہیں:

”بڑے بڑے مرزائی طاعون سے ہلاک ہوئے۔ مثلاً مولوی برہان الدین جہلمی، محمد افضل ایڈیٹر البدر، اور اس کا لڑکا، مولوی عبدالکریم سیالکوٹی، مولوی محمد یوسف سنوری، عبداللہ سنوری کا بیٹا، ڈاکٹر بوڑے خان، قاضی ضیاء الدین، ملاں جمال الدین سیدوالہ، حکیم فضل الٰہی، مرزا افضل بیگ وکیل، مولوی محمد علی ساکن زیرہ، مولوی نور احمد ساکن لودھی ننگل، ڈنگہ کا حافظ...... (تردید نبوت قادیانی ص۹۶، مطبوعہ جنوری ۱۹۲۵ء)

مرزا قادیانی اپنے مریدوں کی موت سے بہت پریشان تھا۔ چنانچہ اس خوف سے کہ کہیں اس کی جماعت کی ترقی معکوس میں نہ ہو۔ یہ فتویٰ جاری کر دیا کہ قادیانی میت کو نہ غسل دیا جائے، نہ کفن پہنایا جائے۔ چار آدمی اس کا جنازہ لے کر چلیں اور سو گز کے فاصلے سے اس کی نماز جنازہ ادا کر کے اسے دفن کر دیا جائے۔ فتویٰ ملاحظہ کیجئے۔

”جو خدانخواستہ اس بیماری میں مر جائے...... ضرورت غسل کی نہیں اور نہ نیا کپڑا پہنانے کی ضرورت ہے...... چونکہ مرنے کے بعد میت کے جسم میں زہر کا اثر زیادہ ترقی پکڑتا ہے۔ اس واسطے سب اس کے گرد جمع نہ ہوں۔ حسب ضرورت دو تین آدمی اس کی چارپائی کو اٹھائیں اور باقی سب دور کھڑے ہو کر مثلاً ایک سو گز کے فاصلہ پر جنازہ پڑھیں۔“

(مندرجہ الفضل قادیان مورخہ ۲۱؍مارچ ۱۹۱۵ء)

سو قادیان میں مرزا قادیانی کے مریدوں کے جنازہ اٹھ رہے تھے اور قادیانی عوام سوالیہ نظروں سے مرزا قادیانی کی طرف دیکھ رہے تھے۔ دوسری طرف مخالفین یہ اعتراض کررہے تھے کہ خدا کا وہ وعدہ کہاں گیا۔ جس میں قادیان کو اور قادیانیوں کو طاعون سے بچانے کی بشارت سنائی گئی تھی؟ مرزا قادیانی کے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا۔ کیونکہ میت ان کے سامنے تھی۔ جنازے اٹھ رہے تھے۔ گھروں میں کہرام مچا ہوا تھا۔ مرزا قادیانی نے مخالفین کے اعتراض کے جواب میں جو مؤقف پیش کیا پہلے اسے ملاحظہ کیجئے۔

”اگر خدانخواستہ کوئی شخص ہماری جماعت سے اس مرض سے وفات پا جائے تو گو وہ ذلت کی موت ہوئی۔ لیکن ہم پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اللہ کا ہماری جماعت سے وعدہ ہے کہ وہ متقی کو اس سے بچائے گا۔“

(ملفوظات احمدیہ ج۷ ص۴۹۲)

مرزا قادیانی نے تسلیم کیا کہ طاعون کی موت ذلت کی موت ہے۔ مگر چونکہ قادیانی اس کا شکار ہورہے تھے۔ اس لئے اس کی یہ تاویل کرلی کہ خدا نے سب قادیانیوں کو بچانے کا وعدہ نہیں کیا۔ صرف متقیوں کو بچانے کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن جب اس سے بھی کام نہ بنا تو اب صاف کہہ دیا کہ جو قادیانی اس ذلت کی موت مرتا ہے وہ تو مرزا قادیانی کی جماعت میں سے ہی نہیں۔ اس لئے ان پر اعتراض کہاں رہا۔ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

مرزا قادیانی کہتے ہیں: ”اگر ہماری جماعت کا کوئی شخص طاعون سے مرجائے اور اس وجہ سے ہماری جماعت کو ملزم گردانا جائے تو ہم کہیں گے کہ یہ محض دھوکہ اور مغالطہ ہے۔ کیونکہ طاعون ثابت کرتی ہے کہ وہ فی الحقیقت جماعت سے الگ تھا۔“ (ملفوظات احمدیہ حصہ۶ ص۳۵۸)

لیجئے! قصہ تمام شد!! مرزا قادیانی کا یہ بیان قادیانی عوام پر بجلی بن کر گرا۔ ایک طرف تو ان کے گھر ماتم کدہ بنے ہوئے تھے۔ اس حالت میں مرزا قادیانی پر لازم تھا کہ مرنے والے قادیانی کے گھر جاتے اور ان سے تعزیت کرتے۔ انہیں تسلی دیتے۔ مرزا قادیانی نے سرے سے ہی ان مرنے والے قادیانیوں کو جماعت سے الگ قرار دے دیا۔ آپ ہی سوچیں کہ جن لوگوں نے اپنی زندگی بھر کی کمائی مرزا قادیانی کو دے دی تھی اور وہ اپنے خون پسینے کی کمائی سے مرزا قادیانی کا گھر پال رہے تھے۔ اگر وہ اس حادثہ کا شکار ہوگئے تو محض اپنے جھوٹ کو بچانے کے لئے ان غریب قادیانیوں کو جماعت سے خارج بتانا کیا ظلم وزیادتی نہیں ہے؟ اور کیا یہ ان کے زخموں پر مزید نمک پاشی کرنا نہیں؟ کیا یہ ان دکھی گھر والوں پر حملہ نہیں؟

مرزا غلام احمد قادیانی کے اس اعلان سے کہ وہ قادیانی جماعت سے نہ تھے۔ کئی قادیانی اکھڑنے لگے اور مرزا قادیانی کے چندوں کا سلسلہ کم ہونے لگا۔ جب مرزا قادیانی کو معلوم ہوا کہ ان کے اس بیان سے کئی قادیانی جماعت سے نکل کر مخالفین کی صف میں جارہے ہیں تو اس نے ایک نیا اعلان جاری کیا کہ جو قادیانی طاعون کی موت کا شکار ہوں وہ تو شہید کہلائیں گے اور ان کی شہادت کو حضور ﷺ کے صحابہ کرام ؓ کی شہادت کے مثل بتانے تک سے دریغ نہ کیا۔ مرزا قادیانی نے لکھا: ”بعض نادان کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے بعض لوگ بھی طاعون سے ہلاک ہوئے ہیں...... ہم ایسے متعصبوں کو یہ جواب دیتے ہیں کہ ہماری جماعت میں سے بعض لوگوں کا طاعون سے فوت ہونا بھی ایسا ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے بعض صحابہ ؓ لڑائیوں میں شہید ہوتے تھے۔“ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۱، خزائن ج۲۲ ص۵۶۸)

قادیانی عوام مرزا قادیانی کی یہ دورنگی چال دیکھیں کہ پہلے تو یہ کہہ کر قادیانیوں کو تسلی دی گئی کہ طاعون قادیانیوں کے حق میں خدا کی رحمت ہے اور اس سے سلسلہ کی ترقی ہوگی۔ جب کہ مخالفین تباہ ہوں گے۔ مگر جب طاعون سے خود

قادیانی فوت ہونے لگے تو مرزا قادیانی نے اپنی بات کی لاج رکھنے کے لئے یہ کہا کہ وہ متقی نہ تھے۔ جب اس سے بھی کام نہ بنا تو صاف کہہ دیا کہ وہ جماعت سے خارج تھے۔ اس لئے وہ طاعون کا شکار ہوئے۔ مگر جب چندوں میں کمی ہونے لگی اور قادیانی مرزا قادیانی سے علیحدہ ہونے لگے تو جھٹ بات بدل دی اور کہا کہ یہ نہ صرف شہید ہیں بلکہ صحابہ ﷡ کی مثل ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

کیا اس دو چہرے والے آدمی سے جس کو حدیث میں منافق کہا گیا ہے۔ کچھ بھی خیر کی توقع ہوسکتی ہے؟ بڑا ہی بدنصیب ہے وہ شخص جو ان حقائق کے دیکھنے کے بعد بھی مرزا قادیانی کو خدا کا نبی اور اس کا رسول مانے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ!

ہماری مذکورہ گذارشات کا حاصل یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے ''قادیان'' کے بارے میں جو پیش گوئی کی تھی کہ خدا تعالیٰ اسے محفوظ رکھے گا وہ پیش گوئی غلط نکلی اور قادیان میں طاعون پھیلا۔ پھر کئی قادیانی اس کا شکار ہوئے اور مرزا قادیانی نے خود قادیان سے بھاگنے میں عافیت سمجھی اور ایک باغ میں جا کر چھپ گئے۔

رہا یہ سوال کہ کیا مرزا قادیانی کا اپنا گھر جسے انہوں نے ''کشتی نوح'' قرار دیا تھا اور اس کی تعمیر کے لئے چندہ بھی کیا تھا۔ اس طاعون سے محفوظ رہا؟ مرزا قادیانی کے خطوط بتاتے ہیں کہ نہیں۔ اگر ان کا گھر محفوظ ہوتا تو وہ گھر چھوڑ کر کبھی باہر نہ جاتے اور نہ اپنے گھر میں دوائیں ڈال ڈال کر اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو بچانے کی فکر کرتے۔ مرزا قادیانی کا یہ بیان قادیانیوں کے لئے مقام عبرت ہے کہ: ''طاعون کے دنوں میں جب کہ قادیان میں طاعون کا زور تھا۔ میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوگیا اور ایک سخت تپ محرقہ کے رنگ میں چڑھا۔ جس سے لڑکا بالکل بے ہوش ہوگیا۔''

(حقیقت الوحی ص۸۴، خزائن ج۲۲ ص۸۷)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا قادیانی کے گھر میں یہ طاعون داخل ہوا تھا۔ مرزا قادیانی کا اعتراف ملاحظہ کیجئے۔ مورخہ ۱۰/اپریل ۱۹۰۴ء کو نواب محمد علی خان کے نام لکھے گئے خط کا یہ حصہ دیکھئے۔ ''بڑی غوثاں (نوکرانی کا نام) کو تپ ہوگیا تھا۔ اس کو گھر سے نکال دیا ہے۔ لیکن میری دانست میں اس کو طاعون نہیں ہے۔ احتیاطاً نکال دیا ہے۔ ماسٹر محمد دین کو تپ ہوگیا اور گلٹی نکل آئی۔ اس کو بھی باہر نکال دیا ہے۔ میں تو دن رات دعا کر رہا ہوں اور اس قدر زور اور توجہ سے دعا کی گئی کہ بعض اوقات ایسا بیمار ہوگیا کہ یہ وہم گذرا کہ شاید دو تین منٹ جان باقی ہے اور خطرناک آثار ظاہر ہوگئے۔'' (مکتوبات احمدیہ ج۵ ص۱۱۵)

لاہور کے پیر بخش پنشنر پوسٹ ماسٹر لکھتے ہیں: ''خاص مرزا قادیانی کے گھر میں عبدالکریم اور پیراں دتہ طاعون سے ہلاک ہوئے۔'' (تردید قادیانی ص۹۶)

مرزا قادیانی کے خدا نے بذریعہ وحی بتایا تھا کہ اس کی چاردیواری طاعون سے محفوظ رہے گی۔ لیکن مرزا قادیانی کی چاردیواری بھی محفوظ نہ رہی۔ اگر انہیں واقعی اس وحی پر یقین ہوتا تو وہ اپنے نوکر اور نوکرانی کو کبھی گھر سے باہر نہ نکالتا۔ ان دونوں کا طاعون کی لپیٹ میں آنا اور مرزا قادیانی کا گھبرا کر دونوں کو نکال دینا واضح کرتا ہے کہ مرزا قادیانی کی یہ رحمت بی بی (طاعون) اس کے گھر قدم رنجہ فرما چکی تھی۔ معلوم نہیں مرزا قادیانی نے گھر بلائے مہمان کو بار بار نکالنے کی کوشش کیوں کی اور وہ کیوں فینائل ڈال کر اسے ختم کرنے کی سازشیں کرتے رہے؟

مرزا قادیانی کا یہ خوف اور ان کی یہ احتیاط اور بچاؤ کی متعدد ترکیبیں ثابت کرتی ہیں کہ مرزا قادیانی اپنی پیش گوئی میں جھوٹے تھے اور انہوں نے جھوٹ بول کر اپنے لئے لعنت کا داغ خریدا۔ یہ الفاظ ان کے ہیں اور ہم انہی کے الفاظ انہی کی نذر کرتے ہیں۔

’’خدا پر جھوٹ باندھنا لعنت کا داغ خریدنا ہے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات ج ۲ص ۴۱۸، تریاق القلوب ص ۱۱۹، خزائن ج ۱۵ص ۴۰۹)

آپ ہی فیصلہ کریں کہ جو خدا پر جھوٹ باندھ کر لعنت کا داغ خریدتا ہے تو کیا یہ داغ اسے نہیں ملے گا۔ جو اس جھوٹ کو نہ صرف یہ کہ مانتا ہے۔ بلکہ اس جھوٹے کو خدا کا مامور قرار دینے سے بھی باز نہیں آتا۔ قادیانی عوام سوچیں کہ لعنت کا داغ خریدنا عقلمندی ہے؟

زلزلہ

’’زندگی میں اس کا ظہور نہ ہوا تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۹۳، خزائن ج ۲۱ص ۲۵۳)

مرزا قادیانی کے اس بیان پر قادیانیوں نے سکھ کا سانس لیا کہ اب بات کسی کنارے لگی ہے۔ اگر یہ زلزلہ مرزا قادیانی کی زندگی میں نہ آیا اور مخالفین کو دھکا نہیں لگا تو پھر قادیانیوں کی خیر نہیں۔ زلزلہ کا نہ آنا نہ صرف یہ کہ قادیانیوں کے لئے قیامت کا نمونہ ہوگا۔ بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا پرلے درجے کا جھوٹا ہونا اور اللہ پر جھوٹ باندھنا بھی سب پر کھل جائے گا۔ مرزا قادیانی اور ان کے اصحاب زلزلہ آنے کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ لیکن زلزلہ کو نہ آنا تھا نہ وہ آیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے (براہین احمدیہ حصہ پنجم ۱۹۰۵ء) میں لکھنی شروع کی اور اس کا ضمیمہ اس کے بھی بعد لکھا۔ یہ کتاب مورخہ ۱۵؍اکتوبر ۱۹۰۸ء کو (یعنی مرزا قادیانی کے فوت ہونے کے تقریباً پانچ مہینے کے بعد) شائع ہوئی۔ آپ کسی بھی قادیانی سے دریافت کریں کہ کیا مرزا قادیانی کی یہ پیش گوئی پوری ہوئی تھی؟ کیا (براہین احمدیہ حصہ پنجم) کی مذکورہ عبارت لکھنے کے بعد مرزا قادیانی کی زندگی میں یہ زلزلہ آیا تھا؟ اگر نہیں آیا اور یقیناً نہیں آیا تو آپ ہی بتائیں کہ مرزا قادیانی پر آنے والی زلزلہ کی بار بار وحی اختراعی یا شیطانی نہیں تو اور کیا تھی؟ اگر یہ بات رحمانی ہوتی تو خدا تعالیٰ کی یہ بات ضرور پوری ہوتی اللہ تعالیٰ اپنی بات ہمیشہ پوری کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی یہ بات اس لئے پوری نہیں ہوئی کہ وہ مفتری اور کذاب تھا۔ سو خدا تعالیٰ نے اسی دنیا میں اسے ذلیل ورسوا کر دیا۔

ہم قادیانی عوام سے گذارش کریں گے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی اس عبارت کو پھر سے پڑھیں اور خود فیصلہ کریں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی بات میں سچا تھا یا یہ جھوٹ کا کاروبار تھا۔ جو اس نے چلا رکھا تھا۔ مرزا قادیانی نے لکھا: ’’آئندہ زلزلہ کی نسبت جو پیش گوئی کی گئی ہے وہ کوئی معمولی پیش گوئی نہیں۔ اگر وہ آخر کو معمولی بات نکلی یا میری زندگی میں اس کا ظہور نہ ہوا تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۲، خزائن ج ۲۱ص ۲۵۳)

مرزا قادیانی کے دعویٰ کے مطابق ان کی زندگی میں زلزلہ نہیں آیا اور مرزا قادیانی بقلم خود کذاب ٹھہرے اور انہوں نے یہ فیصلہ دے دیا کہ وہ خدا کی طرف سے نہیں۔ اب بھی اگر قادیانی عوام مرزا قادیانی کو خدا کی طرف سے آیا ہوا مانیں تو یہ ان کی بدبختی اور بدنصیبی نہیں تو اور کیا ہے؟ فاعتبروا یا اولی الابصار!

گیارھویں پیش گوئی ...... مرزا غلام احمد قادیانی کی عمر کی پیش گوئی

جس کو سچ ثابت کرنے میں قادیانی ناکام رہے ہیں

انسان کے اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ اس کی عمر کا فیصلہ فرما دیتے ہیں اور جب وقت مقرر آجاتا ہے تو اسے اس دنیا سے واپس جانا پڑتا ہے۔ اس پہلو سے اگر کسی کی عمر بڑی ہو یا چھوٹی کوئی قابل تعجب بات نہیں ہوتی اور نہ

اس پر کبھی اس نے مناظرہ ومباحثہ کے چیلنج دیئے ہیں اور نہ کسی نے اسے حق وباطل کا معیار بنایا ہے۔ کیونکہ یہ وہ مسئلہ ہے جس کا علم سوائے خدا کے کسی کو نہیں ہوتا۔ اب اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ اسے خدا نے بتادیا ہے کہ اسے عمر کے اتنے سال ملیں گے اور وہ لوگوں کو اس کی اطلاع کرے اور اسے اپنے سچ اور جھوٹ کا معیار بنائے تو لازماً ہر شخص کو جستجو ہوگی کہ اس کی عمر دیکھی جائے اور اسے اس کے اپنے دعویٰ پر پرکھا جائے کہ آیا وہ اپنی بات میں سچ کہہ رہا ہے یا یہ کذب محض ہے۔

مرزاغلام احمد قادیانی اس اعتبار سے واقعی اپنی مثال آپ تھا کہ وہ اپنے دعویٰ کو منوانے کے لئے بے تکی سی پیش گوئیاں کردیتا تھا۔ جب لوگ اس پیش گوئی کی تحقیق میں اترتے اور اسے جھوٹا قرار دیتے تو مرزاغلام احمد قادیانی فوراً اپنی بات کی تاویل کردیتا اور بحث پھر ایک دوسرا موضوع اختیار کر لیتی۔ سب دیکھتے کہ مرزاغلام احمد قادیانی جھوٹ پر جھوٹ بول رہا ہے اور اس کی پیش گوئی غلط ہوئی ہے۔ مگر نہ اسے توبہ کی توفیق ہوتی اور نہ اسے سچ کا سامنا کرنے کی ہمت ہوتی۔

مرزاغلام احمد قادیانی جب اپنی پیش گوئیوں میں ناکام ہوتا گیا تو اب اسے ایک نئی پیش گوئی کی سوجھی۔ یہ پیش گوئی اس کی اپنی عمر کی پیش گوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے کسی نبی تو کجا خدا کے کسی مقربین نے بھی کبھی اس قسم کی کوئی پیش گوئی نہیں کی کہ میں اگر اتنی عمر پا کر مروں گا تو میں سچا ہوں گا ورنہ تم مجھے جھوٹا سمجھنا۔ لیکن قادیان کے مرزاغلام احمد قادیانی نے واقعی یہ پیش گوئی کردی۔ مرزا قادیانی نے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے یہ خبر دی ہے: ”وتری نسلاً بعیدا ولنحیینك حیٰوة طیبة ثمانین حولا اوقریباً من ذالك“ (ازالہ اوہام ص۶۳۵، خزائن ج۳ص۴۴۳)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرزاغلام احمد قادیانی کو اسی سال یا اس کے قریب قریب عمر پانے کی خبر دی۔ یہ محض خبر نہیں تھی۔ خدا کی طرف سے بشارت بھی تھی۔ مرزاغلام احمد قادیانی کہتا ہے۔ ”فبشرنا ربنا بثمانین سنة من العمر وھو اکثر عددا“ میرے رب نے مجھے بشارت دی ہے کہ تیری عمر اسی برس یا اس سے زیادہ ہوگی۔“

(مواہب الرحمٰن ص۲۱، خزائن ج۱۹ص۲۳۹)

مرزاغلام احمد قادیانی نے یہی بات اپنی دوسری کتاب (نشان آسمانی ص۱۳) پر بھی لکھی ہے۔ مرزاغلام احمد قادیانی کے بعض معتقدین کو جب اس بشارت کی خبر ملی تو انہوں نے خیال کیا کہ شاید مرزاغلام احمد قادیانی کو اس کا وہم ہوا ہو۔ مرزا قادیانی کو ان کی بات کی اطلاع ہوئی تو اس نے کہا کہ یہ وہم نہیں ہے۔ خدا نے اسے یہ بات کھلے لفظوں میں بتائی ہے۔

”خدا نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ سال کم۔“ (براہین احمدیہ حصہ۵ص۹۷، خزائن ج۲۱ص۲۵۸)

مرزاغلام احمد قادیانی کے مخالفین کو جب اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے مرزاغلام احمد قادیانی کی کھلی تردید کی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ اس قسم کی باتوں سے منزہ اور پاک ہیں۔ یہ سب مرزا کی اپنی دماغی اختراع ہے۔ مرزاغلام احمد قادیانی کو جب ان کی بات کی خبر پہنچی تو اس نے جواب میں لکھا کہ: ”اس طرح ان لوگوں کے منصوبوں کے برخلاف خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں ۸۰ برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کروں گا۔ تاکہ لوگ کمی عمر سے کاذب ہونے کا نتیجہ نہ نکال سکیں۔“

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۸، خزائن ج۱۷ص۴۴، اربعین نمبر۳ص۵۲، خزائن ج۱۷ص۳۹۴)

قبل اس کے ہم مرزا قادیانی کی عمر پر کچھ بحث کریں۔ قارئین اس پر غور کریں کہ کیا یہ بات خدا کی ہوسکتی ہے؟ ایک ایسی وحی جس کے بھیجنے والے کو بھی پتہ نہیں کہ وحی پانے والے شخص کی عمر آخر کتنی ہوگی؟ اسی برس، دو چار کم یا دو چار

زیادہ۔ کیا خدا کو معلوم نہیں تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کس تاریخ کو کس دن کتنے بجے کتنے منٹ اور کتنے سیکنڈ پر مرے گا؟ اگر اسے معلوم تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو صبح ساڑھے دس بجے آنجہانی ہوگا تو اس نے تاریخ وفات کیوں نہ بتائی۔ یہ دوچار کم یا دوچار زیادہ کا بار بار مذاق کس لئے کیا؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو یہ وحی اس نے بھیجی ہے جسے خود بھی معلوم نہیں کہ مرزا قادیانی کے پاس موت کا فرشتہ کب آنے والا ہے۔ مگر افسوس کہ مرزا قادیانی اپنی عمر کی بحث کو خواہ مخواہ سچ اور جھوٹ کا معیار بنانے لگ گئے اور یوں اپنے ہاتھوں اپنی رسوائی کا سامان تیار کر لیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اسی برس یا اس سے کم زیادہ عمر پانے کی پیش گوئی کی تھی۔ اب اس کی تشریح بھی اسی سے سنئے۔ اس نے لکھا کہ:

''جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ تو چوہتر اور چھیاسی کے اندر اندر عمر کی تعین کرتے ہیں۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۶، خزائن ج ۲۱ ص ۲۵۹)

یعنی اگر مرزا قادیانی ۷۴ اور ۸۶ سال کے اندر مر گئے تو بات قابل فہم ہوگی اور اس کی پیش گوئی پوری سمجھی جائے گی اور اگر اس سے پہلے وہ آنجہانی ہو جائیں تو یہ اس کے جھوٹا ہونے پر ایک اور مہر ثابت ہوگی۔ صاف اور سیدھی بات یہ ہے کہ کسی شخص کی عمر معلوم کرنے کے لئے اس کی تاریخ ولادت اور سال وفات دیکھ لینا چاہئے۔ اس کے لئے کسی لمبے چوڑے علم کی ضرورت نہیں ہے۔

مسلمانوں اور قادیانیوں میں اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی مورخہ ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو آنجہانی ہوئے ہیں۔ اب صرف یہ معلوم کرنا باقی ہے کہ مرزا قادیانی کس سال پیدا ہوئے تھے؟ بجائے اس کے کہ ہم کچھ کہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی تحریرات سے اس کا فیصلہ کر لیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے حالات میں لکھتا ہے:

''میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس یا سترھویں برس میں تھا اور ابھی رِشی وبروت کا آغاز نہیں تھا۔'' (کتاب البریہ ص ۱۵۹ حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۱۷۷)

یہ مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی تحریر ہے۔ اس میں کہیں بھی کوئی پیچیدگی نہیں اور نہ تقریباً وغیرہ کے الفاظ ہیں نہ یہ لکھا ہے کہ یہ بات تخمینی ہے۔ صاف اور صریح لفظوں میں سال ولادت ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء لکھا ہوا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اس بات کی تائید اس سے بھی کی ہے کہ جب اس کے والد مرزا غلام مرتضٰی فوت ہوئے تو اس کی عمر ۳۴، ۳۵ برس کی تھی۔ اس نے کہا: ''میری عمر ۳۴، ۳۵ برس کی ہوگی جب والد صاحب کا انتقال ہوا۔''

(کتاب البریہ ص ۱۷۴، خزائن ج ۱۳ ص ۱۹۲)

مرزا غلام مرتضٰی کا انتقال ۱۸۷۴ء میں ہوا۔ اس کا اقرار مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب (نزول المسیح ص ۱۱۶، خزائن ج ۱۸ ص ۴۹۴) پر کیا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کی ولادت ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہی ہوئی تھی۔ پھر مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک اور عنوان سے بھی اپنے سال ولادت کی خبر دی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے تھے۔ ''جب سلطان احمد پیدا ہوا اس وقت ہماری عمر صرف سولہ سال کی تھی۔''

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۲۷۳، بروایت ۲۸۳)

یہ بات صرف مرزا بشیر احمد ہی نہیں کہتے بلکہ قادیانیوں کے سب سے محتاط شخص اور مرزا قادیانی کے قریبی دوست مولوی شیر علی بھی کہتے ہیں۔ مرزا بشیر احمد کا بیان ہے کہ اس کا بھائی یعنی سلطان احمد ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوا۔ دیکھئے

(سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۱۵۰، روایت نمبر ۴۶۷) اس حساب سے مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا تھا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا سال ولادت ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء تھا اور سال وفات ۱۹۰۸ء۔ اب آپ حساب کر لیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کل کتنی عمر پائی تھی؟ اگر سال ولادت ۱۸۳۹ء تسلیم کیا جائے تو کل عمر ۶۹ سال بنتی ہے اور ۱۸۴۰ء مان لی جائے تو کل عمر ۶۸ سال کی ہوئی ہے۔

اب مرزا غلام احمد قادیانی پر ہوئی وحی اور بشارت نیز خدائی وعدہ کو پھر ایک مرتبہ پڑھ لیجئے۔ ’’تیری عمر اسی برس کی ہوگی یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔‘‘

اگر چوہتر سال مانیں تو پانچ سال کم اور اسی سال مانیں تو پورے گیارہ سال کم اور چھیاسی سال مانیں تو پورے سترہ سال کم ہیں۔ اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ الہامی پیش گوئی درست ہوئی یا یہ بھی دیگر پیش گوئیوں کی طرح جھوٹی ثابت ہوئی۔ ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا غلام احمد قادیانی کی وفات پر قادیانیوں کو توبہ کر کے مسلمانوں کی صف میں شامل ہو جانا چاہئے تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا کذاب ہونا سب پر کھل چکا تھا۔ مگر افسوس کہ انہوں نے دجل وفریب کا راستہ اختیار کیا اور مرزا غلام احمد قادیانی کے سال ولادت میں تبدیلیاں کرنی شروع کر دیں۔ جہاں جہاں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنا سال ولادت لکھا اس کی تاویل کی۔ جہاں سے صحیح بات معلوم ہوتی تھی اس میں دجل کی راہ چلائی۔ جو لوگ خود اپنے ہاتھوں مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں اس کا سال ولادت ۱۸۳۹ء بتاتے رہے بعد میں وہی لوگ اپنی تحریر بدلتے رہے۔ انہیں یہ تبدیلی کی ضرورت محض اس لئے پیش آئی کہ کسی نہ کسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی کا سال ولادت وہ بتایا جائے جس سے مرزا قادیانی کی پیش گوئی پوری ہو جائے۔ کیا یہ کھلا دجل نہیں؟ اور کیا یہ قادیانی عوام سے سچی بات کو چھپانے کی ایک ناکام کوشش نہیں؟ بعض قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنا سال ولادت اس وقت بتایا جب وہ مراحل نبوت طے کر رہا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ ان کی یہ بات پہلی زندگی کی ہو۔ جو ہمارے لئے حجت نہیں۔ ہاں ۱۹۰۱ء اور اس کے بعد کی کوئی تحریر ہو تو قابل غور ہو سکتی ہے؟

جواباً گذارش ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب ’’نزول المسیح‘‘ ۱۹۰۲ء کی تصنیف ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی عمر کے بارے میں جو پیش گوئیاں کی تھیں۔ اس میں الہام وحی بشارت اور وعدہ کے الفاظ موجود ہیں۔ اگر قادیانیوں کو اس سے بھی تسلی نہ ہو تو ہم مرزا غلام احمد قادیانی کا وہ بیان بھی پیش کئے دیتے ہیں جو اس نے ۱۶ر مئی ۱۹۰۱ء کو گورداسپور کی عدالت میں مرزا نظام الدین کے مقدمہ میں بطور گواہ کے دیا تھا۔ اس نے بھری عدالت میں کہا: ’’اللہ تعالیٰ حاضر ہے۔ میں سچ کہوں گا۔ میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہے۔‘‘ (قادیانی اخبار الحکم ج ۵ نمبر ۲۹، منظور الہٰی ص ۲۴۱، مرتبہ منظور الہٰی قادیانی)

مرزا غلام احمد قادیانی کی وفات ۱۹۰۸ء ہے۔ اگر ۱۹۰۱ء میں مرزا قادیانی ساٹھ سال کے تھے تو ۱۹۰۸ء میں کتنے سال کے ہوئے۔ اتنی بات سے تو مرزا طاہر اور مرزا مسرور وغیرہ بے خبر نہ ہوں گے۔

قادیانی علماء اور خلفاء نے مرزا غلام احمد قادیانی کی اس پیش گوئی میں تحریف وتاویل کے بڑے عجیب کرتب دکھائے ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ سب کے سب اس پیش گوئی سے بہت پریشان ہیں اور یہ لوگ اسے جس قدر ۸۰ سال والی پیش گوئی کے قریب لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ مسئلہ ان کے لئے اتنا ہی زیادہ پیچیدہ ہو جاتا ہے اور ان سے بات بنائے نہیں بنتی...... اور مرزا غلام احمد قادیانی کا کذاب ہونا اور روشن ہو جاتا ہے۔

۱۹۰۷ء میں ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے ایک بحث میں کہا تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی مورخہ ۴؍اگست ۱۹۰۸ء کو مر جائے گا۔ اس کا اعتراف مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب ''چشمہ معرفت'' میں کیا ہے۔ دیکھئے (چشمہ معرفت ص ۳۲۲، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۷) مرزا قادیانی نے اس کے جواب میں کہا کہ ایسا ہرگز نہ ہوگا بلکہ اس کی عمر بڑھے گی اور یہ بات اسے خدا نے کہی ہے۔ مرزا قادیانی نے ۵؍نومبر ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار شائع کیا کہ اسے خدا نے بذریعہ وحی بتایا ہے کہ: ''اپنے دشمن سے کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا...... اور آخر میں اردو میں فرمایا کہ میں تیری عمر کو بڑھا دوں گا۔ یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء میں چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیش گوئی کرتے ہیں۔ ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا۔ تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۹۱)

مرزا غلام احمد قادیانی کا تو یہاں تک کہنا تھا کہ اس کی عمر ۹۵ سال تک ہو جائے گی اور خدا کے ایک مقرب نے اس پر آمین تک کہہ دی ہے۔ اس نے بتایا کہ وہ ایک قبر پر ہے اور صاحب قبر اس کے سامنے بیٹھا ہے۔ مرزا قادیانی کو خیال آیا کہ اس مقرب سے ضروری ضروری دعائیں کرا کر اس پر آمین کہلوا دی جائے تاکہ بات پکی ہو جائے۔ پھر اس نے دعائیں شروع کر دیں اور وہ آمین کہتا جاتا تھا۔ اب آگے پڑھیے:

''اتنے میں خیال آیا کہ یہ دعا بھی مانگ لوں کہ میری عمر ۹۵ سال ہو جائے میں نے دعا کی اس نے آمین نہ کہی میں نے وجہ پوچھی وہ خاموش رہا۔ پھر میں نے سخت تکرار اور اصرار شروع کیا۔ یہاں تک کہ اس سے ہاتھا پائی کرتا تھا۔ بہت عرصہ کے بعد اس نے کہا اچھا دعا کرو میں آمین کہوں گا۔ چنانچہ میں نے دعا کی کہ الٰہی میری عمر ۹۵ برس کی ہو جاوے۔ اس نے آمین کہی۔'' (البدر مورخہ ۱۸؍ستمبر ۱۹۰۳ء ص ۴، ۳۷۴، تذکرہ ص ۴۹۷، طبع سوم)

افسوس کہ مرزا قادیانی کی عمر ۹۵ سال نہ ہوئی۔ ورنہ اس مقرب کے ساتھ ساتھ اس کے بھی وارے نیارے ہو جاتے۔ سو مرزا مسرور وغیرہ بتائیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینہ کے اندر مر گئے یا نہیں؟ اور اشتہار شائع کرنے کے سات ماہ بعد آنجہانی ہوئے یا نہیں؟ خدا نے اس کے دشمنوں کی بات پوری کی۔ اس کی عمر نہیں بڑھائی۔ اسے جھوٹا کیا۔ قادیانی عوام اگر ضد اور ہٹ دھرمی چھوڑ کر مرزا غلام احمد قادیانی کا مذکورہ بیان دیکھیں تو انہیں مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹا ہونے میں ذرا بھی شک نہیں رہے گا۔ مرزا قادیانی نے اپنی (اسی سال اور اس کے قریب والی) پیش گوئی کو نقل کرنے کے بعد یہ فیصلہ کن بات بھی لکھی ہے: ''اب جس قدر میں نے بطور نمونہ کے پیش گوئیاں بیان کی ہیں۔ درحقیقت میرے صدق یا کذب آزمانے کے لئے کافی ہیں۔'' (ازالہ اوہام ص ۶۳۵، خزائن ج ۳ ص ۴۴۲)

مرزا غلام احمد قادیانی کی اس تصریح کی رو سے دیکھیں تو کسی شخص کو یہ فیصلہ کرنے میں دشواری نہ ہوگی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی اور وہ اپنی ہی تحریر کی رو سے جھوٹا ثابت ہوا۔ اب بھی اگر کوئی اسے جھوٹا نہ مانے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔

خلاصہ بحث یہ کہ الہامی دعویٰ اور خدائی وحی اور بشارتوں کی روشنی میں مرزا قادیانی کی عمر کم از کم ۷۴ سال اور زیادہ سے زیادہ ۸۶ سال ہونی چاہئے تھی۔ مگر مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء کو بعمر ۶۸ یا ۶۹ سال آنجہانی ہو گئے۔ اس لئے وہ سب پیش گوئیاں جو مرزا قادیانی نے اپنی عمر کے بارے خدا کے نام سے کی تھیں سب جھوٹی نکلیں اور مرزا قادیانی کا کذاب ہونا کسی دلیل کا محتاج نہ رہا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار!

بارھویں پیش گوئی ...... پنڈت لیکھرام کی موت کی پیش گوئی

مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا پنڈت خرق عادت طور پر مرے گا۔ مگر وہ چھری سے مارا گیا

مرزا غلام احمد قادیانی اور آریہ پنڈت لیکھرام کے درمیان معرکہ آرائی اور بدزبانی کے قصوں نے پورے ملک میں بہت شہرت پائی تھی۔ یہ دونوں ایک دوسرے کو جی بھر کر برا بھلا کہتے تھے اور بدزبانیاں تو ان کے دن رات کا معمول بن چکا تھا۔ پنڈت لیکھرام سے تو توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ اپنی زبان پر قابو رکھے گا اور شریفانہ گفتگو اختیار کرے گا۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی جواب ترکی بہ ترکی دینے میں پنڈت سے کچھ کم نہ تھا۔ لوگ کہہ رہے تھے کہ ایک شخص جو اپنے آپ کو خدا کا ترجمان اور اس کا نبی کہتا ہے۔ اسے اس قسم کی زبان استعمال کرتے ہوئے ذرا بھی حیاء نہیں آرہی ہے؟ مرزا قادیانی نے آریہ قوم کے خلاف جو زبان استعمال کی ہے۔ ہم اسے کسی دوسرے وقت بیان کریں گے۔ سردست ان کی ایک تحریر دیکھیں اور فیصلہ کریں کہ مرزا قادیانی بدکلامی میں کس نیچی سطح تک گر چکے تھے۔

مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ”آریوں کا پرمیشر ناف سے دس انگل نیچے ہے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں۔“

(چشمہ معرفت ص۱۰۶، خزائن ج ۲۳ ص ۱۱۴)

کیا یہ انداز کلام کسی مامور من اللہ کے مدعی کا ہوسکتا ہے؟ اس سے آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ مرزا قادیانی تہذیب وشرافت سے کس قدر دور تھے؟

مرزا غلام احمد قادیانی اور پنڈت لیکھرام کے مابین زبانی اور تحریری مباحثے ہوتے۔ جب اس سے کوئی بات نتیجہ خیز نہ ہوئی تو مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک دن پنڈت لیکھرام سے کہا کہ اگر تم کہو تو میں تمہیں قضاء وقدر کا معاملہ بتاتا ہوں۔ جو تمہارے ساتھ ہونے والا ہے۔ پنڈت نے کہا بتادو۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے پنڈت لیکھرام کے بارے میں ایک پیش گوئی کردی اور کہا کہ: ”خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ رفروری ۱۸۹۳ء ہے۔ چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں مبتلا ہوجائے گا سو اب میں اس پیش گوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خداتعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے اور اگر میں اس پیش گوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے تیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلہ میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جائے۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص۶۵۰،۶۵۱، خزائن ج۵)

مرزا غلام احمد قادیانی کی اس تحریر کو پھر سے ایک مرتبہ بغور ملاحظہ کیجئے۔ مرزا قادیانی نے پنڈت لیکھرام کی موت کی پیش گوئی کن الفاظ میں کی ہے؟ کہ پنڈت پر ایسا عذاب نازل ہوگا جو نرالا اور خارق عادت ہوگا۔ یعنی ایسا عذاب جس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہیں ہوگا۔ اس عذاب کو دیکھتے ہی لوگ پکار اٹھیں گے کہ یہ خدائی پکڑ ہے اور یہ انسان کے بس سے باہر ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک خرق عادت کسے کہتے ہیں اسے بھی ملاحظہ کیجئے۔ ”جس امر کی کوئی نظیر نہ پائی جائے اسی کو دوسرے لفظوں میں خارق عادت کہتے ہیں۔“ (سرمہ چشم آریہ ص۱۹ حاشیہ، خزائن ج۲ ص۶۷)

مرزا قادیانی نے ایک اور جگہ لکھا: ’’خارق عادت اسی کو تو کہتے ہیں کہ جس کی نظیر دنیا میں نہ پائی جائے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۹۶، خزائن ج۲۲ ص۲۰۴)

اس بات کو کچھ عرصہ گذرا تھا کہ پنڈت لیکھرام کو کسی نے چھری سے وار کر کے قتل کر دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو جب یہ خبر پہنچی کہ پنڈت لیکھرام خرق عادت کے طور پر عذاب میں مبتلا نہیں ہوا بلکہ اسے کسی نے چھری سے قتل کر دیا ہے تو اس کی ساری امیدوں پر پانی پھر گیا۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کر لیتا اور پیش گوئی کے غلط ہونے کا اقرار کرتا۔ جھٹ سے اپنی پیش گوئی میں یہ سوچ کر تحریف کر ڈالی کہ پرانے جھگڑے کسے یاد رہتے ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام ص۹۳، سنہ۱۸۹۲ء) میں مرزا قادیانی نے اپنی پیش گوئی درج کی ہے۔ مگر جب مرزا قادیانی نے (نزول المسیح ۱۹۰۲ء میں) لکھی تو اس میں پنڈت لیکھرام کی میت کی تصویر شائع کی اور اس کے حاشیہ میں اب یہ پیش گوئی اس طرح پیش کی: ’’میں نے اس کی نسبت پیش گوئی کی تھی کہ چھ برس تک چھری سے مارا جائے گا۔‘‘

(نزول المسیح ص۱۷۵، خزائن ج۱۸ ص۵۵۳)

مرزا قادیانی نے (تریاق القلوب مؤلفہ۱۸۹۹ء) میں لکھا: ’’یہ پیش گوئی نہ ایک خارق عادت امر پر بلکہ کئی خارق عادت امور پر مشتمل تھی۔ کیونکہ پیش گوئی میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ لیکھرام جوانی کی حالت میں ہی مرے گا اور بذریعہ قتل کے مرے گا۔‘‘ (تریاق القلوب ص۱۱۶، خزائن ج۱۵ ص۴۰۳)

مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ جھوٹ بھی دیکھیں جو اس نے فروری ۱۹۰۳ء کو لکھا: ’’خدا نے دنیا میں اشتہار دے دیا کہ لیکھرام بوجہ اپنی بدزبانیوں کے چھ برس تک کسی کے ہاتھ سے مارا جائے گا۔‘‘

(نسیم دعوت ص۱۰۴، خزائن ج۱۹ ص۴۶۴، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۴۹۵)

مرزا قادیانی کی کتاب (حقیقت الوحی مطبوعہ۱۹۰۷ء) میں لکھا یہ جھوٹ بھی ملاحظہ کریں۔ ’’آئینہ کمالات اسلام‘‘ میں جن میں قبل از وقوع خبر دی گئی تھی کہ لیکھرام قتل کے ذریعہ سے چھ سال کے اندر اس دنیا سے کوچ کر جائے گا۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۲۹۴، خزائن ج۲۲ ص۲۹۴)

آپ ہی فیصلہ کریں کہ مرزا قادیانی نے ’’آئینہ کمالات اسلام‘‘ میں جو پیش گوئی نقل کی ہے۔ کیا اس پیش گوئی کے الفاظ یہی ہیں جو انہوں نے ’’نزول المسیح‘‘ اور ’’تریاق القلوب‘‘، ’’نسیم دعوت‘‘ اور ’’حقیقت الوحی‘‘ نامی کتابوں اور اشتہار میں لکھے ہیں۔ اگر الفاظ وہی ہوتے تو کسی کو اعتراض کی گنجائش نہیں۔ لیکن کیا کیا جائے۔ نہ الفاظ وہ ہیں اور نہ ہی پنڈت لیکھرام کی موت خرق عادت طور پر ہوئی ہے۔ مگر افسوس کہ مرزا قادیانی اتنی بڑی تحریف پر بھی ذرا نہیں شرمائے اور انہیں دن دھاڑے جھوٹ بولتے اور لکھتے ہوئے ذرا حیا نہیں آئی۔ سچ ہے۔

بے حیا باش وہرچہ خواہی کن

چھری سے قتل ہونا تاریخ کا کوئی نرالا اور انوکھا واقعہ نہیں ہے۔ عام طور سے اس قسم کے واقعات ہر جگہ ظہور میں آتے ہیں۔ اس کو کسی نے بھی نرالا اور خرق عادت عذاب نہیں کہا۔ اس میں انسانی ہاتھ کام کرتے ہیں اور جو ہاتھ اس میں ملوث ہوتے ہیں۔ ان کی گردنیں بھی پھر ناپی جاتی ہیں اور اس پر پھر پھانسیاں لگتی ہیں۔ مرزا قادیانی کی پیش گوئی کے الفاظ اس بات کے پوری طرح گواہ ہیں کہ اس نے پنڈت کو ایسے عذاب میں مبتلا ہونے کی پیش گوئی کی تھی جو خرق عادت کے طور پر تھی۔ لیکن یہ پیش گوئی ہرگز پوری نہ ہوئی اور مرزا قادیانی اپنی اس پیش گوئی میں بھی غلط نکلے تو انہوں نے اپنی اس پیش

گوئی کو صحیح ثابت کرنے کے لئے اپنے ہی الفاظ میں طرح طرح کی تحریف کی۔ تا کہ ان کی بات پوری ہو جائے۔ مرزا قادیانی نے ۵/مارچ ۱۸۹۷ء کو ایک اشتہار شائع کیا۔ تو اس میں یہ الفاظ لکھ دیئے۔ ''لیکھرام کی موت کسی بیماری سے نہیں ہوگی۔ بلکہ خدا کسی ایسے کو اس پر مسلط کرے گا۔ جس کی آنکھوں سے خون ٹپکتا ہوگا۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۲ ص ۳۴۸)

مرزا قادیانی نے جب جولائی، اگست ۱۸۹۹ء میں ''تریاق القلوب'' لکھی تو اس میں یہ الفاظ شامل کر دیئے۔ ''یہ موت کسی معمولی بیماری سے نہیں ہوگی۔ بلکہ ایک ضرور ہیبت ناک نشان کے ساتھ یعنی زخم کے ساتھ اس کا وقوعہ ہوگا۔''

(تریاق القلوب ص ۲۶۰، خزائن ج ۱۵ ص ۳۸۸)

مرزا قادیانی یہ بھی لکھتے ہیں: ''آسمان پر یہ قرار پا چکا ہے کہ لیکھرام ایک دردناک عذاب کے ساتھ قتل کیا جائے گا۔'' (تریاق القلوب ص ۲۶۷، خزائن ج ۱۵ ص ۳۹۵)

مرزا قادیانی کو اپنے الفاظ میں بار بار تبدیلی کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اسی لئے کہ ان کی پیش گوئی غلط ہوگئی تھی اور اب وہ تحریف کر کے اپنی بات کو صحیح بنانا چاہتے تھے اور پیش گوئی کو حالات کے مطابق ڈھالنا چاہتے تھے۔ مگر افسوس کہ اس میں بھی وہ ناکام رہے اور ان کا جھوٹ کھل کر سامنے آ گیا۔ مرزا قادیانی کی اس پیش گوئی کے جھوٹا ہونے پر مرزا قادیانی کے یہ الفاظ ہم انہی کی نذر کئے دیتے ہیں۔ ''کسی انسان کا اپنی پیش گوئیوں میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۶۵۱، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

(نوٹ) پنڈت لیکھرام کو کس نے قتل کیا۔ یہ معلوم نہ ہو سکا انگریزوں کا دور تھا وہی اس راز سے پردہ اٹھا سکتے ہیں۔ تاہم مرزا قادیانی کی تحریرات اس بارے میں کچھ کم دلچسپی سے خالی نہیں ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا کہنا ہے کہ لیکھرام کو ایک فرشتے نے قتل کر دیا تھا اور قتل سے پہلے فرشتے نے مرزا قادیانی سے آ کر پوچھا تھا کہ وہ اس وقت کہاں ہوگا۔ مرزا قادیانی کے الفاظ یہ ہیں: ''خونی فرشتہ جو میرے اوپر ظاہر ہوا اور اس نے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے۔''

(حقیقت الوحی ص ۲۸۴، خزائن ج ۲۲ ص ۲۹۷)

مرزا قادیانی یہ بھی لکھ آئے ہیں: ''ایک شخص قوی ہیکل، مہیب شکل میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی اور میں اس کو دیکھتا تھا کہ ایک خونی شخص کے رنگ میں ہے۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے؟'' (حقیقت الوحی ص ۲۸۴، خزائن ج ۲۲ ص ۲۹۷)

''ایک شخص قوی ہیکل، مہیب شکل گویا اس کے چہرہ پر سے خون ٹپکتا ہے۔ میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک نئی خلقت کا شخص ہے...... اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں ہے؟''

(تریاق القلوب ص ۲۶۶، خزائن ج ۱۵ ص ۳۹۴)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس خونی فرشتہ کو معلوم نہ تھا کہ اس وقت لیکھرام کہاں پر ہے؟ کیا خدا نے اسے نہیں بتایا تھا کہ لیکھرام فلاں جگہ پر ملے گا؟ آخر اس خونی کو مرزا قادیانی سے پوچھنے کی ضرورت کیوں ہوئی؟ اس قسم کی باتیں وہی پوچھتے ہیں جنہیں اس خاص مقصد کے لئے تیار کیا جاتا ہے اور جب وہ وقت آتا ہے تو پھر وہ اسی کو آ کر پوچھتے ہیں جس نے انہیں اس کام کے لئے تیار کیا ہوتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس خدا کے فرشتے آئے اور پھر آپ سے رخصت ہو کر قوم لوط علیہ السلام کی بستی الٹنے چلے گئے۔ ان میں سے کسی نے بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نہیں پوچھا کہ قوم لوط کی بستی کس جانب ہے؟ کیوں؟ اس لئے

کہ یہ انسان نہیں، فرشتے تھے اور فرشتے اس قسم کے سوالات نہیں کیا کرتے۔ ہاں انسان پوچھا کرتے ہیں۔

بدر کے میدان میں خدا کے ہزاروں فرشتے اترے اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انہیں دیکھا بھی کہ وہ خدا کے دشمنوں کا کام تمام کر رہے ہیں۔ مگر آپ ہی بتائیں کیا انہوں نے حضور ﷺ یا کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ فلاں فلاں خدا کا دشمن اس وقت کہاں ہے کہ میں اس کا کام تمام کروں؟

مگر مرزا قادیانی کے پاس آنے والا فرشتہ اتنا جاہل تھا کہ نہ اسے خدا نے بتایا کہ لیکھرام کہاں ہے؟ نہ خود اسے پتہ تھا۔ اسے مرزا قادیانی کے پاس آ کر پوچھنا پڑا کہ اس وقت لیکھرام کہاں ہوگا؟ تاکہ میں جا کر اس کو قتل کردوں۔ بعض لوگ اس خونی فرشتے کا نام مٹھن لال بتاتے ہیں۔ مرزا قادیانی کے اس فرشتے کا ذکر ان کی مقدس کتاب (تذکرہ کے ص ۵۵۶) پر ملتا ہے۔

پنڈت لیکھرام کے حامیوں کا کہنا تھا کہ یہ قتل مرزا غلام احمد قادیانی کے اشارے پر کیا گیا ہے۔ انہوں نے اس کی رپورٹ بھی لکھوائی۔ تاکہ اس پر کاروائی کی جائے۔ انگریزوں کا دور تھا اور یہ ان کا خودکاشتہ پودا۔ حالات کی نزاکت کے پیش نظر مرزا قادیانی کے گھر کی ۱۸/اپریل ۱۸۹۷ء کو تلاشی بھی لی گئی تھی۔ (دیکھئے مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۳۸۱) لیکن انگریزوں سے اس بات کی امید باندھنی کہ وہ اپنے خودکاشتہ پودا پر ہاتھ ڈالے، سوائے نادانی کے اور کیا ہے؟

ہم اس وقت صرف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنی جس پیش گوئی کے پورا ہونے پر بڑا ناز تھا اور جسے وہ ہمیشہ اپنی سچائی کے ثبوت کے طور پر پیش کرسکتے کبھی پوری نہیں ہوئی۔ نہ پنڈت ایسے عذاب کا شکار ہوا۔ جسے خرق عادت سمجھا جائے اور نہ ایسی موت پائی جو سب سے نرالی اور انوکھی سمجھی جائے۔ اس لئے مرزا قادیانی کا اور خصوصاً مرزا مسرور کا پنڈت لیکھرام کی پیش گوئی کو بار بار ذکر کرنا کھلی ڈھٹائی ہے اور ایک جھوٹ کو سچ بتانا قادیانیوں کا ہمیشہ کا طریق رہا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار!

باب ہشتم ...... کذب بیانی اور مرزا قادیانی کا فتویٰ

۱...... ''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۳ حاشیہ، خزائن ج ۱۷ ص ۵۶)

۲...... ''جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۶، خزائن ج ۲۲ ص ۴۵۹)

۳...... ''جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۲۰۶، خزائن ج ۲۲ ص ۲۱۵)

۴...... ''ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔'' (چشمہ معرفت ص ۲۲۲، خزائن ج ۲۳ ص ۲۳۱)

۵...... ''سچ بات تو یہ ہے کہ جب انسان جھوٹ بولنا روا رکھ لیتا ہے تو حیا اور خدا کا خوف بھی کم ہو جاتا ہے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۵، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۳)

۶...... ''جھوٹ کے مردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا۔'' (انجام آتھم ص ۴۳، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۷...... ''جھوٹے پر بغیر تعین کسی فریق کے لعنت کرنا کسی مذہب میں ناجائز نہیں نہ ہم میں نہ عیسائیوں میں نہ یہودیوں میں۔'' (انجام آتھم ص ۳۱، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۸...... ’’دروغ گو کو خدا تعالیٰ اسی جہاں میں ملزم اور شرمسار کر دیتا ہے۔‘‘ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۴، خزائن ج۱۷ص۴۱)

۹...... ’’جھوٹے پر خدا کی لعنت ہے۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴۳، خزائن ج۲۲ص۵۸۱)

۱۰...... ’’دروغ گو کا انجام ذلت و رسوائی پر ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۲۴۱، خزائن ج۲۲ص۳۵۳)

۱۱...... ’’جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح گردش میں ہوتا ہے۔‘‘ (نور الحق ص۱۰۴، خزائن ج۸ص۱۳۷)

۱۲...... ’’ہم جھوٹے کو دندان شکن جواب سے ملزم تو کر سکتے ہیں۔ مگر اس کا منہ کیوں کر بند کریں۔ اس کی پلید زبان پر کون سی تھیلی چڑھاویں۔‘‘ (انجام آتھم ص۳۸، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

۱۳...... ’’وایٹ نے کہا کہ: ’’لعنة الله علی الکاذبین‘‘ یعنی جھوٹوں پر لعنت ہو میں نے (مرزا قادیانی نے) کہا کہ بے شک جھوٹوں پر لعنت وارد ہوگی۔‘‘ (انجام آتھم ص۳۱، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

۱۴...... ’’خدا کے جھوٹوں پر نہ ایک دم کے لئے لعنت ہے۔ بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔‘‘

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۸، خزائن ج۱۷ص۴۸)

۱۵...... ’’ہمارا ایمان ہے کہ خدا پر افتراء کرنا پلید طبع لوگوں کا کام ہے۔‘‘ (اربعین نمبر۳ص۲۰ حاشیہ، خزائن ج۱۷ص۴۰۶)

۱۶...... ’’خنزیر کی طرح جھوٹ کی نجاست کھائیں گے۔‘‘ (ایام الصلح ص۹۱، خزائن ج۱۴ص۳۲۸)

۱۷...... ’’جھوٹے پر اگر ہزار لعنت نہیں تو پانچ سو سہی۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۸۶۶، خزائن ج۳ص۵۷۲)

۱۸...... ’’جھوٹ اور تلبیس کی راہ کو چھوڑ دو۔‘‘ (نور الحق ج۲ص۱۳، خزائن ج۸ص۲۰۱)

۱۹...... ’’افسوس کہ یہ لوگ خدا سے نہیں ڈرتے۔ انبار در انبار ان کے دامن میں جھوٹ کی نجاست ہے۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۱۱، خزائن ج۱۹ص۱۱۸)

۲۰...... ’’اے مفتری نابکار کیا اب بھی ہم نہ کہیں کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ ص۱۱۱، خزائن ج۲۱ص۲۷۵)

ان حوالہ جات مذکورہ کے ساتھ اب مرزا قادیانی کے ان کذبات واتہامات کو ملاحظہ فرمائیں۔ جو آپ کی زبان وقلم سے نکلے ہیں۔ تاکہ دعاوی مرزا کی حقیقت گور ابطال میں مدفون ہو جائے اور مرزائیت کے طلسمی جال کا کوئی تار باقی نہ رہ جائے۔

جلا کے خاک نہ کردوں تو داغ نام نہیں
پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں

کذبات مرزا قادیانی

۱...... ’’حدیثوں میں صاف طور پر یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود کی بھی تکفیر ہوگی اور علمائے وقت اس کو کافر ٹھہرائیں گے اور کہیں گے کہ یہ کیا مسیح ہے۔ اس نے تو ہمارے دین کی بیخ کنی کر دی۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۴۷ حاشیہ، خزائن ج۱۷ص۲۱۳ حاشیہ)

۲...... ’’لیکن ضرور تھا کہ قرآن، حدیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں۔ جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتویٰ دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔‘‘

(اربعین نمبر۳ص۱۷، خزائن ج۱۷ص۴۰۴)

۳...... ’’اور میرا یہ بیان کہ میرے تمام دعاوی قرآن کریم اور احادیث نبویہ اور اولیاء گزشتہ کی پیش گوئیوں سے ثابت ہیں۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۳۵۶، خزائن ج۲۱ص ۲۶۰ حاشیہ)

۴...... ’’حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت ملک میں طاعون بھی پھوٹے گی۔‘‘ (ایام الصلح ص ۱۱۰، خزائن ج ۱۴ص ۳۴۷ حاشیہ)

۵...... ’’ایسا ہی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار سال ہوگی۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص ۹۱، خزائن ج ۱۷ص ۲۴۷، ۲۴۸)

۶...... ’’اس پیش گوئی (آتھم والی) کی نسبت تو رسول اللہ ﷺ نے بھی خبر دی تھی اور مکذبین پر نفرین کی تھی۔‘‘ (ایام الصلح ص ۱۶۹، ۱۷۰، خزائن ج ۱۴ص ۴۱۸)

۷...... ’’ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے۔‘‘ (ایام الصلح ص ۴۲، خزائن ج ۱۴ص ۲۷۳)

۸...... ’’اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص (مرزا قادیانی) کو تم نے دیکھ لیا۔ جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔‘‘ (اربعین نمبر ۴ ص ۱۳، خزائن ج ۱۷ص ۴۴۳)

۹...... ’’ہاں میں (مرزا قادیانی) وہی ہوں جس کا سارے نبیوں کی زبان پر وعدہ ہوا اور پھر خدا نے ان کی معرفت بڑھانے کے لئے منہاج نبوت پر اس قدر نشانات ظاہر کئے کہ لاکھوں انسان ان کے گواہ ہیں۔‘‘ (فتاویٰ احمدیہ ج۱ص ۵۱)

مرزا قادیانی کی تاریخ دانی ...... نبی کریم ﷺ کی بارہ لڑکیاں

۱۰...... ’’دیکھو ہمارے پیغمبر ﷺ کے ہاں بارہ لڑکیاں ہوئیں۔ آپ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا۔‘‘

(ملفوظات ج ۳ص ۳۷۲، طبع جدید)

نبی کریم ﷺ کے گیارہ لڑکے

۱۱...... ’’تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے اور سب کے سب فوت ہوگئے۔‘‘ (چشمہ معرفت ص ۲۸۶، خزائن ج ۲۳ص ۲۹۹)

صفر، چوتھا مہینہ، چارشنبہ چوتھا دن

۱۲...... مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے کی پیدائش کے بارے میں لکھا ہے: ’’اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا۔ اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا۔ یعنی ماہ صفر اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا یعنی چارشنبہ اور دن کے گھنٹوں میں سے دوپہر کے بعد چوتھا گھنٹہ لیا۔‘‘ (تریاق القلوب ص ۴۱، خزائن ج ۱۵ص ۲۱۸)

۱۳...... ’’قرآن کریم اور توریت سے ثابت ہے کہ آدم علیہ السلام بطور توأم (جوڑواں) پیدا ہوا تھا۔‘‘

(ضمیمہ تریاق القلوب ص ۱۶۰، خزائن ج ۱۵ص ۴۸۵)

۱۴...... ’’مگر خدا ان کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو پیدائش میں بھی اکیلا نہیں رکھا۔ بلکہ کئی حقیقی بھائی، حقیقی بہنیں ان کی ایک ہی ماں سے تھیں۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۰۰ حاشیہ، خزائن ج ۲۱ص ۲۶۲)

۱۵...... ’’اب میرے ہاتھ پر ایک لاکھ کے قریب انسان بدی سے توبہ کر چکے ہیں۔‘‘

(ریویو ج ا نمبر ۹ ص ۳۳۹، بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۲ء، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۶۰۵)

۱۶...... ’’مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا۔ کیونکہ کاذب ہے۔‘‘

(اربعین نمبر ۳ ص ۹، خزائن ج ۱۷ ص ۳۹۴، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۵)

۱۷...... ’’اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر با آواز بلند قرآن کریم پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ: ’’انا انزلناہ قریباً من القادیان‘‘ تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن کریم کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام قرآن کریم میں اعزاز کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔ مکہ، مدینہ اور قادیان۔ یہ کشف تھا جو مجھے کئی سال پہلے دکھلایا گیا تھا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۷۷ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۱۴۰)

۱۸...... ’’ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔‘‘ (البشریٰ ج ۲ ص ۱۰۵، تذکرہ ص ۵۹۱)

۱۹...... ’’قرآن کریم خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۸۴، خزائن ج ۲۲ ص ۸۷)

۲۰...... ’’ہمارے نبی ﷺ کو بعض پیش گوئیوں میں خدا کر کے پکارا گیا ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۶۳، خزائن ج ۲۲ ص ۶۶)

۲۱...... ’’میں وہ شخص ہوں جس کے ہاتھ پر صد ہانشان ظاہر ہوئے ہیں۔‘‘

(ملخصاً تذکرۃ الشہادتین ص ۳۴، خزائن ج ۲۰ ص ۳۲، اکتوبر ۱۹۰۳ء)

۲۲...... ’’جتنے لوگ ہمارے سامنے مباہلہ کرنے والے آئے سب ہلاک ہوگئے۔‘‘

(چشمہ معرفت ص ۳۱۸، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۳)

۲۳...... ’’آپ سے پوچھا گیا کہ کیا زبان فارسی میں بھی کبھی خدا نے کلام کیا ہے۔ تو فرمایا ہاں خدا کا کلام زبان فارسی میں بھی اترا ہے۔ جیسا کہ وہ اس زبان میں فرماتا ہے۔‘‘

ایں مشت خاک راگرنہ بخشم چہ کنم

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۱۱، خزائن ج ۲۳ ص ۳۶۶)

باب نہم ...... تضادات مرزا

برادران اسلام! آئندہ درج شدہ حوالہ جات سے یہ صاف ظاہر ہو جائے گا کہ قادیانی نبی اپنے ہی فیصلہ کے مطابق کافر ہے، خارج از اسلام ہے، ملعون ہے، پاگل ہے، منافق ہے، مخبوط الحواس ہے اور جھوٹا ہے۔ اب مرزا قادیانی کی متضاد باتیں پڑھنے سے پہلے خود اس کے متضاد اقوال والے شخص کے متعلق دیے ہوئے فتوے ملاحظہ فرمائیں:

۱...... ’’کسی سچیار، عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل یا مجنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو اس کا کلام بے شک متناقض ہوتا ہے۔‘‘ (ست بچن ص ۳۰، خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۳)

۲...... ’’اس شخص کی حالت ایک ’’مُخبِطُ الْحَوَاسِ ‘‘انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۸۴،خزائن ج۲۲ص۱۹۱)

۳...... ’’جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۱۲،خزائن ج۲۱ص۲۷۵)

مرزا قادیانی کے نزدیک پاگل، مجنوں، منافق، مخبط الحواس، جھوٹے کے کلام میں تناقض ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی کی جوتی مرزا کا سر۔

اگر ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

قادیانی نبی کی متضاد باتیں

۱...... ’’قادیان طاعون سے اس لئے محفوظ رکھی گئی ہے کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔‘‘

(دافع البلاء ص۵،خزائن ج۱۸ص۲۲۶)

’’اگرچہ طاعون تمام بلاد پر اپنا پرہیبت اثر ڈالے گی مگر قادیان یقیناً اس کی دستبرد سے محفوظ رہے گا۔‘‘

(اخبار الحکم مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۰۲ء)

’’طاعون کے دنوں میں جب قادیان میں طاعون زور پر تھا۔ میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۸۴ حاشیہ،خزائن ج۲۲ص۸۷)

۲...... ’’چونکہ یہ امر ممنوع ہے کہ طاعون زدہ لوگ اپنے دیہات کو چھوڑ کر دوسری جگہ جائیں۔ اس لئے اپنی جماعت کے ان تمام لوگوں کو جو طاعون زدہ علاقہ میں ہیں۔ منع کرتا ہوں کہ وہ اپنے علاقہ سے نکل کر قادیان یا دوسری جگہ جانے کا ہرگز قصد نہ کریں اور دوسروں کو بھی روکیں اور اپنے مقامات سے ہرگز نہ ہلیں۔‘‘

(اشتہار لنگر خانہ کا انتظام مجموعہ اشتہارات ج۳ص۴۶۷ حاشیہ)

’’مجھے معلوم ہوا ہے کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہئے کہ بلاتوقف اس شہر کو چھوڑ دیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ سے لڑنے والے ٹھہرائے جائیں گے۔‘‘ (ریویو ج۶ ص۳۶۵، ستمبر ۱۹۰۷ء)

۳...... برادران اسلام! میں اس رسالہ میں مرزا قادیانی کی کتابوں کے حوالے سے ثابت کرچکا ہوں کہ مرزا قادیانی کو نبی نہ ماننے والے مسلمان حرامزادے ہیں۔ مرزا قادیانی کے مخالف سور اور ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں۔ مرزا قادیانی کو نہ ماننے والے شیطان ہیں۔

’’کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۲۶ حاشیہ،خزائن ج۳ص۱۱۵)

’’جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا۔ جس کو دشنام دہی کہا جائے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۱۳،خزائن ج۳ص۱۰۹)

’’گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں۔‘‘ (ضمیمہ اربعین نمبر۴ ص۵،خزائن ج۱۷ص۴۷۱)

۴...... ’’ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ نبی قرار دیں۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۹ حاشیہ،خزائن ج۱۱ص۲۹۳)

’’مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی تھا۔‘‘ (البشریٰ ج۱ص۲۴)

''حضرت مسیح خدا کے متواضع اور حلیم اور عاجز اور بے نفس بندے تھے۔''

(مقدمہ براہین احمدیہ ص۱۰۴ حاشیہ، خزائن ج۱ص۹۴)

۵...... مرزا قادیانی مسیح کے معجزے کے متعلق کہتے ہیں: ''ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن مجید سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔'' (ازالہ اوہام ص۳۰۷ حاشیہ، خزائن ج۳ص۲۵۶)

''حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص۶۸، خزائن ج۵ص ایضاً)

۶...... ''عیسائیوں نے بہت سے آپ کے (یسوع) معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۲۹۰)

''اور سچ صرف اس قدر ہے کہ یسوع مسیح نے بھی بعض معجزات دکھلائے۔ جیسا کہ نبی دکھلاتے تھے۔''

(ریویو آف ریلیجنز ج۱ نمبر۹ص۳۴۲، ماہ ستمبر۱۹۰۲ء)

۷...... ''حضرت مسیح کی حقیقت نبوت کی یہ ہے کہ وہ براہ راست بغیر اتباع آنحضرت ﷺ کے ان کو حاصل ہے۔''

(اخبار بدرج۱ نمبر۸ص۶۸، ۸؍رمضان۱۳۲۰ھ)

''حضرت مسیح کی جو بزرگی ملی۔ وہ بوجہ تابعداری حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ملی۔'' (مکتوبات احمدیہ ج۳ص۱۲)

۸...... ''خدا نے مسیح کو بن باپ پیدا کیا تھا۔'' (البشریٰ ج۲ص۶۸)

''حضرت مسیح بن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ ۲۲ برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔''

(ازالہ اوہام ص۳۰۳ حاشیہ، خزائن ج۳ص۲۵۵)

۹...... ''یہ قرآن شریف کا مسیح اور اس کی والدہ پر احسان ہے کہ کروڑہا انسانوں کو یسوع کی ولادت کے بارے میں زبان بند کر دی اور ان کو تعلیم دی کہ تم یہی کہو کہ وہ بے باپ پیدا ہوا۔'' (ریویو آف ریلیجنز ج۱ نمبر۴ص۱۵۹، اپریل۱۹۰۲ء)

''خداتعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص۹ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۲۹۳)

نوٹ: مرزا قادیانی کے نزدیک یسوع مسیح حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کے نام ہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی کی عبارت ملاحظہ ہو: ''مسیح ابن مریم جس کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔'' (توضیح المرام ص۳، خزائن ج۳ص۵۲)

حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق متضاد باتیں

۱۰...... ''میرا یہ دعویٰ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خداتعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیش گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۱۸، خزائن ج۱۷ص۲۹۵)

''خداتعالیٰ نے میرے پر منکشف کیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔''

(ازالہ اوہام ص۳۹، خزائن ج۳ص۱۲۲)

''اس عاجز نے جو مثیل مسیح کا دعویٰ کیا ہے۔ جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود کا خیال کر بیٹھے ہیں۔''

(ازالہ اوہام ص۱۹۵، خزائن ج۱۳ص۱۹۲)

۱۱...... ’’ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ ‘‘ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبۂ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔‘‘

(براہین احمدیہ ص۴۹۹، خزائن ج۱ص ۵۹۳)

’’قرآن شریف میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں ذکر نہیں۔‘‘ (ایام الصلح ص ۱۴۶، خزائن ج۱۴ص ۳۹۲)

۱۲...... ’’وہ ابن مریم جو آنے والا ہے۔کوئی نبی نہیں ہوگا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۲۹۱، خزائن ج۳ص ۲۴۹)

’’جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتا لگتا ہے۔اس کا انہیں حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی ہوگا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۲۶، خزائن ج۲۲ص ۳۱)

۱۳...... ’’یہ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم اس امت کے شمار میں آگئے ہیں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۲۶۳، خزائن ج۳ص ۴۳۶)

’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو امتی قرار دینا کفر ہے۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ۵ص ۱۹۲، خزائن ج۲۱ص ۳۶۵)

۱۴...... ’’ہاں بعض احادیث میں عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے۔لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہوگا۔‘‘ (حمامتہ البشریٰ ص ۲۱، خزائن ج۷ص ۲۰۲)

’’مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دوزرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔‘‘

(تشحیذ الاذہان ج۱نمبر۲ص ۵، ماہ جون ۱۹۰۶ء، ملفوظات ج۸ص ۴۴۵)

۱۵...... ’’بائبل اور ہماری حدیثوں اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے۔ وہ دو نبی ہیں۔ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔ دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔‘‘ (توضیح المرام ص ۳، خزائن ج۳ص ۵۲)

’’حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں اور ان کا زندہ آسمان پر مع جسم عنصری جانا اور اب تک زندہ ہونا اور پھر کسی وقت مع جسم عنصری زمین پر آنا۔ یہ سب ان پر تہمتیں ہیں۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ۵ص ۲۳۰، خزائن ج۲۱ص ۴۰۶)

۱۶...... ’’آپ کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے کچھ نہ تھا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، خزائن ج۱۱ص ۲۹۱)

’’ہم تو قرآن شریف کے فرمودہ کے مطابق حضرت عیسیٰ کو سچا نبی مانتے ہیں۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ۵ص ۱۰۱، خزائن ج۲۱ص ۲۶۳)

۱۷...... ’’حضرت عیسیٰ تو انجیل کو ناقص کی ناقص ہی چھوڑ کر آسمان پر جا بیٹھے۔‘‘ (براہین احمدیہ ص ۳۶۱، خزائن ج۱ص ۴۳۱)

’’حضرت عیسیٰ پر یہ ایک تہمت ہے کہ گویا وہ مع جسم عنصری آسمان پر چلے گئے۔‘‘

(نصرۃ الحق براہین احمدیہ ص ۴۵، خزائن ج۲۱ص ۵۸)

۱۸...... ’’میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ دعویٰ بھی نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہوگیا ہے۔ بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل مسیح آجائیں۔ ہاں اس زمانہ کے لئے میں مثیل مسیح ہوں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۱۹۹، خزائن ج۳ص ۱۹۷)

’’فلیس المسیح من دونی موضع قدم بعد زمانی ‘‘پس میرے سوا دوسرے مسیح کے لئے میرے زمانہ کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔ (خطبہ الہامیہ ص ۱۵۸، خزائن ج۱۶ص ۲۴۳)

۱۹...... ’’یہ تو مسیح ہے کہ اپنے وطن گلیل جا کر فوت ہوگیا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۴۷۳،۴۷۴، خزائن ج۳ ص۳۵۳)

’’لطف تو یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی بھی بلاد شام میں قبر موجود ہے۔‘‘ (اتمام الحجۃ ص۲۴، خزائن ج۸ ص۲۹۶)

’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت اللحم میں پیدا ہوئے اور بیت اللحم اور بلدہ قدس میں تین کوس کا فاصلہ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدۂ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے اور اس کے اندر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے اور دونوں قبریں علیحدہ علیحدہ ہیں اور بنی اسرائیل کے عہد میں بلدۂ قدس کا نام یروشلم تھا۔‘‘ (اتمام الحجۃ ص۲۷، خزائن ج۸ ص۲۹۹)

’’اور تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰ ابن مریم فوت ہوگیا ہے اور کشمیر سری نگر محلّہ خانیار میں اس کی قبر ہے۔‘‘

(کشتی نوح ص۱۵، خزائن ج۱۹ ص۱۶)

۲۰...... ’’دجال سے مراد باقبال قومیں ہیں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۱۴۶، خزائن ج۳ ص۱۷۴)

’’دجال معہود یہی پادریوں اور عیسائی متکلموں کا گروہ ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۷۲۲، خزائن ج۳ ص۴۸۸)

۲۱...... ’’میرے دعوے کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہوسکتا۔‘‘

(تریاق القلوب ص۱۳۰، خزائن ج۱۵ ص۴۳۲)

’’دوسرے یہ کفر کہ مثلاً مسیح موعود کو نہیں مانتا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۷۹، خزائن ج۲۲ ص۱۸۵)

’’ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۶۳، خزائن ج۲۲ ص۱۶۷)

۲۲...... مسیح کے چال چلن کے متعلق مرزا قادیانی لکھتا ہے: ’’ایک کھاؤ پیو، شرابی، نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار، خود بین خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔‘‘ (مکتوبات احمدیہ ج۳ ص۲۳،۲۴)

’’انہوں نے (مسیح نے) اپنی نسبت کوئی ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ جس سے وہ خدائی کے مدعی ثابت ہوں۔‘‘

(لیکچر سیالکوٹ ص۴۳، خزائن ج۲۰ ص۲۳۶)

۲۳...... ’’ہم باوا (نانک) صاحب کی کرامت کو اس جگہ مانتے ہیں اور قبول کرتے ہیں کہ وہ چولہ ان کو غیب سے ملا اور قدرت کے ہاتھ نے اس پر قرآن شریف لکھ دیا۔‘‘ (ست بچن ص۶۸، خزائن ج۱۰ ص۱۹۲)

’’اسلام میں چولے رکھنا اس زمانہ (باوانانک) میں فقیروں کی ایک رسم تھا۔ پس یہ بات صحیح ہے کہ باوانانک کے مرشد نے جو مسلمان تھا یہ چولہ ان کو دیا۔‘‘ (نزول المسیح ص۲۰۵، خزائن ج۱۸ ص۵۸۳)

مرزا قادیانی کا اپنے متعلق فیصلہ کہ خارج از اسلام اور کافر ہے

۲۴...... ’’وما کان لی ان ادعی النبوة واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین ‘‘اور مجھے کہاں یہ حق پہنچتا ہے کہ نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے خارج ہو جاؤں اور قوم کافرین سے جا کر مل جاؤں۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ مسلمان ہو کر نبوت کا ادعاء کروں۔ (حمامۃ البشریٰ ص۷۹، خزائن ج۷ ص۲۹۷)

’’ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔‘‘ (اخبار بدر مورخہ ۵؍مارچ ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج۱۰ ص۱۲۷)

’’نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶)

۲۵...... ’’اور خدا کی پناہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی اور سردار دوجہاں محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النّبیین بنادیا۔ میں نبوت کا مدعی بنتا۔‘‘ (حمامتہ البشریٰ ص۸۳، خزائن ج۷ ص۳۰۲)

’’سچا خداوہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘ (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

مرزا قادیانی کا اپنے ملعون ہونے کا فیصلہ

۲۶...... ’’ان پر واضح ہو کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔‘‘ (تبلیغ رسالت ج۶ ص۲،۳، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۲۹۷)

’’ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔‘‘ (اخبار بدر مورخہ ۵؍مارچ ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج۱۰ ص۱۲۷)

’’نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶)

۲۷...... ’’جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔‘‘ (کتاب البریہ ص۱۶۲، خزائن ج۱۳ ص۱۸۰)

’’سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا یہی حال ہے۔ کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔‘‘ (ایام الصلح ص۱۴۷، خزائن ج۱۴ ص۳۹۴)

آپ نے مذکورہ بالا عبارات میں دیکھا کہ مرزا قادیانی نے کس طرح متضاد باتیں کہی ہیں اور اس کے فتوے بھی ملاحظہ فرمائے کہ پاگل، مجنوں، منافق، مخبط الحواس اور جھوٹے کے کلام میں تناقض ہوتا ہے۔ لو! مرزا قادیانی کی جوتی اور مرزا کا سر۔

اگر ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

باب دہم ...... مرزا قادیانی کی بیماریاں

الہام مرزا! ’’ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے۔‘‘ (تذکرہ مجموعہ الہامات ص۸۰۳ طبع دوم)

(۱) مرض ہسٹیریا کا دورہ

’’بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اوّل ہمارا ایک بڑا بھائی ہوتا تھا۔ (جو ۱۸۸۸ء میں فوت ہوگیا تھا) کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو آیا اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہوگئی۔ مگر یہ دورہ خفیف تھا۔ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرماگئے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی (حضرت مسیح موعود کا پرانا مخلص خادم تھا۔ اب فوت ہو چکا ہے) نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کردو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہوگئی ہوگی۔ چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے۔ شیخ حامد علی نے کہا کچھ خراب ہوگئی ہے۔ میں پردہ کرا کر مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے میں جب پاس گئی تو فرمایا میری طبیعت بہت خراب ہوگئی تھی۔ لیکن اب افاقہ ہے

میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔" (سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۱۶، ۱۷، روایت نمبر ۱۹)

(۲) دورے پر دورہ

"والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔ خاکسار نے پوچھا دوروں میں کیا ہوتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھنچ جاتے تھے۔ خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا۔" (سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۱۷، روایت نمبر ۱۹)

(۳) خونی قے

"پھر یک لخت بولتے بولتے آپ کو ابکائی آئی اور ساتھ ہی قے ہوئی۔ جو خالص خون کی تھی۔ جس میں کچھ خون جما ہوا تھا اور کچھ بہنے والا تھا۔ حضرت نے تکیے سے سر اٹھا کر رومال سے اپنا منہ پونچھا اور آنکھیں بھی پونچھیں۔ جو قے کی وجہ سے پانی لے آئی تھیں۔" (سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۹۷، روایت نمبر ۱۰۷)

(۴) مراق

"مراق کا مرض حضرت مرزا صاحب کو موروثی نہ تھا۔ بلکہ یہ خارجی اسباب کے ماتحت پیدا ہوا تھا اور اس کا باعث سخت دماغی محنت، تفکرات، غم اور سوئے ہضم تھا۔ جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔" (رسالہ ریویو قادیان ص ۱۰، بابت اگست ۱۹۲۶ء)

(۵) ہسٹیریا

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹیریا ہے۔ بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔ لیکن دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی محنت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی عصبی علامات پیدا ہو جایا کرتی تھیں جو ہسٹیریا کے مریضوں میں بھی عموماً دیکھی جاتی ہیں۔ مثلاً کام کرتے کرتے یک دم ضعف ہو جانا، چکروں کا آنا، ہاتھ پاؤں کا سرد ہو جانا، گھبراہٹ کا دورہ ہو جانا۔ ایسا معلوم ہوتا کہ ابھی دم نکلتا ہے۔ یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات زیادہ آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگنا وغیرہ ذالک۔" (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۵۵، روایت نمبر ۳۶۹)

(۶) دق

"حضرت اقدس نے اپنی بیماری دق کا بھی ذکر کیا ہے۔ یہ بیماری آپ کو حضرت مرزا غلام مرتضٰی صاحب مرحوم کی زندگی میں ہوگئی تھی اور آپ قریباً چھ ماہ تک بیمار رہے۔ حضرت مرزا غلام مرتضٰی صاحب آپ کا علاج خود کرتے تھے اور آپ کو بکرے کے پائے کا شوربا کھلایا کرتے تھے۔ اس بیماری میں آپ کی حالت بہت نازک ہوگئی تھی۔"

(سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۵۶، روایت نمبر ۶۶)

(۷)نامردی

''جب میں نے شادی کی تھی تو اس وقت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔''

(خاکسار غلام احمد قادیان مورخہ ۲۲؍فروری ۱۸۸۷ء، مکتوبات احمدیہ حصہ پنجم ص۲۱، خط نمبر۱۴)

اتنا پکا یقین تھا تو پھر شادی کیوں کی تھی؟ کس پر بھروسہ تھا؟ (ناقل)

(۸) کالی بلا

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا میری طبیعت بہت خراب ہوگئی تھی۔ لیکن اب افاقہ ہے میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی اور آسمان تک چلی گئی۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی۔'' (سیرت المہدی حصہ اوّل ص۱۶، روایت نمبر۱۹)

(۹)سخت دورہ اور ٹانگیں باندھنا

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ اوائل میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو سخت دورہ پڑا۔ کسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد کو بھی اطلاع دے دی اور وہ دونوں آ گئے۔ پھر ان کے سامنے بھی حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کو دورہ پڑا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ مرزا سلطان احمد تو آپ کی چارپائی کے پاس خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہے۔ مگر مرزا فضل احمد کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا اور ایک جاتا تھا اور کبھی ادھر بھاگتا تھا اور کبھی ادھر۔ کبھی اپنی پگڑی اتار کر حضرت صاحب کی ٹانگوں کو باندھتا تھا اور کبھی پاؤں دبانے لگ جاتا تھا اور گھبراہٹ میں اس کے ہاتھ کانپتے تھے۔'' (سیرت المہدی حصہ اوّل ص۲۸، روایت نمبر۳۶)

(۱۰)اوپر اور نیچے والے امراض

''دو مرض میرے لاحق حال ہیں۔ ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں اور دوسرا بدن کے نیچے کے حصہ میں۔ اوپر کے حصہ میں دوران سر ہے اور نیچے کے حصہ میں کثرت پیشاب ہے اور دونوں مرضیں اس زمانہ سے ہیں جس زمانہ میں میں نے اپنا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا شائع کیا ہے۔'' (حقیقت الوحی ص۳۰۷، خزائن ج۲۲ص۳۲۰)

(۱۱)پرانی اور دائمی بیماریاں

''مجھے دو مرض دامن گیر ہیں۔ ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں۔ یعنی سر درد اور دوران خون کم ہوکر ہاتھ پاؤں سرد ہوجانا۔ نبض کم ہوجانا اور دوسرے جسم کے نیچے کے حصہ میں کہ کثرت پیشاب اور اکثر دست آتے رہنا۔ دونوں بیماریاں قریب تیس برس کے ہیں۔'' (نسیم دعوت ص۸۰، خزائن ج۱۹ص۴۳۵)

(۱۲)اعصابی کمزوری

''حضرت مرزا صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، دردسر، کمی خواب، تشنج دل اور بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھی۔'' (رسالہ ریویو قادیان ج۲۶نمبر۵ص۲۶، مئی ۱۹۲۷ء)

(۱۳) حافظہ کا ستیاناس

’’مکرمی اخویم سلمہ، میرا حافظہ بہت خراب ہے۔ اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تو تب بھی بھول جاتا ہوں یاددہانی عمدہ طریقہ ہے۔ حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔‘‘ (مکتوبات احمدیہ ج۵ نمبر۳ ص۳۱)

نبی بننا تو خوب یادرہا۔ ناقل!

(۱۴) پاخانوں کی یلغار

’’باوجود یہ کہ مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں۔ مگر جس وقت پاخانے کی بھی حاجت ہوتی ہے تو مجھے افسوس ہی ہوتا ہے کہ ابھی کیوں حاجت ہوئی۔ اسی طرح جب روٹی کھانے کے لئے کئی مرتبہ کہتے ہیں تو بڑا جبر کر کے جلد جلد چند لقمے کھا لیتا ہوں۔ بظاہر تو میں روٹی کھاتا ہوا دکھائی دیتا ہوں۔ مگر میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کہاں جاتی ہے اور کیا کھا رہا ہوں۔ میری توجہ اور خیال اسی طرف لگا ہوا ہوتا ہے۔‘‘

(ارشاد مرزا قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیان ج۵ نمبر۴۰، مورخہ ۳۰؍اکتوبر ۱۹۰۱ء، منقول از کتاب منظور الٰہی ص۳۴۹، مؤلفہ محمد منظور الٰہی)

(۱۵) بے ہوشی

’’پہلے بھی کئی دفعہ ایسا ہوا کہ جب حضور سخت جسمانی محنت کیا کرتے تو اچانک آپ کے دماغ پر ایک کمزوری کا حملہ ہوتا اور بے ہوش ہو جاتے۔‘‘ (منظور وصال از مفتی محمد صادق قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیان خاص نمبر، مورخہ ۲۱؍مئی ۱۹۳۴ء)

(۱۶) مقعد سے خون

’’ایک مرتبہ میں قولنج زحیری سے سخت بیمار ہوا اور سولہ دن تک پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا اور سخت درد تھا۔ جو بیان سے باہر ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۲۳۴، خزائن ج۲۲ ص۲۴۶)

(۱۷) انتہائی کمزوری ولاچاری

’’مخدومی مکرمی حضرت مولوی صاحب السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، اور اس عاجز کی طبیعت آج بہت علیل ہو رہی ہے۔ ہاتھ پاؤں بھاری اور زبان بھی بھاری ہو رہی ہے۔ مرض کے غلبے سے نہایت لاچاری ہے۔‘‘

(مکتوبات احمدیہ ج۵ نمبر۲ ص۱۲۱)

(۱۸) سستی نبض اور گھبراہٹ

’’کل سے میری طبیعت علیل ہوگئی ہے۔ کل شام کے وقت مسجد میں اپنے تمام دوستوں کے روبرو جو حاضر تھے۔ سخت درجہ کا عارضہ لاحق ہوا اور ایک دفعہ تمام بدن سرد اور نبض کمزور اور طبیعت میں سخت گھبراہٹ شروع ہوئی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا زندگی میں ایک دو دم باقی ہیں۔ بہت نازک حالت ہو کر پھر صحت کی طرف عود ہوا۔ مگر اب تک کلی اطمینان نہیں۔ کچھ کچھ اثرات عود مرض کے ہیں۔‘‘ (مکتوبات احمدیہ ج۵ حصہ اوّل ص۲۸، مکتوب نمبر۱۷)

(۱۹) دم الٹ دینے والی کھانسی

’’میری طبیعت بیمار ہے۔ کھانسی سے دم الٹ جاتا ہے۔‘‘ (مرزا قادیانی کا خط مفتی محمد صادق کے نام، ذکر حبیب ص۳۶۴)

(۲۰) پاؤں کی سردی

’’جوڑہ جراب خواہ سیاہ رنگ ہو یا کوئی اور رنگ ہو۔ مضائقہ نہیں۔ اس قدر پاؤں کو سردی ہے کہ اٹھنا مشکل ہے۔‘‘ (مرزا قادیانی کا خط حکیم محمد حسین قریشی کے نام خطوط امام بنام غلام ص ۷)

(۲۱) کھانسی اور جوشاندہ

’’ایک دفعہ حضرت صاحب کو کھانسی تھی۔ حضور نے خرفہ ۲ ماشہ السی ایک ماشہ کا جوشاندہ بنا کر پیا۔‘‘

(ذکر حبیب ص ۲۱۷)

(۲۲) کھانسی اور گرم گرم گنا

’’سفر گورداسپور میں ۱۹۰۳ء میں ایک دفعہ حضرت صاحب کو کھانسی کی شکایت تھی۔ میں نے عرض کی کہ میرے والد مرحوم اس کا علاج، گرم کیا ہوا گنا بتلایا کرتے تھے۔ تب حضور کے فرمانے سے ایک گنا چند پوریاں لے کر آگ پر گرم کیا گیا اور اس کی گنڈیریاں بنا کر حضور کو دی گئیں اور حضور نے چوسیں۔‘‘ (ذکر حبیب ص ۱۱۱)

(۲۳) سر کے بالوں کی بیماری

’’آخری عمر میں حضور کے سر کے بال بہت پتلے اور ہلکے ہو گئے تھے۔ چونکہ یہ عاجز ولایت سے ادویہ وغیرہ کے نمونے منگوایا کرتا تھا۔ غالباً اس واسطے مجھے ایک دفعہ فرمایا: ’’مفتی صاحب سر کے بالوں کے اگانے اور بڑھانے کے واسطے کوئی دوائی منگوائیں۔‘‘ (ذکر حبیب ص ۱۷۳)

(۲۴) گنجاپن

’’دوا پہنچ گئی۔ ایک اشتہار بالوں کی کثرت کا شاید لندن میں کسی نے دیا ہے اور مفت دوا بھیجتا ہے۔ آپ وہ دوا بھی منگوالیں تا کہ آزمائی جائے۔ لکھتا ہے کہ اس سے گنجے بھی شفا پاتے ہیں۔‘‘ (ذکر حبیب ص ۳۶۰)

(۲۵) مراق

’’سیٹھ غلام نبی نے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے حضرت مسیح موعود سے فرمایا کہ حضور غلام نبی کو مراق ہے تو حضور نے فرمایا۔ ایک رنگ میں سب نبیوں کو مراق ہوتا ہے اور مجھ کو بھی ہے۔‘‘

(سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۳۰۴، روایت نمبر ۹۶۹)

(۲۶) دانت درد

’’ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی۔ ایک دم قرار نہ تھا کسی شخص سے میں نے دریافت کیا کہ اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اس نے کہا کہ علاج دنداں اخراج دنداں اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۲۳۵، نشان نمبر ۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۲۴۶)

(۲۷) پیر جھسوانا اور بدن دبوانا

’’ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود سر کے دورہ میں پیر بہت جھسواتے تھے اور بدن زور سے دبواتے تھے۔ اس سے آپ کو آرام محسوس ہوتا تھا۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۲۸۷، روایت نمبر ۹۳۸)

(۲۸) دورہ دوران سر

’’میں چند روز سے سخت بیمار ہوں۔ بعض اوقات جب دورہ دوران سر شدت سے ہوتا ہے تو خاتمہ زندگی محسوس ہوتا ہے۔ ساتھ ہی سر درد بھی ہے۔ ایسی حالت میں روغن بادام سر اور پیروں کی ہتھیلیوں پر ملنا اور پینا فائدہ مند محسوس ہوتا ہے۔‘‘ (خطوط امام بنام غلام ص ۵)

(۲۹) مرزا قادیانی کو پاخانے کی ضرورت

’’ایک انگریزی وضع کا پاخانہ جو ایک چوکی ہوتی ہے اور اس میں ایک برتن ہوتا ہے۔ اس کی قیمت معلوم نہیں۔ آپ ساتھ لاویں۔ قیمت یہاں سے دی جاوے گی۔ مجھے دوران سر کی بہت شدت سے مرض ہوگئی ہے۔ پیروں پر بوجھ دے کر پاخانہ پھرنے سے مجھے سر کو چکر آتا ہے۔ اس لئے ایسے پاخانہ کی ضرورت پڑی۔ اگر شیخ صاحب کی دوکان پر ایسا پاخانہ ہو تو وہ دے دیں گے۔ مگر ضرور لانا چاہئے۔‘‘ (خطوط امام بنام غلام ص ۶)

(۳۰) پھٹی ہوئی ایڑیاں

’’پیر کی ایڑیاں آپ کی بعض دفعہ گرمیوں کے موسم میں پھٹ جایا کرتی تھیں۔‘‘

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۲۵، روایت نمبر ۴۴۲)

(۳۱) سردی گرمی

’’گرم کپڑے سردی گرمی میں برابر پہنتے تھے۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۲۵، روایت نمبر ۴۴۴)

(۳۲) انگوٹھے کا درد

’’حضرت صاحب کو کبھی کبھی پاؤں کے انگوٹھے کے نقرس کا درد ہو جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ شروع میں گھٹنے کے جوڑ میں بھی درد ہوا۔ نا معلوم وہ کیا تھا۔ مگر دو تین دن زیادہ تکلیف رہی۔ پھر جونکیں لگانے سے آرام آیا۔‘‘

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۸، روایت نمبر ۵۱۲)

(۳۳) انگوٹھے کی سوجن

’’خاکسار عرض کرتا ہے کہ نقرس کے درد میں آپ کا انگوٹھا سوج جایا کرتا تھا اور سرخ بھی ہو جاتا تھا اور بہت درد ہوتی تھی۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۸، روایت نمبر ۵۱۲)

(۳۴) ٹخنے کا پھوڑا

’’ایک دفعہ حضرت صاحب کے ٹخنے کے پاس پھوڑا ہو گیا تھا۔ جس پر حضرت صاحب نے اس پر سکہ یعنی

سیسہ کی ٹکیا بندھوائی تھی۔جس سے آرام آ گیا۔" (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۸، روایت نمبر ۵۱۲)

(۳۵)لتاڑا

"ایک دفعہ بمقام گورداسپور ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود کو بخار تھا۔آپ نے خاکسار سے فرمایا کہ کسی جسیم آدمی کو بلاؤ جو ہمارے جسم پر پھرے۔خاکسار جناب خواجہ کمال الدین وکیل لاہور کو لایا وہ چند دقیقہ پھرے۔مگر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ان کا وجود چنداں بوجھل نہیں کسی دوسرے شخص کو لائیں۔شاید حضور نے ڈاکٹر محمد اسماعیل خان دہلوی کا نام لیا۔خاکسار ان کو بلا لایا۔جسم پر پھرنے سے حضرت اقدس کو آرام محسوس ہوا۔"

(سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۴۹، روایت نمبر ۵۶۵)

(۳۶)خارش

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو غالباً ۱۸۹۲ء میں ایک دفعہ خارش کی تکلیف بھی ہوئی تھی۔ (سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۵۳، روایت نمبر ۵۷۴)

(۳۷) کیچڑ

"بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد نے بواسطہ مولوی رحیم بخش ایم۔اے کہ ایک مرتبہ والد صاحب سخت بیمار ہو گئے اور حالت نازک ہوگئی اور حکیموں نے ناامیدی کا اظہار کر دیا اور نبض بھی بند ہوگئی۔مگر زبان جاری رہی۔والد صاحب نے کہا کہ کیچڑ لا کر میرے اوپر اور نیچے رکھو۔چنانچہ ایسا کیا گیا اور اس سے حالت روبا اصلاح ہوگئی۔"

(سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۲۲۱، روایت نمبر ۲۰۰)

(۳۸)سفید بال

"خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) بیان فرمایا کرتے تھے کہ ابھی ہماری عمر تیس سال کی ہی تھی کہ بال سفید ہونے شروع ہو گئے تھے اور میرا خیال ہے کہ ۵۵ سال کی عمر تک آپ کے سارے بال سفید ہو چکے ہوں گے۔" (سیرت المہدی ص ۱۱ حصہ دوم، روایت نمبر ۳۱۶)

(۳۹)لکنت

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی زبان میں کسی قدر لکنت تھی اور آپ پرنالے کو پنالہ فرمایا کرتے تھے۔"

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۲۵، روایت نمبر ۳۳۵)

(۴۰)چشم نیم باز

"آپ کی آنکھیں ہمیشہ نیم بند رہتی تھیں اور ادھر ادھر آنکھیں اٹھا کر دیکھنے کی آپ کو عادت نہ تھی۔بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سیر میں جاتے ہوئے آپ کسی خادم کا ذکر غائب کے صیغہ میں فرماتے تھے۔حالانکہ وہ آپ کے ساتھ ساتھ جا رہا ہوتا تھا اور پھر کسی کے بتلانے پر آپ کو پتہ چلتا تھا کہ وہ شخص آپ کے ساتھ ہے۔"

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۷۷، روایت نمبر ۴۰۳)

(۴۱) داڑھوں کا کیڑا

’’دندان مبارک آپ کے آخری عمر میں کچھ خراب ہو گئے تھے۔یعنی کیڑا بعض داڑھوں کو لگ گیا تھا۔جس سے کبھی کبھی تکلیف ہو جاتی تھی۔چنانچہ ایک دفعہ ایک داڑھ کا سرا ایسا نوکدار ہو گیا تھا کہ اس سے زبان میں زخم پڑ گیا تو ریتی کے ساتھ اس کو گھسوا کر برابر بھی کرایا تھا۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۲۵، روایت نمبر ۴۴۴)

(۴۲) دل گھٹنے کا دورہ

’’ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے رمضان کا روزہ رکھا ہوا تھا کہ دل گھٹنے کا دورہ ہوا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے۔اس وقت غروب آفتاب کا وقت بہت قریب تھا۔مگر آپ نے روزہ توڑ دیا۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۱۳۱، روایت نمبر ۶۹۷)

(۴۳) پیچش

’’ایک دن حضور کو پیچش کی شکایت ہوگئی۔بار بار قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔حضور نے ہمیں سوئے رہنے کے لئے فرمایا۔جب حضور رفع حاجت کے لئے اٹھتے تو خاکسار اسی وقت اٹھ کر پانی کا لوٹا لے کر حضور کے ساتھ جاتا۔تمام رات ایسا ہی ہوتا رہا۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۱۳۳، روایت نمبر ۷۰۱)

(۴۴) گرمی دانے

’’ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ بعض اوقات گرمی میں حضرت مسیح (مرزا قادیانی) کی پشت پر گرمی دانے نکل آتے تھے تو سہلانے سے ان کو آرام آتا تھا۔بعض اوقات فرمایا کرتے کہ میاں جلون کرو جس سے مراد یہ ہوتی تھی کہ انگلیوں کے پوٹے بالکل آہستہ آہستہ اور نرمی سے پشت پر پھیرو۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۱۹۵، روایت نمبر ۷۶۵)

(۴۵) درد گردہ

’’ایک دفعہ حضرت صاحب کو بہت سخت درد گردہ ہوا جو کئی دن تک رہا۔اس کی وجہ سے آپ کو بہت تکلیف رہتی اور رات دن خدام باہر کے کمرہ میں جمع رہتے۔‘‘ (ذکر حبیب ص ۲۹، از مفتی محمد صادق قادیانی)

(۴۶) دوران سر

’’خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو کبھی کبھی دوران سر کی تکلیف ہو جاتی تھی۔جو بعض اوقات اچانک پیدا ہو جاتی ہے۔مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب گھر میں ایک چارپائی کو کھینچ کر ایک طرف کرنے لگے تو اس وقت اچانک چکر آ گیا اور لڑکھڑا کر گرنے کے قریب ہو گئے۔مگر پھر سنبھل گئے۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۲۱۳، روایت نمبر ۷۸۸)

(۴۷) پشت پر پھنسی

’’ایک دن آپ کی پشت پر ایک پھنسی نمودار ہوئی جس سے آپ کو بہت تکلیف ہوئی۔خاکسار کو بلایا اور دکھایا اور بار بار پوچھا کہ یہ کاربنکل تو نہیں۔کیونکہ مجھے ذیابیطس کی بیماری ہے۔میں نے دیکھ کر عرض کیا کہ یہ بال توڑ یا معمولی

پھنسی ہے۔کاربنکل نہیں ہے۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۲۲۷، روایت نمبر ۸۱۲، مرزا بشیر احمد قادیانی)

(۴۸) سردی اور متلی

’’ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب معتدل موسم میں بھی کئی مرتبہ پچھلی رات کو اٹھ کر اندر کمرہ میں جا کر سو جایا کرتے تھے اور کبھی کبھی فرماتے تھے کہ ہمیں سردی سے متلی ہونے لگتی ہے۔بعض دفعہ تو اٹھ کر پہلے کوئی دوا مثلاً مشک وغیرہ کھا لیتے تھے اور پھر لحاف یا رضائی اوڑھ کر اندر جا لیٹتے تھے۔غرض یہ کہ سردی سے آپ کو تکلیف ہوتی تھی اور اس کے اثر سے خاص طور پر اپنی حفاظت کرتے تھے۔چنانچہ پچھلی عمر میں بارہ مہینے گرم کپڑے پہنا کرتے تھے۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۶۶، روایت نمبر ۵۹۷)

(۴۹) گرمیوں میں جرابیں

’’خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب بالعموم گرمی میں بھی جراب پہنا کرتے تھے۔‘‘

(سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۶۶، روایت نمبر ۵۹۷)

(۵۰) کھانسی

’’ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب کو سخت کھانسی ہوئی۔ایسی کہ دم نہ آتا تھا۔البتہ منہ میں پان رکھ کر قدرے آرام معلوم ہوتا تھا۔اس وقت آپ نے اس حالت میں پان منہ میں رکھے رکھے نماز پڑھی۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۱۰۳، روایت نمبر ۶۳۸)

(۵۱) مائی او پیا

’’ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کی آنکھوں میں مائی او پیا تھا۔اسی وجہ سے پہلی رات کا چاند نہ دیکھ سکتے تھے۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۱۱۹، روایت نمبر ۶۷۳)

(۵۲) چکر

’’میں نے حضرت ام المؤمنین (مرزا کی بیوی) سے پوچھا تو انہوں نے بھی اس بات کی تصدیق کی۔مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ حضرت صاحب نے مجھ سے یہ بھی فرمایا تھا کہ مجھے بعض اوقات کھڑے ہو کر چکر آجایا کرتا ہے۔اس لئے تم میرے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیا کرو۔‘‘ (سیرت المہدی حصہ سوئم ص ۱۳۱، روایت نمبر ۶۹۶)

(۵۳) سل

’’بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے ایک دفعہ تمہارے دادا کی زندگی میں حضرت مرزا صاحب کو سل ہوگئی۔حتیٰ کہ زندگی سے ناامیدی ہوگئی۔والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تمہارے دادا خود حضرت صاحب کا علاج کرتے تھے اور برابر چھ ماہ تک انہوں نے آپ کو بکرے کے پائے کا شوربا کھلایا۔‘‘

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۵۶ روایت نمبر ۶۶، مرزا بشیر احمد قادیانی)

(۵۴)ذیابیطس اور پیشاب کی زیادتی

’’اور دوسری بیماری بدن کے نیچے کے حصہ میں ہے جو مجھے کثرت پیشاب کی مرض ہے جس کو ذیابیطس بھی کہتے ہیں اور معمولی طور پر مجھ کو ہر روز پیشاب بکثرت آتا ہے اور پندرہ یا بیس دفعہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۲۰۱،خزائن ج۲۱ص۳۷۳)

(۵۵)دائمی مریض سو دفعہ پیشاب

’’میں ایک دائم المرض آدمی ہوں...... ہمیشہ دردسر اور دوران سر، کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔‘‘

(ضمیمہ اربعین نمبر۴،مورخہ ۱۹ردسمبر ۱۹۰۰ء، ص۴،خزائن ج۱۷ص۴۷۰)

(۵۶)ادھ کھلی آنکھیں

’’مولوی شیر علی صاحب نے بیان کیا کہ باہر مردوں میں بھی حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کی یہ عادت تھی کہ آپ کی آنکھیں ہمیشہ نیم بند رہتی تھیں۔ ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب مع چند خدام کے فوٹو کھنچوانے لگے تو فوٹوگرافر آپ سے عرض کرتا تھا کہ حضور آنکھیں کھول کر رکھیں۔ ورنہ تصویر اچھی نہیں آئے گی اور آپ نے اس کے کہنے پر ایک دفعہ تکلیف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ زیادہ کھولا بھی مگر وہ پھر اسی طرح نیم بند ہو گئیں۔‘‘

(سیرت المہدی حصہ دوم ص۷۷،روایت نمبر۴۰۴)

(۵۷)سرعت پیشاب، ریشمی آزار بند

’’اور والدہ صاحبہ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود عموماً ریشمی ازار بند استعمال فرماتے تھے۔ کیونکہ آپ کو پیشاب جلدی جلدی آتا تھا۔ اس لئے ریشمی ازار بند رکھتے تھے۔ تاکہ کھولنے میں آسانی ہو اور گرہ بھی پڑ جاوے تو کھولنے میں دقت نہ ہو۔ سوتی ازار بند میں آپ سے بعض اوقات گرہ پڑ جاتی تھی تو آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔‘‘

(سیرت المہدی حصہ اوّل ص۵۵،روایت نمبر۶۵)

(۵۸)ضعف دماغ

’’میری طبیعت آپ کے بعد پھر بیمار ہو گئی۔ ابھی ریزش کا نہایت زور ہے۔ دماغ میں بہت ضعف ہو گیا ہے۔ آپ کے دوست ٹھاکر رام کے لئے ایک دن بھی توجہ کرنے کے لئے مجھے نہیں ملا۔ صحت کا منتظر ہوں۔ والسلام!‘‘

(خاکسار غلام احمد مورخہ یکم جنوری ۱۸۹۰ء، مکتوبات احمدیہ ج پنجم نمبر۲ص۴۷، مکتوب نمبر۵۵)

(۵۹)مرض الموت ’’ہیضہ‘‘

’’والدہ صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا۔ مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی۔ لیکن کچھ دیر کے بعد آپ

کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا۔میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لئے بیٹھ گئی۔تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا تم اب سو جاؤ۔میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں۔اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا۔مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جاسکتے تھے۔اس لئے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی۔ مگر ضعف بہت ہو گیا تھا۔اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔اس پر میں نے گھبرا کر کہا ''اللہ یہ کیا ہونے لگا ہے'' تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہی ہے جو میں کہا کرتا تھا۔ خاکسار نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ کیا آپ سمجھ گئیں تھیں کہ حضرت صاحب کا کیا منشاء ہے۔'' والدہ صاحب نے فرمایا ''ہاں'' (سیرۃ المہدی ج اوّل ص ۱۱،۱۲، روایت نمبر ۱۲، از بشیر احمد قادیانی)

آپ نے ملاحظہ کیا کہ مہلک بیماریاں کس طرح عذاب الٰہی بن کر نبی افرنگ کے بدن پر برس رہی ہیں۔کہیں کھانسی کا حملہ ہے۔کہیں پیشاب کی یلغار ہے۔کہیں ذیابیطس کا شب خون ہے۔کہیں خارش کی اٹھکیلیاں ہیں۔کہیں درد گردہ کی پٹخیاں ہیں۔کہیں جونکیں ہم آغوش ہیں۔کہیں سل ودق گلے کا ہار بنی بیٹھی ہیں۔کہیں خونی قے کی طوفانی آمد ہے۔کہیں مراق وہسٹریا کے تیروں کی بوچھاڑ ہے۔کہیں دانت درد کی دھاچوکڑی ہے۔کہیں عارضۂ دل کی جھپٹ ہے۔ کہیں ہیضہ کے کلہاڑے سر پر برس رہے ہیں۔کہیں دورہ ختم کرنے کے لئے انگریزی نبوت کی ٹانگیں باندھی جارہی ہیں۔ کہیں بناسپتی نبی کے جسم پر کیچڑ ملا جارہا ہے۔اور کہیں کالی بلا دیکھ کر بے ہوشی کے دورے پڑ رہے ہیں۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام بیماریاں جھوٹے نبی کو مل کر یوں گھسیٹ رہی ہیں جیسے مری ہوئی چھپکلی کو بہت سے چونٹیاں گھسیٹ کر لے جارہی ہوں یا مرے ہوئے کتے کو بہت سی گدھیں کھا رہی ہوں۔

مندرجہ بالا سطور میں ہم نے صرف وہ بیماریاں رقم کی ہیں جو قادیانی کتابوں میں موجود ہیں۔لیکن ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزا قادیانی کو اس کے علاوہ سینکڑوں بیماریاں لاحق تھیں۔جن کی اس وقت تشخیص نہ ہو سکی۔اگر مرزا قادیانی آج کے تشخیصی دور میں ہوتا اور اس کا مکمل میڈیکل چیک اپ ہوتا تو اس کے جسم سے سینکڑوں بیماریاں دریافت ہوتیں۔جن میں سے ''ایڈز'' سرفہرست ہوتی۔یہ شخص پوری دنیا کے ڈاکٹروں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتا۔دنیا جہان کے ڈاکٹر اسے دیکھنے کے لئے آتے۔ڈاکٹروں میں لڑائی چھڑ جاتی۔ماہرین دل کہتے کہ یہ ہمارا مریض ہے۔ماہرین جلد کہتے کہ یہ ہمارا مریض ہے۔ماہرین ناک گلا کہتے کہ یہ ہمارا مریض ہے۔ماہرین معدہ وجگر کہتے کہ یہ ہمارا مریض ہے۔ماہرین ذیابیطس کہتے کہ یہ ہمارا مریض ہے۔ماہرین نفسیات کہتے کہ یہ ہمارا مریض ہے۔مرزا قادیانی کا ٹوٹا ہوا بازو دیکھ کر آرتھوپیڈک سرجن کہتے کہ یہ ہمارا مریض ہے۔اور مرزا قادیانی کے حمل کا قصہ پڑھ کر ماہرین زچہ وبچہ کہتے یہ ہماری مریضہ ہے۔

غرضیکہ ڈاکٹروں میں ایک بحث وتکرار چھڑ جاتی اور چھینا جھپٹی شروع ہو جاتی۔میڈیکل کے طلباء کہتے کہ اسے ہمارے حوالے کرو۔ہم نے اس پر ریسرچ کرنی ہے۔کوئی محقق کہتا کہ اسے میرے حوالے کرو میں نے اس پر پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھنا ہے۔عجائب گھر والے کہتے کہ اسے ہمیں دے دو۔ہم اس پر ٹکٹ لگائیں گے اور کروڑوں روپے کما کر قومی آمدنی میں اضافہ کریں گے۔جس سے کمر توڑ مہنگائی کا توڑ ہوگا۔دنیا بھر کے صحافی اسے دیکھنے کے لئے آتے اور ساری دنیا کی

اخباروں میں اس کے انٹرویو چھپتے اور فوٹو شائع ہوتے۔ ’’گنز بک آف ورلڈ ریکارڈ‘‘ میں اس کا نام آتا۔ معاملہ عدالتوں تک جا پہنچتا۔ حکومت برطانیہ عدالت میں دعویٰ کرتی کہ مرزا قادیانی ہماری تخلیق ہے۔ اسے نبی ہم نے بنایا تھا اور نبی بننے کے جرم کی پاداش میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر لعنتوں اور بیماریوں کی بوچھاڑ ہوئی۔ کیونکہ اسے نبی ہم نے بنایا تھا اور ہماری ہی وجہ سے اس کو اتنی بیماریاں لگیں۔ لہٰذا ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم اس کا علاج معالجہ کرائیں۔ عدالت انگریز کے موقف کو درست تسلیم کرتے ہوئے مرزا قادیانی کو انگریز کے حوالے کر دیتی اور بیماریوں کا عالمی چیمپئن مرزا قادیانی اپنی تمام لعنتوں، نحوستوں اور بیماریوں کے ساتھ برطانیہ روانہ ہو جاتا اور ہم کہتے: ’’جتھے دی کھوتی اتھے جا کھلوتی‘‘

باب یازدہم ...... مرزا قادیانی کے مالی معاملات

’’وَمَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۰ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْن (الشعراء:۱۸۰)‘‘ کسی نبی نے بذریعہ تبلیغ دین واشاعت مذہب اپنی ذات کے لئے لوگوں سے روپیہ جمع نہیں کیا۔ ’’وَمَا مِنْ نَبِیٍّ دَعَاقَوْمَهٗ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اِلَّاقَالَ لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا فَاُثْبِتَ الْاَجْرُ عَلَی الدُّعَا وَلٰکِنْ اَخْتَارَ اَنْ یَّاْخُذَهٗ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی (الیواقیت ج ۲ ص ۲۸)‘‘ مگر مرزا قادیانی نے تبلیغی سلسلہ کو جاری کرتے ہوئے۔ شروع سے چندہ اور کتابوں کی قیمت ایک ایک کے دس دس کر کے وصول کئے۔

جیسا کہ مرزا قادیانی کی اس تحریر سے ظاہر ہے کہ: ’’چونکہ یہ مخالفین پر فتح عظیم اور مومنین کے دل وجان کی مراد تھی۔ اس لئے کہ امراء اسلام کی عالی ہمتی پر بڑا بھروسہ تھا۔ جو وہ ایسی کتاب لاجواب کی بڑی قدر کریں گے اور جو مشکلات اس کی طبع میں پیش آرہی ہیں ان کے دور کرنے میں بدل وجان متوجہ ہو جائیں گے۔‘‘ (براہین احمدیہ ص ب، خزائن ج۱ ص۶۲)

نیز بلاطلب کے اشتہاری اور بازاری لوگوں کی طرح کتابیں رؤساء کے نام روانہ کر دیں اور جب ان کی طرف سے تسلی بخش جواب نہ ملا تو کتابوں کی قیمت یا ان کی واپسی کی بڑی لجاجت سے درخواست کی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ: ’’ہم نے پہلا حصہ جو چھپ چکا تھا اس میں قریب ایک سو پچاس جلد کے بڑے بڑے امیروں اور دولت مندوں اور رئیسوں کی خدمت میں بھیجی تھیں اور یہ امید کی گئی تھی کہ جو امراء عالی قدر خریداری کتاب کی منظوری فرما کر قیمت کتاب جو ایک ادنیٰ رقم ہے۔ بطور پیشگی بھیج دیں گے...... اور بہ انکسار تمام حقیقت حال سے مطلع کیا۔ مگر باستثناء دو تین عالی ہمتوں کے سب کی طرف سے خاموشی رہی...... اگر خدانخواستہ کتابیں بھی واپس نہ ملیں تو سخت وقت پیش آئے گی اور بڑا نقصان اٹھانا پڑے گا...... ہم بکمال غربت عرض کرتے ہیں کہ اگر قیمت پیشگی کتابوں کا بھیجنا منظور نہیں تو کتابوں کو بذریعہ ڈاک واپس بھیج دیں۔ ہم اسی کو عطیہ عظمیٰ سمجھیں گے اور احسان عظیم خیال کریں گے۔‘‘ (براہین احمدیہ ص ب، ج، خزائن ج۱ ص۶۲،۶۳)

’’کبھی عیسائیوں کی کوششوں کا ذکر کر کے چندہ کے لئے اکسایا۔‘‘ (براہین احمدیہ ص الف، خزائن ج۱ ص۶۰)

’’اور کبھی اپنی غربت اور افلاس کو سامنے رکھا اور کہیں امداد باہمی اور اسلامی ہمدردی کا گیت گایا۔‘‘

(دیکھو اشتہار عرض ضروری بحالت مجبوری، براہین احمدیہ ص الف، خزائن ج۱ ص ۵۹)

آخر کار اس جدوجہد کا نتیجہ ایک دن حسب دلخواہ بامراد نکل آیا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ: ’’یہ مالی امداد اب تک پچاس ہزار روپیہ سے زیادہ آچکی ہے۔ بلکہ میں یقین کرتا ہوں کہ ایک لاکھ کے قریب پہنچ گئی ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے ڈاکخانہ جات کے رجسٹر کافی ہیں۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ۵ ص۵۷، خزائن ج۲۱ ص۷۴)

’’جو کچھ میری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا۔ میں ایک غریب تھا۔ مجھے بے انتہا دیا دنیا کی نعمتوں سے کوئی بھی نہیں رہی۔ جو اس نے مجھ کو اپنی عنایات سے نہ دی۔‘‘ (براہین حصہ۵ ص۱۰، خزائن ج۲۱ ص۱۹)

’’اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے...... اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۲۱۱، خزائن ج۲۲ ص۲۲۱)

مرزا قادیانی نے ایک معمولی کتاب کو جو پانچ روپیہ سے زیادہ حیثیت کی نہ تھی۔ بڑی ضخامت میں پیش کر کے جس گندم نمائی اور جوفروشی کا ثبوت دیا ہے۔ اس کی نظیر ایک معمولی درجہ کے دیندار آدمی میں بھی نظر نہ آئے گی، اور جو رقم اشاعت اسلام کے نام سے بطور چندہ وصول کی گئی۔ اس کو بتمامہ دین کے کاموں میں صرف نہ کیا۔ بلکہ بہت سا روپیہ اپنی ضرورتوں میں لگایا۔ جائدادیں خریدیں اور غریب سے رئیس اور دولت مند بن گئے۔ ورنہ وہی مرزا قادیانی اس وقت بھی تھے جب کہ سیالکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپیہ کے کلرک تھے اور گذارہ مشکل سے ہوتا تھا۔

مطالبہ: کیا انبیاء سابقین علیہم السلام میں سے ایسی کوئی مثال پیش کی جاسکتی ہے؟ جنہوں نے مذہب کی آڑ میں دنیا کمائی ہو؟ یا مسلمانوں کے بیت المال کے روپیہ کو اپنی ضرورتوں میں خرچ کیا ہو؟

مرزا قادیانی اور دیانت

’’اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْخَائِنِیْن (انفال:۵۸)‘‘

نبوت اور رسالت خداتعالیٰ کی رضامندی کی نشانی ہے اور خیانت خواہ کسی قسم کی ہو نفاق کی علامت ہے۔ اس لئے نبوت اور خیانت کسی جگہ جمع نہیں ہوسکتی۔ قرآن مجید میں ہے کہ: ’’وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ (آل عمران:۱۶۱)‘‘

’’والمعنی وماصح له ذالك، یعنی ان النبوة تنافی الغلول (مدارك:۱۴۹)‘‘ جامع البیان میں ہے کہ: ’’ای ینسب الیٰ خیانة‘‘ مگر مرزا قادیانی میں خیانت جیسا قبیح فعل نہ صرف چندہ وغیرہ کے معاملہ میں پایا جاتا ہے۔ بلکہ نقل مذہب میں بھی خیانت سے کام لیا گیا ہے۔ چنانچہ ’’تحفہ گولڑویہ‘‘ میں لکھتے ہیں کہ: ’’یعنی وہ لوگ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ دنیا میں واپس لاتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ بدستور اپنی نبوت کے ساتھ دنیا میں آئیں گے اور برابر ۴۵ برس تک ان پر جبرائیل علیہ السلام وحی نبوت لے کر نازل ہوتا رہے گا۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۵۱، خزائن ج۱۷ ص۱۷۴)

مرزا قادیانی نے مسلمانوں کے اس عقیدہ کو نقل کرنے میں خیانت کی ہے۔ مسلمانوں کا عقیدہ اس بارے میں صرف اس قدر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اگرچہ نزول کے بعد بھی نبی رہیں گے۔ لیکن وحی نبوت ان پر نازل نہ ہوگی اور وہ شریعت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر عمل کریں گے۔ جس کا علم ان کو بالہام الٰہی ہوتا رہے گا۔ جیسا کہ شیخ عبدالوہاب فرماتے ہیں کہ: ’’ان عیسیٰ علیہ السلام وان کان بعده واولی العزم وخواص الرسل فقد زال حکمه فی هذا المقام بحکم الزمان علیه الذی هو بغیره فیرسل ولیا ذانبوة مطلقة وملهم بشرع محمد صلی اللہ علیہ وسلم ویفهمه علی وجهه کالاولیاء المحمدیین (یواقیت ج۲ ص۸۹)‘‘

شیخ عبدالحق مدارج میں لکھتے ہیں کہ: ’’ولهذا عیسیٰ علیہ السلام در آخرزمان برشریعت وی بیاید وحال آنکه وی نبی کریم ست وبا قیست برنبوت خود نقصان نشده است ازوی چیزے‘‘

(مدارج ج۱ ص۹۳)

اور یہی مطلب ’’حجج الکرامہ‘‘ والے کا ہے۔ یعنی ان کا مرتبہ نبیوں جیسا ہوگا۔ مگر معاملہ نبیوں کی طرح نہیں ہوگا۔ اسی لئے نہ ان پر وحی نبوت نازل ہوگی اور نہ ان کو عمل کرنے کے لئے کوئی خاص شریعت دی جائے گی، اور ابن عباس رضی اللہ عنہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ اور دیگر مفسرین اور محدثین کی طرف جو غلط عقیدے منسوب کئے ہیں۔ جن کی تفصیل جلد ثانی میں پہلے گذر چکی ہے۔ منجملہ خیانات کے چند خیانتیں ہیں۔ ’’براہین احمدیہ‘‘ کے اشاعت کے زمانہ میں جس گندم نمائی اور جو فروشی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس کی کسی قدر تفصیل پہلے معلوم ہو چکی۔ پھر ان خریداروں کا روپیہ جو پانچویں حصہ کے لکھنے سے پہلے ہی مر چکے تھے۔ وہ بدامانت مرزا قادیانی کی تحویل میں تھا۔ لیکن مرزا قادیانی نے اس رقم کو ان کے وارثوں کی طرف واپس نہیں کیا اور امانت کو صاف ہضم کر گئے۔ نیز مسلمانوں کو مذہبی تبلیغ کا دھوکا دیا گیا، اور اشاعت مذہب کا نام لے کر ان سے روپیہ وصول کیا گیا۔ مگر کام اس پردہ میں گورنمنٹ برطانیہ کا ہوتا رہا۔ چنانچہ ’’قابل توجہ گورنمنٹ ہند‘‘ کے عنوان سے ایک چٹھی ’’انجام آتھم‘‘ میں درج کی ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں کہ: ’’واشعنا الکتب فی حمایة اغراض الدولة الیٰ بلاد الشام والروم وغیرها من الدیار البعیدة وهذا امر لن تجد الدولة نظیرها فی غیرها من المخلصین‘‘ (انجام آتھم ص۲۸۳، خزائن ج۱۱ص۲۸۳)

’’دولت برطانیہ کے اغراض ومقاصد کی حمایت میں ہم نے بہت سی کتابیں لکھ کر شام اور روم اور دیگر بلاد بعیدہ میں شائع کی ہیں۔ یہ ایک ایسا امر ہے۔ جس کی نظیر حکومت برطانیہ کو ہماری مخلص جماعت کے سوا غیر میں نظر نہیں آسکتی۔‘‘

’’میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب میں مصر، شام، کابل اور روم تک پہنچادیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیرخواہ ہو جائیں، اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں۔ ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔‘‘ (تریاق القلوب ص۱۵، خزائن ج۱۵ص۱۵۵،۱۵۶)

مطالبہ: اشاعت مذہب کا روپیہ کس شرعی حکم سے اس گناہ عظیم میں لگایا گیا کیا اس نام سے چندہ کی کوئی مد قائم کی جاسکتی ہے؟

مرزاغلام احمد قادیانی کی خیانت ملاحظہ فرمائیں

۱...... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا خواجہ محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ کو ایک خط تحریر فرمایا۔ جس میں آپ نے تحریر فرمایا: ’’وقد یکون ذالك لبعض الكمل من متابعیهم بالتبعیة والوراثة ایضا واذ اكثر هذا القسم من الكلام مع واحد منهم سمی محدثاً‘‘

ترجمہ فارسی: ’’وگاہے ایں نعمت عظمیٰ بعضے را از کمل متابعان ایشاں نیز بہ تبعیت ووراثت میسر میگردد وایں قسم از کلام بایکے از ایشان ہر گاہ بکثرت واقع گردد آنکس محدث (بفتح دال وتشدید آں) نامیدہ میشود۔‘‘ (مکتوبات مجدد الف ثانی ص۱۴۲، دفتر دوم)

۲...... (الف) مرزاغلام احمد قادیانی نے اپنی ابتدائی تصنیف (براہین احمدیہ ص۵۴۶، خزائن ج۱ص۶۵۲) پر اس کا حوالہ

یوں نقل کیا ہے۔ ’’بلکہ امام ربانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات کی جلد ثانی میں جو مکتوب پنجاہ و یکم ہے۔اس میں صاف لکھتے ہیں کہ غیر نبی بھی مکالمات و مخاطبات حضرت احدیت سے مشرف ہو جاتا ہے اور ایسا شخص محدث کے نام سے موسوم ہے۔‘‘

(ب) اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی (تحفہ بغداد ص ۲۱، خزائن ج۷ ص ۲۸) پر بھی بعینہ حضرت مجدد کا خط نقل کرتے ہوئے کثرت مکالمہ والے کو محدّث لکھا ہے۔

۳...... لیکن برا ہو۔خود غرضی، نفس پرستی اور بددیانتی کا، کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں تحریف کرتے ہوئے لکھا کہ: ’’مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۳۹، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

نتیجہ: دیکھئے! مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ جسے کثرت مکالمہ ہو وہ محدّث ہوتا ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی نے ’’براہین احمدیہ‘‘ اور ’’تحفہ بغداد‘‘ میں مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے بھی یہی تحریر کیا کہ کثرت مکالمہ والا محدّث کہلاتا ہے۔لیکن جب خود دعویٰ نبوت کیا تو ’’حقیقت الوحی‘‘ میں مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے کثرت مکالمہ والا نبی کہلاتا ہے لکھ دیا۔

اب آپ خود فیصلہ فرمائیں کہ ایک ہی حوالہ کو مرزا غلام احمد قادیانی تین جگہ لکھتا ہے۔براہین احمدیہ، تحفہ بغداد، اس میں محدث لکھتا ہے اور اسی حوالہ کو مرزا غلام احمد قادیانی ’’حقیقت الوحی‘‘ میں نبی لکھتا ہے۔محدّث کو نبی کرنا محض غلطی نہیں بلکہ صریح اور کھلی بددیانتی ہے۔

۴...... چنانچہ حضرت مولانا نور محمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور نے اپنی کتاب (کفریات مرزا ص ۲۱، مطبوعہ خواجہ برقی پریس دہلی مئی ۱۹۳۳ء) میں یہ حوالہ نقل کر کے یہ چیلنج نقل کیا تھا: ’’حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت مذکورہ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جس خیانت مجرمانہ جرأت شیطنہ سے کام لیا ہے۔اس پر قیامت تک علمی دنیا لعنت ونفرت کا وظیفہ پڑھ کر مرزا غلام احمد قادیانی کی روح کو ایصال ثواب کرے گی۔کیا کوئی علمدی جرأت کر سکتا ہے کہ نبی کا لفظ عبارت مکتوبات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ میں دکھلا کر اپنے پیشوا کو کذابوں کی قطار سے علیحدہ کر دے۔‘‘

آج سے اٹھہتر (۷۸) سال قبل قادیانیوں کو جو چیلنج دیا گیا تھا۔وہ جوں کا توں برقرار ہے۔قادیانی امت مرزا غلام احمد قادیانی سے اس خیانت و بددیانتی کے الزام کو دور نہیں کر سکی اور نہ قیامت تک کر سکتی ہے۔جھوٹا بددیانت نبی ہو سکتا ہے؟ یہ قادیانی امت کے لئے سوچنے کا مقام ہے۔

باب دوازدہم ...... مرزا قادیانی اور اغیار کی غلامی

’’وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا (کہف:۲۸)‘‘ ﴿کبھی کسی نبی نے کفاروں کی غلامی اختیار نہیں کی۔بلکہ جب تک عزت کی زندگی حاصل نہ ہوئی وہ ہمیشہ ان کی مخالفت کرتے اور ان سے لڑتے رہے ہیں۔﴾

لیکن مرزا قادیانی جس حکومت برطانیہ کو دجال کہتے ہیں۔اس کی غلامی پر فخر کرتے جاتے ہیں اور اس کو نعماء الٰہی

میں سے ایک نعمت سمجھتے ہیں۔

۱...... ’’بنظر ان احسانات کے کہ جو سلطنت انگلشیہ سے اس کی حکومت اور آرام بخش حکمت کے ذریعہ سے عامۂ خلائق پرواردہیں۔ سلطنت ممدوحہ کو خداوند تعالیٰ کی ایک نعمت سمجھیں اور مثل اور نعماء الٰہی کے اس کا شکر بھی ادا کریں۔ لیکن پنجاب کے مسلمان بڑے ناشکر گذار ہوں گے۔ اگر وہ اس سلطنت کو جوان کے حق میں خدا کی ایک عظیم الشان رحمت ہے۔ نعمت عظمیٰ یقین نہ کریں۔‘‘ (براہین احمدیہ ص ب، خزائن ج۱ ص۱۴۰)

۲...... ’’اَلَمْ یُفَکَّرُ اِنَّنَا ذریة آباء انفذوا اعمارهم فی خدمات هذه الدولة! کیا گورنمنٹ اتنا غور نہیں کرتی کہ ہم انہی بزرگوں کی اولاد ہیں۔ جنہوں نے اپنی عمریں حکومت برطانیہ کی خدمت میں صرف کر دیں۔‘‘

(انجام آتھم ص۲۸۳، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۳...... ’’خدا تعالیٰ نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے کہ محسن گورنمنٹ کی جیسا کہ گورنمنٹ برطانیہ ہے۔ سچی اطاعت کی جائے اور سچی شکر گذاری کی جائے۔ سو میں اور میری جماعت اس اصول کے پابند ہیں۔ چنانچہ میں نے اسی مسئلہ پر عمل درآمد کرانے کے لئے بہت سی کتابیں عربی، فارسی اور اردو میں تالیف کیں اور ان میں تفصیل سے لکھا کہ کیونکر مسلمانان ’’برٹش انڈیا‘‘ اس گورنمنٹ برطانیہ کے نیچے آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں، اور کیوں کر آزادگی سے اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے پر قادر ہیں، اور تمام فرائض منصبی بے روک ٹوک بجالاتے ہیں۔ پھر اس مبارک اور امن بخش گورنمنٹ کی نسبت کوئی خیال بھی جہاد کا دل میں لانا کس قدر ظلم اور بغاوت ہے۔ یہ کتابیں ہزار ہا روپیہ کے خرچ سے طبع کرائی گئیں اور پھر اسلامی ممالک میں شائع کی گئیں اور میں جانتا ہوں کہ یقیناً ہزار ہا مسلمانوں پر ان کتابوں کا اثر پڑا ہے۔ بالخصوص وہ جماعت جو میرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی رکھتی ہے۔ وہ ایک ایسی سچی مخلص اور خیر خواہ اس گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ وہ گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے۔ جن کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے۔‘‘ (تحفہ قیصریہ ص۱۲،۱۱، خزائن ج۱۲ ص۲۶۳،۲۶۴)

۴...... ’’ہم پر اور ہماری ذریت پر یہ فرض ہو گیا کہ اس مبارک گورنمنٹ برطانیہ کے ہمیشہ شکر گذار رہیں۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۱۳۲، خزائن ج۳ ص۱۶۶)

مطالبہ: حدیث میں آنے والے مسیح کو قاتل دجال فرمایا گیا ہے۔ مگر مرزا قادیانی اس کی حمایت میں جس کو دجال اور یأجوج مأجوج کہتے ہیں۔ اپنی عمر کا بیشتر حصہ صرف کرتے نظر آرہے ہیں۔ تو کیا ایسے حامیٔ دجال مسیح کی حمایت میں کوئی حدیث یا آیت قرآنیہ پیش کی جاسکے گی؟

س...... حضرت یوسف و یعقوب علیہم السلام ایک کافر کی حکومت میں مصر جا کر آباد ہوئے اور یوسف علیہ السلام نے بحیثیت ملازم حکومت کا کام کیا۔

ج...... یوسف علیہ السلام کی زندگی مصر میں غلامانہ زندگی نہیں تھی۔ وہ مصر کے حل وعقد کے مالک اور باختیار حکمران تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ’’وَکَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوسُفَ فِی الْاَرْضِ یَتَبَوَّأُ مِنْھَا حَیْثُ یَشَآءُ (یوسف: ۵۶)‘‘ ﴿ہم نے یوسف علیہ السلام کو مصر میں ایسی قوت اور طاقت عطاء فرمائی کہ وہ جہاں چاہتا رہتا اور ٹھہرتا تھا۔﴾

۲...... مصر کا بادشاہ یوسف علیہ السلام کے دست حق پرست پر اسلام لے آیا تھا۔

’’واقام العدل بمصر وأجلة الرجال والنساء واسلم علے یده الملك وكثير من الناس

(تفسیر کبیر ص۱٦٢ ج۹ زیر آیت وکذلك مکنا لیوسف)''

''وعن مجاهدان الملك اسلم علی یده (بیضاوی ص٤١٤)''

باب سیزدہم ...... مرزا قادیانی اور اعمال صالحہ

''وَکُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِیْنَ وَجَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَیْنَا اِلَیْهِمْ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءَ الزَّکٰوةِ (الانبیاء:۷۳)'' ﴿ہم نے ہرایک نبی کو صالح اور نیک عمل بنایا اور ان کو پیشوا کیا کہ جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے تھے اور ان کی طرف نیکیوں کے کرنے، نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے کی وحی کی۔﴾ یعنی نبی کے لئے متقی، پرہیزگار ہونا شرط اوّل ہے۔ وہ ہمیشہ لوگوں کو نیک کام کے کرنے، زکوٰۃ اور نماز کے ادا کرنے کی طرف بلاتے رہے ہیں۔

مگر مرزا قادیانی کی تالیفات میں بقول مرزا قادیانی پچاس الماریاں بھری جاسکتی ہیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی نماز روزہ کی تلقین اعمال حسنہ کی طرف ترغیب وتحریض مطلقاً نہیں پائی جاتی اور ذاتی تقویٰ اور پرہیزگاری کا یہ حال ہے کہ جب آپ مسلمانوں کا حسن ظن حاصل کر رہے تھے اور دعویٰ مہدیت، مسیحیت وغیرہ کچھ نہیں کیا تھا اور براہین کے اشتہار بازی سے بہت سا روپیہ بھی جمع کر چکے تھے۔ اس وقت باوجود امن طریق کے اور دس ہزار روپیہ کی مالیت رکھنے کے حج کے لئے نہ گئے۔ چنانچہ اس اشتہار میں جو جمیع ارباب مذہب کے مقابلہ میں دس ہزار روپیہ انعام دینے کے وعدہ کا اعلان کرنے کے لیئے شائع کیا تھا۔ لکھتے ہیں کہ: ''میں مشتہر ایسے مجیب کو بلا عذرے وحیلے اپنی جائداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر قبض ودخل دیدوں گا۔'' (براہین احمدیہ ص۲۵،۲۶، خزائن ج۱ ص۲۸)

منہ میں پان اور نماز

مرزا غلام احمد قادیانی اور اعمال صالحہ کی ادائیگی ملاحظہ فرمائیں: ''ایک دفعہ حضرت صاحب کو سخت کھانسی ہوئی۔ ایسی کہ دم نہ آتا تھا۔ البتہ منہ میں پان رکھ کر قدرے آرام معلوم ہوتا تھا۔ اس وقت آپ نے اس حالت میں پان منہ میں رکھے رکھے نماز پڑھی۔ تاکہ آرام سے پڑھ سکیں۔'' (سیرت المہدی ج۳ ص۱۰۳، روایت نمبر ٦۳۸)

''بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ میں نے کبھی حضرت مسیح (مرزا قادیانی) کو اعتکاف میں بیٹھے نہیں دیکھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ میاں عبداللہ سنوری نے بھی مجھ سے یہی بیان کیا ہے۔'' (سیرت المہدی ج۱ ص٦۸، روایت نمبر ۸٦)

روزے تڑوا دیئے

''لاہور سے کچھ احباب رمضان میں قادیان آئے۔ حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کو اطلاع ہوئی تو آپ مع کچھ ناشتہ کے ان سے ملنے کے لئے مسجد میں تشریف لائے۔ ان دوستوں نے عرض کیا کہ ہم سب روزے سے ہیں۔ آپ نے فرمایا سفر میں روزہ ٹھیک نہیں۔ ...... چنانچہ ان کو ناشتہ کروا کے ان کے روزے تڑوا دیئے۔'' (سیرۃ المہدی ج۲ ص۵۹)

حج، اعتکاف، زکوٰۃ

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے حج نہیں کیا۔ اعتکاف نہیں

کیا۔ زکوٰۃ نہیں دی۔ تسبیح نہیں رکھی...... زکوٰۃ اس لئے نہیں دی کہ آپ کبھی صاحب نصاب نہیں ہوئے...... اور تسبیح اور رسمی وظائف وغیرہ کے آپ قائل ہی نہیں تھے۔'' (سیرت المہدی ج۳ ص۱۱۹، روایت نمبر۶۷۲)

کذب بیانی، وعدہ خلافی، تلبیس اور دھوکا دہی

خیانت چندہ کا ناجائز مصرف، حرص، وطمع دنیوی، نصاریٰ کی جاسوسیت وغیرہ نقائص شرعی اس کے علاوہ ہے۔ اگرچہ ان کی مثالیں پہلے گذر چکی ہیں۔ مگر مزید بصیرت کے لئے ایک دو حوالے اور نقل کئے جاتے ہیں۔

''پہلے یہ کتاب (براہین) صرف تیس پینتیس جز تک تالیف ہوئی تھی اور پھر سو جزو تک بڑھادی گئی اور دس روپیہ عام مسلمانوں کے لئے اور پچیس روپیہ دوسری قوموں اور خواص کے لئے مقرر ہوئی۔ مگر اب یہ کتاب بوجہ جمیع ضروریات تحقیق وتدقیق اور اتمام حجت کے تین سو جزء تک پہنچ گئی۔''

(اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اوّل ص۲۴، مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۳۲،۳۳)

اس مثال میں سوائے خدمت نصاریٰ کے مذکورہ بالا تمام برائیاں موجود ہیں۔ اس کے بعد نصاریٰ کی خدمت گذاری کے شوق میں شریعت کی قطع وبرید ملاحظہ ہو۔

''شریعت اسلام کا یہ واضح مسئلہ ہے۔ جس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا جس کے زیر سایہ مسلمان لوگ امن اور عافیت اور آزادی سے زندگی بسر کرتے ہوں اور جس کے عطیات سے ممنون منت اور مرہون احسان ہوں اور جس کی مبارک سلطنت حقیقت میں نیکی ہدایت پھیلانے کے لئے کامل مددگار ہو۔ قطعی حرام ہے۔'' (براہین احمدیہ ص ب حصہ۳، خزائن ج۱ ص۱۳۹)

مطالبہ: سوائے معاہدہ کے شریعت اسلامیہ کا اس بارے میں وہ واضح اور متفق علیہ مسئلہ ہم بھی دیکھنا چاہتے ہیں، اور اگر یہ بات ثابت نہ کی جاسکے تو پھر اس کو اتفاقی اور کھلا ہوا مسئلہ بتانا دھوکا دہی نہیں ہے تو کیا ہے؟ اور اگر یہ ایسا متفقہ اور کھلا ہوا شرعی مسئلہ تھا تو جہاد سے روکنے کی تحریک کو اپنی کوشش کا نتیجہ کیوں کہا جاتا ہے۔ پھر اگر برطانیہ سے معاہدہ تھا تو وہ ہندوستان کے مسلمانوں کا تھا۔ اس کی پابندی عرب، روم وشام کابل وغیرہ کے رہنے والے مسلمانوں پر نہیں تھی۔ مرزا قادیانی نے جو عمر کا بہت سا حصہ بلاد اسلامیہ میں امتناع جہاد کی بحث اور اغراض برطانیہ کی حمایت میں کتابیں بھیجنے پر صرف کردیا۔ وہ کس شرعی حکم کے ماتحت تھا۔ پھر لڑکے کو عاق کرنا چاہا۔ باوجودیہ کہ عاق کرنے والے پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے۔ (ابن ماجہ ص۲۹۴ باب لاوصیۃ للوارث)

ایسے ہی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے اصل ہدف دعویٰ نبوت تک پہنچنے کے لئے عیسائیت کے رد اور اشاعت اسلام کا سہارا لیا، اور کہا کہ کتاب مرتب کرنی ہے۔ تین سو دلائل ہوں گے۔ ۵۰ جلدوں پر مشتمل ہوگی۔ لوگوں سے چندہ وصول کیا۔ وعدہ ۵۰ کا کیا۔ روپیہ پیسہ ۵۰ جلدوں کا لیا۔ مگر ۵ جلدوں پر اکتفا کیا۔ لوگوں کا مسلسل اصرار بڑھا۔ مرزا قادیانی نے کہا: ''پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا۔ مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور کیونکر پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نکتہ کا فرق ہے۔ اسی لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہوگیا۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم دیباچہ ص۷، خزائن ج۲۱ ص۹)

قادیانی نبی کی عیاری پر غور فرمائیں۔ وعدہ پچاس کا، رقم پچاس کی۔ مگر وعدہ خلافی کی، حرام کا ارتکاب کیا، لوگوں کا مال حرام کیا، حرام کھایا۔ وعدہ خلاف، جھوٹ بولنے والا، حرام کھانے والا، اللہ کا سچا نبی نہیں بلکہ قادیان کا دھقان

مرزاغلام احمد قادیانی ہوسکتا ہے۔

مرزا قادیانی اور انبیاء سابقین علیہم السلام

’’وَقَضَّیْنَا عَلٰی اٰثَارِهِمْ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ (مائدہ:۴۶)‘‘ ہرایک نبی پہلے انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کی تصدیق اور توثیق کرتا چلا آیا ہے۔ خصوصاً عقائد کے بارے میں تمام نبیوں کی ایک ہی تعلیم رہی ہے۔ قرآن کریم کی نسبت بھی یہی فرمایا گیا:

’’وَاِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنِ (شعراء:۱۹۶)‘‘

’’مَعْنَاهُ لَفِی الکتب المقدمة (بیضاوی:۱۳۳)‘‘

حدیث میں ہے کہ:’’نَحْنُ مَعْشَرُا لْاَنْبِیَآءِ اِخْوَةٌ لِّعَلَّاتٍ اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰی وَدِیْنُهُمْ وَاحِدٌ (بخاری ج۱ ص ۴۹۰ باب واذکر فی الکتاب مریم)‘‘

یعنی اصول دین تمام انبیاء علیہم السلام کے درمیان مشترک ہیں۔ صرف عبادت کے طریقے بدلے ہوئے ہیں۔ حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی جب دوبارہ دنیا میں نازل ہوں گے۔ تو وہ ہرایک بات میں نبی عربی ﷺ کی تصدیق کریں گے اور ان کی تحقیق سے ایک انچ باہر نہ ہوں گے۔ چنانچہ (کنزالعمال ج۱۴ص۳۲۱ حدیث نمبر۳۸۸۰۸) میں ہے کہ:’’یَجِیْئُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ مُصَدِّقًا بِمُحَمَّدٍ عَلٰی مِلَّتِهٖ‘‘

مگر مرزاقادیانی کو انبیاء علیہم السلام کے عقائد سے سخت اختلاف ہے۔ بلکہ وہ اس بارے میں نبی عربی ﷺ کی تحقیق کی بھی پرواہ نہیں کرتا اور اس کی تکذیب کرتا جاتا ہے۔

چنانچہ دجال کے ایک شخص واحد ہونے اور یک چشم اوراعور ہونے پر تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے شہادت دی ہے اور حضور ﷺ نے اس پر یہ تحقیق مزید اضافہ فرمادی کہ اس کی پیشانی پر ک، ف، ر، لکھی ہوئی ہوگی۔ جیسا کہ ’’بخاری‘‘ اور ’’مسلم‘‘ کی اس روایت سے ظاہر ہے۔

’’عَنْ اَنس رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّاوَقَدْ اَنْذَرَاُمَّتَهٗ الْاَعْوَارَ الْکَذَّابَ اَلَااِنَّهٗ اَعْوَرَ وَاِنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرٍ وَاِنَّ بَیْنَ عَیْنَیْهِ مَکْتُوْبًا کَافِرٌ (بخاری ج۲ ص۱۰۵۶ باب ذکر الدجال، مسلم ج۲ ص ۴۰۰، باب ذکر الدجال)‘‘

مرزاقادیانی نے بھی ’’ازالہ اوہام‘‘ میں اس حدیث کی تصدیق اس طرح کی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر ہمارے سید ومولیٰ خاتم الانبیاء ﷺ کے عہد تک اس مسیح دجال کی خبر موجود ہے۔ مرزاقادیانی نے اس کی تعین شخصی سے جو انبیاء علیہم السلام کے درمیان متفق علیہ چیز تھی۔ انکار کردیا۔ خواہ وہ کسی تاویل کے ماتحت ہو۔ لیکن تمام نبیوں کا اس کا ظاہر پر اتارنا اور اس میں کسی قسم کی تاویل نہ کرنا نہ صرف مرزاقادیانی کی تاویل کی تردید کرتا ہے۔ بلکہ کھلم کھلا مرزاقادیانی کی بطالت پر مہر تصدیق ثبت کرنا ہے۔ لہٰذا مرزاقادیانی کا دجال کی شخصیت سے انکار کرتے ہوئے یہ لکھنا سراسر لغو ہے کہ:’’میرا یہ مذہب ہے کہ اس زمانہ کے پادریوں کی مانند کوئی اب تک دجال پیدا نہیں ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا۔‘‘

(ازالہ ص۴۸۸، خزائن ج۳ ص۳۶۲)

’’اور بپایہ ثبوت پہنچ گیا کہ مسیح دجال جس کے آنے کی انتظار تھی یہی پادریوں کا گروہ ہے جو ٹڈی کی طرح تمام

دنیا میں پھیل گیا ہے۔‘‘ (ازالہ ص ۴۹۵،۴۹۶، خزائن ج۳ ص ۳۶۶)

پھر یہ کہنا کہ رسول اللہ ﷺ کو دجال کی حقیقت کا صحیح علم نہ تھا۔ آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخی کرنے کے علاوہ اس امر کی کھلی ہوئی شہادت ہے کہ مرزاقادیانی کے خیال میں ان کی اپنی تحقیق انبیاء علیہم السلام کی تحقیق سے جدا اور اس کے مخالف ہے اور مخالفت ہی مرزاقادیانی کے باطل ہونے کی زبردست دلیل ہے۔ مرزاقادیانی لکھتا ہے کہ: ’’آنحضرت ﷺ پر ابن مریم علیہم السلام اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت ’’کماھی‘‘ ہی ظاہر فرمائی گئی اور صرف امثلہ قریبہ اور صور متشابہ اور امور متشاکلہ کے طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قویٰ کے ممکن ہے۔ اجمالی طور پر سمجھایا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔‘‘

(ازالہ کلاں ص ۶۹۱، خزائن ج۳ ص ۴۷۳)

س...... اگر دجال کی شخصیت کا مسئلہ متفق علیہ ہوتا تو آنحضرت ﷺ ابن صیاد کے دجال ہونے میں کبھی تردد کا اظہار نہ فرماتے؟

ج...... حضور ﷺ کو دجال کے شخص واحد اور ’’رجل من الرجال‘‘ ہونے میں تردد نہیں تھا۔ تردد اس بارے میں تھا کہ دجال ہونے والا شخص ابن صیاد ہے یا کوئی اور شخص ہے؟۔ انبیاء علیہم السلام کا اتفاق یقین شخصی میں ہے۔ تعین ذاتی میں نہیں ’’این ھذا من ذاك‘‘ اسی طرح یاجوج ماجوج، خروج دجال، دابۃ الارض وغیرہ مسائل میں رسول اللہ ﷺ کے بیان کی تصدیق نہ کرنا اور اس کے خلاف اپنی رائے پیش کرنا۔ آیت مذکورہ بالا کی رو سے بطالت کی نشانی ہے۔ مرزاقادیانی نے ملائکہ علیہم السلام کی حقیقت اور ان کے نزول جسمانی نزول وحی سے مراد اور معجزہ کی حقیقت وغیرہ میں بھی نبی کریم ﷺ کی تحقیق کی مخالفت کی ہے اور بجائے تصدیق کے ان کی تکذیب کر کے اپنا جھوٹا ہونا ثابت کر دیا ہے۔ کیونکہ سچے کی مخالفت کرنے والا جھوٹا ہی ہوا کرتا ہے۔ سچا کبھی نہیں ہوتا۔ ’’انشاء اللہ‘‘ ان تمام چیزوں کی تحقیق ’’ایمان مرزا‘‘ کی بحث میں مفصل طور پر مذکور ہوگی۔ واللہ أعلم!

مرزاقادیانی اور بہادری

’’اَلَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰہِ وَیَخْشَوْنَہٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ (احزاب:۳۹)‘‘ ﴿کبھی کوئی رسول یا نبی اظہار حق کے لئے کسی انسانی طاقت سے نہیں ڈرے۔﴾ مرزاقادیانی تمام عمر حکومت کے خوف سے اس کی رضا جوئی کے متلاشی رہے، اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی رحمہ اللہ کے مقدمہ میں قید و بند کے ڈر سے بعض الہامات کے ظاہر نہ کرنے کا عدالت کے روبرو عہد کیا۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب رحمہ اللہ نے اس اقرار نامہ کے چند دفعات (الہامات مرزا ص ۸۴) پر نقل کئے ہیں۔ جن میں سے یہ بھی ہیں۔

۱...... میں (مرزاقادیانی) ایسی پیشین گوئی شائع کرنے سے پرہیز کروں گا۔ جس کے یہ معنے ہوں یا ایسے معنے خیال کئے جاسکیں کہ کسی شخص کو ذلت پہنچے گی یا وہ مورد عتاب الٰہی ہوگا۔

۲...... میں خدا کے پاس ایسی اپیل کرنے سے بھی اجتناب کروں گا کہ وہ کسی شخص کو ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ مورد عتاب الٰہی ہے۔ یہ ظاہر کرے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔

۳...... میں کسی چیز کو الہام جتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہوں گا۔ جس کا یہ منشاء ہو یا جو ایسا منشاء رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص ذلت اٹھائے گا یا مورد عتاب الٰہی ہوگا۔ (الہامات مرزاص۸۴)

گورنمنٹ کے خوف سے لکھتے ہیں کہ: ''ہر ایک ایسی پیش گوئی سے اجتناب ہوگا۔ جو امن عامہ اور اغراض گورنمنٹ کے مخالف ہو۔'' (حاشیہ اربعین نمبر۱ص۱، خزائن ج۱۷ص۳۴۳)

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ: ''مجھے باقی انبیاء علیہم السلام پر چھ چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ ان میں ایک چیز دشمن پر رعب ڈال دیا گیا ہے۔ میرا دشمن کئی میل کی مسافت سے مجھ سے ڈرتا ہے۔'' یہ اللہ کا سچا نبی ہے اور اس سچے نبی کی یہی خاصیت ہونی چاہئے۔ مگر جو جھوٹا نبی مرزے قادیانی کی طرح ہوگا۔ اس کا اور اس کی بہادری کا کیا حال ہوگا۔ ملاحظہ فرمائیں: ''چند آدمی سامنے ہیں۔ ایک چادر میں کوئی شئے ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ یہ آپ لے لیں۔ دیکھا تو اس میں چند مرغ ہیں اور ایک بکرا ہے۔ میں ان مرغوں کو اٹھا کر اور سر سے اونچا کر کے لے چلا تا کہ کوئی بلی وغیرہ نہ پڑے۔ راستہ میں ایک بلی ملی۔ جس کے منہ میں کوئی شئے مثل چوہا ہے۔ مگر اس بلی نے اس طرف توجہ نہیں کی اور میں ان مرغوں کو محفوظ لے کر گھر پہنچ گیا۔'' (تذکرہ ص۵۵۸، طبع اوّل)

جو شخص چند مرغے چھپا چھپا کر لے چلا اس ڈر سے کہ کہیں بلی حملہ نہ کر دے وہ اللہ کا نبی نہیں بلکہ خود چوہا ہو سکتا ہے۔ دوسری بات بقول مرزا قادیانی کے جوان کی بہادری کو واضح کرتی ہے کہ بلی نے اس طرف توجہ نہیں کی اور میں محفوظ نکل گیا۔ اگر بلی توجہ کر لیتی۔ اس کی تو عید ہو جاتی۔ اس لئے کہ مرغے بھی مل جاتے اور مرزے جیسا پلا چوہا بھی۔

مال و دولت اور نبوت

''اَلَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا (انعام:۷۰)'' اس آیت میں کافروں کی دو نشانیاں بیان کی گئیں ہیں۔

۱...... ''لهو ولعب'' کھیل اور تماشہ کو انہوں نے دین کا جز بنالیا ہے۔

۲...... انہماک دنیوی نے ان کو غافل کر رکھا ہے کہ دن رات دنیا ہی کو حاصل کرنے کا فکر ہے اسی کے عیش و آرام پر فخر کرتے اور خوشیاں مناتے ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ مرزا قادیانی بھی دنیاداروں کی طرح دنیوی شہرت کو پسند کرتے، اور مال و دولت کے جمع ہونے پر فخر کرتے ہوئے اس کو اپنی بڑی کامیابی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ: ''جو میری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا۔ میں ایک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا۔'' (براہین احمدیہ حصہ۵ص۱۰، خزائن ج۲۱ص۱۹)

واقعی خدا تعالیٰ کسی کی محنت رائیگاں نہیں کرتا۔ مرزا قادیانی کو دنیا کی دولت ہی جمع کرنی مقصود تھی سو ہوگئی۔ ایک جگہ اپنی شہرت پر فخر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ''اس زمانہ میں ذرا سوچو کہ میں کیا چیز تھا۔ جس زمانہ میں براہین کا دیا تھا اشتہار۔ پھر ذرا سوچو کہ اب چرچا میرا کیسا ہوا۔ کس طرح سرعت سے شہرت ہوگئی۔ در ہر دیار!

(براہین احمدیہ ص۱۱۲ حصہ۵، خزائن ج۲۱ص۱۴۲)

یہ تو مرزا قادیانی کا حال ہے۔ مگر رسول خدا ﷺ اس کے مقابلہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ: ''اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءُ الْاَنْبِیَاءِ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ (کنز العمال ج۳ ص۳۲۷ حدیث ۶۷۸۳)'' انبیاء علیہم السلام پر دنیا کی مصیبتیں عام ہوتی ہیں اور امت میں سے جو شخص عمل میں ان کے قریب ہوتا ہے۔ اسی قدر مصیبتوں کا اس پر ہجوم ہوتا ہے۔ سچ

ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی فقیرانہ زندگی ہی اس امر کا قطعی فیصلہ ہے اور قارون وفرعون کی وراثت پر فخر کرنا فرعون صفت لوگوں ہی کا کام ہے۔

س...... حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام بڑی سلطنت کے مالک تھے؟۔

ج...... اوّل تو ان بزرگوں نے کبھی مال ودولت پر فخر یہ کلمات نہیں فرمائے، دوسرے وہ بیت المال سے ایک کوڑی بھی اپنے اوپر خرچ نہیں کرتے تھے۔ وہ انبیاء کرام علیہم السلام زرہ بنا کر بیچتے اور اس سے گزارہ کرتے تھے۔ جیسا کہ ''وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُوسٍ'' سے ظاہر ہے اور یہی حال سلیمان علیہ السلام کا تھا۔ ٹوکریاں اپنے ہاتھ سے بنتے اور ان کو بازار میں بیچ کر اپنی ضروریات پوری کرتے تھے۔ مرزا کی طرح جھوٹ سچ کا مال جمع نہیں کرتے تھے۔ ان کے نزدیک دنیا کے مال کی پرکاہ کے برابر بھی قدر نہ تھی۔ یہی وجہ تھی کہ گھوڑوں کی مشغولیت کے سبب نماز عصر کے قضا ہوجانے کی وجہ سے ان کو ذبح کر دیا اور ملکۂ سباء کے ہدایا کو حقارت سے رد کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ: ''قَالَ اَتُمِدُّوْنَنَ بِمَالٍ ۰ فَمَآ آتٰنِیَ اللّٰهُ خَیْرٌ مِّمَّآ آتٰکُمْ ۰ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِیَّتِکُمْ تَفْرَحُوْنَ (نمل:۳۶)''

چنانچہ ''صاحب جمل'' اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ: ''ای انکم اهل مفاخرة ومکاثرة بالدنیا تفرحون باهداء بعضکم الیٰ بعض واما انا فلا افرح بالدنیا ولیست الدنیا من حاجتی''

(جمل حاشیہ نمبر۱۲ جلالین ص۳۲۰)

مگر مرزا قادیانی ہیں کہ تین سو دلائل والی کتاب لکھنے کا اعلان کر کے حسب وعدہ خریداروں کے پاس نہیں پہنچاتے اور جب خریدار تنگ آ کر اپنی قیمت واپس کراتے ہیں تو بدل ناخواستہ واپس کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ مگر تمنا اور آرزو یہی رہتی ہے کہ یہ آئی ہوئی رقم واپس نہ ہوتی تو بہت اچھا ہوتا۔ چنانچہ اس حسرت بھری تمنا کو ان لفظوں میں ظاہر فرمایا ہے کہ: ''پس جن لوگوں نے قیمتیں دی تھیں۔ اکثر نے گالیاں بھی دیں اور اپنی قیمت بھی واپس لی۔ اگر وہ اپنی جلد بازی سے ایسا نہ کرتے تو ان کے لئے اچھا ہوتا۔'' (دیباچہ براہین ۵ص۸، خزائن ج۲۱ص۹)

کوئی ان سے پوچھے کہ اگر وہ قیمت واپس نہ کرتے تو کیا کرتے؟ کیا ان کو وہ کتاب مل جاتی جس کا معاملہ طرفین میں ہوا تھا؟ جب اس کتاب کا وجود ہی نہ تھا تو مرزا قادیانی کس وجہ شرعی سے یہ روپیہ دبانا چاہتے تھے؟

س...... ''جو لوگ کسی مکر سے دنیا کمانا چاہتے ہیں کیا ان کا یہی اصول ہوا کرتا ہے کہ بیکبارگی ساری دنیا کی عداوت کرنے کا جوش دلاویں اور اپنی جان کو ہر وقت فکر میں ڈالیں۔'' (مقدمہ براہین ص۱۱۸، خزائن ج۱ص۱۱۰)

ج...... یہ فقرہ مرزا قادیانی نے اس وقت لکھا تھا۔ جب کہ آپ دنیا کو مقابلہ کی دعوت اور مسلمانوں کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے تھے۔ چنانچہ آپ نے مسلمانوں کی توجہ کو اپنی طرف منعطف کرنے کے لئے مجددیت، مہدیت وغیرہ دعاوی کا سلسلہ اس خیال کے ماتحت جاری کیا کہ: ''اگر کوئی نیا مصلح ایسی تعریفوں سے عزت یاب نہ ہو کہ جو تعریفیں ان کو پیروں کی نسبت ذہن نشین ہیں۔ تب تک وعظ اور پند اس مصلح جدید کا بہت ہی کم مؤثر ہوگا۔ کیونکہ وہ لوگ ضرور دل میں کہیں گے کہ یہ حقیر آدمی ہمارے پیروں کی شان بزرگ کو کب پہنچ سکتا ہے...... کیا حیثیت اور کیا بضاعت اور کیا رتبت اور کیا منزلت تاکہ ان کو چھوڑ کر اس کی سنیں۔'' (براہین ص۲۴۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر۱، خزائن ج۱ص۲۷۱)

جب مسلمانوں کی ایک جماعت کو مائل کر لیا تو پھر مسیحیت، مجددیت، نبوت وخدائی کے دعوے شروع کر دیئے۔

ایک طرف مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت اور دوسری طرف مال کی محبت اور ہوس کا یہ عالم تھا کہ مرزا غلام

احمد قادیانی نے اپنے ایک مرید کے خط کے جواب میں لکھا کہ اپنی بہن کی عصمت فروشی کا مال خدمت اسلام کے لئے مجھے قادیان بھیج دو۔ ملاحظہ فرمایئے: ''ایک شخص نے حضرت سے فتویٰ دریافت کیا کہ میری بہن ایک کنچنی (کنجری) تھی۔ اس نے اس حالت میں بہت سا روپیہ کمایا۔ پھر وہ مرگئی اور مجھے اس کا ترکہ ملا۔ مگر بعد میں مجھے اللہ تعالیٰ نے توبہ اور اصلاح کی توفیق دی۔ اب میں اس مال کو کیا کروں۔ حضرت صاحب نے جواب دیا کہ ہمارے خیال میں اس زمانہ میں ایسا مال اسلام کی خدمت میں خرچ ہوسکتا ہے۔'' (سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۲۶۱، روایت نمبر ۲۷۲)

شاعری اور نبوت

''وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗن (الشعراء:۲۲۴)''

انبیاء علیہم السلام میں سے کبھی کوئی نبی شاعر نہیں ہوا۔ مگر مرزا قادیانی شعر گوئی کا بھی شوق رکھتے ہیں اور مرزائی پارٹی میں ان کی شاعری اونچے درجہ کی ہے۔ تمام نبیوں سے نرالا شاعر نبی کیونکر ہوسکتا ہے اور اگر ہے تو ایسے متنبّی شاعر کے پیرو یقیناً بحکم قرآن گم کردہ راہ ہدایت ہوں گے۔

عشقیہ

اللہ کے سچے نبی شاعری سے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھتے۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی شاعری بھی کرتا اور پھر عشقیہ شاعری کرتا۔ ایک تو شاعری ویسے بھی نبوت کے منصب کے لائق نہیں اور مرزا قادیانی نے جو شاعری کی وہ بھی ایسی کہ کیا کہنے۔ ملاحظہ فرمائیں:

عشقیہ شعروشاعری

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا
ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے

کچھ مزا پایا مرے دل ابھی کچھ پاؤ گے
تم بھی کہتے تھے کہ الفت میں مزا ہوتا ہے

ہائے کیوں ہجر کے الم میں پڑے
مفت بیٹھے بٹھائے غم میں پڑے

اس کے جانے سے صبر دل سے گیا
ہوش بھی ورطۂ عدم میں پڑے

سبب کوئی خداوند بنادے
کسی صورت سے وہ صورت دکھادے

کرم فرما کے آ او میرے جانی
بہت روئے ہیں اب ہم کو ہنسا دے

کبھی نکلے گا آخر تنگ ہوکر
دلا اک بار شور و غل مچادے

نہ سر کی ہوش ہے تم کو نہ پاکی
سمجھ ایسی ہوئی قدرت خدا کی

مرے بہت اب سے پردہ میں رہو تم
کہ کافر ہوگئی خلقت خدا کی

نہیں منظور تھی گر تم کو الفت
تو یہ مجھ کو بھی جتلایا تو ہوتا

مری دل سوزیوں سے بے خبر ہو
مرا کچھ بھید بھی پایا تو ہوتا

دل اپنا اس کو دوں یا ہوش یا جاں
کوئی اک حکم فرمایا تو ہوتا

(سیرت المہدی حصہ اوّل ص ۲۳۲، روایت نمبر ۲۲۸)

قومی زبان اور نبوت

’’وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ (ابراهيم:٤)‘‘ ﴿نہیں بھیجا ہم نے کسی رسول کو مگر اس کی قومی زبان میں تاکہ وہ لوگوں پر وحی کو ظاہر کرے۔﴾

اس آیت میں رسول کے لئے دو قیدیں مذکور ہوئی ہیں۔

۱...... رسول پر ہمیشہ وحی ربانی اس کی قومی زبان میں نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ پر اگرچہ وہ تمام جہان کی طرف مبعوث کئے گئے۔ وحی قومی زبان عربی ہی میں نازل ہوتی رہی۔

۲...... نازل شدہ وحی کا سمجھنا رسول کے لئے لازمی ہے تاکہ وہ دوسروں کو اس کی حقیقت سے آگاہ کر سکے۔ خواہ وہ امت کو اس سے مطلع کرے یا نہ کرے۔ مگر اس کا واقف اور باخبر ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ اس اصول کو مرزاقادیانی بھی تسلیم کرتے ہیں کہ: ’’یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصلی زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے کیا فائدہ ہوا۔ جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔‘‘ (چشمہ معرفت حصہ۲ ص۲۰۹، خزائن ج۲۳ ص۲۱۸)

چنانچہ مرزاقادیانی خود تحریر کرتے ہیں کہ: ’’وہ زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں۔ جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں۔ جیسے انگریزی، سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔‘‘

(نزول المسیح ص۵۷، خزائن ج۱۸ ص۴۳۵)

ایسے الہامات سے چند الہام بطور نمونہ درج کئے جاتے ہیں ملاحظہ ہو۔

’’ھو شعنا نعسا۔ یہ دونوں فقرے شائد عبرانی ہیں اور ان کے معنے ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔‘‘

(براہین احمدیہ ص۵۵۶، خزائن ج۱ ص۶۶۴)

۲...... ’’آئی، لو، یو۔ آئی شیل، گو، یو۔ لارج پارٹی آف اسلام۔ چونکہ اس وقت یعنی آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خواں نہیں اور نہ اس کے پورے پورے معنے کھلے ہیں۔‘‘ (حاشیہ براہین احمدیہ ص۵۵۶، خزائن ج۱ ص۶۶۴)

۳...... ’’پریشن عمر براطوس یا پلاطوس نوٹ آخری لفظ براطوس ہے۔ یا پلاطوس ہے۔ بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا اور نمبر۲ میں عمر عربی لفظ ہے۔ اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنے دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے لفظ ہیں۔‘‘ (مکتوبات احمدیہ حصہ۱ ص۶۸، البشریٰ ص۵۱، تذکرہ ص۱۱۵ طبع سوم)

۴...... ’’غثم، غثم، غثم‘‘ (البشریٰ حصہ۲ ص۵۰، تذکرہ ص۳۱۹ طبع سوم)

۵...... ’’ربنا عاج ہمارا رب عاجی ہے۔ عاجی کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے۔‘‘

(البشریٰ ج۱ ص۴۳، براہین احمدیہ ص۵۵۵، ۵۵۶، خزائن ج۱ ص۶۶۲، ۶۶۳)

اس قسم کے لغو اور لایعنی اور غیر زبان کے الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ملہم وہ نہیں ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ تک انبیاء کرام علیہم السلام پر وحی نازل کرتا رہا ہے۔

نبوت اور معجزہ

’’وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاءُوْهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ (الروم:٤٧)‘‘ ﴿یعنی ہم نے

آپ سے پہلے رسول اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے۔ جوان کے پاس اپنی صداقت کے روشن دلائل لے کر آئے۔﴾
’’فان مدعی النبوۃ لا بدله من حجة (بیضاوی ج۲ ص۱۰۵)‘‘
’’تمامی انبیاء ورسل وصلوٰت اللہ علیہم معجزات است وهیچ پیغمبرے بے معجزہ نیست (مدارج ج۱ ص۱۹۹)‘‘

اس لئے دنیا میں کبھی کوئی نبی بغیر معجزہ کے نہیں آیا اور ہمیشہ ان کا معجزہ کوئی خارق عادت ایسی شئے ہوتی رہی۔ جس کے کرنے میں انسانی طاقت کو مطلقاً دخل نہیں ہوا۔ بلکہ خدا کی طرف سے بطور نشان صداقت لوگوں کے مقابلہ میں ان کے ہاتھوں سے ظاہر کرا دیا گیا۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ دنیا کے پیش آنے والے واقعات اور حوادث کو کسی نبی نے اپنی سچائی کے لئے پیش کیا ہو۔ یہ ایک جداگانہ بات ہے کہ قوموں کو ان کی نافرمانی کی سزا میں طاعون وغیرہ کی خبر دی گئی ہو جو انہی کے لئے اپنے وقت میں نکلی ہو۔ کیونکہ ایسی خبریں پیش گوئیاں کہلاتی ہیں۔ جن کا پورا ہونا ضروری تھا۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ دنیا کے کسی حصہ میں زلزلہ آیا ہو۔ وباء پھیلی ہوئی ہو۔ قحط پڑا ہو اور کسی نبی نے اس کو اپنی قوم کے مقابلہ میں اپنی صداقت کا نشان بتایا ہو۔ مگر نرالے نبی کے معجزے بھی نرالے ہی ہیں۔ کہیں زلزلہ آئے۔ کسی جگہ طاعون وغیرہ وبائی امراض کا زور ہو۔ وباء دنیا کے کسی خطہ میں باہمی تنگی ہو۔ پس وہ مرزا قادیانی کی صداقت کا نشان بن گیا۔ زلزلہ کانگڑے پہاڑوں میں آئے جہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے جن بے چاروں کو مرزا قادیانی کے دعاوی کی بھی خبر نہیں ہے اور مسلمان جو مرزا کی تکذیب کرنے والے تھے۔ ان کا بال بھی بیکا نہ ہو۔ کرے ڈاڑھی والا اور پکڑا جائے مونچھوں والا۔ مگر اس سے سچائی مرزا قادیانی کی ظاہر ہو جائے۔ کیونکہ آپ نے زلزلہ کے آنے کی خبر دی تھی۔ باوجود یہ کہ اس قسم کی پیش گوئیوں کے نشان صداقت ہونے سے خود ہی انکاری بھی ہے ملاحظہ ہو: ’’یہ سب خبریں ایسی ہیں کہ جن کے ساتھ اقتدار اور قدرت الوہیت شامل ہے۔ یہ نہیں کہ نجومیوں کی طرح صرف ایسی چیزیں ہوں کہ زلزلہ آویں گے۔ قحط پڑیں گے۔ قوم قوم پر چڑھائی کرے گی۔ وباء پھیلے گی۔ مری پڑے گی۔‘‘ (براہین احمدیہ ص۲۴۵، خزائن ج۱ ص۲۷۱)

کوہاٹ میں ۱۹۳۲ء میں ایک زبردست زلزلہ آیا تھا۔ جس میں صدہا انسانوں کی ہلاکت اور مکانات کی تباہی واقع ہوئی۔ اگر مرزا قادیانی اس وقت زندہ ہوتے تو بڑے بڑے پوسٹروں اور اشتہاروں کے ذریعہ اپنی صداقت کے نشان ظاہر ہونے کا اعلان کرتے۔ دوسری پیشگوئیاں وہ تھیں۔ جو حالات حاضرہ کے مطالعہ سے قیاس اور تخمینہ اور انسانی اٹکلوں کے طور پر ذہن نے ان کی طرف رسائی کی تھی۔ مثلاً اخبارات میں حجاز ریلوے کا چرچا اور تیاری کی خبریں دیکھ کر جھٹ سے یہ پیش گوئی کر دی کہ مسیح کے زمانہ میں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ ’’لیترکن القلاص ‘‘اونٹوں کی سواری جاتی رہے گی۔ میرے زمانہ میں بھی مکہ ومدینہ کے درمیان ریلوے لائن تیار ہوگئی ہے اور اب اونٹوں پر آمدورفت بند ہو جائے گی۔ چنانچہ ’’تحفہ گولڑویہ‘‘ میں لکھتے ہیں کہ: ’’اونٹوں کے چھوڑے جانے اور نئی سواری کا استعمال اگرچہ بلاد اسلامیہ میں قریباً سو برس سے عمل میں آرہا ہے۔ لیکن یہ پیشگوئی اب خاص طور پر مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کی ریل تیار ہونے سے پوری ہو جائے گی...... اور تعجب نہیں کہ تین سال کے اندر اندر یہ ٹکڑا مکہ اور مدینہ کی راہ کا تیار ہو جائے...... اور یہ پیش گوئی ایک چمک لئے بجلی کی طرح دنیا کو اپنا نظارہ دکھائے گی اور تمام دنیا اس کو بچشم خود دیکھے گی اور سچ تو یہ ہے کہ مکہ اور مدینہ کی ریل تیار ہو جانا گویا تمام اسلامی دنیا میں ریل کا پھر جانا ہے۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۶۵، خزائن ج۱۷ ص۱۹۵، ۱۹۶)

شاید اگر مرزا قادیانی اپنی پیش گوئی کی ٹانگ نہ اڑاتے تو حجاز ریلوے مکمل ہو جاتی اور سفر حجاز کی تکلیفیں جاتی

رہتیں۔مگران کا درمیان میں دخل دینا تھا کہ ریل ایسی جاتی رہی کہ مدینہ اور دمشق کی لائن بھی اکھڑ گئی اور ریلوے سلسلہ بالکل بند ہوگیا۔جنگ عظیم میں نتیجہ کے متعلق مختلف خیالات تھے۔لیکن برطانیہ کے حق میں لوگوں کا قیاس صحیح نکلا۔کیا وہ قیاس لگانے والے سب کے سب ملہم تھے؟

تیسری قسم پیش گوئیوں کی وہ تمام الہامات اور خوابیں ہیں۔جن کی نسبت مرزا قادیانی کا یہ خیال ہے کہ سچی خوابیں،اور صحیح الہام،کنجریوں،بدکاروں اور کافروں تک کو ہوجایا کرتے ہیں۔سچے اور جھوٹے لوگوں میں اگر کوئی فرق ہے تو وہ قلت اور کثرت کا ہے۔یعنی جھوٹوں کی خوابیں شاذونادر سچی ہوتی ہیں اور سچوں کی اکثر سچی اور بعض جھوٹی ہوجایا کرتی ہیں۔چنانچہ ’’تحفہ گولڑویہ‘‘ میں لکھتے ہیں کہ:’’میں اس سے انکار نہیں کرسکتا کہ سچی خوابیں اکثر لوگوں کو آجاتی ہیں اور کشف بھی ہوجاتے ہیں۔مگر بعض اوقات بعض فاسق اور فاجر اور تارک صلوٰۃ بلکہ بدکار اور حرام کار بلکہ کافر اور اللہ اور اس کے رسول سے سخت بغض رکھنے والے اور سخت توہین کرنے والے اور سچ مچ اخوان الشیاطین شاذونادر طور پر سچی خوابیں دیکھ لیتے ہیں۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۴۷،۴۸،خزائن ج۱۷ص۱۶۷،۱۶۸)

’’اس راقم کو اس بات کا تجربہ ہے کہ اکثر پلید طبع اور سخت گندے اور ناپاک اور بے شرم اور خدا سے نہ ڈرنے والے اور حرام کھانے والے فاسق بھی سچی خوابیں دیکھ لیتے ہیں۔‘‘ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص۴۸،خزائن ج۱۷ص۱۶۸)

’’متوجہ ہوکر سننا چاہئے کہ خواص کے علوم اور کشوف اور عوام کے خوابوں اور کشفی نظاروں میں فرق یہ ہے کہ خواص کا دل تو مظہر تجلیات الٰہیہ ہوجاتا ہے اور جیسا کہ آفتاب روشنی سے بھرا ہوا ہے۔وہ علوم اور اسرار غیبیہ سے بھر جاتے ہیں۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۴۸،خزائن ج۱۷ص۱۶۸)

’’تمام مدار کثرت علوم غیب اور استجابت دعا اور باہمی محبت ووفاء اور قبولیت اور محبوبیت پر ہے۔ورنہ کثرت وقلت کا فرق درمیان سے اٹھا کر ایک کرم شب تاب کو کہہ سکتے ہیں کہ وہ بھی سورج کی برابر ہے۔کیونکہ روشنی اس میں بھی ہے۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۴۸،خزائن ج۱۷ص۱۶۸)

مرزا قادیانی نے قلت اور کثرت کا فرق اس لئے رکھا ہے تاکہ ان کی جھوٹی پیش گوئیوں پر پردہ پڑ جائے۔ورنہ نبی کی ہر ایک پیش گوئی سچی اور ہر خواب وحی الٰہی کا حکم رکھتا ہے۔

۴…… ایک قسم پیش گوئی کی ایسی ہے کہ جو مخالفین کے مقابلہ میں بطور نشان صداقت بیان کی گئی اور اس کا تعلق کسی خاص دشمن یا مخالف کے ساتھ ہے۔اس قسم کی پیش گوئیاں انبیاء علیہم السلام میں پائی جاتی تھیں۔جو اپنے اپنے وقت پر پوری ہوتی رہیں۔لیکن مرزا قادیانی کے ایسے تمام الہامات اور پیش گوئیاں غلط اور جھوٹ نکلی ہیں۔

دعویٰ خدائی

’’وَمَنْ یَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِیْهِ جَهَنَّمَ ۰ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ (الانبیاء:۲۹)‘‘ ﴿جو شخص ان میں سے یہ کہے کہ میں خدا ہوں تو ہم ایسے آدمی کو جہنم کی سزا دیں گے اور ظالمین کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔﴾ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ’’اِنِّیْ اِلٰهٌ‘‘ اپنے آپ کو عین خدا کہنے والا ظالم اور جہنمی ہے۔اسی لئے کسی نبی نے آج تک بعینہ خدا یا اس کی مثل ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام بھی قیامت کے روز ’’ءَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ (المائدہ:۱۱۶)‘‘ کے جواب میں یہی فرمائیں گے۔’’قَالَ سُبْحَانَكَ مَا یَكُوْنُ

لِیْ اَنْ اَقُوْلَ مَالَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ (المائدہ:۱۱۶) ”﴾اے اللہ تو شرک کی آمیزش سے پاک ہے۔ میں ایسی بات کب کہہ سکتا ہوں۔ جو مجھے کہنی زیبا نہیں ہے۔﴿ جبکہ مرزا قادیانی نے کہا کہ:”میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔“ (کتاب البریہ ص۸۵، خزائن ج۱۳ ص۱۰۳)

”ظھورک ظھوری“ ”تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔“ (البشریٰ ج۲ ص۱۲۶، تذکرہ ص۷۰۴، طبع سوم)

”رأیتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ھو !“میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بعینہ اللہ ہوں۔ میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔“ (آئینہ کمالات ص۵۶۴، خزائن ج۵ ص۵۶۴)

س...... یہ ایک خواب کی حالت ہے۔ جو شرعاً حجت نہیں ہے۔

ج...... مرزا قادیانی نبوت کے دعویدار ہیں اور نبی کی خواب بھی وحی ہے۔ (دیکھو ترمذی) اور یہی وجہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام خواب ہی کی وجہ سے اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے پر تیار ہوگئے تھے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے ”یَا اِبْرَاہِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَاء (الصفت:۱۰۳،۱۰۴)“ ارشاد فرمایا کہ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی خواب متعلقہ داخلۂ مکہ کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ:”لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّؤْیَاءَ بِالْحَقِّ (فتح:۲۷)“ پھر مرزا قادیانی تو ”عین اللہ“ ہونے پر اپنا یقین ظاہر کر رہے ہیں۔ جس کے بعد شک ظاہر کرنے والا مرزا کا کافر سمجھا جائے گا۔ نیز یہ عینیت کا دعویٰ خواب ہی تک محدود نہیں رہا۔ بلکہ کشف سے بھی ثابت ہے۔ چونکہ مرزا قادیانی اپنے ”عین اللہ“ ہونے پر یقین لے آئے تھے۔ اس لئے ان کو خدائی صفات کے ساتھ متصف ہونے کے بھی الہامات ہوئے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ:”واعطیت صفۃ الافناء والاحیاء“ مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی۔

(خطبہ الہامیہ ص۵۵،۵۶، خزائن ج۱۶ ص۵۵،۵۶)

۲...... ”اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَّ شَیْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنَ“ (البشریٰ ج۲ ص۹۴، حقیقت الوحی ص۱۰۵، خزائن ج۲۲ ص۱۰۸، براہین احمدیہ حصہ۵ ص۹۵، خزائن ج۲۱ ص۱۲۴) میں اس کا مصداق مرزا نے اپنے آپ کو بتایا ہے کہ: ”اے مرزا حقیقت میں تیرا ہی حکم ہے۔ جب تو کسی شئے کا ارادہ کرتا ہے تو ”کن“ ہوجا کہہ دیتا ہے۔ پس وہ ہوجاتی ہے۔“ اس قسم کے کشف والہامات کا اولیاء اللہ پر قیاس کرتے ہوئے سکر اور بے ہوشی کی حالت میں محمول کرنا صحیح نہیں۔ کبھی کسی نبی نے بے خودی اور سکر میں منصور کی طرح اناالحق نہیں کہا۔ صاحب یواقیت لکھتے ہیں کہ:”لانہ لایکون صاحب التقدم والا مامۃ الاصاحباً غیر سکر ان (یواقیت ج۲ ص۷۳)“ مذہب کے پیشوا اور رہبر امامت پر کبھی بے ہوشی اور سکر کی حالت طاری نہیں ہوتی۔

مرزا قادیانی ولایت سے بڑھ کر مہدیت، امامت اور نبوت کے دعوے دار ہیں۔ اس لئے ان پر بے ہوشی کبھی وارد نہیں ہوسکتی۔

مطالبہ: کیا کسی نے ہوشیاری یا بے ہوشی میں ایسے کلمات زبان سے نکالے ہیں؟۔ اگر ہے تو پیش کر کے انعام حاصل کرو۔

مردمیت اور نبوت

”وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اِلَّا رِجَالًا نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنْ اَھْلِ الْقُرٰی (یوسف:۱۰۹)“﴾ہم نے

آپ سے پہلے تمام رسول مردوں میں سے بھیجے کہ جن پر وحی کی جاتی تھی۔ یعنی گاؤں کا رہنے والا کبھی رسول یا نبی بنا کر نہیں بھیجا گیا۔﴾ ''جلالین'' میں اہل القریٰ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: ''الامصار لا نهم اعلم واعلم بخلاف اهل البوادی لجفائهم وجهلهم (تفسیر جلالین ص۱۹۹) '' اسی طرح قرآن کریم میں دوسری جگہ ارشاد ہے کہ ''حَتّٰی یَبۡعَثَ فِیۡۤ اُمِّهَا رَسُوۡلًا یَّتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِنَا (القصص:۵۹) '' علامہ ابوالسعود اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ: ''ای فی أصلها وقصبتها التی هی اعمالها وتوا بعها لکون اهلها افطن وانبل (ابوالسعود ج۷ ص ۲۰) '' مرزا قادیانی ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں قادیان کے رہنے والے ہیں۔ جو تحصیل نہ ہونے کی وجہ سے قصبہ کہلانے کے لائق بھی نہیں ہے۔ اس زمانہ میں بمشکل دو ہزار کی آبادی ہوگی۔ اس کے علاوہ مرزا قادیانی کو بھی اس کے گاؤں ہونے کا اقرار ہے: ''اوّل لڑکی اور بعد میں اسی حمل سے میرا پیدا ہونا تمام گاؤں کے بزرگ سال لوگوں کو معلوم ہے۔'' (تریاق القلوب ص۱۶۰، خزائن ج۱۵ ص۴۸۵)

س...... ''وَجَآءَ بِکُمۡ مِّنَ الۡبَدۡوِ (یوسف:۱۰۰) '' ﴿اللہ تم کو جنگل سے لایا۔﴾
معلوم ہوا کہ یعقوب علیہ السلام بادیہ اور جنگل میں رہتے تھے۔

ج...... حضرت یعقوب علیہ السلام کنعان کے رہنے والے تھے۔ اسی لئے ان کو پیر کنعان بھی کہتے ہیں۔ کنعان مصر جتنا بڑا شہر تو نہیں تھا۔ لیکن ایک اچھے قصبہ کی حیثیت میں ضرور تھا اور وہ اتنا بڑا ضرور تھا کہ وہاں کے باشندے بصورت قافلہ دوسرے شہروں میں تجارت کی غرض سے جاتے تھے۔ قرآن میں ہے کہ ''وَاسۡـَٔلِ الۡقَرۡیَةَ الَّتِیۡ کُنَّا فِیۡهَا وَالۡعِیۡرَ الَّتِیۡۤ اَقۡبَلۡنَا فِیۡهَا (یوسف:۸۲) '' قافلہ کے لوگ یعقوب علیہ السلام کے پڑوسی تھے۔ ''وکانوا قوما من کنعان من جیران یعقوب علیہ السلام (ابوالسعود ج ٤ ص ۳۰۱) '' آیت میں ''بدو'' کو اس لئے ذکر کیا ہے کہ یعقوب علیہ السلام مال مویشی کی وجہ سے کنعانی شہر کو چھوڑ کر جنگل یا گاؤں میں سکونت پذیر ہوگئے تھے۔ ''قال ابن عباس رضی اللہ عنہ کان یعقوب قد تحول الی بدوو سکنها ومنها قدم علی یوسف ولد بها مسجد تحت جبلها (تفسیر کبیر ج۹ ص ۲۱۵) ''

اس کے علاوہ خود مرزا قادیانی نے کنعان کا شہر ہونا تسلیم کیا ہے اور ''اسی طرح حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو جو کنعان کی بشارتیں دی گئی تھیں۔ بلکہ صاف صاف حضرت موصوف کو وعدہ دیا گیا تھا کہ تو اپنی قوم کو کنعان میں لے جائے گا اور کنعان کی سرسبز زمین کا انہیں مالک کردوں گا۔'' (ازالہ ص۴۱۶، ۴۱۷، خزائن ج۳ ص۳۱۷)

تدریجی دعویٰ نبوت

''قُلۡ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا (اعراف:۱۵۸) '' تمام انبیاء علیہم السلام نے نبوت یا رسالت کا ایک ہی دعویٰ کیا ہے۔ مجددیت وغیرہ سے ترقی کر کے اوپر نہیں چڑھے۔ مگر مرزا قادیانی کے دعاوی کی بڑی لمبی فہرست ہے اور مجددیت سے زینہ بزینہ اوپر چڑھے ہیں۔ (دعاوی کی تفصیل پہلے گذر چکی ہے)

علامات نفاق اور مرزا قادیانی

''عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَرۡبَعٌ مَنۡ کُنَّ فِیۡهِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنۡ کَانَتۡ فِیۡهِ خَصۡلَةٌ مِّنۡهُنَّ کَانَتۡ فِیۡهِ خَصۡلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَهَا اِذَا اُؤۡتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ (متفق علیه، مشکوٰة باب الکبائر وعلامات النفاق ص۱۷) ''

مرزا قادیانی میں یہ چاروں باتیں موجود ہیں۔خیانت جھوٹ وعدہ خلافی کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔خصومت اور جھگڑے کے وقت گالی گلوچ پر اتر آنا اب ملاحظہ فرمالیں:

۱...... ’’یہ جو ہم نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے زمانہ کے بہت سے لوگوں کی نسبت اچھے تھے۔ یہ ہمارا کہنا محض نیک ظنی کے طور پر ہے......(ورنہ) مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام ’’حصور‘‘ رکھا۔ مگر مسیح کا نام یہ نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔‘‘ (دافع البلاء ص۳،۴، خزائن ج۱۸ ص۲۱۹،۲۲۰)

۲...... ’’یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔‘‘ (کشتی نوح ص۶۶ حاشیہ، خزائن ج۱۹ ص۷۱)

۳...... ’’آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۷، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱ حاشیہ)

ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مرزا قادیانی کی بدزبانی کے وہ حوالے نقل کئے ہیں۔ جن میں عیسیٰ علیہ السلام، مسیح اور قرآن میں ان کو ’’حصور‘‘ نہ کہنا مصرحاً موجود ہے۔ تاکہ مرزائی جماعت یہ نہ کہہ سکے کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی نہیں کی۔ بلکہ اس یسوع کی توہین کی ہے۔ جس کو عیسائی خدا یا خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ اگرچہ ایسا کہنا بھی قرآنی تعلیم کے خلاف ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ’’وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ (انعام:۱۰۸)‘‘

’’جن کو غیر مسلم اپنا بڑا کہتے اور ان کو پکارتے ہیں۔ تم ان کو برا نہ کہو ورنہ وہ ضد اور جہالت سے خدا کو برا کہیں گے۔‘‘ اور ایسا ہی حدیث میں ہے۔

حرام زادہ ہونے کا ایک نیا طریقہ ملاحظہ ہو۔

۴...... ’’ویقبلنی ویصدق دعوتی الاذریة البغایا! ان میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے۔ مگر بدکار رنڈیوں (زناکاروں) کی اولاد۔‘‘ (آئینہ کمالات ص۵۴۷،۵۴۸، خزائن ج۵ ص۵۴۷،۵۴۸)

مولوی سعد اللہ لدھیانوی جو مرزا قادیانی کے مخالف تھے ان کو لکھتے ہیں کہ:

۵...... ’’اذیتنی خبثا فلست بصادق ۰ ان لم تمت بالخزی یابن بغاء‘‘ تو نے مجھے تکلیف دی ہے۔ اے زانیہ کے بیٹے اگر ذلت سے نہ مرا تو میں جھوٹا ہوں۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۵، خزائن ج۲۲ ص۴۴۶)

۶...... ’’ان العدی صاروا خنازیر الفلا ۰ ونساء هم من دونهن الاکلب‘‘ ’’میرے مخالف جنگل کے سور ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔ یا ان کی عورتوں کے پیچھے کتے لگے ہوئے ہیں۔‘‘

(نجم الہدیٰ ص۱۰، خزائن ج۱۴ ص۵۳)

۷...... ’’اے بدذات فرقہ مولویان۔‘‘ (انجام آتھم ص۲۱، خزائن ج۱۱ص۲۱)

۸...... ’’اے بدذات، خبیث، دشمن اللہ رسول کے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۰، خزائن ج۱۱ص۳۳۴)

۹...... ’’ہمارے دعوے پر آسمان نے گواہی دی۔ مگر اس زمانہ کے ظالم مولوی اس سے بھی منکر ہیں۔ خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیھم نعال لعن اللّٰہ الف الف مرہ‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۶، خزائن ج۱۱ص۳۳۰)

۱۰...... ’’مخالف مولویوں کا منہ کالا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۸، خزائن ج۱۱ص۳۴۲)

اس قسم کی سینکڑوں گالیاں ہیں۔ یہاں نمونتاً بیان کی گئیں ہیں۔ اس قسم کی بدزبانی اور دریدہ ذہنی، خلاف تہذیب الفاظ استعمال کرنے کے متعلق ہمارا کچھ کہنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ اس کے لئے مرزا قادیانی کا فیصلہ ناظرین کی آگاہی کے لئے سامنے رکھا جاتا ہے کہ: ’’لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں۔ مومن لعّان نہیں ہوتا۔‘‘ (ازالہ ص۶۶۰، خزائن ج۳ص۴۵۶)

’’تحریری شہادت دینا ہے کہ ایسے بدزبان لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا کی عزت اس کے پیاروں کے لئے آخر کوئی کام دیکھاتی ہے۔ بس اپنی زبان کی چھری سے کوئی اور بدتر چھری نہیں۔‘‘

(خاتمہ چشمہ معرفت ص۱۵، خزائن ج۲۳ص۳۸۶،۳۸۷)

اور بقول خلیفہ قادیان مرزا محمود قادیانی: ’’بالکل صحیح بات ہے کہ جب انسان دلائل سے شکست کھاتا اور ہار جاتا ہے تو گالیاں دینی شروع کر دیتا ہے اور جس قدر کوئی زیادہ گالیاں دیتا ہے۔ اسی قدر اپنی شکست کو ثابت کرتا ہے۔‘‘

(انوار خلافت ص۱۵)

نیز مرزا قادیانی معلم اخلاقیات کا خصائل حمیدہ کے ساتھ متصف ہونا ضروری کہتے ہیں۔ مگر خود عمل نہیں کرتے۔

’’اخلاقی معلم کا فرض ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلاوے۔‘‘ (چشمہ مسیحی ص۱۵، خزائن ج۲۰ص۳۴۶)

قال یہ ہے اور حال وہ مصرع:

بہ بیں تفاوت رہ از کجاست تابہ کجا
مشکلے دارم زدانشمند مجلس باز پرس
توبہ فرمایاں چراخود توبہ کمترے میکنند

وراثت اور نبوت

’’عن ابی بکر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لَانُوْرِثُ مَاتَرَکْنَا صَدَقَةً (بخاری ج۲ ص۵۷۶ باب حدیث بنی النضیر) ’’انبیاء علیہم السلام نہ کسی کے مال ومتاع کے وارث ہوتے اور نہ کوئی آپ کے مال کا وارث ہوتا ہے۔ بلکہ ان کا ترکہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا جاتا ہے۔ مگر مرزا قادیانی وارث بھی ہوتے ہیں اور اپنے مال میں وراثت کے حقوق بھی قائم کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو: ’’میں مشتہر ایسے مجیب کو بلاعذرے وحیلتے اپنی جائداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر قبض ودخل دے دوں گا۔‘‘ (براہین احمدیہ ص۲۵،۲۶، خزائن ج۱ص۲۸)

براہین کے اشتہار دینے کے وقت یہ جائیداد وہی تھی۔ جو ان کو اپنے والد غلام مرتضیٰ رئیس قادیان کے ترکہ میں پہنچی تھی۔ کیونکہ اس وقت تک فتوحات کا دروازہ نہیں کھلا تھا۔ وہ خطوط جو ’’محمدی بیگم‘‘ کے نکاح کے سلسلہ میں مرزا قادیانی

نے مسماۃ کے والدین کوتحریض اورتخویف کے لکھے ہیں۔اس میں اجرائے وراثت کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے۔

’’والدہ عزت بی بی کومعلوم ہو کہ مجھ کوخبر پہنچی ہے کہ چند روز تک مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح ہونے والا ہےاور میں خدا کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے سارے رشتے ناطے توڑ دوں گا۔کوئی تعلق نہ رہے گا۔(صلہ رحمی کے خلاف ہے) اس لئے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کوسمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤاور جس طرح تم سمجھا سکتی ہو سمجھاؤاور اگر ایسا نہیں ہوگا تو آج میں نے مولوی نورالدین اور فضل احمد کوخط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد عزت بی بی کے لئے طلاق نامہ ہم کو بھیج دےاور اگر فضل طلاق نامہ لکھنے میں عذر کرے تو اس کو عاق کیا جائے اور اپنی جائداد کا اس کو وارث نہ سمجھا جائے اور ایک پیسہ وراثت کا اس کو نہ ملےاور اگر فضل احمد نے نہ مانا تو میں فی الفور اس کو عاق کردوں گا اور پھر وہ میری وراثت سے ایک ذرہ نہیں پاسکتا ...... مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں ایسا ہی کردوں گا اورخدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔جس دن نکاح ہوگا اس دن عزت بی بی کا نکاح باقی نہ رہے گا۔‘‘

(راقم مرزا غلام احمد از لدھیانہ اقبال گنج ۴؍مئی ۱۸۹۱ء،کلمہ فضل رحمانی ص۱۲۸)

سوال:۱...... کرمانی لکھتے ہیں کہ’’نحن معشر الانبیاء‘‘ کی حدیث غیر معتبر ہے؟

سوال:۲...... عدم توریث رسول اللہ ﷺ کا خاصہ ہے۔چنانچہ بخاری میں اس حدیث کو ذکر کرتے ہوئے۔حضرت عمرؓ کا قول’’یُرِیْدُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَفْسَہٗ‘‘نقل کیا گیا ہے۔جس سے آپ ﷺ کی خصوصیت کا پتہ چلتا ہےاس لئےقسطلانی نے اس قول کی شرح کرتے ہوئے یہ لکھا ہے۔’’عن الحسن رفعه مرسلا رحم الله اخی زکریا وماکان علیه من یرث ماله فیکون ذالك ماخصه الله به ویؤید مقول عمر یرید نفسه ای یرید اختصاصه بذالك‘‘

سوال:۳...... ’’وَرِثَ سُلَیْمَانُ دَاوٗدَ‘‘میں وراثت مال کی مراد ہے۔کیونکہ نبوت میں وراثت جاری نہیں ہوا کرتی۔ایسا ہی’’تفسیر ابن جریر اور تفسیر نیشاپوری‘‘میں درج ہے۔

جواب:۱...... کرمانی کے نزدیک تمام حدیثیں غیر معتبر نہیں ہے۔محض لفظ نحن غیر معتبر ہے۔جیسا کہ علامہ ابن حجر تحریر فرماتے ہیں کہ:’’وأما اشتهر فی کتب اهل الاصول وغیرهم بلفظ نحن معاشر الانبیاء لانورث فقد أنکره جماعة من الأئمة وهو کذلك بالنسبة لخصوص لفظ نحن لکن اخرجه النسائی من طریق ابن عیینه عن ابی الزناد بلفظ انا معاشر الانبیاء لا نورث‘‘ (فتح الباری ج۱۲ص۶)

اور دارقطنی نے علل میں بروایت ام ہانیؓ عن فاطمہؓ ابوبکرؓ سے اس طرح روایت کی ہے کہ:

’’اَلْاَنْبِیَآءُ لَا یُوْرَثُوْنَ (قسطلانی ج۹ ص۳۴۱)‘‘

اور نسائی میں’’اَنَا مَعْشَرُ الْاَنْبِیَآءِ لَا نُوْرِثُ‘‘آیا ہے۔’’وفی حدیث الزبیر عند النسائی انا معشر الانبیاء لا نورث (قسطلانی ج۵ ص۱۵۴)‘‘ان دونوں صیغوں کے ساتھ اس حدیث کوتسلیم کرنے سے کسی نے انکار نہیں کیا۔پھر اسی مضمون کی یہ صحیح حدیث بھی موجود ہے۔

’’اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ، اِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ (ابن ماجه ص۲۰ باب فضل العلماء)‘‘

جواب:۲...... ’’یرید رسول نفسه‘‘کا یہ مطلب ہے کہ اس حکایت کرنے سے محض انبیاء سابقین علیہم السلام کے حالات

کو بیان کرنا مقصود نہیں تھا۔ بلکہ اس واقعہ کو ذکر کر کے یہ ظاہر کرنا تھا کہ جملہ انبیاء علیہم السلام کی طرح میرے ترکہ میں بھی وراثت جاری نہ کی جائے۔ چنانچہ قسطلانی اس خصوصیت کی نفی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ’’یرید رسول اللّٰہ نفسه وکذاغیره من الانبیاء بدلیل قوله فی الروایة الاخری انا معاشر الانبیاء فلیس خاصابه علیہ السلام‘‘ (مطبوعہ نوالکشور ج۵ص۱۵۷)

’’کذا نفیا بقوله فی الحدیث الآخر انا معاشر الانبیاء لانورث فلیس ذالك من الخصائص‘‘ (نوالکشور ج۹ص۳۴۲)

جس طرح بخاری کی حدیث ’’لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآءِ هِمْ مَسَاجِدًا یحذر مَاصَنَعُوْا‘‘ (بخاری ج۱ص۶۲، مشکوٰۃ ص۶۹، باب المساجد)

اور دوسری روایت ’’عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللّٰه ﷺ لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ رضی اللہ عنہا فَلَوْلَا ذَالِكَ لَاَبْرَزَ قَبْرَهٗ اِنَّهٗ خَشِیَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا مَسْجِدًا (مسلم ج۱ص۲۰۱ باب النهی عن بناء المسجد علی القبور)‘‘ میں ’’یحذر ماصنعوا اور انه خشی ان یتخذ مسجدا‘‘ سے آنحضرت ﷺ کی خصوصیت ظاہر نہیں ہوتی۔ اسی طرح ’’یرید رسول اللّٰه‘‘ سے حضور ﷺ کی خصوصیت سمجھنا درست نہیں ہے۔

ب...... عدم توریث بلحاظ امت کے آپ ﷺ کا خاصہ ہے اور باعتبار نبیوں کے خاصہ نہیں ہے۔ یعنی آپ ﷺ آیت میراث کے عموم میں داخل نہیں ہیں۔ یہ حکم امت ہی کے واسطے ہے۔ آپ ﷺ کے واسطے نہیں ہے نہ یہ کہ دیگر انبیاء علیہم السلام کے مال میں وراثت جاری ہوتی تھی۔ مگر رسول اللہ ﷺ میں نہیں ہوتی: ’’فلا معارض من القرآن لقول نبینا ﷺ لانورث صدقة فیکون ذالك من خصائصه التی اکرم بها بل قول عمر رضی اللہ عنہ یرید نفسه یوئید اختصاصه بذالك (فتح الباری ج۱۲ص۶)‘‘ یہی مطلب علامہ قسطلانی رحمہ اللہ کا بھی ہے۔

ج...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کو آنحضرت ﷺ کے متعلق خصوصیت پر اتارنا ضعیف اور مرجوح قول ہے۔ جیسا کہ قسطلانی کے صیغہ تمریض (قیل) سے ظاہر ہو رہا ہے ملاحظہ ہو۔

’’وقیل ان عمر رضی اللہ عنہ یرید نفسه اشاربه الیٰ ان النون فی قوله لانورث المتکلم خاصة لا للجمیع وحکی ابن عبدالبر للعلماء فی ذالك قولین اوان الاکثر علی ان الانبیاء لا یورثون (قسطلانی ج۹ص۳۴۳)‘‘

پھر بھی راجح اور قوی رائے یہی رہی کہ انبیاء علیہم السلام میں وراثت جاری نہیں ہوتی۔

جواب:۳...... (الف) وراثت سے علم نبوت کی وراثت مراد ہے۔ مالی وراثت مراد نہیں ہے۔ ’’والحکمة[1] فی ان لا یورثو لئلا یظن انهم جمعوا المال لوارثهم واما قوله تعالیٰ وورث سلیمان داؤد فحملوه علی العلم والحکمة وکذاقول زکریا فهب لی من لدنك ولیا یرثنی (قسطلانی ج۹ ص۳۴۳، ومثله فی فتح الباری ج۱۲ص۹)‘‘

[1] انبیاء میں وراثت اس لئے جاری نہیں کی گئی تاکہ کوئی شخص یہ بدگمانی نہ کرے کہ انہوں نے اپنے وارثوں کے لئے مال جمع کیا ہے۔

’’واما قول زکریا یرثنی ویرث من اٰل یعقوب وقوله وورث سلیمان داؤد فالمراد میراث العلم والنبوة والحکمة (قسطلانی ج۵ ص۱۵۷) ‘‘مفسر نیشا پوری کی وراثة فی النبوة کی نفی کرنے سے یہ غرض ہے کہ نبوة موهبة عظمیٰ ہے۔ جو نبی کی اولاد ہونے کی وجہ سے نہیں ملا کرتی۔ خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے۔ اس خدمت کے لئے منتخب کر لیتا ہے۔ سلیمان علیہ السلام کو بھی اگر نبوت ملی ہے تو انتخابی حیثیت سے ملی ہے۔ توریثی لحاظ سے نہیں ملی اور جن مفسرین نے سلیمان علیہ السلام کو حضرت داؤد کا ’’وارث فی النبوة‘‘ کہا ہے۔

ان کی یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے کرم اور فضل سے داؤد علیہ السلام کے بعد ان کے بیٹے سلیمان علیہ السلام کو نبی منتخب کر لیا۔ یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے ایک نبی کی اولاد ہونے کی وجہ سے نبوت حاصل کر لی۔ ’’فلا معارضة بینهما‘‘ دیکھو زکریا علیہ السلام نے لڑکے کے پیدا ہونے کی دعا کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ: ’’فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا۰ یَرِثُنِیْ وِیَرِثُ مِنْ آلِ یَعْقُوْبَ (مریم:۵،۶)‘‘ آل یعقوب کے وارث ہونے کے معنے اس کے سوا کچھ نہیں ہوسکتے کہ ان کو بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے ایک نبی بنا دے۔ اس لئے اس سے علم نبوت ہی کی وراثت مراد ہوگی۔

(ب) کبھی وراثت کا لفظ کسی کے بعد آنے والے پر بھی بولا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ: ’’وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِیَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَمْ تَطَئُوْهَا (احزاب:۲۷)‘‘

’’(اے مسلمانو) تم کو یہودیوں کی املاک وجائیداد اور ان کے گھروں کا ہم نے وارث بنا دیا اس میں وراثت سے عرفی اور اصطلاحی وراثت مراد نہیں ہے۔ بلکہ ان کی املاک کو مسلمانوں کے قبضہ میں دے دینے کا نام وراثت رکھا ہے۔‘‘

۲...... ’’وَیَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِیْنَ (القصص:۵)‘‘ میں بنی اسرائیل کو قوم فرعون کے وارث بنانے کا ذکر ہے۔ جو اصطلاحی حیثیت سے قطعاً ناممکن ہے۔

۳...... حدیث ’’اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَآءِ (ترمذی ج۲ ص۹۸، باب فضل الفقه علی العبادة)‘‘ میں علماء کو انبیاء علیہم السلام کا وارث بنانا معنے عرفی کے لحاظ سے نہیں ہے۔ اسی طرح سلیمان علیہ السلام داؤد علیہ السلام کے وارث کہنے کا یہی مطلب ہے کہ ان کو علم وحکمت داؤد علیہ السلام کے بعد عطا فرمائی گئی۔ جس سے نبوت کی دولت گھر کی گھر میں رہی اور باہر نہ گئی اور وہ صحیح معنوں میں اپنے والد بزرگوار کے جانشین ہوئے۔

۴...... وراثت ذاتی املاک میں ہوا کرتی ہے۔ حکومت میں وراثت جاری نہیں ہوتی وہ ایک قومی امانت ہے۔ جس میں امیر کو قوم اور مالک کی مرضی کے بغیر کسی قسم کے تصرف کرنے کا حق نہیں ہوتا۔ ’’عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وسلم) اَلَا یَسْتَعْمِلُنِیْ قَالَ وَضَرَبَ بِیَدِهٖ عَلٰی مَنْكَبِیْ ثُمَّ قَالَ یَا اَبَاذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِیْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ (مشکوٰة کتاب الامارة ص۳۲۰)‘‘ (’’اے ابوذر رضی اللہ عنہ! حکومت ایک امانت ہے اور تو اس امانت کو نہیں اٹھا سکتا۔‘‘) لہٰذا سلیمان علیہ السلام کے وارث ہونے کے یہ معنے ہیں کہ وہ اپنے والد ماجد کے بعد حکومت کے تخت پر متمکن اور جلوہ افروز ہوئے۔ یہ کہ وہ شرعی طور پر وارث ہوئے تھے۔

نبی کی تدفین

’’قال ابوبکر رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَیْئًا مَّانَسِیْتُهٗ قَالَ مَاقَبَضَ اللّٰهُ نَبِیًّا اِلَّافِی الْمُوْضَعِ الَّذِیْ یُحِبُّ اَنْ یُّدْفَنَ فِیْهِ فَدَفَنُوْهُ فِیْ مُوْضِعِ فِرَاشِهٖ (ترمذی ج۱ ص۱۹۸، ابواب الجنائز)‘‘

﴿حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے ایک بات سنی تھی۔ جسے میں بھولا نہیں ہوں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہر نبی کی روح اس جگہ قبض کرتا ہے۔ جہاں وہ دفن ہونا پسند کرتا ہے لہٰذا آنحضرت ﷺ کو اس جگہ دفن کرنا چاہئے۔ جہاں آپ کا بستر مبارک ہے۔﴾ مگر مرزا قادیانی کا مرض ایلاؤس یا ہیضہ میں بمقام لاہور انتقال ہوا اور قادیان میں تالاب کے قریب اس کو دفن کیا گیا۔

تھوڑی دیر کے لئے اس امر پر بھی توجہ فرمائیں۔ تدفین سے پہلے مرحلہ مرنے کا آتا ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی بھی اس مرحلہ سے گزرا۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی مرنے سے پہلے کس حالت سے دوچار ہوئے وہ حالت قادیانیوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ ہماری قادیانیوں سے ایک درخواست ہے کہ ہر محبّ اپنے محبوب کی اداؤں کو پسند کرتا اور اپناتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ محبوب کے نقش قدم پر چلے تو قادیانیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے لئے دعا کریں۔ جس حالت میں مرزا غلام احمد قادیانی کو موت آئی وہ بھی اپنے لئے باری تعالیٰ سے ایسی ہی موت مانگیں تاکہ مرتے وقت کی مرزا غلام احمد قادیانی کی حالت پر عمل کر سکیں اور اپنی محبت کا کامل ثبوت دے سکیں۔ حالت کیا تھی اس کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔

(سیرت المہدی حصہ اوّل ص۹ تا ۱۳، روایت نمبر۱۲)

انبیاء علیہم السلام کا بکریاں چرانا

’’عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ مَابَعَثَ اللّٰہُ نَبِیًا اِلَّا رَعٰی الْغَنَمَ فَقَالَ اَصْحَابُہٗ وَأَنْتَ؟ فَقَالَ نَعَمْ! کُنْتُ اَرْعٰی عَلٰی قَرَارِیْطَ لِاَھْلِ مَکَّۃَ (بخاری ج۱ ص۳۰۱ باب الاجارہ، مشکوٰۃ باب الاجارہ ص۲۵۸)‘‘

’’ہر نبی نے اجرت پر چرواہا بن کر بکریاں چرائیں رسول اللہ ﷺ بھی چند پیسوں پر اہل مکہ کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔‘‘ مرزا قادیانی اس ضابطہ سے خارج ہیں۔ مرزا قادیانی نے چرواہے کی طرح مزدوری پر بکریاں کبھی نہیں چرائیں۔

خاندان نبوت

’’سَأَلْتُکَ ھَلْ کَانَ مِنْ آبَائِہٖ مِنْ مَلَکٍ؟ فَذَکَّرْتُ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْکَانَ مِنْ اٰبَائِہٖ مِنْ مَلَکٍ قُلْتُ رَجُلٌ یَّطْلُبُ مِلْکَ اَبِیْہٖ (بخاری ج۱ ص۴، باب کیف کان بدؤ الوحی الی رسول اللہ ﷺ)‘‘

’’ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کے نامہ مبارک پہنچنے پر حضور ﷺ کے حالات کی تحقیق اور تفتیش کرتے ہوئے ابوسفیانؓ سے چند باتیں دریافت کی تھیں۔ جن میں سے ایک یہ تھی کہ کیا کوئی آپ کے بزرگوں میں بادشاہ بھی تھا؟ ابوسفیانؓ نے کہا نہیں۔ ہرقل نے اس سوال کی وجہ بتاتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا کہ یہ شخص اپنی کھوئی ہوئی ریاست کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔‘‘

مرزا قادیانی کے والد کی حیثیت سکھوں کے عہد سے پہلے بہت اچھی تھی۔ سکھوں کی لوٹ مار کی وجہ سے کمزور ہوگئی تھی۔ پھر بھی پنجاب فتح ہونے کے موقع پر سرکار انگلشیہ کی کافی امداد فرمائی۔ جیسا کہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

’’ہمارے والد صاحب مرحوم نے بھی باوصف کم استطاعت کے اپنے اخلاص اور جوش خیرخواہی سے پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر کے اور پچاس مضبوط اور لائق سپاہی بہم پہنچا کر سرکار میں بطور امداد کے نذر کئے۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ۳ ص الف، خزائن ج۱ ص۱۳۸، ۱۳۹)

اسی برباد شدہ ریاست کو حاصل کرنے کے لئے مرزا قادیانی نے یہ جال پھیلایا ہے۔

اوصاف نبوت

ایک مدعی نبوت کے لئے ان خصوصیات کے ساتھ متصف ہونا ضروری ہے۔ جس کا پایا جانا ہر ایک نبی میں بروایات صحیحہ ثابت ہے۔ مثلاً

۱…… ’’از عائشة آمده است وگفت مرا آنحضرت ﷺ را که تومی آئی متوضاً ونمی بیراز تو چیزے از پلیدی فرمود که آیا ندانسته توای عائشه مین فرومی بروآنچه بیروں می آیداز انبیاء پس دیده نمی شودازاں رمزے‘‘ (مدارج ج۱ص۵۲)

۲…… ’’مروی ست از ابن عباس ؓ که گفت محتلم نشد هیچ پیغمبر هر گز واحتلام از شیطانت رواه الطبرانے‘‘ (مدارج ج۱ص۵۲)

۳…… ’’انفاست بران که انبیاء صلوٰة الله وسلامه علیهم براخلاق حمیده صفات حسنه مجبول ومفطور اند‘‘ (مدارج ج۱ص۲۹)

مرزا قادیانی کی اخلاقیات کا نمونہ پہلے مذکور ہو چکا ہے۔

۴…… ’’روایتے آمد ماتناوب بنی قط هیچ پیغمبرے خمیازه نه کرد‘‘ (مدارج ج۱ص۱۳۶)

۵…… ’’مگس برهان مبارك وی نمی نشست وسپش درجاوے نمی افتاد واحتلام کرد آنحضرت ﷺ هر گز همچنیں اندے دیگر رواه الطبرانی‘‘ (مدارج ج۱ص۳۶)

۶…… ’’زمین نمیوخور وجسد شریف اور ﷺ وهمچنیں نمرد اجساد انبیاء علیہم السلام را‘‘

(مدارج ج۱ص۱۵۸)

’’نیز آمده است که خداتعالیٰ حرام گردانیده است اجساد انبیاء را برارض‘‘

(مدارج ج۱ص۱۵۹)

۷…… ’’ارث یافته نشدازوی ﷺ لابهمت بقاء ترکه وی وملك وے بعضی میگویند صدقه میگر ددوچنانچه درحدیث آمده است ماترکناه صدقه…… وهمچنیں حکم تمامه ایں است که ایشانرا ارث نباشدو مراد درقول حق تعالیٰ وورث سلیمان داؤد وقوله سبحانه رب هب لی من لدنك ولیایرثنی ارث علم نبوتست‘‘ (مدارج ج۱ص۱۵۸)

۸…… ’’پیغمبر خدا ﷺ زنده است درقبر خود وهمچنیں انبیاء علیہم السلام‘‘ (مدارج ج۱ص۱۵۸)

کیا ان نشانات میں سے کوئی نشانی مرزا قادیانی میں پائی جاتی ہے۔ ہرگز نہیں ہے تو بار ثبوت بذمہ مدعی۔

۱…… ’’سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ حضور ﷺ استنجاء کر کے بیت الخلاء سے تشریف لاتے تو میں جا کر دیکھتی تو اس جگہ از قسم براز کچھ نہ دیکھتی۔ حضور ﷺ نے فرمایا عائشہ تم نہیں جانتیں انبیاء کرام علیہم السلام سے جو کچھ ان کے بطن سے نکلتا ہے زمین نگل جاتی ہے۔ چنانچہ اسے دیکھا نہیں جاتا۔‘‘ (اسے طبرانی نے نقل کیا) (مدارج نبوت ص۲۹)

۲…… ’’حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ کوئی نبی کبھی محتلم نہ ہوا۔ کیونکہ احتلام شیطان کے

اثر سے ہوتا ہے۔‘‘(اس کو طبرانی نے نقل کیا) (مدارج نبوت ص۲۱)

۳...... ’’شفائے قاضی عیاض مالکیؒ میں مذکور ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے اخلاق کریمہ اور عمدہ اوصاف سب کے سب فطری، جبلی اور پیدائشی ہیں۔‘‘ (مدارج ج۱ص۲۹)

۴...... ’’ایک روایت میں آیا ہے کہ جس قوم وقبیلہ نے بھی کسی پیغمبر سے جنگ کی تو اس قوم وقبیلہ پر سب سے پہلے پیغمبر ہی حملہ کرتا ہے۔‘‘

۵...... ’’آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر اور آپ ﷺ کی مبارکہ جگہ پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی اور نہ ہی آپ ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو کبھی احتلام ہوا۔(اس کو طبرانی نے نقل کیا ہے)‘‘

۶...... ’’زمین آپ ﷺ کے جسد مبارک کو نہیں کھاتی اور اسی طرح دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام کو بھی۔ نیز حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام کو کھائے۔‘‘

۷...... آپ ﷺ سے کسی نے وراثت حاصل نہیں کی اور نہ آپ ﷺ کا ترکہ تقسیم ہوا اور نہ آپ کی ملک تھی۔ البتہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ جو کچھ آپ ﷺ نے چھوڑا وہ صدقہ ہوگیا۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے:’’ماترکناہ صدقة‘‘ (جو کچھ ہم انبیاء علیہم السلام ترکہ چھوڑتے ہیں۔ وہ صدقہ ہے) اور یہی حکم تمام انبیاء علیہم السلام کا ہے کہ ان کا کوئی وارث نہیں ہوا۔ باقی رہا اللہ تعالیٰ کا فرمان’’وورث سلیمان داؤد‘‘اور’’رب هب لی من لدنك ولیا‘‘تو اس میں وراثت سے مراد وراثت علم نبوت ہے۔

۸...... ’’پیغمبر خدا ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور اسی طرح دوسرے انبیاء علیہم السلام بھی اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔‘‘

عمر کی بابت

’’عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ ﷺ اِنَّ جِبْرَآئِیْلَ کَانَ یُعَارِضُنِیَ الْقُرْآنَ فِیْ کُلِّ عَامٍ مَرَّةً وَاِنَّهٗ عَارَضَنِیْ بِالْقُرْآنِ الْعَامَ مَرَّتَیْنِ وَاِنَّهٗ اَخْبَرَ اَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ اِلَّا عَاشَ نِصْفَ عُمَرَ الَّذِیْ قَبْلَهٗ وَاِنَّهٗ خَیَّرَنِیْ اِنَّ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ علیہ السلام عَاشَ عِشْرِیْنَ وَمِائَةَ سَنَةً وَلَا اَرَانِیْ اِلَّا ذَاهِبًا عَلٰی رَأْسِ السِّتِّیْنَ (طبرانی ج۲۲ ص۴۱۸ حدیث ۱۰۳۱)‘‘اس حدیث کو مرزائی حیات مسیح کے ثبوت میں پیش کیا کرتے ہیں۔ اس لئے مرزا قادیانی کی عمر بصورت نبی ہونے کے ۳۱ برس چھ ماہ ہونی چاہئے تھی۔ مگر چونکہ ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ ان کی عمر ۶۵ برس ہوئی ہے۔ اس واسطے وہ اپنے دعوے نبوت میں جھوٹے تھے۔

خلاصہ معیار نبوت

بنمائے بصاحب نظرے گوہر خودرا
عیسیٰ نتواں گشت تصدیق خرے چند

۱...... ’’اَمْ یَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ بَلْ جَآءَ هُمْ بِالْحَقِّ وَاَکْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ کَارِهُوْنَ (مؤمنون:۷۰)‘‘لہٰذا حق یعنی نبوت اور جنون میں تضاد ہے جو کبھی جمع نہیں ہوسکتے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ سے اس کی نفی کی گئی۔’’مَااَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ (القلم:۲)‘‘

۲...... ’’مَابِصَاحِبِکُمْ مِنْ جِنَّةٍ (سباء:۴۶)‘‘نبی کی عقل کامل ہونی چاہئے۔

جنون غضب الٰہی ہے۔ (حاشیہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۳۱، خزائن ج۱۷ص۶۷)

۳...... ’’ملہم کے دماغی قویٰ کا نہایت مضبوط اور اعلیٰ ہونا ضروری ہے۔‘‘ (ریویو ستمبر ۱۹۲۹ء)

۴...... ’’ملہم کا دماغ نہایت اعلیٰ ہوتا ہے۔‘‘ (ریویو جنوری ۱۹۳۰ء)

بحث پہلے گذر چکی ہے کہ مرزا قادیانی باقرار خود مراقی تھا۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ:’’مجھے مراق کی بیماری ہے۔‘‘

(ریویو ج۲۴ نمبر۴ ص۱۸۱، اپریل ۱۹۲۵ء)

۲...... ’’مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرت بول۔‘‘

(بدر ج۲ نمبر۲۳ ص۴ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء، ملفوظات ج۸ ص۴۴۵، تشحیذ الاذہان ج۱ نمبر۲ ص۵)

’’مرزا غلام احمد قادیانی کو ہسٹیریا کا دورہ بھی پڑتا تھا۔‘‘ (سیرۃ المہدی ج۲ ص۵۵ روایت نمبر ۳۶۹)

’’مالیخولیا جنون کا ایک شعبہ ہے اور مراق مالیخولیا کی ایک شاخ ہے۔‘‘ (بیاض نورالدین ص۲۱۱)

نتیجہ ظاہر ہے کہ:’’ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹر یا مالیخولیا یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔‘‘ (ریویو ج۲۵ نمبر۸ ص۲۸۶، ۲۸۷، اگست ۱۹۲۶ء)

۲...... ’’لَوْکَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا! ‘‘اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے۔ جو ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۸۴، خزائن ج۲۲ ص۱۹۱)

’’ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔‘‘

(ست بچن ص۳۱، خزائن ج۱۰ ص۱۴۳)

۱...... ’’میں مسیح موعود ہوں۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۹۶، خزائن ج۱۷ ص۲۵۳)

’’میں مسیح موعود نہیں۔‘‘ (ازالہ ص۱۹۲، خزائن ج۳ ص۱۴۳)

۲...... ’’ابن مریم نبی نہ ہوگا۔‘‘ (ازالہ ص۲۹۲، خزائن ج۳ ص۲۴۹)

’’کیا مریم کا بیٹا امتی ہوسکتا ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۲۹، خزائن ج۲۲ ص۳۱)

۳...... ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ۱۲۰ برس کی عمر ہوئی تھی۔‘‘ (راز حقیقت ص۲، خزائن ج۱۴ ص۱۵۴ حاشیہ)

’’آخر سری نگر میں جا کر ۱۲۵ برس کی عمر میں وفات پائی۔‘‘ (تبلیغ رسالت ج۷ ص۶۰، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۱۴۹)

۴...... ’’قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں محرّف، مبدّل ہیں۔‘‘ (چشمہ معرفت ص۲۵۵، خزائن ج۲۳ ص۲۶۶)

’’یہ کہنا کہ وہ کتابیں محرف، مبدل ہیں۔ ان کا بیان قابل اعتبار نہیں۔ ایسی بات وہی کہے گا جو خود قرآن سے بے خبر ہے۔‘‘ (چشمہ معرفت ص۷۵، خزائن ۲۳ ص۸۳)

’’باوجودیکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی توریت وانجیل کے محرف ہونے کی خبر دی ہے۔‘‘ (مشکوٰۃ ص۲۵)

۳...... ’’اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیَاتِ اللّٰہِ (النحل:۱۰۵)‘‘

’’لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ (آل عمران:۶۱)‘‘

۱...... ’’نبی کے کلام سے جھوٹ جائز نہیں۔‘‘ (مسیح ہندوستان میں ص۶۱، خزائن ج۱۵ ص۲۱)

۲...... ’’جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔‘‘ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۰، خزائن ج۱۷ ص۵۶ حاشیہ)

۳...... ’’جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۲۶، خزائن ج۲۲ ص۴۵۹)

۱...... ’’حدیث میں ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کو بلاتوقف چھوڑ دیں۔‘‘

(ریویو قادیان ج۶ ش۹ ماہ ستمبر ۱۹۰۷ء ص۳۶۵)

۲...... ’’حضور ﷺ نے فرمایا قیامت سو برس تک آجائے گی۔‘‘ (ازالہ ص۲۵۳، خزائن ج۳ ص۲۲۷)

۳...... ’’حدیث میں ہے کہ:یخرج فی آخر الزمان دجال (بالدال) یختلون الدنیا بالدین!یعنی آخری زمانہ میں ایک گروہ دجال کا نکلے گا۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۸۷، خزائن ج۱۷ ص۲۳۵)

باوجودیہ کہ حدیث میں رجال (بالراء ہے) مگر دھوکا دہی کی غرض سے بالدال نقل کیا ہے۔

۴...... ’’ھذا خلیفة الله المھدی بخاری کی حدیث ہے۔‘‘ (شہادت القرآن ص۴۱، خزائن ج۶ ص۳۳۷)

۵...... ’’مجدد صاحب سرہندی لکھتے ہیں کہ امت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے اور اس کو نبی کہتے ہیں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶)

باوجودیہ کہ (مکتوبات ج۲ ص۹۹) میں یوں ہے کہ:’’اذا کثر ھذا القسم من الکلام من واحد منھم سمی محدثاً‘‘ (ازالہ ص۹۱۵، خزائن ج۳ ص۶۰۰)

’’براہین احمدیہ‘‘ کے معاملہ میں جس گندم نمائی اور جو فروشی کا مظاہرہ کیا وہ کسی سے مخفی نہیں۔ چونکہ جھوٹ کی فہرست لمبی ہے۔ اس لئے دوسرے مقام پر دیکھیں:

۴...... ’’وَمَا اَسْـئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ دَعَا قَوْمَهٗ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا قَالَ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا (یواقیت ج۲ ص۲۵)‘‘ مگر مرزا قادیانی نے تبلیغی چاٹ لگا کر بہت سا روپیہ جمع کیا۔ جیسا کہ لکھتا ہیں کہ:’’یہ مالی امداد اب تک پچاس ہزار روپیہ سے زیادہ آچکی ہے۔ بلکہ میں یقین کرتا ہوں کہ ایک لاکھ کے قریب پہنچ گئی ہے۔‘‘ (براہین ج۵ ص۵۷، خزائن ج۲۱ ص۷۴)

’’اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار آئیں گے...... اب تک ۳لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۲۱۲، خزائن ج۲۲ ص۲۲۱)

جو کچھ میری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا
میں اک غریب تھا مجھے بے انتہاء دیا
دنیا کی نعمتوں سے کوئی بھی نہیں رہی
جو اس نے مجھ کو اپنی عنایت سے نہ دیا

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۰، خزائن ج۲۱ ص۱۹)

مطالبہ: کسی نبی سے مذہب کی آڑ میں دنیا کمانا اور تبلیغی چندہ کو اپنی ضرورتوں میں خرچ کرنا ثابت کرو؟۔

۵...... ’’اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ (انفال:۵۸)‘‘

’’وہ لوگ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ دنیا میں لاتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ وہ بدستور اپنی نبوت کے ساتھ دنیا میں آئیں گے اور برابر ۴۵ سال تک جبرائیل علیہ السلام وحی نبوت لے کر آتا رہے گا۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۵۲، خزائن ج۱۷ ص۱۷۴)

نقل حدیث میں خیانت کی۔اصل مذہب یہ ہے کہ:''ان عیسیٰ علیہ السلام وان کان بعده واولی العزم وخواص الرسل فقدزال حکمه من هذا المقام بحکم الزمان علیه الذی هو لغیره فیرسل ولیاذا نبوة مطلقة ویلهم بشرع محمد ﷺ ویفهمه علی وجهه کالاولیاء المحمدیین (یواقیت ج۲ ص۸۹)''

اورایسا ہی مدارج النبوۃ میں ہے۔یعنی عیسیٰ علیہ السلام اگر چہ نبی ہوں گے۔مگران پر وحی نبوت نازل نہ ہوگی۔اسی لئے ان کے ساتھ نبیوں جیسا معاملہ نہ ہوگا۔بلکہ وہ اس امت کے اولیاء اللہ کی طرح ہوں گے۔

۲...... ابن عباس رضی اللہ عنہ امام مالک رحمہ اللہ علیہ اور ابن حزم رحمہ اللہ علیہ وغیرہ کی طرف وفات مسیح کے عقیدہ کی نسبت کرنا باوجود یہ کہ وہ آخری زمانہ میں مرنے یامر کر دوبارہ زندہ آسمان پر مرفوع ہونے کے قائل ہیں۔

۳...... نبی تشریعی کے یہ معنے کرنے کہ اس کو رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنے سے نبوت مل جائے اور اس کو ابن العربی رحمہ اللہ علیہ اور ملاعلی القاری رحمہ اللہ علیہ وغیرہم کی طرف منسوب کرنا باوجود یہ کہ ان کے نزدیک نبی غیر تشریعی وہ ہے کہ اس پر وحی نبوت نازل نہ ہواور وہ ہر حکم میں شریعت محمدیہ ﷺ کے فیصلہ کا پابند ہو کیونکہ ولایت کے ایک مقام کا نام نبوت غیر تشریعی رکھا ہے۔مرزانے اس کے معنے بدل کر حقیقی نبوت کے اجزاء کا اعلان کرتے ہوئے دعویٰ کر دیا۔نیز مذہبی تبلیغ کا دھوکا دے کر بہت سارو پیہ جمع کیا اور اس کو اپنی ضروریات اور''گورنمنٹ برطانیہ کی حمایت میں خرچ کیا۔''

(انجام آتھم ص۲۸۳،خزائن ج۱۱ص۲۸۳)

مطالبہ: تبلیغی روپیہ کو گورنمنٹ کی اغراض کی اشاعت میں کس شرعی حکم کی وجہ سے خرچ کیا ہے۔کیا کوئی ایسے چندہ کی مدد کی جاسکتی ہے؟۔

۶...... ''وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذکرنا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَکَانَ اَمْرُهٗ فرطًا وَلَا تُطِعِ الْکَافِرِیْنَ (کهف:۲۸)''مرزا قادیانی جس حکومت برطانیہ کو دجال کا گروہ کہتے ہیں۔اس کی غلامی پر فخر کرتے اور:''سلطنت ممدوح کو خدا تعالیٰ کی ایک نعمت سمجھیں اور مثل اور نعماء الٰہی کے اس کا شکر بھی ادا کریں۔'' (براہین ص ب،خزائن ج۱ص۱۴۰)

۷...... ''وَکُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِیْنَ وَجَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَیْنَا اِلَیْهِمْ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاْ الزَّکٰوةِ (الانبیاء:۷۳)''مرزا قادیانی کی سوانح حیات میں کذب بیانی وعدہ خلافی تلبیس اور دھوکا دہی چندہ کا ناجائز تصرف،حرص وطمع دنیوی،نصاریٰ کی حمایت وغیرہ۔عیوب کھلے طور پر نظر آرہے ہیں۔

۸...... ''وَقَفَّیْنَا عَلٰی آثَارِهِمْ بِعِیْسٰی اِبْنِ مَرْیَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ'' (مائده:۴۶) ''اَلْاَنْبِیَآءُ اِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰی وَدِیْنُهُمْ وَاحِدٌ (مسند احمد ج۲ ص۳۱۹)''یعنی اصول دین تمام نبیوں کے درمیان مشترک ہیں۔مگر عبادت کے طریقے بدلے ہوئے ہیں۔''

چنانچہ تمام انبیاء علیہم السلام دجال کے شخص واحد ہونے کی شہادت دیتے آئے۔مگر مرزا کو اس کی شخصیت سے انکار ہے اور دجال ایک گروہ کا نام رکھا ہے۔نیز مرزا قادیانی نے ملائکہ علیہم السلام اور معجزہ کی حقیقت شرعیہ سے انکار کیا ہے اور فرشتوں کا نزول جسمانی بھی نہیں مانا۔ان کی تفسیر کرنے میں اپنی رائے کو دخل دیا اور نزول وحی وغیرہ کی حقیقت میں رسول اللہ ﷺ کی تحقیق کی مخالفت کی ہے۔

۹...... ''اَلَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسَالَاتِ اللّٰهِ وَیَخْشَوْنَهٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ (احزاب:۳۹)''مگر مرزا قادیانی حکومت سے ڈر کر بعض الہامات کے ظاہر نہ کرنے کا عدالت میں عہد کر آتے ہیں۔

۱۰...... ’’اَلَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا دِیۡنَهُمۡ لَعِبًا وَّلَهۡوًا وَّغَرَّتۡهُمُ الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا (انعام:۷۰)‘‘مرزا قادیانی دنیا داروں کی طرح دنیوی شہرت اور مال دولت کے جمع ہونے پر فخر کرتے ہوئے اس کو اپنی بڑی کامیابی سمجھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

جو کچھ میری مراد تھی سب کچھ دکھادیا
میں ایک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا

(براہین ص۱۰ حصہ۵، خزائن ج۲۱ ص۱۹)

اس زمانہ میں ذرا سوچو کیا چیز تھا
جس زمانہ میں براہین کا دیا تھا اشتہار

(براہین حصہ۵ ص۱۱۲، خزائن ج۲۱ ص۱۴۲)

پھر ذرا سوچو کہ اب چرچا میرا کیسا ہوا
کس طرح سرعت سے شہرت ہوگئی ہر سو یار

(براہین حصہ۵ ص۱۱۲، خزائن ج۲۱ ص۱۴۲)

ادھر آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ:’’اَلۡاَنۡبِیَآءُ اَشَدُّ بَلَآءً اَلۡاَمۡثَلُ فَالۡاَمۡثَلُ (کنز العمال ج۳ ص۳۲۷ حدیث ۶۷۸۳)‘‘

۱۱...... ’’وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الۡغَاوٗنَ (الشعراء:۲۲۴)‘‘

’’وَمَا عَلَّمۡنَاهُ الشِّعۡرَ وَمَا یَنۡبَغِیۡ لَهٗ (یٰس:۶۹)‘‘ مگر مرزا قادیانی کی شعر سازی کا مرزائیوں میں بڑا چرچا ہے۔

<u>مطالبہ:</u> کوئی نبی شاعر پیش کرو؟

۱۲...... ’’یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو۔ جس کو وہ سمجھ بھی نہ سکتا ہو۔‘‘ (چشمہ معرفت ج۲ ص۲۰۹، خزائن ج۲۳ ص۲۱۸)

مگر مرزا قادیانی خود اس کے قائل ہیں۔’’بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں۔ جس سے مجھے کچھ واقفیت نہیں۔ جیسے انگریزی، سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔‘‘ (نزول مسیح ص۵۷، خزائن ج۱۸ ص۴۳۵)

۱۳...... ’’وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ رُسُلًا اِلٰی قَوۡمِهِمۡ فَجَآءُوۡهُمۡ بِالۡبَیِّنَاتِ (الروم:۴۷)‘‘

’’فان مدعی النبوة لا بدله من نبوة (بیضاوی ج۲ ص۱۰۵)‘‘

’’تمامی انبیاء ورسل راصلوات اللہ علیهم معجزات است وهیچ پیغمبرے بے معجزه نیست‘‘ (مدارج ج۱ ص۱۹۹)

<u>معجزہ کی حقیقت</u>

’’وهی امر یظهر بخلاف العادة علیٰ ید مدعی النبوة عند تحدی المنکرین علیٰ وجه یعجز المنکرین عن الاتیان بمثله‘‘ جو عادت کے خلاف مدعی نبوت کے ہاتھ پر منکرین کے مقابلہ میں ظاہر ہو اور منکرین اس کی مثال دینے سے عاجز ہوں۔‘‘ (شرح العقائد)

’’نجومیوں کی سی خبریں زلزلے آئیں گے۔ مری پڑے گی، قحط ہوگا، جنگ ہوگی۔ معجزہ نہیں۔‘‘

(براہین ص۲۴۵، خزائن ج۱ ص۲۷۱ حاشیہ)

مرزا قادیانی کی پیشین گوئیاں نجومیوں جیسی ہیں۔ یا حالات حاضرہ کو دیکھ کر تجربہ کاروں کی طرح پیش گوئیاں کی تھیں۔ جن میں سے اکثر غلط اور بے بنیاد نکلیں اور جہاں کہیں بطور تحدیٔ منکرین کے مقابلہ میں اپنی صداقت کی نشانی پیش کرنی چاہی وہیں منہ کی کھائی۔

۱۴...... ’’وَمَنْ یَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْ اِلٰـهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذَالِكَ نَجْزِیْهِ جَهَنَّمَ كَذَالِكَ نَجْزِی الظَّالِمِیْنَ (الانبیاء:۲۹)‘‘ کبھی کسی نبی نے ہوشیاری یا سکر کی حالت میں الوہیت کا دعویٰ نہیں کیا۔ مگر مرزا کہتا ہے کہ: ’’کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا وہی ہوں۔‘‘ (کتاب البریہ ص۷۵، خزائن ج۱۳ ص۱۰۳)

’’رائیتنی فی المنام عین اللّٰہ وَتَیَقَّنْتُ اننی ھو‘‘ (آئینہ کمالات ص۵۶۴، خزائن ج۵ ص۵۶۴)

۱۵...... ’’مَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالاً نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰی (یوسف:۱۰۹)‘‘

’’الامصار لانهم اعلم واحلم بخالف اهل البوادی لجفائهم وجهلهم (جلالین:۱۹۹ ومثله فی ابی سعود ج٤ ص٣١٠)‘‘

قادیان گاؤں ہے: ’’اوّل لڑکی اور بعد میں اس حمل سے میرا پیدا ہونا تمام گاؤں کے بزرگ سال لوگوں کو معلوم ہے۔‘‘ (تریاق القلوب ص۱۶۰، خزائن ج۱۵ ص۴۸۵)

۱۶...... ’’عن عبداللّٰہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِیْهِ كَانَ مُنَا فِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَهَا اِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ (بخاری ج۱ ص۱۰ باب علامة المنافق)‘‘ مرزا قادیانی میں یہ سب خصلتیں موجود تھیں۔

۱۷...... ’’اَنَا مَعْشَرُ الْاَنْبِیَآءِ لَا نُوْرِثُ (مسند احمد ج۲ ص٤٦٣)‘‘

۲...... ’’اَلْاَنْبِیَآءُ لَا یُوْرِثُوْنَ (دارقطنی)‘‘

۳...... ’’اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَآءِ اِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ (ابن ماجه ص٢٠ باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم)‘‘

۴...... ’’نَحْنُ مَعْشَرُ الْاَنْبِیَآءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ (قسطلانی)‘‘

۱۸...... ’’مَابَعَثَ اللّٰهُ نَبِیًّا اِلَّا رَعَی الْغَنَمَ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ وَاَنْتَ؟ فَقَالَ نَعَمْ! كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰی قَرَارِیْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ (بخاری ج۱ ص٣٠١، باب رعی لغنم علیٰ قراریط)‘‘

مرزا قادیانی نے کبھی مزدوری پر بکریاں نہیں چرائیں۔

۱۹...... ’’فی الحدیث مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِیًّا اِلَّافِی الْمُوْضَعِ الَّذِیْ یُحِبُّ اَنْ یُّدْفَنَ فِیْهِ (مشکوٰة ص٥٤٧، ترمذی ج۱ ص١٩٨، ابواب الجنائز)‘‘

مرزا قادیانی لاہور میں مرا اور قادیان میں دفن ہوا۔

۲۰...... ’’سَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهٖ مِن مَّلِكٍ؟ فَذَكَرْتُ اَنْ لَا فَقُلْتُ فَلَوْكَانَ مِنْ آبَائِهٖ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَّطْلُبُ مِلْكَ اَبِيْهِ (بخاری باب کیف کان بدؤ الوحی الیٰ رسول ﷺ ص ٤ ج ١)‘‘

مرزا قادیانی کے آباؤ اجداد بڑے رئیس تھے۔ مگر سکھوں کے عہد میں کسی قدر کمزور ہو گئے تھے۔ دیکھو براہین احمدیہ وغیرہ۔ یہاں تک کہ ۱۵ روپیہ کی مرزا قادیانی کو کلرکی کرنی پڑی۔

۲۱...... ’’لَمْ يَكُنْ نَبِیٌّ اِلَّا عَاشَ نِصْفَ الَّذِیْ قَبْلَهٗ (طبرانی ج۲۲ ص٤١٨ حدیث ٣٠٣٠)‘‘

اس حدیث کو مرزائی وفات مسیح کے ثبوت میں پیش کیا کرتے ہیں۔ اس لئے مرزا قادیانی کی عمر آنحضرت ﷺ سے آدھی ہونی چاہئے تھی۔ مگر آپ اور دو سال بعد یعنی ۶۵ برس کے ہو کر مرے ہیں۔

صداقت کی نشانی ...... مرزا قادیانی کی زبانی

خیال زاغ کو بلبل سے برتری کا ہے
غلام زادے کو دعویٰ پیمبری کا ہے

۱...... مسیح موعود کے وقت میں اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے گا۔

’’هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّيْنِ كُلِّهٖ ! یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبۂ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔‘‘ (حاشیۃ الحاشیہ براہین ص۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۳)

’’ھوالذی ارسل رسولہ .... یعنی خداوہ خدا ہے۔ جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا، تا کہ اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے۔ یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطاء کرے، اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو۔ اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے کہ جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔‘‘ (چشمہ معرفت ص۸۳، خزائن ج۲۳ ص۹۱)

مگر مرزا قادیانی کے زمانہ میں ایسا نہیں ہوا۔ اس لئے مسیحیت کا دعویٰ محض افتراء ہے۔

۲...... مسیح موعود کے زمانہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل جاری ہوگی۔

’’اور پیش گوئی آیت کریمہ ’’واذا العشا رعطلت ‘‘ پوری ہوئی اور پیش گوئی حدیث ’’لیترکن القلاص ولا یسعی علیھما ‘‘ نے اپنی پوری چمک دکھلائی۔ یہاں تک کہ عرب وعجم کے ایڈیٹران اخبار، اور جرائد والے اپنے پرچوں میں بول اٹھے، کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل تیار ہو رہی ہے۔ یہی اس پیشگوئی کا ظہور ہے۔ جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی۔ جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۲، خزائن ج۱۹ ص۱۰۸)

۳...... مسیح موعود حج کرے گا۔ ’’آنحضرت ﷺ نے آنے والے مسیح کو ایک امتی ٹھہرایا اور خانہ کعبہ کا طواف کرتے اس کو دیکھا۔‘‘ (ازالہ ص۴۰۹، خزائن ج۳ ص۳۱۲)

۴...... ’’دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر اسلام قبول کر کے ان کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کرے گا۔‘‘

’’فی الحقیقت مارا وقتے حج راست وزیبا آید که دجال از کفر ودجل دست باز داشته ایماناً واخلاصاً وگرد کعبه بگردد چنانچه از قرار حدیث مسلم عیان می شود که جناب نبوت انتساب (صلوٰۃ اللّٰه علیه وسلامه) روید نددجال ومسیح موعود فی آن واحد طواف کعبه میکند‘‘ (ایام الصلح (اردو) ص۱۶۹، خزائن ج۱۴ ص۴۱۶، ۴۱۷)

۵...... ’’مسیح موعود بعد ظہور نکاح کریں گے اور اس سے اولاد پیدا ہوگی۔ اس پیش گوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ ’’یتزوج ویولدله‘‘ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوّج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں۔ کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں۔ بلکہ تزوّج سے مراد وہ خاص تزوّج ہے۔ جو بطور نشان ہوگا۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳، خزائن ج۱۱ ص۳۳۷)

مرزا قادیانی کا نکاح بطور نشان ’’محمدی بیگم‘‘ سے ہونے والا تھا۔ مگر افسوس قسمت نے یاوری اور عمر نے وفا نہ کی اور دل کی حسرت دل ہی میں رہ گئی۔

اگر وہ جیتا رہتا یہی انتظار ہوتا

۶...... ’’مسیح موعود دعوے کے بعد چالیس سال زندہ رہے گا۔ حدیث سے صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود اپنے دعوے کے بعد چالیس برس دنیا میں رہے گا۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۱۲۷، خزائن ج۱۷ ص۳۱۱)

مگر مرزا قادیانی ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا: ’’میری پیدائش سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے۔‘‘

(کتاب البریہ ص۱۵۹، خزائن ج۱۳ ص۱۷۷)

مرزا غلام احمد قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی ہے۔ (نور الدین ص۱۷۰)

’’۱۸۳۹ء مطابق ۱۲۵۵ھ دنیا کی تواریخ میں بہت بڑا مبارک سال تھا۔ جس میں خدا تعالیٰ نے مرزا غلام مرتضیٰ کے گھر قادیان میں موعود مہدی پیدا فرمایا۔ جس کے لئے اتنی تیاریاں زمین وآسمان پر ہو رہی تھیں۔‘‘

(مسیح موعود کے مختصر حالات از عمر دین قادیانی ملحقہ براہین حصہ اوّل ص۶۰ طبع اوّل)

مرزا قادیانی نے دعویٰ مجددیت یا مسیحیت (براہین احمدیہ حصہ۴ ص۲۷۱) پر کیا۔ جس کی طباعت کی تاریخ یا غفور سے ۱۲۹۷ھ نکلتی ہے۔ گویا عمر کے بیالیسویں سال اور صدی سے تین سال پہلے دعویٰ کیا گیا یا پوری صدی پر دعویٰ کیا۔ جیسا کہ ازالہ اوہام کی اس عبارت اور مجدد کی حدیث ’’علی راس کل مائة‘‘ سے ظاہر ہے۔

’’یہی وہ مسیح ہے کہ جو تیرہویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے غلام احمد قادیانی۔‘‘ (ازالہ ص۱۸۶، خزائن ج۳ ص۱۸۹، ۱۹۰)

مگر اس صورت میں بعثت کی مدت مقرر چالیس سال سے پانچ سال زیادہ ہو جائیں گے۔

یا دعویٰ ۱۲۹۰ھ میں ہوا جیسا کہ تحفہ گولڑویہ میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ’’دانی ایل نبی‘‘ بتلاتا ہے کہ اس نبی آخر الزمان کے ظہور سے (جو محمد مصطفیٰ ﷺ ہے) جب بارہ سو نوے برس گذریں گے تو وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا۔

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص۲۰۶، خزائن ج۱۷ ص۲۹۲)

اس صورت میں مرزا قادیانی کی عمر دعوے کے وقت ۳۵ برس کی ہوگی۔ جو زمانہ بعثت سے پانچ سال کم ہے۔ حدیث مجددیت کے بھی مخالف ہے۔

بالا تفاق ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء بمطابق ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ اس حساب سے دعوے کے بعد ۲۹ یا ۲۶ یا ۳۶ برس آپ زندہ رہے اور ۴۰ برس جو مسیح موعود کے رہنے کی مدت تھی۔ اس سے پہلے ہی چل بسے اور مسیح کی نشانی آپ پر صادق نہ آئی۔

۷...... ’’اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔‘‘ (تحفۃ الندوہ ص۵، خزائن ج۱۹ص۹۸)

ابھی ’’ازالہ اوہام‘‘ کے حوالے سے گذرا ہے کہ آپ نے اپنا نام ’’غلام احمد قادیانی‘‘ بتایا ہے۔ جس میں بحساب جمل ۱۳۰۰ عدد ہونے کی وجہ سے ۱۳۰۰ھ پر مبعوث ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کیا قرآن میں غلام احمد قادیانی بن مریم لکھا ہوا ہے؟۔ اگر نہیں ہے تو مرزا قادیانی اپنے بیان کے موافق یقیناً جھوٹا ہے۔

تردید صداقت مرزا قادیانی

لو تقول

تحریف نمبر:۱...... ’’لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ (الحاقہ:۴۴،۴۶)‘‘ ﴿اور اگر وہ (محمد ﷺ) ہم پر بعض افتراء باندھتے تو ہم ان کو داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی شہ رگ کاٹ ڈالتے۔﴾

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ’’اگر اس مدت تک اس مسیح کا ہلاکت سے امن میں رہنا اس کے صادق ہونے پر دلیل نہیں تو اس سے لازم آتا ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کا ۲۳ برس تک موت سے بچنا آپ کے سچا ہونے پر بھی دلیل نہیں...... یہ قرآنی استدلال بدیہی الظہور رجب ہی ٹھہر سکتا ہے۔ جبکہ یہ قاعدہ کلی مانا جائے کہ خدا مفتری کو...... کبھی مہلت نہیں دیتا...... آج تک علماء امت سے کسی نے یہ اعتقاد ظاہر نہیں کیا کہ کوئی مفتری علی اللہ تیئیس برس تک زندہ رہ سکتا ہے...... میرے دعوے کی مدت تیئیس برس ہو چکی ہے۔‘‘ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ موسومہ اشتہار پانچ سو روپیہ ص۴، خزائن ج۱۷ص۴۲،۴۳)

اسی کتاب کے (ص۲) پر لکھا ہے کہ: ’’شرح عقائد نسفی میں بھی عقیدے کے رنگ میں اس دلیل کو لکھا ہے۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۲، خزائن ج۱۷ص۳۹)

اور توریت میں بھی یہی درج ہے کہ جھوٹا نبی قتل کیا جاتا ہے۔

جواب نمبر:۱...... یہ آیت رسول اللہ ﷺ کی شان میں اس بات کو ظاہر کرنے کے لئے نازل ہوئی، کہ اگر وہ اللہ سبحانہ کی طرف بعض باتوں کی جھوٹی نسبت کر دیتے تو ان کو فوراً ہلاک کر دیا جاتا، اور ایک زمانہ دراز تک کبھی مہلت نہ دی جاتی، اور سورۂ بنی اسرائیل میں اسی فیصلہ کو وضاحت کے ساتھ اس طرح بیان کیا ہے۔ کہ: ’’وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۰ وَلَوْلَا اَنْ ثَبَّتْنَاكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيْلًا ۰ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا (بنی اسرائیل:۷۳،۷۴،۷۵)‘‘ یعنی قریب تھا کہ کفار تجھے وحی الٰہی سے ہٹا کر افتراء پردازی پر مائل کر دیں۔ اس صورت میں وہ تجھے اپنا دوست بنا لیتے۔ اگر ہم آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے تو آپ کچھ نہ کچھ ان کی طرف مائل ہو جاتے۔ مگر اس وقت ہم

آپ کو دنیا اور آخرت میں دوگنا عذاب دیتے۔ جس پر تجھے کوئی مددگار نہ ملتا۔‘‘

معلوم ہوا یہ ایک خاص واقعہ ہے۔ اس میں کوئی لفظ کلیت یا عموم پر دلالت کرنے والا موجود نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے اس کو عام ضابطہ یا قاعدہ کلیہ قرار دیا جائے۔ شرح عقائد نسفی میں علامہ تفتازانیؒ کا بھی یہی مطلب ہے۔ کیونکہ وہ جامع کمالات فاضلہ اور اخلاق عظیمہ سے رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر استدلال کر رہے ہیں۔ ہر مدعیٔ نبوت کی نبوت کو اس سے ثابت نہیں کرتے۔ جیسا کہ اس عبارت سے ظاہر ہے۔ ’’قد یستدل ارباب البصائر علیٰ نبوة بوجھین احدھما بالتواتر من احواله قبل النبوة وحال الدعوة وبعد تمامها واخلاقه العظمة واحکامه الحکمیة واقدامه حیث تحجم الابطال ووثوقه بعصمة اللّٰہ تعالیٰ فی جمیع الاحوال وثباته علیٰ حاله لدی الاهو بحیث لم تجد اعداؤه مع شدة عداوتهم وحرصهم علے الطعن فیه مطعنا ولا الی القدح فیه سبیلا فان العقل یجزم بامتناع اجتماع هذا الامور فی غیر الانبیاء وان یجمع اللّٰہ تعالیٰ هذه الکمالات فی حق من یعلم انه یفتری علیه ثم یمهله ثلثا وعشرین سنة (شرح عقائد نسفی مجتبائی ص۱۳۶،۱۳۷، مبحث النبوات)‘‘

اس میں جملہ ضمیریں رسول اللہ ﷺ کی طرف راجع کی گئیں ہیں اور انبیاء علیہم السلام میں سے وہی جامع کمالات اور اخلاق عظیمہ کے ساتھ متصف ہیں۔ جیسا کہ: ’’بعثت لاتمم حسن الاخلاق (الحدیث مؤطا ص۷۰۵ باب فی حسن الخلق)‘‘ وآیت ’’انك لعلیٰ خلق عظیم (القلم:٤)‘‘ سے ظاہر ہے۔ اس لئے شرح عقائد کی عبارت کو معیار نبوت میں کلیتاً پیش کرنا ہرگز صحیح نہیں اور اگر آیت کی دلالت بالفرض کلیت پر تسلیم کر لی جائے تو رسول اللہ ﷺ کے حالات کو سامنے رکھ کر کلیت اخذ کرنی پڑے گی۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی نے ۲۳ سالہ مہلت اور نبی کاذب کی قید آنحضرت ﷺ کے حالات ہی سے اربعین وغیرہ میں لگائی ہے۔ ورنہ آیت میں وحی نبوت اور ۲۳ سال مدت کی کوئی قید مذکور نہیں ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ: ’’خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابیں اس بات پر متفق ہیں کہ جھوٹا نبی ہلاک کیا جاتا ہے۔ اب اس کے مقابل میں یہ پیش کرنا کہ ’’اکبر بادشاہ‘‘ نے نبوت کا دعویٰ کیا یا ’’روشن دین جالندھری‘‘ نے دعویٰ کیا۔ اور وہ ہلاک نہیں ہوئے۔ یہ ایک دوسری حماقت ہے۔ جو ظاہر کی جاتی ہے…… پہلے ان لوگوں کی خاص تحریر سے ان کا دعویٰ ثابت کرنا چاہئے…… کہ میں خدا کا رسول ہوں…… کیونکہ ہماری تمام بحث وحی نبوت میں ہے۔‘‘

(ضمیمہ اربعین نمبر۴ ص۱۱، خزائن ج۱۷ ص۴۷۷)

۲…… ’’ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہو کر اور خدا پر افتراء کر کے…… تیئس برس تک مہلت پا سکے۔ ضرور ہلاک ہوگا۔‘‘ (اربعین نمبر۴ ص۵، خزائن ج۱۷ ص۴۳۴)

۳…… ’’یہی قانون خدا تعالیٰ کی قدیم سنت میں داخل ہے کہ وہ نبوت کا جھوٹا دعوی کرنے والے کو مہلت نہیں دیتا۔‘‘

(تحفہ قیصریہ ص۶، خزائن ج۱۲ ص۲۵۸)

جس طرح نبوت اور تیئس سالہ مدت کی قید رسول اللہ ﷺ کے حالات سے لگائی گئی ہے۔ اسی طرح سچے اور صادق ہونے کی قید کا اضافہ کرنا بھی ضروری ہوگا، اور اس وقت آیت کا مفاد یہ ہوگا کہ جو سچا نبی کسی غیر نازل شدہ حکم کی جھوٹی نسبت اللہ سبحانہ کی طرف کرے گا وہ ہلاک کیا جائے گا، اور آیت میں بعض الاقاویل کی قید کا فائدہ بھی اسی صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے۔ جب کہ نبی سے سچا نبی مراد لیا جائے ورنہ جھوٹے مدعی نبوت کی ہر وہ بات جس کو وحی الٰہی کہتا ہے۔

جھوٹی ہے اور یہی مطلب توریت کی آیت کا ہے۔

معاملات دنیوی میں بھی اس بہروپیہ سے جو حاکم کے بہروپ میں کوئی حکم نافذ کرے مواخذہ نہیں ہوتا۔ مگر ایک سرکاری عہدہ دار حکومت سے حکم واحکام حاصل کرنے کے بغیر اگر کوئی حکم نافذ کرے گا تو حکومت اس سے باز پرس کرے گی۔ شرح عقائد میں ۲۳ سال مہلت اگر معیار بن سکتی ہے تو فی الجملہ اسی طرح بن سکتی ہے کہ اس کے ساتھ دیانت اور اتقاء راست گفتاری، استقامۃ توکل علی اللہ وغیرہ کو مدعی نبوت میں ثابت کیا جائے۔ جیسا کہ شرح عقائد میں کہا گیا ہے اور یہ شرط مرزا قادیانی میں کلیتاً مفقود ہے۔ شرح عقائد کی ایک بات کو ماننا اور جو اپنے خلاف ہو۔ اس کا نام نہ لینا کہاں کا انصاف ہے اور جو مدعیان کاذب ہیں۔ ان کی سزا دنیا میں کوئی نہیں بیان کی گئی۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ: ''وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْقَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْئٌ وَمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَوْتَرٰی اذ الظالمون فی غمرات الموت والملائکة باسطوا ایدیهم اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الهون بماکنتم تقولون علی اللّٰه غیر الحق (انعام:۹۳)''

اس میں مقررہ وقت پر موت آنے کے علاوہ نبوت کے جھوٹے دعویدار کی کوئی سزا دنیوی بیان نہیں کی۔ بلکہ سورۂ اعراف میں ہے کہ ایسے مفتری کی عمر مقررہ مدت تک پوری کردی جائے گی۔ ''فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْكَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ اُولٰٓئِكَ یَنَالُهُمْ نَصِیْبُهُمْ مِنَ الْكِتٰبِ (اعراف:۳۷)'' جلالین میں ''من الکتاب '' کی یہ تفسیر کی ہے کہ: ''مما کتب لهم فی اللوح المحفوظ من الرزق والاجل وغیر ذالك (جلالین ص ۱۳۲)''

جواب نمبر:۲...... لہٰذا یہ کہنا کہ نبوت کے جھوٹے مدعی کو ہلاک کرنا خدا کی سنت ہے۔ بالکل غلط اور سرتا پا جھوٹ ہے اور اگر مان لیں کہ جھوٹے مدعی نبوت کو ۲۳ برس تک مہلت نہیں ملتی تو پھر بھی مرزا قادیانی کاذب کے کاذب ہی رہتے ہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ ۱۹۰۲ء میں کیا تھا۔ جیسا کہ مرزا محمود جانشین مرزا نے (القول الفصل ص ۲۴) پر لکھا ہے کہ: ''تریاق القلوب کی اشاعت تک جو اگست ۱۸۹۹ء سے شروع ہوئی اور ۲۵؍اکتوبر ۱۹۰۲ء میں ختم ہوئی۔ آپ (مرزا قادیانی) کا یہی عقیدہ تھا کہ...... آپ کو جو نبی کہا جاتا ہے یہ ایک قسم کی جزوی نبوت ہے۔ ۱۹۰۲ء کے بعد میں آپ کو خدا کی طرف سے معلوم ہوا کہ آپ نبی ہیں اور ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل قریباً ساڑھے دس بجے مرزا قادیانی مرض ہیضہ سے لاہور میں ہلاک ہوئے۔ اس دعویٰ نبوت کی کل مدت چھ برس ہوئی۔ مگر اربعین نمبر۴ ص ۶ کی رو سے سچے نبی کی مدت تئیس برس ہونی چاہئے! جو مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی۔ اس لئے آپ جھوٹے کے جھوٹے ہی رہے۔ جب کہ یہ آیت مرزا قادیانی کے خیال میں نبوت کا معیار ہے تو لاہوری پارٹی کا اس آیت سے مرزا قادیانی کی صداقت پر استدلال کرنا ان کے دعویٰ نبوت کو تسلیم کرنا ہے۔ جس کو وہ اپنے خیال میں افتراء سمجھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ''محمد علی'' امیر جماعت لاہور لکھتا ہے کہ: ''جو شخص اس امت میں سے دعویٰ نبوت کرے۔ کذاب ہے۔'' (النبوۃ الاسلام ص ۸۹، باب سوم ختم نبوت)

بلکہ جس کا دعویٰ نبوت نہ ہو اس کی صداقت پر اس آیت کو پیش کرنے والا بقول مرزا قادیانی بے ایمان ہے۔ ''بے ایمانوں کی طرح قرآن شریف پر حملہ کرنا ہے اور آیت ''لو تقول '' کو ہنسی ٹھٹھے میں اڑانا۔''

(ضمیمہ اربعین ص ۱۲، خزائن ج ۱۷ ص ۴۷۷)

س...... اور یہ کہنا کہ مفتری کے لئے قتل ہونا ضروری ہے اور مرزا قادیانی قتل نہیں ہوا۔ اس لئے وہی سچا تھا۔ کئی وجہ سے غلط ہے۔

۱...... قرآن شریف میں قتل کی کوئی قید نہیں۔
۲...... خود مرزا قادیانی نے مفتری کی سزا موت بتائی ہے۔ قتل نہیں کہا۔‘‘
’’اگر وہ ہم پر افتراء کرتا تو اس کی سزا موت تھی۔‘‘ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۳، خزائن ج۱۷ ص۳۸)
’’اس سے لازم آتا ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرتﷺ کا تیئس برس تک موت سے بچنا آپ کے سچا ہونے پر بھی دلیل نہیں۔‘‘ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۴، خزائن ج۱۷ ص۴۲)

۳...... مرزا قادیانی نے (ضمیمہ اربعین میں استثناء باب ۱۸ آیت ۸ تا ۲۰) سے استدلال کیا ہے کہ جھوٹا نبی میت (یعنی مر جائے گا) اور اس بات کے ثبوت میں کہ میت کے معنے عبرانی زبان میں مرنے کے ہیں۔ مرزا قادیانی نے یہ عبارت لکھی ہے کہ: ’’جب میں صبح کو اٹھی کہ بچے کو دودھ دوں تو وہیں میت دیکھو وہ مرا پڑا تھا۔‘‘ (ضمیمہ اربعین ص۹، خزائن ج۱۷ ص۴۷۵)
آگے لکھتے ہیں کہ: ’’میت جس کا ترجمہ پادریوں نے قتل کیا ہے بالکل غلط ہے۔ عبرانی لفظ میت کے معنے ہیں۔ مر گیا یا مرا ہوا ہے۔‘‘

معلوم ہوا کہ مدعی کاذب کا قتل ہونا ضروری نہیں بلکہ مرزا قادیانی کے خیال میں تیئس برس سے پہلے مر جانا بھی اس کے کذب کی دلیل ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی بموجب اپنے فیصلہ کے کاذب ٹھہرا۔‘‘

۴...... ’’قتل ہونا کاذب ہونے کی نشانی نہیں ہے۔ قرآن شریف میں یہودیوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے۔ ’’قَتْلِهِمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ (النساء:۱۵۵)‘‘ اگر جھوٹے مدعی کو قتل کیا جاتا تو ان کی کبھی مذمت نہ کی جاتی اور نہ ایسے قتل کو قتل ناحق کہنا صحیح ہوتا۔ چنانچہ خود مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: ’’اے بنی اسرائیل کیا تمہاری یہ عادت ہوگئی کہ ہر ایک رسول جو تمہارے پاس آیا تو تم نے بعض کی ان میں سے تکذیب کی اور بعض کو قتل کر ڈالا۔‘‘
(آئینہ کمالات اسلام ص۳۴، خزائن ج۵ ص۳۴)

جواب نمبر:۳...... ایسی نشانی جس کا ظہور آغاز نبوت سے ۲۳ برس بعد ہو صدق وکذب کا معیار نہیں بن سکتی۔ ورنہ تیئس سال تک نبوت کا ثبوت ہی موقوف رہے گا اور ایک نبی اس سے پہلے کبھی نبی نہیں بن سکے گا اور نہ اس عرصہ میں مرنے والے کافر یا مسلمان کہلانے کے مستحق ہوں گے۔ اس سے مرزا قادیانی کی یہ شرط بالکل غلط ہے کہ: ’’وہاں اس بات کا واقعی طور پر ثبوت ضروری ہے کہ اس شخص نے...... تیئس برس کی مدت حاصل کر لی۔‘‘
(اربعین نمبر۳ ص۲۲، خزائن ج۱۷ ص۴۰۹)

جواب نمبر:۴...... اور اگر یہ سزا مطلق الہام کے جھوٹے مدعی کے لئے ہے اور دعوے نبوت اس میں کوئی شرط نہیں تو چاہئے تھا کہ دنیا میں جھوٹے مدعیان الہام کو ۲۳ سال کی مہلت کبھی نہ ملتی۔ باوجود یہ کہ دنیا کی تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ پہلے مدعیان الہام کو مرزا قادیانی سے زیادہ کامیابی نصیب ہوئی اور ان کو مہلت کا زمانہ مرزا قادیانی کے زمانۂ مہلت سے زیادہ ملا۔ چنانچہ:
۱...... حسن بن صباح نے ۴۸۳ھ میں الہام کا دعویٰ کیا ۵۱۸ھ میں دعوے کے ۲۵ سال بعد مرا اور ایک کثیر جماعت متبعین کی چھوڑی۔
۲...... مسیلمۂ کذاب نے رسول اللہﷺ کی زندگی میں نبوت کا دعویٰ کیا اور تھوڑے عرصہ میں بہت سے لوگ اس کے گرد جمع ہوگئے۔

جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں اس کو قتل کرنے کے لئے خالد بن ولیدؓ کی سرکردگی میں مسلمانوں کا لشکر بھیجا۔ تو مسیلمہ کذاب ان کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک لاکھ کی جمعیت لے کر میدان میں نکلا اور شکست کھا کر مارا گیا۔

۳...... عبدالمومن افریقی نے ۲۷۷ھ میں مہدیت کا دعویٰ کیا اور ۲۳ برس بعد ۳۰۰ھ میں مرا۔

۴...... عبداللہ بن تومرت مہدی بن کر ۲۵ برس تک تبلیغ کرتا رہا اور جب کافی جمعیت اکٹھی کر لی تو سلطنت حاصل کر کے ۲۰ سال حکومت کی اور مر گیا۔

۵...... سید محمد جونپوری نے سکندر لودھی کے زمانہ ۹۰۱ھ میں مکہ معظمہ پہنچ کر بیت اللہ میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور ۹۰۱ھ تک اپنے وطن میں واپس آ کر مذہب کی تبلیغ کرنی شروع کی۔ جس سے راجپوتانہ گجرات کاٹھیاواڑ سندھ میں بہت سے لوگوں نے اس کی بیعت اختیار کر لی۔ اس قسم کی اور بہت سی مثالیں تاریخی کتابوں میں موجود ہیں اور مطلق مفتری علی اللہ کی بھی یہ سزا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ یہود و نصاریٰ جو آئے دن توریت وانجیل میں تحریفیں کر کے محرف حصہ کو اللہ کی آیتیں کہتے رہے ہیں۔ آج تک ہلاک نہیں ہوئے اور نہ قرآن عزیز میں ان کی کوئی دنیاوی سزا بیان فرمائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ’’وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (آل عمران:۷۸)‘‘ عام کافروں کی نسبت ارشاد ہے۔ ’’يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ (مائدہ:۱۰۳)‘‘ مگر پھر بھی ان کو کوئی دنیاوی سزا نہیں ملتی بلکہ ایسے لوگوں کو مہلت دی جاتی ہے۔ سچ ہے کذابوں، دجالوں کی رسی دراز ہے مولانا فرماتے ہیں کہ:

تو مشو مغرور بر حلم خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

جواب نمبر:۵...... پھر مرزا قادیانی نے ۲۳ برس کی مدت ابتداء ’’تجویز نہیں کی بلکہ جتنا زمانہ ان کے دعوے کو گذرتا گیا اتنی ہی مدت بڑھاتے رہے۔ پہلے یہ خیال تھا کہ مفتری علیٰ اللہ کو فوراً اور دست بدست سزا دی جاتی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ: ’’قرآن شریف کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری اس دنیا میں دست بدست سزا پا لیتا ہے۔‘‘

(انجام آتھم ص۴۹، خزائن ج۱۱ ص۴۹)

’’وہ پاک ذات جس کے غضب کی آگ وہ صاعقہ ہے کہ ہمیشہ جھوٹے ملہموں کو بہت جلد کھاتی رہی ہے...... بے شک مفتری خدا کی لعنت کے نیچے ہے...... اور جلد مارا جاتا ہے۔‘‘ (انجام آتھم ص۵۰، خزائن ج۱۱ ص۵۰)

’’تورات اور قرآن شریف دونوں گواہی دے رہے ہیں کہ خدا پر افتراء کرنے والا جلد تباہ ہوتا ہے۔‘‘

(انجام آتھم ص۶۳، خزائن ج۱۱ ص۶۳)

پھر (نشان آسمانی مطبوعہ جون ۱۸۹۲ء) میں لکھتے ہیں کہ: ’’دیکھو خدا تعالیٰ قرآن کریم میں صاف فرماتا ہے کہ جو میرے پر افتراء کرے اس سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں اور میں جلد مفتری کو پکڑتا ہوں اور اس کو مہلت نہیں دیتا۔ (قرآن میں ایسا کہیں نہیں آیا) لیکن اس عاجز کے دعوے مجدد اور مثیل مسیح ہونے پر اب بفضلہ تعالیٰ گیارہواں برس جاتا ہے کیا یہ نشان نہیں۔‘‘ (نشان آسمانی ص۳۷، خزائن ج۴ ص۳۹۷)

پھراس کے آٹھ ماہ بعد (آئینہ کمالات مطبوعہ فروری ۱۸۹۳ء) میں لکھا ہے کہ: ’’یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کام انسان کا ہوتا تو......اپنی اس عمر تک ہرگز نہ پہنچتا جو بارہ برس کی مدت اور بلوغ کی عمر ہے۔‘‘ (آئینہ کمالات ص۵۴، خزائن ج۵ ص۵۴)

پھر انوار الاسلام مطبوعہ ۵؍دسمبر ۱۸۹۴ء میں ایک سال نو ماہ بعد تحریر فرماتے ہیں کہ: ’’یا کبھی خدا نے کسی جھوٹے کو ایسی لمبی مہلت دی ہے؟ کہ وہ بارہ برس سے برابر الہام اور مکالمہ الٰہیہ کا دعویٰ کر کے دن رات خدا تعالیٰ پر افتراء کرتا ہو اور خدا تعالیٰ اس کو نہ پکڑے۔ بھلا اگر کوئی نظیر ہے تو بیان کریں۔‘‘ (اس کی نظیریں گذر چکیں ہیں)

(انوار الاسلام ص۵۰، خزائن ج۹ ص۵۱)

اس کے ۵ ماہ بعد ضیاء الحق مطبوعہ بارہ مئی ۱۸۹۵ء کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ: ’’خدا تعالیٰ نے آج سے سولہ برس پہلے الہام مندرجہ براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام عیسیٰ رکھا......اور خدا نے بھی اس قدر لمبی مہلت دے دی۔ جس کی دنیا میں نظیر نہیں۔‘‘ (ضیاء الحق ص۶۰، خزائن ج۹ ص۳۰۸)

نوٹ! براہین احمدیہ ۱۸۸۰ء، ۱۸۸۲ء کی تالیف ہے۔ (دیکھو نزول المسیح ص۱۱۹، خزائن ج۱۸ ص۴۹۷ حاشیہ)

اور ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۱ء میں مرزا قادیانی نے (فتح الاسلام ص۱۷، خزائن ج۳ ص۱۱) اور (ازالہ اوہام ص۲۶۱، خزائن ج۳ ص۲۳۱) میں مسیحیت کا دعویٰ کیا۔

پھر قریباً ڈیڑھ سال بعد ’’انجام آتھم‘‘ مطبوعہ ۱۸۹۷ء میں رقم طراز ہیں کہ: ’’میرے دعویٰ الہام پر قریباً بیس برس گذر گئے۔‘‘ (انجام آتھم ص۴۹، خزائن ج۱۱ ص۴۹)

’’کیا یہی خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ ایسے کذاب اور بے باک اور مفتری کو جلد نہ پکڑے۔ یہاں تک کہ بیس برس سے زیادہ عرصہ گذر جائے۔‘‘ (انجام آتھم ص۵۰، خزائن ج۱۱ ص۵۰)

اور (سراج منیر ص۲، خزائن ج۱۲ ص۴ مطبوعہ ۱۸۹۷ء) میں پچیس سال لکھے ہیں: ’’کیا کسی کو یاد ہے کہ کاذب اور مفتری کو افتراؤں کے دن سے پچیس برس تک کی مہلت دی گئی ہو، جیسا کہ اس بندہ کو۔‘‘ ایک ہی سال میں بیس اور اسی میں پچیس کے جھوٹ کو مرزائی صاحبان سچ کر کے دکھادیں گے؟۔

پھر عجیب بات یہ ہے کہ ۱۹۰۰ء میں الہام کی مدت ۲۴ سال بتارہے ہیں۔ ’’کیا کسی ایسے مفتری کا نام بطور نظیر پیش کر سکتے ہو۔ جس کو افتراء اور دعویٰ وحی اللہ کے بعد میری طرح ایک زمانۂ دراز تک مہلت دی گئی ہو......یعنی قریباً ۲۴ برس گذر گئے۔‘‘ (اشتہار مطبوعہ ۱۹۰۰ء معیار الاخیار مندرجہ تبلیغ رسالت حصہ۹ ص۲۰، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۶۸)

پھر اربعین مطبوعہ ۱۹۰۰ء میں قریباً تیس برس لکھتے ہیں کہ: ’’قریب تیس برس سے یہ دعویٰ مکالمات الٰہیہ شائع کیا گیا ہے۔‘‘ (اربعین نمبر۳ ص۷، خزائن ج۱۷ ص۳۹۲)

اور ۱۹۰۲ء میں تیئس ہی برس رہ جاتے ہیں۔ ’’مفتری کو خدا جلد پکڑتا ہے اور نہایت ذلت سے ہلاک کرتا ہے۔ مگر تم دیکھتے ہو کہ میرا دعویٰ منجانب اللہ ہونے کے تیئس برس سے بھی زیادہ ہے۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین ص۶۳، خزائن ج۲۰ ص۶۴، ونحوہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۳، خزائن ج۱۷ ص۴۰ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

مہلت کی مدت میں اختلاف بیانی اختیار کرنے کی یہ وجہ ہے کہ اگر پہلے ہی تیئس سال مہلت کی شرط لگادیتے تو لوگوں کی طرف سے قتل ہو جانے کا خطرہ زیادہ لاحق ہو جاتا۔ اس لئے اس کا نام تک نہ لیا اور جو وقت گورنمنٹ برطانیہ کی مہربانی سے ان کے زیر سایہ گذرتا رہا۔ اسی کو معیار صداقت بناتے رہے۔ اب تو بقول اکبر الہ آبادی یہ حال ہے۔

گورنمنٹ کی خیر یارو مناؤ گلے میں جو اتریں وہ تانیں اڑاؤ
کہاں ایسی آزادیاں تھیں میسر ”انا الحق“ کہو اور پھانسی نہ پاؤ

س...... امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ:”ھذا ذکرہ علی سبیل التمثیل بما یفعلہ الملوك بمن یتکذب علیهم فانهم لا یمهلونه بل یضربون رقبة فی الحال (تفسیر کبیر ج۳۰ ص۱۱۸)“

پھر لکھتے ہیں کہ:”ھذا ھو الواجب فی حکمة اللّٰہ تعالیٰ لئلا یشتبه الصادق بالکاذب (تفسیر کبیر ج۳۰ ص۱۱۹)“

تفسیر روح البیان میں ہے کہ:”وفی الایة تنبیه علیٰ ان النبی ﷺ لوقال من عند لنفسه شیئا اوزادو نقص حرفا واحد علی ما اوحی الیه لعاقبه اللّٰہ وھواکرم الناس علیه فماظنك بغیره (تفسیر کبیر ج٤ ص٤٦٣)“

معلوم ہوا کہ مفسرین کے خیال میں اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ مفتری علی اللہ کو زیادہ مہلت نہیں ملتی۔ لہٰذا مرزا قادیانی کا دعویٰ کے بعد تیئس سال زندہ رہنا ان کی صداقت کی دلیل ہے؟

ج...... امام رازیؒ کی پہلی عبارت کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح بادشاہ ان لوگوں کو جو جعلی فرامین کو اصل کی طرح بنا کر لوگوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں پکڑ لیتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ اس شخص کو جو کذب کو سچ کی طرح بنا کر خدا کی طرف منسوب کرتا ہے۔ پکڑ لیتا ہے اور اس کے جھوٹ اور فریب کو عام لوگوں پر ظاہر کرا دیتا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جس کا کذب واضح نہ ہو اس کو بھی پکڑ لیا جائے اور کسی مفتری علی اللہ کو جھوٹ نہیں بولنے دیتے۔ جس طرح حکومت اس شخص کو جو نوٹ کی شکل کی رسید تیار کرے سزا نہیں دیتی۔ لیکن جعلی نوٹ بنانے والوں کو فوراً گرفتار کر لیتی ہے۔ اسی طرح جس مفتری علی اللہ کا جھوٹ سچ کے مشابہ ہو اس کو پکڑ لیا جاتا ہے۔ چنانچہ امام رازیؒ کی وہ دوسری تحریر جس کو مرزائی صاحبان پورا نقل نہیں کرتے۔ ہمارے بیان کی زبردست مؤید ہے ملاحظہ ہو۔”واعلم ان حاصل ھذا الوجوہ انه لونسب الینا قولا لم نقله لمعناہ عن ذلك امابواسطة اقامة الحجة فماکنا نقیض له من یعارضه فیه وحینئذٍ یظهر للناس کذبه فیه فیکون ذالك بطالالدعواہ وھد مالکلامه وامابان نسلب عنده القدرۃ علیٰ التکلم بذالك القول وھذا ھو الواجب فی حکمة اللّٰہ لئلا یشتبه الصادق بالکاذب (تفسیر کبیر ج۳۰ ص۱۱۹)“

ان تمام وجوہ مذکورہ کا یہ حاصل ہے کہ اگر ہماری طرف سے کسی جھوٹے قول کی نفی کی جائے تو ہم اس کو اور دلائل سے جھوٹا ثابت کر دیتے ہیں، اور ایسا آدمی اس کے مقابلہ میں کھڑا کر دیتے ہیں جو اس سے معارضہ کرتا ہے۔ جس سے اس کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر ہو جاتا ہے، اور اس کے دعوے کے باطل ہونے میں اہل فہم کو شبہ نہیں رہتا، اور یا کبھی اس کی زبان کو خدا کی طرف جھوٹی نسبت کرنے سے روک لیتا ہے، اور ایسا کرنا خدا تعالیٰ پر ضروری ہے تاکہ جھوٹ سچ کے ساتھ مشتبہ نہ ہو جائے۔ معلوم ہوا کہ امام رازیؒ کے نزدیک مفتری علی اللہ کو پکڑنے کے یہ معنی ہیں کہ اس کا کذب لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی آدمی اس کے مقابلہ میں کھڑا کر دیا جائے گا، اور اس کے ہاتھ سے کوئی ایسی نشانی ظاہر نہیں کی جائے گی۔ جس کو اس نے اپنی سچائی کے لئے بطور پیش گوئی ذکر کیا ہوگا۔ یا اس سے اس معاملہ میں کذب بیانی کی قدرت ہی لے لی جائے گی۔ دنیا جانتی ہے کہ جس روز سے مرزا قادیانی نے مجددیت اور مسیحیت کے جال پھیلانے کی کوشش کی تھی

اسی دن سے علمائے کرام نے اس کے کذب کو ظاہر کرنا شروع کر دیا تھا اور بحمد اللہ آج اس کے جھوٹ اور فریب کا پردہ ایسا چاک ہوا ہے کہ دنیائے اسلام کا بچہ بچہ اس کے جھوٹے اور مکار ہونے کا قائل ہے۔ مرزائیوں کے تسلیم کر لینے سے اس کا سچا ہونا لازم نہیں آتا۔ اگر ایک چور اور ڈاکو کو چند لٹیرے نیک طینت انسان بتائیں تو ان کی گواہی سے وہ نیک نہیں بن جاتا۔ بلکہ حکومت اور سمجھدار لوگوں کی نظر میں وہ بدکار ہی رہتا ہے۔ اسی طرح کافروں کے کہنے سے بتوں کی الوہیت ثابت نہیں ہوتی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پیش گوئیوں کو جن کو مرزا قادیانی نے بطور تحدی اپنے صدق وکذب کا معیار بنا کر پیش کیا تھا۔ مرزا قادیانی کا جھوٹا ہونا ظاہر کر دیا۔ اگرچہ بڑی تضرع سے ان کے پورے ہونے کی التجائیں کیں۔ مگر ایک نہ سنی، اور مرزا قادیانی کو سر بازار رسوا کر کے چھوڑا۔ سبحانہ ما اعظم شانہ! اللہ سبحانہ تعالیٰ نے وحی نبوت کے دعویٰ کرنے سے اس کی زبان کو روک کر رکھا۔ مرزا قادیانی نے کبھی وحی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ جو خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ بلکہ مدتوں الہام ولایت ہی کا دعویٰ کرتے ہوئے اس کو غلط نظر سے وحی الٰہی کی مثل سمجھتا رہا۔ لیکن جب ۱۹۰۲ء میں مسند نبوت پر اپنے ناپاک قدم رکھنے کی کوشش کی تو غیرت الٰہی نے عذابی مرض سے ہلاک کر دیا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ''پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے۔ جیسے طاعون وہیضہ وغیرہ۔''

(اشتہار متعلقہ مولوی ثناء اللہ، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۷۸)

اور ''روح البیان'' کی عبارت سے تو صاف ظاہر ہے کہ ایک سچا نبی اگر وحی ربانی میں کمی زیادتی کرے تو اس کو سزا دی جاتی ہے۔ ہر مفتری کی یہ سزا نہیں ہے۔ کیا مرزائی جماعت عبداللہ تیماپوری کو نبی ماننے کے لئے تیار ہے؟۔ جس کے دعوئے نبوت کو آج ۱۹۳۳ء میں ۲۷ سال گذر چکے ہیں۔

جواب نمبر:۶...... اس آیت کا سیاق، سباق دیکھیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کسی قاعدہ کلیہ کے طور پر نہیں ہے۔ بلکہ یہ قضیہ شخصیہ ہے اور صرف حضور اکرم ﷺ کے متعلق یہ بات کہی جا رہی ہے اور یہ بھی اس بناء پر کہ ''بائبل'' میں موجود تھا کہ اگر آنے والا پیغمبر اپنی طرف سے کوئی جھوٹا الہام یا نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ جلد مارا جائے گا۔

چنانچہ عبارت درج ذیل ملاحظہ ہو۔

میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تجھ سا...... ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا، اور جو کچھ میں اس کو حکم دوں گا۔ (مراد محمد عربی ﷺ ہیں) وہ سب ان سے (یعنی اپنی امتوں سے) کہے گا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کر کہے گا، نہ سنے گا تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا۔ لیکن جو نبی گستاخ بن کر کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے گا جس کے کہنے کا میں نے اس کو حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کچھ کہے گا تو وہ نبی قتل کیا جائے گا۔ (انجیل مقدس عہد نامہ قدیم ص۱۸۴، کتاب استثناء باب ۱۸، آیت ۱۸ تا ۲۱)

جواب نمبر:۷...... مرزا قادیانی کبھی کہتا کہ میں نبی ہوں۔ پھر انکار کر دیتا۔ مرزا قادیانی نے اپنی زندگی کا آخری خط مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کو لکھا جو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ''اخبار عام'' میں چھپا۔ جس میں لکھا: ''اس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں۔ اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔'' یہ خط مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کو لکھا گیا اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو چھپا اور اسی روز ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل کو مرزا قادیانی وبائی ہیضہ سے عبرتناک موت کا شکار ہوا، اور اپنے قول کے مطابق کہ خدا جھوٹے کو مہلت نہیں دیتا۔ جھوٹا ثابت ہوا۔ اسی دن ہی ''لقطعنا منہ

الوتین ’’پر عمل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہیضہ سے مرزا قادیانی کی زندگی کی شہ رگ کاٹ دی۔

مرزا قادیانی کی تمنائے موت کا جواب

تحریف نمبر:۲...... ’’یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ ھَادُوْا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّکُمْ اَوْلِیَآءُ اللّٰہِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ (الجمعہ:۶)‘‘ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس شخص کے اعمال خراب ہوں وہ موت کی تمنا کبھی نہیں کرتا۔ مگر مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

گر تومی بینی مرا پر فسق وشر
گر تو دید استی کہ ہستم بدگہر
پارہ پارہ کن من بدکار را
شاد کن ایں زمرۂ اغیار را

(حقیقت المہدی ص۸، خزائن ج۱۴ ص۴۳۴)

تحقیق...... اس آیت میں یہودیوں کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ وہ کبھی موت کی تمنا یا آرزو نہ کریں گے۔ جیسا کہ: ’’وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ (بقرۃ:۹۶)‘‘ سے ظاہر ہے کہ ہر کافر سے موت کی تمنا کرنے کی نفی بیان نہیں کی گئی۔

اور اگر موت کی تمنا کرنی سچائی کی نشانی ہے تو مکہ کے کافر پہلے سچے ہونے چاہئیں۔ جنہوں نے رسول خدا ﷺ کے مقابلہ میں یہ کہا تھا کہ: ’’وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ (انفال:۳۰)‘‘

۲...... ’’فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ اِلَّا أَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ (عنکبوت:۲۹)‘‘

اور پھر مرزا قادیانی نے مولوی ثناء اللہ صاحب ؒ کے مقابلہ میں مفتری اور کذاب سے پہلے مر جانے کی دعا کی تھی جو پوری ہوگئی۔ مرزائی مانیں نہ مانیں مگر ہم تو مرزا قادیانی کو اس میں مستجاب الدعاء سمجھتے ہیں۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ

تحریف نمبر:۳...... ’’فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (یونس:۱۶)‘‘

جواب نمبر:۱...... مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت ومجددیت وغیرہ کے بعد بجائے دیانت داری، تقویٰ وطہارت کے، کذب بیانی، وعدہ خلافی، خیانت، تحریف قرآنی، انکار معجزات، انکار از نزول ملائکہ، ترک حج، دنیا پرستی، سب وشتم وغیرہ عیوب اس میں نظر آتے ہیں۔ عیاں راچہ بیان!

دعویٰ سے قبل

۱...... مرزا قادیانی کے بچپن کے حالات میں گذر چکا ہے کہ وہ گھر سے چوری کرتا تھا۔

۲...... جوانی میں دادا کی پنشن وصول کر کے کھا گیا۔

۳...... لوگوں سے ’’براہین احمدیہ‘‘ کی پچاس جلدوں کے پیسے لے کر پانچ جلدیں لکھیں۔ پینتالیس جلدوں کے پیسے کھا گیا۔حرام کھایا۔

۴...... حکیم نورالدین کے ساتھ مل کر فراڈ کرتا تھا۔نورالدین کی مرزا قادیانی کے دعویٰ سے قبل کی شناسائی تھی۔

مرزا قادیانی کے (مکتوبات ج۵ حصہ دوم ص۳۵، مکتوب نمبر۲۵) پر نظر ڈالیں تو ایک نئی بات کا انکشاف ہوگا۔ فریب، دھوکہ، حب مال کا شاخسانہ ہے۔میرے خیال میں آج تک شاید کسی بڑے سے بڑے فریبی وفراڈی دنیادار نے یہ چال نہ چلی ہوگی جو ’’مرزا غلام احمد قادیانی‘‘ اور حکیم نورالدین نے چلی۔ عقل حیران رہ گئی۔ ششدر رہ گیا کہ یا اللہ! اس طرح کا مکروفریب تو کسی کمینے دنیادار کو بھی شیطان نے نہ سکھلایا ہوگا۔ بلکہ میرے خیال میں شیطان کو خود یہ تدبیر نہ سوجھی ہوگی جو مرزا غلام احمد قادیانی اور حکیم نورالدین قادیانی کو سوجھی۔ ایسی چال چلی کہ فراڈ کا نیا ریکارڈ قائم کردیا۔

قارئین کرام! انگریز کے زمانہ میں اور اس وقت بھی محفوظ ذرائع سے رقم ایک جگہ سے دوسری جگہ بھجوانے کے دو طریقے ہیں۔ بینک سے رقم بھجوانا یا ڈاک خانہ سے منی آرڈر وغیرہ کے ذریعہ سے۔ بینک سے رقم بھجوائیں تو ڈرافٹ وغیرہ! اس پر سرچارج اور سروس چارجز ادا کرنے کے علاوہ ڈرافٹ رجسٹرڈ ڈاک سے بھجوانا ہوگا۔ رقم زیادہ ہو تو اس پر خاصہ خرچ آتا ہے۔منی آرڈر یا تار منی پر بھی خرچ آتا ہے۔اب مرزا قادیانی کے پاس حکیم نورالدین اس زمانہ میں کشمیر سے پنجاب قادیان رقم بھجوانا چاہتا ہے۔ رقم بھی خاصی ہے۔یعنی اس زمانہ میں پانچ سو روپیہ بھارتی جموں وکشمیر سے بھارتی پنجاب قادیان بھجوانی ہے جس زمانہ میں مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر ایم اے کی (سیرت المہدی ج اوّل ص۱۸۲) کے مطابق: ’’ایک آنہ کا سیر گوشت ملتا تھا۔‘‘ حساب لگائیں کہ:

۱...... ایک روپیہ کے سولہ آنے۔ ایک آنہ کا ایک کلو گوشت۔ تو پانچ سو روپے کا گوشت آٹھ ہزار کلو۔ اس زمانہ میں ملتا تھا۔ آج کل گوشت کی قیمت عموماً چار سو روپے کلو ہے۔ آٹھ ہزار کلو گوشت آج خریدنا چاہیں تو آٹھ ہزار کو چار سو سے ضرب دیں۔ یہ بتیس لاکھ روپیہ بنتا ہے۔

۲...... یا یوں حساب لگائیں کہ اس زمانہ کا ایک کلو گوشت ایک آنہ میں جو آج کل چار سو روپے کے برابر ہے۔ سولہ آنہ کو چار سو سے ضرب دیں تو چونسٹھ سو روپیہ بنتا ہے۔ گویا اس زمانہ کا ایک روپیہ آج کل کے چونسٹھ سو روپیہ کے برابر ہے۔ اس زمانہ کے پانچ صد روپیہ کی رقم آج کل کے حساب سے لگانی ہو تو چونسٹھ صد کو پانچ صد سے ضرب دیں۔ تو نتیجہ وہی بتیس لاکھ روپیہ ہوتا ہے۔

چلیں حساب ہوگیا۔ بتیس لاکھ آج بینک سے یا ڈاکخانہ سے بھجوانے ہوں تو جتنا خرچہ آئے گا اتنا خرچہ ’’نورالدین قادیانی‘‘ کو پانچ صد روپیہ پر اس زمانہ میں خرچ کرنا پڑتا۔ آج کل مہنگائی کے چکر کو قادیانی نہ روئیں۔ حکیم نورالدین کے چکر کو دیکھیں کہ اس زمانہ میں پانچ صد روپیہ بھجوانے پر دس بارہ روپے بھی اس دور میں خرچ ہوتے تو روپے کے حساب کو سامنے رکھیں تو اس زمانہ کے دس بارہ روپے بھی آج کل کے حساب سے خاصی رقم تھی۔ ’’مرزا قادیانی اور حکیم نورالدین قادیانی‘‘ اس خاصی رقم سے بچنے کے لئے کیا چال چلتے ہیں؟۔

سوچا کہ اگر پانچ صد روپیہ کا نوٹ لفافہ میں ڈال کر بھیج دیں۔ ظاہر ہے کہ اس دور میں بھی آج کل کی طرح لفافہ میں نوٹ ڈال کر بھیجنا خلاف قانون تھا۔ اور یہ اندیشہ بھی تھا کہ کہیں لفافہ سنسر ہوگیا یا کسی نے کھول کر پانچ صد روپیہ کا نوٹ نکال لیا تو ’’مرزا قادیانی اور حکیم نورالدین‘‘ دنیادار بنئے کی طرح جو دس بارہ روپے خرچ نہیں کرتے وہ پانچ صد

روپے ضائع ہونے یا نکال لینے پر ویسے ہی آنجہانی ہو جاتے۔

حکیم نورالدین نے ’’باہمی مشورہ‘‘ سے (اس باہمی مشورہ کے لفظ کو یاد رکھیں۔اس کی خبر بعد میں لیں گے۔ پہلے مرزا قادیانی اور حکیم نورالدین کی خبر قادیانی لے لیں!) نورالدین نے پانچ صد روپے کے نوٹ کے دو ٹکڑے کئے۔ ایک ٹکڑا بیکار ہے۔اسے بھیجنا قانون کی خلاف ورزی نہیں۔اس لئے کہ ردی کاغذ کا ٹکڑا ہے۔کوئی کھولے بھی تو ردی کاغذ کا ٹکڑا اس کے کس کام کا؟۔پہنچ گیا آدھا ٹکڑا نوٹ کا، قادیان۔اب مرزا قادیانی نے اسے محفوظ کر کے ’’حکیم نورالدین‘‘ کو خط سے اطلاع دی کہ پانچ صد روپیہ کے نوٹ کا ایک قطعہ مل گیا ہے۔اب دوسرا بھیج دیں۔لیکن احتیاط کریں۔بارشیں ہیں۔بارش میں بھیگ کر ضائع نہ ہو جائے۔اس لئے کہ آج کل کی طرح ڈاکئے اس زمانہ میں بھی عام ڈاک کی زیادہ احتیاط نہ کرتے تھے۔اب کے دوسرا ٹکڑا بھیج دیں۔لیکن رجسٹرڈ ڈاک سے۔قادیان پہنچ گیا دوسرا ٹکڑا۔اب پانچ صد روپیہ کا نوٹ جوڑ کر مرزا قادیانی قادیان میں اور حکیم نورالدین کشمیر میں اس کامیاب ’’انوکھے فراڈ‘‘ پر جشن منائیں اور صدارت کرے اس جشن کی ابلیس، اور مبارک باد دے۔باپ، بیٹے، مرزا قادیانی اور حکیم نورالدین کو کہ آپ نے وہ کر دکھایا جو آج تک میرے کسی چیلے کو کیا خود مجھے بھی نہ سوجھی تھی۔قارئین کرام! انتظار کی زحمت کو معاف فرمائیں اور پڑھیں مرزا قادیانی کے مکتوب کو:

مخدومی ومکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

’’آج نصف قطعہ نوٹ پانچ سو روپیہ پہنچ گیا۔ چونکہ موسم برسات کا ہے۔اگر براہ مہربانی دوسرا ٹکڑہ رجسٹری شدہ خط میں ارسال فرمائیں تو انشاءاللہ روپیہ کسی قدر احتیاط سے پہنچ جاوے۔‘‘

خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۱ جولائی ۱۸۸۷ء

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ دوم ص ۳۵ مطبوعہ راست گفتار پریس امرتسر)

اب قادیانیوں سے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کے نام پر۔نہیں تو شرف انسانیت کے نام پر (ان سے) اپیل ہے کہ وہ ہماری تمہیدات اور مرزا قادیانی کے خط کے مندرجات کو بار بار ٹھنڈے دل سے پڑھیں کہ ایسے فراڈئے مذہبی رہنما تھے؟۔یا فراڈ کے چمپئن اور شیطان کے کان کترنے والے ٹھگ اور مکار؟۔

ہماری تلخ نوائی کو قادیانی معاف کریں۔ہم جب مرزا قادیانی کے ان بیہودہ افعال اور کفریہ اقوال کو دیکھتے ہیں اور پھر آپ لوگوں کی سادگی، تو یہ امر ہمیں تلخ نوائی پر مجبور کر دیتے ہیں۔’’باہمی مشورہ‘‘ کا لفظ اس لئے لکھا کہ مرزا قادیانی نے لفافہ کھولتے ہی پانچ صد روپیہ کے ایک ٹکڑا کو دیکھتے ہی کوئی تعجب نہیں کیا۔بلکہ جھٹ سے اس کے ملنے کی اطلاع یابی کے لئے خط لکھ دیا۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام دونوں نے ’’باہمی مشورہ‘‘ سے کیا۔فرمایئے آپ کی کیا رائے ہے؟۔

ایک اور امر رہ جاتا ہے کہ کیا وہ دوسرا ٹکڑا پانچ صد روپیہ کا نورالدین نے ’’کشمیر‘‘ سے ’’قادیان‘‘ مرزا قادیانی کو بھیجا اس کا جواب اسی کتاب کے اسی صفحہ پر موجود ہے کہ مرزا قادیانی نے دوسرے مکتوب (نمبر۲۶) میں لکھا ہے کہ: ’’آج نصف قطعہ (دوسرا) نوٹ پانچ سو روپیہ بذریعہ رجسٹری شدہ پہنچ گیا۔‘‘ اس دوسرے ٹکڑا نوٹ پانچ صد ملنے کی اطلاع یابی کے خط پر ۲۶؍جولائی ۱۸۸۷ء ہے۔گویا پندرہ دنوں میں دونوں کامیاب فراڈ کر کے فارغ ہو گئے۔اس فراڈ کو اب ’’مرزا قادیانی اور نورالدین‘‘ نے کاروبار بنالیا۔چنانچہ نورالدین نے دوصد چالیس روپے اس کے بعد مرزا قادیانی کو

بھجوائے۔لیکن نوٹوں کے آدھے آدھے حصے تھے۔جب وہ مل گئے تو پھر اسی دوصد چالیس کے نوٹوں کے دوسرے باقیماندہ ٹکڑے بھجوادیئے۔چنانچہ ۳۱/اکتوبر ۱۸۸۷ء کے ''مکتوب بنام نورالدین'' میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:''بقیہ نصف نوٹ دوصد چالیس روپیہ بھی پہنچ گئے۔'' (مکتوبات ج۵ نمبر۲ ص۴۵)

قارئین کرام! اس سے کہیں زیادہ دردناک پہلو یہ ہے کہ اس کارستانی ''کارشیطانی'' پر مرزا قادیانی، حکیم نورالدین کو لکھتا ہے کہ:''اور میں نہایت ممنون ہوں کہ آں مکرم بروش صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دل سے اور پورے جوش سے نصرت اسلام میں مشغول ہیں۔'' (مکتوبات ج۵ نمبر۲ ص۴۵)

لیجئے!اب حکیم نورالدین صحابی بن گیا اور مرزا غلام احمد قادیانی نبی بن گیا۔(معاذ اللہ) کیا قادیانیوں میں کوئی اللہ کا بندہ ایسا ہے جو اس انوکھے فراڈ کے کیس پر توجہ کر کے فراڈ نرا فراڈ یعنی قادیانیت سے تائب ہو جائے؟

مرزا قادیانی کے بیس برس مرید خاص رہے۔ڈاکٹر عبدالحکیم خان، انہوں نے کہا کہ مرزا مسرف و کذاب ہے۔ الٰہی بخش، میر عباس سب کا یہی حال تھا۔اس زمانہ کے وہ لوگ جو مرزا قادیانی کے حالات جانتے تھے۔جیسا کہ گذر چکا انہوں نے مرزا قادیانی کو رشوت وحرام مال کھانے والا کہا۔مرزا قادیانی شراب منگواتا تھا۔جیسا کہ ''خطوط امام بنام غلام'' سے ظاہر ہے۔مرزا قادیانی غیر محرم عورتوں سے اختلاط رکھتا تھا۔

صدق نبوت کی ایک دلیل

ایسی زاہدانہ زندگی جس میں اوّل سے آخر تک کوئی تفاوت نہ ہو۔غربت اور امارت کے زمانہ میں یکساں طرز عمل، اور دولت دنیا سے بے تعلقی بے اثری خود مرزا قادیانی کے نزدیک نبوت محمدی کی صداقت کی ایک دلیل ہے۔وہ لکھتا ہے اور پھر جب مدت مدید کے بعد غلبۂ اسلام کا ہوا تو ان دولت واقبال کے دنوں میں کوئی خزانہ اکٹھا نہ کیا۔کوئی عمارت نہ بنائی، کوئی یادگار تیار نہ ہوئی۔کوئی سامان شاہانہ عیش وعشرت تجویز نہ کیا گیا۔کوئی اور ذاتی نفع نہ اٹھایا۔بلکہ جو کچھ آیا وہ سب یتیموں اور مسکینوں اور بیوہ عورتوں اور مقروضوں کی خبرگیری میں خرچ ہوتا رہا اور کبھی ایک وقت بھی سیر ہو کر کھانا نہ کھایا۔

دین کا داعی یا سیاسی قائد؟

اب ہم اس معیار کو سامنے رکھ کر جو خود مرزا قادیانی نے ہم کو دیا ہے اور جو مزاج نبوت کے عین مطابق ہے۔ہم خود مرزا قادیانی کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں۔ہم کو اس مطالعہ میں نظر آتا ہے کہ جب ان کی تحریک پھیل گئی، اور وہ ایک بڑے فرقہ کے روحانی پیشوا اور اس کی عقیدتوں اور فیاضانہ اولوالعزمیوں کا مرکز بن گئے، تو ان کی ابتدائی اور اس آخری زندگی میں بڑا فرق نمایاں ہوا۔ہمیں اس موقع پر ان کے حالات دین کے داعیوں اور مبلغوں اور درس گاہ نبوت کے فیض یافتہ نفوس قدسیہ سے الگ سیاسی قائدین اور غیر دینی تحریکوں کے بانیوں سے ملتے جلتے نظر آتے ہیں۔یہاں تک کہ یہ چیز ان کے مخلص ومقرب ساتھیوں کے لئے بھی اضطراب کا باعث ہوئی اور دل کی بات زبانوں پر آنے لگی۔

مرزا قادیانی کی خانگی زندگی

مرزا قادیانی کی خانگی زندگی جس ترفہ اور جیسے تجمل اور تنعم کی تھی۔وہ راسخ الاعتقاد متبعین کے لئے بھی ایک شبہ اور اعتراض کا موجب بن گئی تھی۔''خواجہ کمال الدین صاحب'' نے ایک روز اپنے مخصوص دوستوں کے سامنے اس بات کا تذکرہ

کیا کہ ان کے گھر کی جو بیبیاں مرزا قادیانی کے گھر کی رہائش اور معیار زندگی دیکھ چکی ہیں۔ وہ کس طرح سے ایثار وقناعت اور سلسلہ کی اشاعت وترقی کے لئے اپنی ضرورتوں سے پس انداز کر کے روپیہ بھیجنے کے لئے تیار نہیں۔ انہوں نے ایک مرتبہ مولوی محمد علی (امیر جماعت احمدیہ لاہور) اور قادیانی جماعت کے مشہور عالم مولوی سرور شاہ قادیانی سے کہا: ''میرا ایک سوال ہے جس کا جواب مجھے نہیں آتا۔ میں اسے پیش کرتا ہوں۔ آپ اس کا جواب دیں۔ پہلے ہم اپنی عورتوں کو یہ کہہ کر کہ انبیاء علیہم السلام وصحابہ رضی اللہ عنہم والی زندگی اختیار کرنی چاہئے کہ وہ کم وخشک کھاتے اور خشن پہنتے تھے اور باقی بچا کر اللہ کی راہ میں دیا کرتے تھے۔ اسی طرح ہم کو بھی کرنا چاہئے۔ غرض ایسے وعظ کر کے کچھ روپیہ بچاتے تھے اور پھر وہ قادیان بھیجتے تھے۔ لیکن جب ہماری بیبیاں خود قادیان گئیں وہاں پر رہ کر اچھی طرح وہاں کا حال معلوم کیا، تو واپس آ کر ہمارے سر پر چڑھ گئیں، کہ تم تو بڑے جھوٹے ہو۔ ہم نے تو قادیان میں جا کر خود انبیاء وصحابہ کی زندگی کو دیکھ لیا ہے۔ جس قدر آرام کی زندگی اور تعیش وہاں پر عورتوں کو حاصل ہے، اس کا عشر عشیر بھی باہر نہیں۔ حالانکہ ہمارا روپیہ کمایا ہوا ہوتا ہے، اور ان کے پاس جو روپیہ جاتا ہے، وہ قومی اغراض کے لئے قومی روپیہ ہوتا ہے۔ لہٰذا تم جھوٹے ہو جو جھوٹ بول کر اس عرصۂ دراز تک ہم کو دھوکا دیتے رہے، اور آئندہ ہرگز ہم تمہارے دھوکے میں نہ آویں گی۔ پس وہ اب ہم کو روپیہ نہیں دیتیں کہ ہم قادیان بھیجیں۔''

خواجہ صاحب نے یہ بھی فرمایا: ''ایک جواب تم لوگوں کو یاد کرتے ہو۔ پھر تمہارا وہ جواب میرے آگے نہیں چل سکتا۔ کیونکہ میں خود واقف ہوں۔'' (کشف الاختلاف ص۱۳)

اور پھر بعض زیورات اور بعض کپڑوں کی خرید کا مفصل ذکر کیا۔

مالی اعتراضات

معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں ان کی نگرانی میں لنگر کا جو انتظام تھا۔ اس سے بہت سے مخلصین مطمئن نہیں تھے۔ ان کے نزدیک اس میں بہت سی بے عنوانیاں ہوتی تھیں۔ اس بحث نے بہت طول کھینچا۔ معترضین میں خواجہ کمال الدین پیش پیش تھے اور مولوی محمد علی بھی ان کے مؤید تھے۔ خواجہ کمال الدین نے ایک موقع پر مولوی محمد علی سے کہا: ''یہ کیسے غضب کی بات ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ قوم کا روپیہ کس محنت سے جمع ہوتا ہے اور جن اغراض قومی کے لئے روپیہ دیتے ہیں۔ وہ روپیہ ان اغراض میں صرف نہیں ہوتا۔ بلکہ بجائے اس کے شخصی خواہشات میں صرف ہوتا ہے اور پھر وہ روپیہ بھی اس قدر کثیر ہے کہ اس وقت جس قدر قومی کام آپ نے شروع کئے ہوئے ہیں اور روپیہ کی کمی کی وجہ سے پورے نہیں ہو سکے اور ناقص حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اگر یہ لنگر کا روپیہ اچھی طرح سے سنبھالا جائے تو اکیلے اسی سے وہ سارے کام پورے ہو سکتے ہیں۔'' (کشف الاختلاف ص۱۵)

یہ اعتراضات مرزا قادیانی کے کان تک بھی پہنچے اور انہوں نے اس پر بڑی ناگواری وناراضگی کا اظہار کیا۔ مولوی سرور شاہ لکھتا ہے: ''مجھے پختہ ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بہت اظہار رنج فرمایا ہے کہ باوجود میرے بتانے کے کہ خدا کا منشاء یہی ہے کہ میرے وقت میں لنگر کا انتظام میرے ہی ہاتھ میں رہے اور اگر اس کے خلاف ہوا تو لنگر بند ہو جائے گا۔ مگر یہ خواجہ وغیرہ ایسے ہیں کہ بار بار مجھے کہتے ہیں کہ لنگر کا انتظام ہمارے سپرد کر دو اور مجھ پر بدظنی کرتے ہیں۔'' (کشف الاختلاف ص۱۵)

خود مرزا قادیانی نے اپنے انتقال سے کچھ پہلے اس مالی الزام کا تذکرہ اور اس پر اپنے رنج وملال کا اظہار کیا۔

مرزا البشیر الدین، مولوی حکیم نورالدین کے نام ایک خط میں لکھتا ہے: ''حضرت صاحب نے اپنی وفات سے پہلے جس دن وفات ہوئی اس دن بیماری سے کچھ ہی پہلے کہا کہ خواجہ (کمال الدین) اور مولوی محمد علی وغیرہ مجھ پر بدظنی کرتے ہیں کہ میں قوم کا روپیہ کھا جاتا ہوں۔ ان کو ایسا نہ کرنا چاہئے تھا۔ ورنہ انجام اچھا نہ ہوگا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ آج خواجہ صاحب، مولوی محمد علی کا ایک خط لے کر آئے اور کہا کہ مولوی محمد علی نے لکھا ہے کہ لنگر کا خرچ تو تھوڑا سا ہوتا ہے۔ باقی ہزاروں روپیہ جو آتا ہے وہ کہاں جاتا ہے اور گھر میں آکر آپ نے بہت غصہ ظاہر کیا۔ کہا: کہ لوگ ہم کو حرام خور سمجھتے ہیں۔ ان کو اس روپیہ سے کیا تعلق۔ اگر آج میں الگ ہو جاؤں تو سب آمدن بند ہو جائے۔''

پھر خواجہ صاحب نے ایک ڈیپوٹیشن کے موقع پر جو عمارت مدرسہ کا چندہ لینے گیا تھا۔ مولوی محمد علی سے کہا کہ حضرت (مرزا قادیانی) صاحب آپ تو خوب عیش و آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں اور ہمیں یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اپنے خرچ گھٹا کر بھی چندہ دو، جس کا جواب مولوی محمد علی نے یہ دیا کہ ہاں اس کا انکار تو نہیں ہو سکتا۔ لیکن بشریت ہے۔ کیا ضرور کہ ہم نبی کی بشریت کی پیروی کریں۔ (حقیقت الاختلاف ص ۵۰)

آمدنی کے نئے نئے ذرائع

مرزا قادیانی ہی کی زندگی میں قادیان کے ''بہشتی مقبرہ'' میں جگہ پانے کے لئے جو شرائط وضع کی گئیں اور ایک قبر کی جگہ کے لئے جو گراں قدر قیمت اور نذرانہ رکھا گیا اور اس کا جس ترغیب و تشویق کے ساتھ اعلان کیا گیا۔ اس نے قرون وسطیٰ کے ''ارباب کلیسا'' کے ''پروانہ غفران'' کے بیع و شراء اور جنت کی قبالہ فروشی کی یاد تازہ کر دی، اور مرکز قادیان کے لئے آمدنی کا ایک وسیع و مستقل سلسلہ شروع ہو گیا، اور وہ رفتہ رفتہ سلسلۂ قادیانیت کا ایک عظیم محکمہ بن گیا۔ قادیان کے ترجمان ''الفضل'' نے اپنی ایک اشاعت میں صحیح لکھا ہے کہ: ''مقبرۂ بہشتی اس سلسلہ کا ایک ایسا مرکزی نقطہ ہے اور ایسا عظیم الشان انسٹیٹیوشن یعنی محکمہ ہے جس کی اہمیت ہر دوسرے محکمہ سے بڑھ کر ہے۔'' (الفضل قادیان ج ۲۴ نمبر ۲۵، مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء)

قادیان اور ربوہ کی دینی ریاست

اس سارے آغاز کا انجام یہ ہوا کہ ''تحریک قادیانیت'' کا مرکز قادیان اور تقسیم ہند کے بعد سے اس کا جانشین ''ربوہ'' ایک اہم دینی ریاست بن گیا۔ جس میں قادیان کے خاندان نبوت اور اس کے صدر نشین ''مرزا البشیر الدین محمود'' کو امارت و ریاست کے وہ سب لوازم ایک مذہبی آمر اور مطلق العنان فرمانروا کے سب اختیارات اور خوش باشی و عیش کوشی کے وہ سب مواقع مہیا ہیں۔ جو اس زمانہ میں کسی بڑے سے بڑے انسان کو مہیا ہو سکتے ہیں۔ اس دینی و روحانی مرکز کی اندرونی زندگی اور اس کے امیر کی اخلاقی حالت ''حسن بن صباح'' باطنی کے ''قلعۂ الموت'' کی یاد تازہ کرتی ہے۔ جو پانچویں صدی ہجری میں مذہبی استبداد اور عیش و عشرت کا ایک پراسرار مرکز تھا۔

دور حاضر کا مذہبی آمر اور انگریز

پھر اگر قادیانیوں کو مرزا قادیانی کی زندگی پیش کرنے کا شوق ہے تو مرزا قادیانی نے جو خود اپنا مقصد زندگی بیان کیا ہے۔ وہ ذیل میں ملاحظہ کیا جائے۔ مرزا قادیانی نے بار بار اپنی وفاداری، اور اخلاص، اور اپنی خاندانی خدمات، اور انگریزی حکومت کی تائید و حمایت میں اپنی سرگرمی اور انہماک کا ذکر کیا ہے، اور ایک ایسے زمانے میں جب مسلمانوں میں

دینی حمیت کو بیدار کرنے کی سخت ضرورت تھی۔ بار بار جہاد کے حرام وممنوع ہونے کا اعلان کیا۔ یہاں پر نہایت اختصار کے ساتھ صرف چند عبارتیں اور اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔ ایک جگہ مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید وحمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اگر وہ اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچادیا ہے۔ میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور ''مہدی خونی'' اور ''مسیح خونی'' کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کوخراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔'' (تریاق القلوب ص۱۵، خزائن ج۱۵ ص۱۵۵)

اپنی کتاب (شہادت القرآن ص۸۴، خزائن ج۶ ص۳۸۰) کے آخر میں لکھتا ہے: ''میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں۔ یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرے۔ دوسرے اس سلطنت کی کہ جس نے امن قائم کیا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔''

(اشتہار گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ص۳، کتاب شہادۃ القرآن کے آخر میں)

ایک درخواست میں جو لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کو ۲۴؍فروری ۱۸۹۸ء کو پیش کی گئی تھی، لکھتا ہے: ''دوسرا امر قابل گذارش یہ ہے کہ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر کو پہنچا ہوں، اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کہ تا مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کے دور کروں۔ جو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں...... اور میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں پر میری تحریروں کا بہت ہی اثر ہوا اور لاکھوں انسانوں میں تبدیلی پیدا ہوگئی۔''

(تبلیغ رسالت ج۷ ص۱۰، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۱۱)

ایک دوسری جگہ لکھتا ہے: ''میں نے بیسیوں کتابیں عربی، فارسی اور اردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ اس گورنمنٹ محسنہ سے ہرگز جہاد درست نہیں۔ بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ چنانچہ میں نے یہ کتابیں بصرف زر کثیر چھاپ کر بلاد اسلام میں پہنچائیں اور میں جانتا ہوں کہ ان کتابوں کا بہت سا اثر اس ملک پر بھی پڑا ہے اور جو لوگ میرے ساتھ مریدی کا تعلق رکھتے ہیں وہ ایک ایسی جماعت تیار ہوتی جاتی ہے کہ جن کے دل اس گورنمنٹ کی سچی خیر خواہی سے لبالب ہیں۔ ان کی اخلاقی حالت اعلیٰ درجہ پر ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ وہ تمام اس ملک کے لئے بڑی برکت ہیں اور گورنمنٹ کے لئے دلی جان نثار۔'' (تبلیغ رسالت ج۶ ص۶۵، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۳۶۶،۳۶۷)

ایک دوسری جگہ لکھتا ہے: ''مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی۔ وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں، اور رسائل، اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلام میں اس مضمون کے شائع کئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔ لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اس گورنمنٹ کی سچے دل سے اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعا گو رہے اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں یعنی اردو، فارسی، عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں۔ یہاں تک کہ اسلام کے دو مقدس شہروں مکے اور مدینے میں بھی بخوبی شائع کر دیں اور روم کے پایۂ تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کابل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا اشاعت کر دی گئی۔ جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلیظ خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی

تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ ''برٹش انڈیا'' کے تمام مسلمانوں میں اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکا۔'' (ستارہ قیصریہ ص۳،۴، خزائن ج۱۵ ص۱۱۴)

مزید اس آیت سے متعلق جوابات ملاحظہ فرمائیں۔ جس سے ''مرزا غلام احمد قادیانی'' کا کذب و دجل آپ پر روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا۔

جواب نمبر:۲...... ''ہرقل شاہ روم'' نے عرب وفد سے حضور ﷺ کے بارے میں جو سوال کئے۔ ان میں سے بعض آپ ﷺ کی بعثت سے بعد کی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً کیا آپ ﷺ کے متبعین میں سے کوئی آپ کے دین سے ناراض ہو کر آپ سے علیحدہ ہوا ہے؟ اور کیا آپ کے متبعین بڑھتے جارہے ہیں یا کم بھی ہوتے جاتے ہیں؟

صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد ہرقل کی اس سوچ پر کسی قسم کی نکیر نہیں کی۔

جواب نمبر:۳...... اس دلیل میں قادیانی مبلغ نے مرزا قادیانی کو حضور ﷺ پر قیاس کرنے کی گستاخی کی ہے۔ اس کے جواب میں ہم مرزا قادیانی کی یہ عبارت پیش کرنا کافی سمجھتے ہیں: ''ماسواء اس کے جو شخص ایک نبی متبوع کا متبع ہے اور اس کے فرمودہ پر اور کتاب اللہ پر ایمان لاتا ہے۔ اس کی آزمائش انبیاء کی آزمائش کی طرح کرنا ایک قسم کی نا سمجھی ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص۳۳۹، خزائن ج۵ ص۳۳۹)

لہٰذا مرزا قادیانی کو ہم حضور علیہ السلام پر قیاس نہیں کر سکتے۔

جواب نمبر:۴...... مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''فَلَا تَقِیْسُوْنِیْ عَلٰی أَحَدٍ وَلَا أَحَدًا بِیْ پس مجھے کسی دوسرے کے ساتھ مت قیاس کرو اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ۔'' (خطبہ الہامیہ ص۲۰، خزائن ج۱۶ ص۵۲)

اس لئے مرزائیوں کو آنحضرت ﷺ پر مرزا قادیانی کو قیاس کرنے کی جسارت نہیں کرنی چاہئے۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو مرزا قادیانی کی نافرمانی کے مرتکب ہوں گے۔

جواب نمبر:۵...... بعثت سے قبل اور بعثت کے بعد نبی کی دونوں قسم کی زندگی پاک اور بے داغ ہوتی ہے۔ پہلی زندگی کو بے داغ ثابت کرنا اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے اگلی زندگی کو بے داغ بتایا جائے اور دعویٰ نبوت کو صحیح مانا جائے۔

بعثت کے بعد کی زندگی کو موضوع بحث بنانے سے فرار اختیار کرنا نہایت ہی کمزور بات ہے، اور یہ اس پر دال ہے کہ اس کی زندگی میں واقعی کچھ کالا ضرور ہے۔

جواب نمبر:۶...... مرزا قادیانی نے اپنی پہلی زندگی میں انگریز کی عدالت میں مقدمہ لڑ کر کچھ مالی وراثت حاصل کی۔ حالانکہ نبی کسی کا وارث نہیں ہوتا۔ ''نَحْنُ مَعْشَرُ الْاَنْبِیَآءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ'' ہم جماعت انبیاء علیہم السلام نہ کسی کے وارث ہوتے ہیں نہ ہمارا کوئی وارث ہوتا ہے۔

جواب نمبر:۷...... یہ حقیقت ہے کہ نبی کی نبوت سے پہلے کی زندگی بھی پاک ہوتی ہے اور دعویٰ نبوت کے بعد کی زندگی بھی بے داغ اور صاف ہوتی ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ جس کی پہلی زندگی پاک وصاف اور بے داغ اور بے عیب ہو وہ نبی بھی ہو جائے۔ جس طرح نبی کے لئے ضروری ہے کہ وہ شاعر نہ ہو وہ کسی سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھے۔ جھوٹ نہ بولتا ہو، لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو کوئی شاعر نہ ہو، کسی سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھا ہو وہ نبی بھی ہو جائے۔ کیونکہ اگر یہ بات تسلیم کر لی جائے تو آج ہزاروں ایسے ملیں گے جو اپنی پہلی زندگی کے پاک وصاف ہونے کے مدعی ہیں۔ کیا ان سب کو نبی مانا جائے گا؟

جواب نمبر:۸...... مرزا قادیانی خود تسلیم کرتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے علاوہ کوئی معصوم نہیں اور نہ ہی میں معصوم ہوں اور یہ مسلم قاعدہ ہے۔ ''اَلْمَرْءُ یُؤْخَذُ بِاِقْرَارِهٖ'' کہ آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے۔''

''لیکن افسوس کہ بٹالوی صاحب نے یہ نہ سمجھا کہ نہ مجھے نہ کسی انسان کو بعد انبیاء علیہم السلام کے معصوم ہونے کا دعویٰ ہے۔'' (کرامات الصادقین ص۵، خزائن ج۷ ص۴۷)

''سیرت المہدی'' میں سات صد روپیہ پنشن کی رقم کے اڑائے۔ حوالہ گذر چکا ہے۔

کیا یہ اپنے معصوم نہ ہونے کا کھلا اقرار نہیں؟ بچے تھے کہ کوئی دھوکہ دے سکتا ہے یا پھسلا سکتا ہے؟ اور پھر ادھر ادھر پھرانے کا کیا مطلب ہے؟ یہ بات تو قطعی ہے کہ کسی دینی کام یا مسجد و مدرسہ میں نہیں گئے ہوں گے اور نہ یہ رقم کسی اچھی جگہ خرچ کی ہوگی۔ ''ادھر ادھر'' سے اگر بازار حسن مراد نہیں تو اور کون سی جگہ ہوگی جو مرزا قادیانی کو پسند آئی ہوگی۔ اگر یہ کوئی شرمناک وارداتیں نہ تھیں تو مرزا قادیانی کو شرم کیوں آئی جو وہ سیالکوٹ بھاگ گئے؟

اب مرزائیوں سے ہمارا سوال یہ ہے کہ وہ اتنی خطیر رقم کا حساب دیں کہ کہاں کہاں خرچ ہوئی؟ بصورت دیگر مرزا قادیانی کی عصمت باقی نہیں رہتی اور یہ دعویٰ کہ مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت سے قبل کی زندگی بالکل بے داغ تھی۔ بالکل باطل ہو جاتا ہے۔

جواب نمبر:۹...... محمد عربی ﷺ نے سب سے پہلے اپنے قریب کے آدمیوں کو بلا کر ان کے سامنے اپنی صفائی کا اعلان کیا تھا۔ انہوں نے یک زبان ہو کر اعلان کیا: ''جَرَّبْنَاكَ مِرَارًا فَمَا وَجَدْنَا فِيْكَ اِلَّا صِدْقًا'' کہ ہم نے بار بار آپ کو آزمایا اور ہر بار ہم نے آپ ﷺ میں سچائی ہی پائی۔

اس کے برعکس مرزا قادیانی نے اپنی صفائی مولوی محمد حسین بٹالوی (آئینہ کمالات اسلام ص۳۱۱، خزائن ج۵ ص۳۱۱) سے پیش کروائی ہے جو کہ کچھ عرصہ ہی اس کے ساتھ رہے تھے۔ پھر وہ مرزا قادیانی کے شہر اور گاؤں کے رہنے والے بھی نہ تھے اور اس میں بھی شک نہیں ہو سکتا کہ مرزا قادیانی کی حقیقت واضح ہونے پر انہوں نے اپنی سابقہ تحریر سے رجوع کر لیا۔ (دیکھئے آئینہ کمالات اسلام حوالہ مذکورہ) اسی طرح حضور ﷺ کی صفائی آپ کے قبیلہ کے سردار حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے ہرقل بادشاہ کے سامنے اسلام لانے سے قبل پیش کی تھی اور اسی طرح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جو آپ ﷺ کی رفیقہ حیات ہیں۔ انہوں نے آپ کی پہلی زندگی کی صفائی پیش کی۔ جب حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آپ ﷺ کی طرف پہلی دفعہ تشریف لائے تھے اور اسی طرح آپ ﷺ کی آخری اور پوری زندگی کی صفائی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پیش کر رہی ہیں۔ ''كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ'' آپ ﷺ کا اخلاق قرآن ہے۔''

اظہار غیب

تحریف نمبر:۴...... ''فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ أَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (الجن:۲۶،۲۷)''

اس آیت مبارکہ کی مکمل اور شافی تفصیل (قادیانی شبہات کے جوابات جلد اوّل ص۱۴۴ تا ۱۴۷) پر ملاحظہ فرمائیں۔

سلسلہ کی حفاظت وغلبہ

تحریف نمبر:۵...... ''اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ (انعام:۲۱)''

۲...... ''كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ (مجادله:۲۱)''

۳...... ’’اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ (الحجر:۹)‘‘
اور وہ اپنے سلسلہ کی خود حفاظت کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بدکار اور گنہگار کو کبھی کامیاب نہیں کرتا۔ مگر مرزا قادیانی کی جماعت روز بروز بڑھ رہی ہے اور اس کو اپنی سکیم میں بڑی کامیابی نصیب ہوئی اور دشمن پر ان کا غلبہ ہو رہا ہے۔

تحقیق...... معنے آیت کے یہ ہیں کہ بدوں کو اگرچہ ابتداء میں کچھ کامیابی نظر آتی ہے۔ لیکن انجام کار وہ ذلیل اور رسوا ہوتے ہیں، اور ان کا جھوٹ سب پر ظاہر ہو جاتا ہے، اور آخرت میں ان کو عذاب دیا جاتا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں آنے والے ساحروں کے ساتھ حکومت کی امداد تھی۔ لیکن حق غالب ہو کر رہا اور ابتداء میں سوائے اظہار حق کے فرعونیوں کے مرنے یا ہلاک ہونے کے ساتھ غلبہ کا اظہار نہیں تھا۔ بلکہ ظاہر نظر میں موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے ساحروں کو پھانسی کی سزا دے کر فرعون نے اپنا غلبہ بحال رکھا۔ لیکن جب حق وباطل کے فیصلہ کا وقت آیا تو فرعون مع اپنے لشکر کے ہلاک ہو گیا اور موسیٰ علیہ السلام مع اپنے ساتھیوں کے صحیح سلامت زندہ رہے۔ مرزا قادیانی کے دعویٰ باطلہ کا انکشاف اچھی طرح ہو چکا ہے اور بارہا حق کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کو شکست ہو چکی ہے۔ اگر عیش کی زندگی اور کثرت تعداد صداقت کی نشانی ہے تو دنیا کے تمام فرق باطلہ سچے ہونے چاہئیں؟ کیونکہ ان کی تعداد ہر زمانہ میں مسلمانوں سے کئی گنا زیادہ اور دولت مند ہوتی چلی آئی ہے اور اللہ تعالیٰ کافروں کی بھی حفاظت کرتا ہے اور ان کی ترقی بھی ہوتی ہے تو وہ بھی خدائی سلسلہ ہونا چاہئے؟ لاحول ولاقوۃ الاباللہ!

مرزا قادیانی اور مخالفین

تحریف نمبر:۶...... ’’وَاِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ (مؤمن:۲۸)‘‘ مرزا قادیانی جو کچھ دشمنوں کے لئے کہتا رہا وہ بات پوری ہوتی رہی۔

تحقیق...... اس آیت کی رو سے تو مرزا قادیانی کا جھوٹا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ جتنی وعیدیں مرزا قادیانی نے اپنے مخالفوں کے حق میں کی تھیں وہ اس پر وارد ہوتی رہیں۔

مثلاً: مرزا غلام احمد قادیانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ سے متعلق کہا: کہ اس عاجز نے آخری فیصلہ کے طور پر ایک اشتہار شائع کیا جس کا متن (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۷۹) پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

جس میں مرزا قادیانی نے کہا: ’’کہ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔‘‘ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی ۱۹۰۸ء میں آنجہانی ہو گیا اور مولانا امرتسری رحمہ اللہ اس کے بعد ۹ سال تک زندہ سلامت باکرامت رہے۔

اسی طرح عبداللہ آتھم عیسائی پادری سے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی نے الہام جڑا تھا۔ جس کی تفصیل (جنگ مقدس ص۲۰۹ تا ۲۱۱، خزائن ج۶ ص۲۹۱ تا ۲۹۳) پر دیکھی جاسکتی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔

’’وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹا ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بہ سزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔‘‘ لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی اس عیسائی پادری کے مقابلہ میں بھی جھوٹا ہوا اور دشمن اسی مدت کے اندر ہاویہ میں نہ گرا۔ بلکہ مرزا ناکامی کے ہاویہ میں گرا دیا گیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے مخالفوں میں ایک نام ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی صاحب کا بھی ہے جو پہلے مرزا غلام احمد

قادیانی کے مخلص مرید تھے۔ مگر احقاق حق ہونے کے بعد ابطال باطل میں ایسے لگے کہ مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد ونظریات کو طشت ازبام کرنے میں لگ گئے اور مرزائیت کے تار پود بکھیر دیئے اور کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اگست ۱۹۰۸ء سے پہلے مرجائے گا۔ (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۹۱)

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی مئی ۱۹۰۸ء میں مرگیا ۔

خس کم جہاں پاک شد

اسی طرح مرزا قادیانی اور مشہور عالم دین مولانا عبدالحق غزنوی ؒ کے درمیان ۱۰؍ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ بمطابق ۱۴؍مئی ۱۸۹۳ء کو امرتسر کی عیدگاہ میں مباہلہ ہوا۔ مباہلہ اس امر پر ہوا کہ مولانا نے کہا: کہ مرزا قادیانی اور اس کے سب متبعین دجال، کافر، ملحد اور بے دین ہیں۔ واضح رہے کہ مرزا قادیانی نے اپنے مرنے سے سات ماہ ۲۴ دن قبل ۲؍اکتوبر ۱۹۰۷ء کو یہ اصول بیان کیا تھا کہ: ”مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔“ (ملفوظات ج۹ ص۴۴۰)

خدا کی مشیت کہ اسی اصول کے مطابق مرزا قادیانی مولانا غزنوی ؒ کی زندگی میں ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل بمرض ”وبائی ہیضہ“ ہلاک ہو گیا اور مولانا غزنوی ؒ اس کے بعد پورے نو سال بقید حیات رہے۔ ۱۶؍مئی ۱۹۱۷ء کو راہی ملک بقاء ہوئے (رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ) اس اعتبار سے مرزا قادیانی خود اپنے مباہلہ اور بیان کردہ اصول کے مطابق جھوٹا اور مفتری قرار پایا۔ اس کے بعد مزید کسی شہادت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

اسمہ کا مصداق مرزا

تحریف نمبر:۷...... ”وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّأْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ (الصف:۶)“ اگر بعینہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے تشریف لائیں گے تو رسول اللہ ﷺ پہلے اور عیسیٰ بعد میں ہو جائیں گے۔ باوجود یہ کہ آیت میں رسول اللہ ﷺ پہلے اور عیسیٰ علیہ السلام کے بعد مذکور ہے۔

تحقیق...... آیت میں بعد سے بعدیت زمانی یا مغائرت مراد نہیں۔ کیونکہ غزوۂ تبوک پر جاتے ہوئے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے مدینہ کا امیر مقرر کیا اور غزوہ میں اپنے ساتھ نہ لینے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رنجیدہ دیکھا تو ان کو تسلی دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ: ”اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی وَلٰكِنَ لَّا نَبِیَّ بَعْدِیْ (بخاری ج۱ ص۴۲۰ مناقب حضرت علی رضی اللہ عنہ)“ اگر بعد سے مراد بعدیت زمانی ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبوت کی نفی نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ حضور ﷺ ہی کے زمانہ میں اور آپ ہی کے سامنے موجود تھے۔ باوجود یہ کہ آیت میں دونوں باتوں کی نفی کرنی مقصود ہے، اور لفظ لکن کا بھی یہی تقاضہ ہے۔ اگرچہ موسیٰ علیہ السلام کی موجودگی میں ہارون علیہ السلام نبی تھے۔ مگر اے علی رضی اللہ عنہ تو نبی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ میرے علاوہ کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا، اور ایسے ہی مغائرت کے معنے بھی نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول خدا ﷺ کے تابع اور موافق تھے۔ مستقل مخالف نہیں تھے اور بحیثیت تابع ہونے ہی کے ان سے نبوت کی نفی کی گئی ہے۔ اس لئے بعد سے مراد یا دوسرا نبی ہے۔ یعنی سلسلۂ نبوت میں کوئی اور نبی آنے والا باقی نہیں رہا۔ اس لئے اے علی رضی اللہ عنہ تو بھی نبی نہیں ہوسکتا۔ اس میں پہلے نبی کے زندہ موجود ہونے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں آنے کی نفی نہیں ہوتی۔ حدیث شریف میں ہے کہ: ”لَوْكَانَ مُوْسٰی حَیًّا لَّمَا وَسِعَهٗ اِلَّا اِتِّبَاعِیْ (مشکوٰۃ ص۳۰ باب

الاعتصام بالکتاب والسنة)‘‘

’’اگر آج موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو ان کو میری ہی اتباع کرنی پڑتی۔‘‘ معلوم ہوا کہ پہلا نبی حضور ﷺ کے زمانہ یا بعد میں موجود ہوسکتا ہے اور اس سے ختم نبوت پر کوئی حرف نہیں آتا۔

آیت مذکورہ بالا میں بعدی کے یہی معنے ہیں کہ سلسلہ نبوت میں آنے والا نبی صرف احمد مجتبیٰ ﷺ رہ گئے۔ ولا غیر!

یہاں بعد کے معنے غیر کے ایسے ہی ہیں جیسا کہ اس حدیث میں ہیں: ’’قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ أَقْتِلَ مِنْ بَعْدِنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ‘‘ نووی نے مسلم کی شرح میں ’’من بعدنا‘‘ کے معنے میں ’’سوانا‘‘ کئے ہیں۔ اسی طرح ’’أَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِيْ أَحَدُهُمَا عَنْسِيٌّ وَالْآخِرُ مُسَيْلَمَةُ‘‘ میں بعدی سوائی کے معنوں میں ہے۔ ورنہ اسود عنسی اور مسیلمہ دونوں نے نبی عربی ﷺ کی زندگی ہی میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ جیسا کہ بخاری کی دوسری روایت کے الفاظ ’’اَلْكَذَّابَيْنِ الَّذَيْنِ اَنَابَيْنَهُمَا‘‘ سے ظاہر ہے۔ دوسری آیت ’’كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ (رعد:۳۰)‘‘ میں یہود و نصاریٰ کو امم قبل، اور اس امت کو مابعد کہا ہے۔ لیکن باوجود اس بات کے امم ماضیہ اسی طرح موجود اور زندہ ہیں۔ اگر امم ماقبل، امت مابعد کے ساتھ جمع اور اس کے زمانہ میں زندہ موجود ہوسکتی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ نبی ماقبل، نبی مابعد کے سامنے یا اس کے پیچھے نہیں آسکتا؟ ’’مَاهُوَ جَوَابُكُمْ فَهُوَ جَوَابُنَا‘‘

۲...... قرآن وحدیث اور تمام شرائع سابقہ میں نبی اس کو کہتے ہیں۔ جو اپنے ہر عمل میں پہلی شریعت کا تابع نہ ہو۔ بلکہ اس کی ذات خاص کے لئے بعض احکام میں وحی نبوت اس پر نازل ہو۔ البتہ تبلیغ اور پیغام رسانی میں شریعت سابقہ کی اتباع کرے، اور اپنے مخصوص احکام کو غیر تک نہ پہنچائے اور رسول وہ ہے۔ جس کو ایسی شریعت عامہ عطاء فرمائی جائے۔ جس کی پابندی امت اور نبی دونوں پر لازمی ہو۔ اس مختصر تمہید کے بعد یاد رکھئے کہ عیسیٰ علیہ السلام آمد ثانی کے وقت ہر حکم میں شریعت محمدیہ (علیٰ صاحبها الف الف تحیة) کی اتباع کریں گے، اور کوئی حکم ان کی ذات خاص کے لئے نازل نہ ہوگا، اور نہ وحی نبوت ان پر اترےگی اور نہ وہ نبی تشریعی ہوں گے۔ اگرچہ ان کا مرتبہ نبیوں جیسا ہوگا۔ مگر وحی نبوت اور شریعت خاصہ نازل ہونے کی وجہ سے وہ شرعی اصطلاح میں نئے نبی نہیں کہلائیں گے۔

جس طرح قیامت کے دن تمام انبیاء اور رسل علیہم السلام اسی نام کے ساتھ پکارے جائیں گے۔ لیکن منصب نبوت تبلیغ وتشریح اور نزول وحی وغیرہ کچھ نہیں ہوگا۔

اسی لئے عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی ختم نبوت کے ہرگز مخالف نہیں ہے۔

۳...... مرزاغلام احمد قادیانی کا اصل نام جو اس کے ماں باپ نے رکھا وہ غلام احمد ہے، اور مرزاقادیانی ساری زندگی یہی لکھتا رہا ہے۔ اس کا نام آیت کے مطابق صرف احمد نہیں تھا۔ بلکہ یہ تو غلام احمد تھا۔ تو پھر غلام احمد ’’اسمہ احمد‘‘ کا مصداق کیسے ہوگیا؟

۴...... اگر احمد سے مراد مرزاغلام احمد قادیانی ہے تو پھر یہ مسیح موعود یا مہدی کیسے ہوگیا؟ اس لئے کہ مسیح موعود اور مہدی میں سے کسی کا نام احمد نہیں ہے۔

لطیفہ: ایک مرتبہ ایک قادیانی نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے یہ بات کہہ دی کہ اس آیت میں احمد سے مراد غلام احمد ہے تو آپ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے فی البدیہہ فرمایا: کہ اگر غلام احمد سے مراد احمد ہے تو پھر عطاء اللہ سے مراد صرف ’’اللہ‘‘ ہوسکتا ہے۔ غلام احمد سے مراد احمد کہتے ہو تو پھر عطاء اللہ سے مراد بھی اللہ لے لو۔ اگر اللہ مانو

گے تو میرا پہلا حکم یہ ہے کہ غلام احمد قادیانی جھوٹا ہے۔ اسے میں نے نبی نہیں بنایا۔ پس شاہ جی کی حاضر جوابی سے قادیانی بھاگ گیا۔

عذاب

تحریف نمبر:۸...... ''مَاکُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل: ۱۵) '' ''یعنی خداتعالیٰ جب کسی قوم پر عذاب بھیجنا چاہتا ہے تو پہلے اپنا ایک رسول بھیجتا ہے۔'' جس کی وہ تکذیب کرتے ہیں، اوراس کی وجہ سے ان پر عذاب نازل ہوجاتا ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں مصیبتیں عام ہورہی ہیں۔ اس لئے خدائی قانون کے موافق کوئی رسول بھی آنا چاہئے اور وہ مرزاغلام احمد قادیانی ہیں۔

اس آیت مبارکہ کا تفصیلی جواب (قادیانی شبہات کے جوابات جلداوّل ص۱۲۳ سے ص۱۲۵) تک ملاحظہ فرمائیں۔

جزاك الله!

مرزا سے استہزاء

تحریف نمبر:۹...... ''یٰاحَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ مَایَاْتِیْھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْابِہٖ یَسْتَھْزِءُ وْنَ (الحجر: ۱۱) '' چونکہ رسولوں سے استہزاء اور مذاق کیا جاتا تھا اور مرزا سے بھی استہزاء کیا گیا۔ اس لئے وہ سچا ہے۔

تحقیق...... اس آیت کا مفاد صرف اس قدر ہے کہ رسولوں سے استہزاء اور تمسخر کیا گیا۔ اس کے یہ معنے ہرگز نہیں ہیں کہ جس کا تمسخر اور مذاق اڑایا جائے وہ رسول بھی بن گیا۔ ورنہ تو کافروں کو رسول ہونا چاہئے۔ کیونکہ ان سے اللہ اور اس کے رسولوں نے استہزاء اور تمسخر کیا ہے۔ جیسا کہ قرآن عزیز کی ان آیتوں سے ظاہر ہے کہ: ''اَللّٰہُ یَسْتَھْزِئُ بِھِمْ (البقرہ:۱۵) '' اللہ کافروں سے استہزاء کرتا ہے۔ ''وَکُلَّمَا مَرَّعَلَیْہِ مَلَأٌ مِّنْ قَوْمِہٖ سَخِرُوْامِنْہُ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْکُمْ کَمَا تَسْخَرُوْنَ (ھود:۳۸) '' جب ان (نوح علیہ السلام) کے پاس سے کافروں کی جماعت گذرتی تو ان (نوح علیہ السلام) کا مذاق اڑاتے۔ انہوں نے کہا اگر تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو تو ہم تمہارا مذاق اڑاتے ہیں۔

پھر دعویٰ ہے۔ نبوت ظلیہ کا اور ثبوت میں روایت پیش کی جارہی ہے۔ جس میں صاحب شریعت رسولوں کے متعلق خبر دی گئی ہے۔ لہٰذا دلیل اور دعوے میں تطابق نہ ہونے کی وجہ سے استدلال ہی غلط ہے۔ اس کے بعد احادیث کے متعلق مغالطے دیئے گئے جن میں سے اکثر کا جواب گذشتہ صفحات میں گذر چکا ہے۔ چند یہاں بھی ذکر کئے جاتے ہیں اور بعض کی حیثیت خرافات سے زیادہ نہیں تھی۔ اس لئے ان کے جواب دینے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

احادیث نبویہ سے مغالطہ دہی کے جوابات

اونٹوں کا بیکار رہونا

مغالطہ نمبر:۱...... ''وَلَیُتْرَکُنَّ الْقَلَاصُ فَلَا یَسْعٰی عَلَیْھَا وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ...... الخ '' مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹوں کی سواری ترک کردی جائے گی اور اسی طرف آیت میں پیش گوئی کی گئی ہے۔ جو مرزا قادیانی کے زمانہ میں پوری ہوگئی۔

تصحیح…… حدیث میں اونٹوں کی سواری متروک ہونے سے مکہ اور مدینہ کے درمیان متروک ہونا مراد ہے۔ تمام دنیا میں مراد نہیں۔ چنانچہ خود مرزا قادیانی نے مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل جاری ہونے کو مسیح موعود کی نشانی قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ: ’’مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل تیار ہو رہی ہے یہی اس پیش گوئی کا ظہور ہے۔ جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی۔ مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۲، خزائن ج۱۹ ص۱۰۸)

مگر مکہ اور مدینہ کے درمیان اب تک اونٹ کی سواری متروک نہیں ہوئی۔ جب اونٹوں کی سواری کے ترک کو مشروط کیا ریل چلنے سے۔ جب ریل جاری نہ ہوئی تو بنائے دلیل باطل ہوگئی۔ آج کل وہاں موٹروے ہے۔ ریل کی تیاری کا سن رہے ہیں۔ اتنا عرصہ مرزا قادیانی کے اعلان کی نحوست سے تاخیر واقع ہوئی۔ موٹر موجود ہے۔ ریل کی تیاری ہو جائے تب ہی وہاں سے سفر کریں تو اونٹوں کے ڈار کے ڈار پہاڑوں میں سفر کرتے بوجھ اٹھاتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ ایک ایک اونٹ کا وجود مرزا قادیانی کے کذب کی دلیل ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی اپنے دعوے میں جھوٹے تھے۔ نیز اگر تمام دنیا سے اونٹ کی سواری متروک ہونی مراد ہو تو وہ بھی اب تک نہیں پائی گئی۔ عرب، بلوچستان، سندھ وغیرہ ریگستانی علاقوں میں اونٹ کی سواری عام ہے اور وہاں ریل جاری نہیں ہوئی۔ آیت میں قیامت کا ذکر ہے۔ مسیح موعود کی نشانی مذکور نہیں۔ جیسا کہ: ’’اِذَا السَّمَآءُ کُشِطَتْ (التکویر:۱۱)‘‘

’’وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ (التکویر:۱۲، ۱۳)‘‘ سے ظاہر ہے۔ کیونکہ ہر نفس کا اپنے صحیفۂ عمل کو پڑھنا قیامت ہی کے دن ہوگا۔ اس لئے اذ ظرفیہ سے بھی قیامت ہی کا دن مراد ہے۔

مغالطہ نمبر:۲…… مسیح کے دو حلیے آئے ہیں۔ اس لئے مسیح بھی دو ہونے چاہئیں۔

تصحیح…… حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حلیے حدیث میں تین طرح مذکور ہیں اور موسیٰ کے دو طرح۔ لہٰذا مرزائی تحقیق کے موافق مسیح علیہ السلام تین اور موسیٰ علیہ السلام دو ہونے چاہئیں اور نیز رسول اللہ ﷺ کے حلیہ میں بھی الفاظ مختلف آئے ہیں۔ اس لئے وہ بھی متعدد ہوں گے؟۔ دراصل اختلاف الفاظ کی جو وجہ مرزا قادیانی نے سمجھ لی ہے وہ غلط ہے۔ بلکہ اس کی یہ وجہ ہے کہ حلیہ بیان کرنے والے نے صاحب حلیہ کے مختلف اوصاف میں سے کبھی کسی وصف کا اعتبار کر لیا اور کبھی کسی کا۔ جس طرح کہ عیسیٰ علیہ السلام کے حلیہ کے بیان میں کہا گیا ہے اور اس کی مزید تحقیق حیات مسیح کے تحت میں گذر چکی ہے۔

مغالطہ نمبر:۳…… ’’لَا مَهْدِیَّ اِلَّا عِیْسٰی‘‘ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہدی علیہ السلام ہی عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی اور عیسیٰ آنے والا نہیں ہے۔

تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔ (قادیانی شبہات کے جوابات جلد دوم ص۳۷۷، زیر بحث قادیانی سوال نمبر۳۳)

مغالطہ نمبر:۴…… مہدی جب مبعوث ہوگا تو اس کی عمر چالیس سال ہوگی۔

(کنز العمال ج۱۴ ص۲۶۷ حدیث نمبر۳۸۶۸۰)

تصحیح…… مرزا قادیانی کی عمر دعوے کے وقت ۳۵ سال یا ۴۲ یا ۴۵ سال تھی۔ پورے چالیسویں سال دعویٰ ہی نہیں ہوا۔ اس لئے وہ مہدی نہ تھے۔

پہلے نام، پھر عمر، مرزا قادیانی کا نام ہی مہدی سے نہیں ملتا تو عمر کی بحث سے سوائے رسوائی کے مرزائیوں کو اور کیا ملے گا۔

مغالطہ نمبر:۵...... نزول عیسیٰ علیہ السلام کے وقت سب لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔ (تفسیر روح المعانی ج۲ص۶۰۰)

تصحیح...... بے شک نزول کے وقت سب ایمان نہیں لائیں گے۔لیکن بعد میں جتنے زندہ بچیں گے وہ سارے مسلمان ہوجائیں گے۔خود مرزا قادیانی کو بھی اس بات کا اقرار ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:''جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔''

(براہین احمدیہ حصہ۴،ص۴۹۹،خزائن ج۱ص۵۹۳)

مرزا قادیانی کا بعد میں دعویٰ کرنا کہ میں مسیح ہوں۔اس حوالہ کی رو سے چاہئے کہ اگر مرزا قادیانی مسیح ہیں تو روئے زمین کے کافر مرزا قادیانی کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیتے۔روئے زمین کے کافروں کا اسلام قبول کرنا تو رہا اپنی جگہ۔الٹا مرزا قادیانی نے کہہ دیا کہ:''ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے اسلام قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔'' (تذکرہ ص۶۰۷،روایت نمبر۱۱۷۵)

گویا مرزا قادیانی کے آنے سے روئے زمین کے کافر مسلمان ہونے کی بجائے روئے زمین کے مسلمان کافر ہوگئے۔ پھر مرزا قادیانی نے کہا کہ مسلمان وہ جو مجھے مانے،گویا مسلمان صرف مرزا قادیانی کے ماننے کا نام ہے،اب مرزا قادیانی کے ماننے والوں کا لاہوری،قادیانی گروپ کی شکل میں اختلاف ہوا۔لاہوریوں نے کہا مرزا قادیانی نبی نہیں تھا۔جو غیر نبی کو نبی کہے وہ کافر۔گویا لاہوریوں کے نزدیک قادیانی کافر۔

قادیانیوں نے کہا کہ مرزا قادیانی نبی تھا۔جو نبی کو نبی نہ مانے وہ کافر گویا قادیانیوں کے نزدیک لاہوری کافر۔ مرزا قادیانی نے کہا کل روئے زمین کے مسلمان کافر۔

لاہوریوں نے کہا کہ قادیانی کافر۔

قادیانیوں نے کہا کہ لاہوری کافر۔

نتیجہ یہ کہ مرزا قادیانی کے آنے سے روئے زمین پر کوئی مسلمان نہ رہا۔اب قادیانی بتائیں کہ مسیح کی یہ علامت مرزا قادیانی میں پائی گئی؟ یا نہیں؟

خسوف وکسوف

مغالطہ نمبر:۶...... ''اِنَّ لَمَھْدِیْنَا آیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُخَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ تَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ (دار قطنی ج۲ ص۶۵ بَابُ صِفَۃِ صَلَاۃِ الْخُسُوْفِ وَالْکُسُوْفِ)'' چاند گرہن ۱۳،۱۴،۱۵ سورج گرہن ۲۷،۲۸،۲۹۔

(کتاب التعارض بین العقل والنقل ص۱۲۴۶ احمدیہ پاکٹ بک ص۳۸۹)

تصحیح...... یہ قول رسول اللہ ﷺ کا نہیں ہے اور نہ متصلاً یا مرسلاً آنحضرت ﷺ سے نقل کیا گیا ہے۔ بلکہ محمد بن علی کا کشف ہے اور کشف اس جگہ دو وجہ سے حجۃ نہیں ہوسکتا۔

۱...... محمد بن علی غیر معلوم آدمی ہے،اور اگر مرزا قادیانی کی اس بات کو مان لیں کہ محمد بن علی سے مراد امام محمد باقر رحمہ اللہ ہیں،تو پھر بھی یہ روایت از روئے سند کے غیر معتبر ہے۔کیونکہ اس میں عمرو بن شمر راوی ہے اور''میزان الاعتدال'' میں اس کے متعلق یہ لکھا ہوا ہے:''لَیْسَ بِشَیْیٍٔ یَشْتِمُ الصَّحَابَۃَ، وَیَرْوِی الْمَوْضُوْعَاتِ عَنِ الثِّقَاتِ''ممکن ہے کہ یہ

حدیث بھی اس نے گھڑ کر محمد باقرؒ کی طرف منسوب کر دی ہو اور مرزا قادیانی کا (ایام الصلح اردو کے ص۸۰، خزائن ج۱۴ ص۳۱۵) پر تسلیم کرتے ہوئے کہ کسوف وخسوف...... امام باقرؒ سے مہدی کا نشان قرار دیا گیا ہے۔ پھر اس کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث اس لئے بتایا کہ سوائے نبی کے کوئی غیب کی خبر نہیں دیتا۔ جیسا کہ ''حاشیہ تحفہ گولڑویہ'' میں لکھتے ہیں کہ:

''دوسری گواہی اس حدیث کے صحیح اور مرفوع متصل ہونے پر آیت ''فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ أَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ ''میں ہے۔ کیونکہ یہ آیت علم غیب صحیح اور صاف کا رسولوں پر حصر کرتی ہے۔ جس سے بالضرورت متعین ہوتا ہے کہ ''اِنَّ لَمَهْدِیْنَا'' کی حدیث بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۲۹، خزائن ج۱۷ ص۱۳۵ حاشیہ)

صحیح نہیں کیونکہ حدیث کی حجت اور اتصال کا انوکھا طریقہ ہونے کے علاوہ لازم آتا ہے کہ باعتبار اس ضابطہ کے جو خبریں بھی غیب سے تعلق رکھیں گی۔ وہ یا احادیث ہوں گی یا اس کی خبر دینے والا خود رسول ہوگا۔ دونوں باتوں میں سے ایک بات ضرور ماننی پڑے گی۔ اس لئے ہندو، بددین، کنجر، خاکروبہ وغیرہ کی ایسی خبریں بھی نعوذ باللہ حدیث ہوں گی۔ یا وہ خود رسول ہوں گے۔ لا حول ولا قوۃ!

کیونکہ مرزا قادیانی نے ان سب کو صاحب کشف وشہود بتایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

''خواب تو چوڑھوں چماروں اور کنجروں کو بھی آجاتے ہیں اور وہ سچے بھی ہو جاتے ہیں۔ ایسی چیز پر فخر کرنا لعنت ہے۔ فرض کرو ایک شخص کو چند خوابیں آگئیں اور وہ سچی بھی ہوگئیں۔ اس سے کیا بنتا ہے۔'' (ملفوظات ج۱۰ ص۹۳)

''ہر ایک فرقہ کے لوگ خوابیں دیکھتے ہیں اور بعض خوابیں سچی بھی نکلتی ہیں۔ بلکہ بعض فاسقوں فاجروں اور مشرکوں کی بھی خوابیں سچی ہوتی ہیں اور الہام بھی ہوتے ہیں۔'' (چشمہ معرفت ص۳۰۱، خزائن ج۲۳ ص۳۱۶)

پھر حدیث میں بھی تصریح ہے کہ جب سے زمین وآسمان بنا ہے۔ ایسا اجتماع مہدی علیہ السلام کے زمانہ تک کبھی ظہور میں نہیں آیا ہوگا۔ وہ یہ ہے کہ رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن اور اسی رمضان کی پندرھویں تاریخ کو سورج گرہن ہوگا۔

نظام شمسی وقمری میں آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ پہلے دن چاند گرہن اور پندرھویں تاریخ سورج گرہن ہو۔ چنانچہ خود مرزا قادیانی بھی اس امر کو تسلیم کرتا ہے کہ ہمیشہ سے چاند گرہن ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو اور سورج گرہن ۲۷، ۲۸، ۲۹ ماہ کو ہوتا رہا ہے۔ جیسا کہ ''کتاب التعارض'' سے نقل کیا ہے۔ یعنی چاند اور سورج کو ان کی مقررہ تین تاریخوں میں سے ایک نہ ایک دن ضرور گرہن لگتا ہے۔

دنیا جانتی ہے کہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں رمضان کی پہلی اور پندرھویں تاریخ کو خلاف عادت چاند سورج کا گرہن نہیں ہوا۔ بلکہ مقررہ اوقات میں سے کسی ایک وقت میں گرہن ہوا تھا۔ اس لئے ۱۳ تاریخ کا ''خسوف'' اور ۲۸ کا ''کسوف'' کسی صورت میں نشانی نہیں بن سکتا: ورنہ ''لَمْ یَکُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ'' کی قید لغو اور بے سود ہو جائے گی اور دوسرے اس حدیث میں ''یَنْکَسِفُ الْقَمَرُ مِنْ اَوَّلِ لَیْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ تَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ'' آیا ہے۔ یہ نہیں آیا کہ ''یَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَةٍ مِّنْ لَیَالِیْ خُسُوْفِهَا وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِیْ نِصْفِ مِنْ اَیَّامِ کُسُوْفِهَا'' پھر دنیا میں چاند وسورج گرہن کا اجتماع رمضان المبارک میں مرزا قادیانی کے جیتے جی تین مرتبہ ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ ہندوستان میں ایسا پہلا اجتماع رمضان کے اندر ۱۲۶۷ھ میں ہوا۔ یعنی ۱۳؍جولائی ۱۸۵۱ء مطابق ۱۳؍رمضان ۱۲۶۷ھ کو چاند گرہن اور ۲۸؍جولائی مطابق ۲۸؍رمضان کو سورج گرہن ہوا۔ اس گرہن کے وقت مرزا قادیانی کی عمر تقریباً ۱۱، ۱۲ برس کی تھی۔ پھر دوسرا اجتماع انہی تاریخوں میں ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۴ء کو امریکہ میں ہوا، جس

کا مرزا قادیانی نے ''حقیقت الوحی'' میں اقرار کیا ہے۔ تیسرا اجتماع ۱۳؍رمضان ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۱؍مارچ ۱۸۹۵ء کو چاند گرہن اور ۲۶؍مارچ مطابق ۲۸؍رمضان کو سورج گرہن ہوا۔ جب اس تینتالیس سال کی مدت میں تین دفعہ اجتماع ہو گیا تو جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے نہ معلوم کتنی مرتبہ رمضان میں دونوں گرہنوں کا اجتماع ہوا ہو گا۔ پھر لطف یہ ہے کہ مہدی پہلے بن جاتے ہیں اور نشانی بعد میں ۱۲ برس پیچھے ظاہر ہوتی ہے، اور مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ قمر کا لفظ اوّل رات کے چاند پر اطلاق نہیں کیا جاتا، بالکل غلط ہے، اور قمر عام ہے۔ ہلال اور بدر دونوں چاندوں پر بولا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں ہے کہ: ''وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ (یٰس:۳۹)''

۲...... ''هُوَالَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ (یونس:۵)''

''اَلْهِلَالُ غُرَّةُ الْقَمَرِ وَهِیَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ (تاج العروس)'' یعنی ہلال قمر کی پہلی رات ہے۔ اس کے علاوہ مرزا محمود پسر مرزا نے بھی تسلیم کیا ہے کہ قمر کا لفظ ہلال پر بولا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو: ''قمر بدر نہیں ہوتا۔ لیکن بدر ضرور قمر ہوتا ہے۔ اسی طرح قمر ہلال نہیں ہوتا۔ مگر ہلال ضرور قمر ہوتا ہے۔'' (درس قرآن تفسیر سورۂ مدثر مندرجہ اخبار الفضل ۷؍جولائی ۱۹۲۸ء)

افتراء علی اللہ

''اسلام نے سورج اور چاند کے گرہن کا ذکر فرمایا ہے۔ قرآن پاک نے اسے مختلف پیرایوں میں انقلاب عظیم اور قیامت کی نشانی بھی ٹھہرایا ہے۔'' (الفضل ربوہ ۹؍دسمبر ۱۹۷۴ء)

سورج یا چاند گرہن کا قیامت کی نشانی ہونا مرزائیوں کی ''مسیحی انجیل'' (انجیل البشریٰ مسیح قادیان صاحب کی وحی والہام کا مجموعہ ہے) میں کہیں لکھا ہو تو ہو مگر قرآن پاک میں کہیں اس کا نام ونشان نہیں۔ اسے قرآن کی جانب منسوب کرنا محض کذب اور افتراء علی اللہ ہے۔

افتراء علی الرسول

قادیانی کہتے ہیں کہ: ''رسول اکرم ﷺ نے پیش گوئی فرمائی تھی کہ میری امت کی رہبری ورہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کو مبعوث فرمائے گا۔ اس کی شناخت کے سلسلہ میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ...... ......الخ'' (دارقطنی ص ۱۸۸) کہ ہمارے مہدی کے لئے یہ دو نشان مقرر ہیں اور یہ نشان ہمارے ہی امام مہدی کے ظہور کے ساتھ مختص ہیں۔ اسی کے لئے بطور دلیل صداقت ظاہر ہوں گے اور یہ صورت ابتدائے دنیا سے امام مہدی کے وقت میں ہی پیدا ہو گی۔ یعنی یہ کہ:

۱...... امام مہدی ہونے کا دعویدار موجود ہو۔

۲...... رمضان کا مہینہ ہو۔

۳...... چاند کی تاریخ ہائے خسوف میں سے اسے پہلی تاریخ کو گرہن لگے۔

۴...... سورج کی تاریخ ہائے کسوف میں سے اسے درمیانی تاریخ کو گرہن لگے۔ (حوالہ بالا)

اس عبارت میں قادیانیوں نے دو وجہ سے افتراء علی الرسول کیا ہے:

اوّل...... یہ کہ قادیانیوں نے ''دارقطنی'' کا حوالہ دیا ہے اور اس میں یہ قول امام باقرؒ کی جانب منسوب کیا گیا ہے اور

محدثین کی تصریح کے مطابق یہ نسبت بھی محض غلط اور بازاری گپ ہے جو ''عمرو بن شمر'' اور جابر جعفی ایسے کذابوں نے حضرت امام باقرؒ کے سر دھری تھی۔ مگر ان بزرگوں کو بھی یہ جرأت نہ ہوئی کہ اس وضعی اور من گھڑت افسانے کو آنحضرت ﷺ کی ذات مقدس سے منسوب کر ڈالیں۔ مگر شاباش اور صد آفرین کہ قادیانیوں نے اس افترائی روایت کو ارشاد نبوی ﷺ قرار دے کر کذب، افتراء کا نیا ریکارڈ قائم کر دیا۔

ایں کار از تو آید ومرداں چنیں کند

دوم...... یہ کہ قادیانیوں نے اس موضوع روایت کے اصل الفاظ ذکر نہیں کئے۔ نہ ان کا ترجمہ کیا۔ بلکہ اس جھوٹی روایت کی خود ساختہ تشریح اور من مانا مفہوم گھڑ کر اس کو فرمودۂ رسول ﷺ بتایا۔ یہ کذب در کذب (ڈبل جھوٹ) بھی مسیح قادیان کی مسیحی امت کا ہی کارنامہ ہوسکتا ہے۔ قادیانیوں کو خوب علم ہے کہ یہ روایت سراپا کذب ہے۔ مگر ان کی مشکل یہ ہے کہ مہدی علیہ السلام کے حق میں یہ جس قدر صحیح حدیثیں کتب صحاح میں موجود ہیں، ان میں سے ایک بھی تو ان کے خانہ ساز مہدی پر چسپاں نہیں ہوتی۔ اس لئے انہوں نے اپنے مہدی کی تقلید میں من گھڑت روایتوں کو رسول اللہ ﷺ سے منسوب کرنے کا راستہ اختیار کر لیا۔ حالانکہ عقل کا تقاضا یہ تھا کہ وہ اس گرداب سے نکلنے کی ہمت کرتے۔ لیکن ''وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَالَهٗ مِنْ نُّوْرٍ''

پینتالیس برس کی قلیل مدت میں گرہنوں کا نقشہ ملاحظہ ہو!

(گرہنوں کا نقشہ صفحہ نمبر:۴ پر ملاحظہ فرمائیں)

۱...... ۱۱۷ھ مطابق ۷۳۶ء رمضان کی تیرہ اور اٹھائیس تاریخ کو گرہن لگا اور اس وقت ''ظریف'' نامی بادشاہ موجود تھا۔ یہ صاحب شریعت نبی ہونے کا مدعی تھا۔ یہ جب ۱۲۶ھ کو مرا تو اس کا بیٹا ''صالح'' نامی بادشاہ ہوا۔

نیز ۳۴۶ھ مطابق ۹۵۹ء رمضان کی ان ہی تاریخوں میں گرہن لگا اور اس وقت ''ابو منصور عیسیٰ'' مدعی نبوت موجود تھا۔

۲...... دوسرے نقشے کے مطابق ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۴ء کے گرہنوں کے حساب سے پہلا گرہن ۱۶۱ھ مطابق ۷۷۹ء رمضان کی ان ہی تاریخوں میں لگا۔ اس وقت صالح نامی مدعی نبوت موجود تھا اور اس صالح کے زمانہ میں مرزا قادیانی کی طرح دو مرتبہ رمضان کی ان ہی تاریخوں میں گرہن لگا۔ یعنی ۱۲۷ھ پھر ۱۶۲ھ میں بھی لگا۔ پھر ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۴ء کو لگا۔ لیکن اس کا ظہور ہندوستان میں نہ ہوا۔ بلکہ امریکہ میں ہوا اور اس وقت ''مسٹر ڈوئی'' وہاں مسیح موعود ہونے کا جھوٹا مدعی موجود تھا۔

۳...... تیسرے نقشے کے مطابق ایک گرہن ۱۶۲ھ مطابق ۷۸۰ء میں لگا جس میں صالح مدعی تھا اور دوسرا گرہن ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۸۹۵ء میں لگا جس میں مرزا قادیانی جھوٹا مدعی نبوت تھا۔

ابن عربی کی پیش گوئی

مغالطہ نمبر:۷...... ابن العربیؒ لکھتے ہیں کہ مسیح ''خاتم الاولاد'' ہوگا اور اس کے ساتھ اس کی بہن پیدا ہوگی۔ (شرح فصوص الحکم ص۸۳)

یہ بات مرزا قادیانی میں پائی جاتی ہے۔

تصحیح ...... اصل پیش گوئی ابن العربیؒ کی اس طرح ہے کہ آخر زمانہ میں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جو بنی نوع انسان میں خاتم الاولاد ہوگا اوراس کے بعد کوئی لڑکا یا لڑکی جہاں میں پیدا نہ ہوگی۔ مرزاقادیانی اس پیش گوئی کو ان الفاظ میں بیان کرتا ہے: ’’ہم مناسب دیکھتے ہیں کہ اس جگہ شیخ کی اصل عبارت نقل کردیں اوروہ یہ ہے: ’’وَعَلٰی قَدَمِ شِیْثٍ یَکُوْنُ آخِرُ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ الْاِنْسَانِیِّ وَهُوَ حَامِلُ اَسْرَارِهٖ۰ وَلَیْسَ بَعْدَهٗ وَلَدٌ فِیْ هٰذَا النَّوْعِ فَهُوَ خَاتَمُ الْاَوْلَادِ۰ وَتُوْلَدُ مَعَهٗ اُخْتٌ لَّهٗ فَتَخْرُجُ قَبْلَهٗ وَیَخْرُجُ بَعْدَهَا یَکُوْنُ رَاْسُهٗ عِنْدَ رِجْلَیْهَا۰ وَیَکُوْنُ مَوْلِدُهٗ بِالصِّیْنِ وَلُغَتُهٗ لُغَةُ بَلَدِهٖ۰ وَیَسْرِی الْعَقَمُ فِی الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَیَکْثُرُ النِّکَاحُ مِنْ غَیْرِ وِلَادَةٍ۰ وَیَدْعُوْهُمْ اِلَی اللّٰهِ فَلَا یُجَابُ‘‘ یعنی کامل انسانوں میں سے آخری کامل ایک لڑکا ہوگا۔ جو اصل مولد اس کا چین ہوگا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ ’’قوم مغل‘‘ اور ’’ترک‘‘ میں سے ہوگا اورضروری ہے کہ عجم میں سے ہوگا، نہ عرب میں سے، اوراس کو وہ علوم اوراسرار دیئے جائیں گے۔ جو شیث کو دیئے گئے تھے، اوراس کے بعد کوئی اورولد نہ ہوگا، اوروہ خاتم الاولاد ہوگا۔ یعنی اس کی وفات کے بعد کوئی کامل بچہ پیدا نہیں ہوگا، اوراس فقرہ کے یہ بھی معنی ہیں کہ وہ اپنے باپ کا آخری فرزند ہوگا اوراس کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوگی جو اس سے پہلے نکلے گی اوروہ اس کے بعد نکلے گا۔ اس کا سر اس دختر کے پیروں سے ملا ہوا ہوگا۔ یعنی دختر معمولی طریق سے پیدا ہوگی کہ پہلے سر نکلے گا اور پھر پیر اوراس کے پیروں کے بعد بلاتوقف اس پسر کا سر نکلے گا۔ (جیسا کہ میری ولادت اور میری توأم ہمشیرہ کی اسی طرح ظہور میں آئی) اور پھر بقیہ ترجمہ شیخ کی عبارت کا یہ ہے کہ اس زمانہ میں مردوں اورعورتوں میں بانجھ کا عارضہ سرایت کرے گا۔ نکاح بہت ہوگا۔ یعنی لوگ مباشرت سے نہیں رکیں گے۔ مگر کوئی صالح بندہ نہیں ہوگا...... اور پیش گوئی میں یہ بھی الفاظ ہیں کہ اس کے بعد یعنی اس کے مرنے کے بعد نوع انسان میں علت عقم سرایت کرے گا۔ یعنی پیدا ہونے والے حیوانوں اوروحشیوں سے مشابہت رکھیں گے اورانسانیت حقیقی صفحۂ عالم سے مفقود ہوجائیں گے۔ وہ حلال کو حلال نہیں سمجھیں گے اورنہ حرام کو حرام۔ پس ان پر قیامت قائم ہوگی۔‘‘ (تریاق القلوب ص۱۵۸،۱۵۹، خزائن ج۱۵ ص۴۸۲،۴۸۳)

سچ ہے کہ ایک جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے کئی جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔

۱...... مرزاقادیانی نے رجل فارس بننے کے لئے اپنا ’’فارسی النسل‘‘ ہونا بیان کیا۔

۲...... پھر اس پیش گوئی کو دیکھا تو ’’چینی الاصل‘‘ ہونے کی کہانی وضع کی۔

۳...... پھر ہمشیرہ کے ساتھ پیدا ہونے کی کہانی بیان کی۔

۴...... لیکن اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی پر قربان جائیں کہ مرزاقادیانی کا لکھنا! کہ شیخ ابن عربیؒ کی پیش گوئی میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ: ’’اس کے بعد یعنی اس کے مرنے کے بعد نوع انسان میں علت عقم سرایت کرے گی۔‘‘

اب ہمارے نزدیک تو ایک بزرگ کا یہ قول ہے جس کی شریعت میں کوئی اہمیت نہیں۔ جس کی عقیدہ کے باب میں ذرہ برابر وقعت نہیں۔ لیکن ’’شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور صاحب آف سجاول‘‘ کے بقول مرزاقادیانی اس عادی مجرم کی طرح کہ جس کی جگہ...... خالی دیکھی اس پر بیٹھ گیا۔ مرزاقادیانی نے اس پیش گوئی پر خود کو فٹ کرنے کے لئے کہانی تیار کی مگر اس پیش گوئی کے یہ الفاظ قابل غور ہیں۔ ’’اس کے بعد یعنی اس کے مرنے کے بعد نوع انسان میں علت عقم سرایت کرجائے گی۔ یعنی پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہت رکھیں گے اورانسانیت حقیقی صفحۂ عالم سے مفقود ہوجائیں گے۔ وہ حلال کو حلال نہیں سمجھیں گے اورنہ حرام کو حرام۔‘‘

اب اگر مرزا قادیانی جیسا کہ وہ خود کہتا ہے کہ میں اس پیش گوئی کا مصداق ہوں تو موجودہ قادیانی خلیفہ ''طاہر ومسرور'' سمیت سب مرزا کے مرنے کے بعد پیدا ہوئے۔اس طرح موجودہ تمام قادیانی بھی سب مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد پیدا ہوئے تو مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد علّت عقم پیدا ہوتی۔ لہٰذا:

۱...... مرزائی خلیفہ سمیت تمام قادیانی حیوان ہیں۔
۲...... مرزائی خلیفہ سمیت تمام قادیانی وحشی ہیں۔
۳...... مرزائی خلیفہ سمیت تمام قادیانی انسان حقیقی نہیں۔
۴...... مرزائی خلیفہ سمیت تمام قادیانی حلال کو حلال نہیں سمجھتے۔
۵...... مرزائی خلیفہ سمیت تمام قادیانی حرام کو حرام نہیں سمجھتے۔

مرزا قادیانی کے حق میں اگر یہ پیش گوئی سچی ہے تو پھر فتویٰ بالا بھی قادیانی قبول فرمائیں۔

لیکن فتویٰ قبول کرنے کے بعد بھی مشکل پیش آئے گی کہ ان موجودہ مرزائیوں پر قیامت قائم نہ ہوئی۔ مرزا قادیانی پھر بھی جھوٹے کا جھوٹا۔ استاذ! لا ہاتھ کیسی کہی!

حدیث مجدد

مغالطہ نمبر:۸...... ''اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا (ابوداؤد ج۲ ص۱۳۲ کتاب الملاحم) ''مرزا قادیانی کا علمی کارنامہ اور خدمت دین اس امر کی شہادت ہے کہ وہ اس کے مجدد تھے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ اس پیش گوئی کے باوجود اب تک کوئی مجدد پیدا نہیں ہوا۔ یہ وعدۂ الٰہی نہ صرف احادیث میں آیا ہے۔ بلکہ قرآن مجید میں بھی پایا جاتا ہے۔ ''وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ (النور:۵۵) ''یعنی جس طرح وہ پہلے امت موسوی میں خلفاء بھیجتا تھا۔ اسی طرح امت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الف الف تحیہ) میں مومنوں کو جو نیک عمل کریں گے۔ خلفاء بنائے گا تاکہ وہ اس دین کو مضبوط کریں۔ جس کو اللہ نے پسند کیا ہے۔ لہٰذا چونکہ موسوی شریعت کی تمکین کے لئے ۱۳سو سال بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تھے۔ اس لئے سلسلۂ محمدی میں ایک مثل عیسیٰ اتنی ہی مدت کے بعد آنا چاہئے تاکہ مماثلت پوری ہو جائے۔

تصحیح...... تجدید دین کے یہ معنے ہیں کہ جس طرح کسی پتھر کی مٹی ہوئی تحریر پر قلم لگا کر اس کو روشن کر دیا جائے۔ اسی طرح دین کے مٹے ہوئے آثار کو از سر نو تازہ کر دے اور بدعت کو دور کر کے سنت مستقیم پر لوگوں کو قائم کرے۔ چنانچہ تیسیر شرح جامع صغیر میں ہے کہ: ''یُجَدِّدُلَھَا بَیِّنَھَا اَیْ یُبَیِّنُ السُّنَّۃَ مِنَ الْبِدْعَۃِ وَیُذِلُّ اَھْلَھَا'' سنت کو بدعات سے پاک کر دے، اور اہل بدعۃ کی تردید کرے، اور یہی معنے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھے ہیں: ''مَنْ یُّجَدِّدُلَھَا دِیْنَھَا اَیْ یُبَیِّنُ السُّنَّۃَ مِنَ الْبِدْعَۃِ وَیُکْثُرُ الْعِلْمُ وَیَعِزُّ أَھْلَہٗ وَیُقْمِعُ الْبِدْعَۃَ وَیُکْسِرُ اَھْلَھَا ''یعنی مجدد وہ ہے جو دین کو بدعات سے پاک کرے، سنت کی ترویج اور اشاعت کرے۔ بدعات کو اکھاڑے، دینداروں کی عزت کرے، اور اہل بدعت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج۱ ص۳۰۲)

پھر جائز ہے کہ جماعت کثیرہ اس کام پر لگی ہوئی ہو، اور ان میں ہر فرد اپنے عہد کا مجدد ہو۔ چنانچہ ''تیسیر شرح

جامع صغیر'' میں ہے کہ ''عَلٰی رَأْسِ التَّنْزِیْلِ سَنَةُ مِّنَ الْهِجْرَةِ اَوْغَیْرِهَا عَلٰی مَامَرَّ مِنْ رَّجُلٍ اَوْاَکْثَرَ یُجَدِّدُ...... الخ''

''قَالَ ابْنُ کَثِیْرٍ قَدْیَدَّعِیْ کُلُّ قَوْمٍ فِیْ اِمَامِهِمْ اَنَّهُ الْمُرَادُ وَالظَّاهِرُ حَمْلُهٗ عَلَی الْعُلَمَاءِ مِنْ کُلِّ طَائِفَةٍ (تَیْسِیْر) کُلُّ فِرْقَةٍ حَمَلُوْهُ عَلٰی اِمَامِهِمْ وَالْاَوْلٰی اَلْحَمْلُ عَلَی الْعُمُوْمِ وَلَایُخَصُّ بِالْفُقَهَاءِ فَاِنَّ انْتِفَاعَهُمْ بِاُوْلِی الْاَمْرِ وَالْمُحَدِّثِیْنَ وَالْقُرَّاءِ وَالْوُعَاظِ وَالزُّهَادِ اَیْضًا کَثِیْرٌ (مجمع البحار ج۱ ص۳۲۸)''

یعنی عام علماء حق جو دین کی صحیح خدمت کرنے والے اور رد بدعت اور ترویج سنت جن کا مشغلہ ہے۔ وہ سب مجدد ہیں۔ خود مرزا قادیانی نے بھی یہی کہا ہے۔

گفت پیغمبرے ستودہ صفات
از خدائے علیم مخفیات
بر سر ہر صدی بروں آید
آنکہ ایں کار راھمے شاید
تاشود پاك ملت از بدعات
تابیابند خلق زو برکات
الغرض ذات اولیاء کرام
ہست مخصوص ملت اسلام

(براہین احمدیہ حصہ۴ص ۳۱۱، خزائن ج۱ص ۳۶۲)

کیا مرزا قادیانی نے ۱۳سو برس سے جو دین چلا آتا تھا اس کی اشاعت کی؟ اور کیا سنت کی ترویج کرتے ہوئے خلاف شرع کاموں اور بدعات کے دور کرنے میں جان لڑادی؟ اور جس طرح دین کی تجدید ہر صدی کے مجدد کرتے چلے آئے ہیں۔ کیا مرزا قادیانی نے اس طرح دین کی تجدید کی؟ اور جو اسلامی تعلیم مرزا قادیانی نے پیش کی ہے۔ کیا کسی پہلے مجدد نے ایسے گندے خیالات کو اسلام میں جگہ دی تھی؟۔ ہرگز نہیں! بلکہ مرزا قادیانی نے:

۱...... اسلام میں وفات مسیح کا عقیدہ جاری کیا۔

۲...... نبوت کا دروازہ کھولا۔

۳...... ملائکہ علیہم السلام کی شرعی حقیقت سے انکار کرتے ہوئے فلسفیوں کے خیال کی تائید کی۔

۴...... جبرائیل علیہ السلام اور دوسرے فرشتوں کے معینہ انسانی شکل میں حقیقی طور پر نازل ہونے سے باوجود اسلامی عقیدہ ہونے کے انکار کیا اور فلسفی رنگ نزول مانا۔

۵...... معجزوں میں اسلامی تحقیق کو ٹھکرا کر ملحدانہ شبہے کئے اور ملحدین کے خیالات کی تائید کی۔

۶...... احیاء موتی، اور خلق طیر، اور اس قسم کے خارق عادت معجزوں کو تسلیم نہ کیا۔ اس کو جادو اور مسمریزم بتایا۔

۷...... قرآن میں اپنی رائے کو دخل دیا، اور آنحضرت ﷺ کے ارشادات عالیہ کی پرواہ نہ کی، اور فرقۂ باطنیہ کی طرح قرآن کی آیتوں کو ظاہری معنوں سے پھیر کر استعارات کا رنگ دیا، اور اس پردہ میں ناواقف اور دین سے بے خبر مسلمانوں کو

اسلام کی سیدھی سادھی تعلیم سے ہٹا کر گمراہی کے گڑھے میں دھکیلا، اور اسی طرح قرآن میں تفسیر بالرائے کا دروازہ کھولا۔

۸...... نصاریٰ کو خوش کرنے کے لئے جہاد کے حکم کو اسلامی تعلیم سے خارج کیا۔

۹...... معراج کو ایک کشفی چیز بتایا اور اس خیال کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف جھوٹی نسبت کی۔

۱۰...... ابن اللہ، اور عین خدا ہونے کا دعویٰ کیا۔

۱۱...... باوجود استطاعت کے کبھی حج نہ کیا، نہ دعویٰ مسیحیت سے پہلے، اور نہ بعد میں، اور اس گناہ کو سر پر لے کر چلتے بنے۔ اگر مجدد دنیا میں ایسے ہی کاموں کے واسطے آتا ہے۔ تو ایسے مجدد کو دور ہی سے سلام ہے۔

محمد علی نے ۲۵؍دسمبر ۱۹۳۰ء کو بعنوان ''برادران قادیان سے اپیل'' ایک مصالحتی ٹریکٹ شائع کیا تھا۔ جس میں وہ اپنی اسلامی خدمات کا ذکر اس طرح کرتا ہے: ''آج خدا کے فضل سے اس ترقی کے علاوہ جو ہندوستان میں ہماری جماعت کو ملی ہے۔ دس بیرونی ممالک میں ہمارے ہاتھوں سے سلسلہ احمدیہ کی بنیاد قائم ہو چکی ہے اور وہاں جماعتیں بن چکی ہیں۔ چار ہزار سے زیادہ صفحات حضرت غلام احمد کی کتابوں کے ہم دوبارہ چھپوا کر اس کا بڑا حصہ تقسیم کر چکے ہیں۔ صرف انگریزی میں ہی نہیں بلکہ دنیا کی اور کئی زبانوں میں بھی تقسیم کیا۔ جب ہم آپ سے جدا ہوئے تھے تو اس وقت ہم کتنے آدمی تھے، اور پھر کس قدر نصرت عطاء فرمائی کہ وہ علوم جو ہم کو حضرت موعود سے ورثہ میں ملے تھے۔ انہیں ہم نے دنیا کے دور دور کے کناروں تک پہنچایا ہے۔''

معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کے عقائد و خیالات ہی اس جماعت کی نظر میں اصل اسلام ہے اور اسی کی ہندوستان سے باہر دیگر ممالک میں اور یہاں اشاعت کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اگر (ازالۂ اوہام ص۱۵۷ اور آئینہ کمالات ص۲۱۹، ۲۲۰) سے قطع نظر کر لیا جائے۔ جن سے مرزا قادیانی کا دعویٰ مجددیت ۱۲؍اپریل ۱۸۷۵ء میں معلوم ہوتا ہے۔

اور (حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص۱۹۱) کو بھی چھوڑ دیں کہ جس میں دعوے کی ابتداء ۱۲۹۰ھ میں بتائی ہے تو پھر مرزا قادیانی نے مجدد کا دعویٰ صاف لفظوں میں (براہین احمدیہ ص۳۱۲، خزائن ج۱ ص۳۶۳) پر مجدد کا ذکر کرتے ہوئے یوں کہا ہے:

وعدہ کج بطالباں ندھم
کاذبم گر راز ونشاں ندھم
من خود از بہر ایں نشاں زادم
دیگر از ہر غمے دل آزادم
ایں سعادت چو بود قسمت ما
رفتہ رفتہ رسید نوبت ما

کتاب ۱۲۹۷ھ یعنی صدی سے تین سال پہلے طبع ہوئی۔ جیسا کہ مادۂ تاریخ ''یاغفور'' سے ظاہر ہے اور حصہ سوم کے شروع میں ۷۸ دعویداروں سے بوجہ تاخیر عذر خواہی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حصہ سوم کے نکلنے میں تقریباً دو برس کی تاخیر ہوگی۔ مگر اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں۔ بلکہ مالک مطبع کی طرف بعض مجبوریاں ایسی پیش آ گئیں۔ جن سے طباعت میں دیر ہوگئی۔ اس لئے معلوم ہوا کہ صدی سے تقریباً ۵ سال پہلے کا ہے اور اگر ۱۲۹۷ھ کو مان لیں تب بھی تین سال پیشتر ہونے میں تو کوئی شک ہی نہیں۔ اس کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ اللہ کا ایماندار اور نیک عمل مسلمانوں سے وعدہ ہے کہ وہ ان کو زمین میں حکومت عطاء فرمائیں، اور ان کے دین کو جس کو اس نے پسند کیا ہے۔ مضبوط کرے۔ جس طرح کہ انبیاء علیہم السلام

سابقین کے سچے پیروں کے ساتھ کرتا رہا ہے۔ لہٰذا جو معنے مرزائی جماعت نے اس آیت کے کئے ہیں۔ وہ سرتاپا غلط اور الفاظ قرآن کے مخالف ہیں۔ پھر ولایت کے لئے شرط اوّل یہ ہے کہ وہ کوئی مسئلہ قرآن عزیز کی صریح نص کے خلاف نہ کہے اور (یواقیت ج۲ ص۹۲) میں ہے کہ: ''مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِلْمًا بَاطِنًا لِلشَّرِیْعَةِ غَیْرُ مَابَایْدِ یْنَا فَهُوَ بَاطِنِیٌّ یُقَارِبُ الذِّنْدِیْقَ...... فان من شان اهل الطریق ان یکون جمیع حرکاتهم وسکناتهم محررة علی الکتاب والسنة ولا یعرف ذلك الا بالتبحر فی علم الحدیث والفقه والتفسیر'' مگر مرزاقادیانی کو ''لاتاخذه سنة ولا نوم (بقره:۲۵۵)'' کے خلاف ۳؍فروری ۱۹۰۳ء کو یہ الہام ہوا کہ: ''اصلی، واصوم، اسهر، وانام، واجعل لك انوار القدوم، واعطیك مایدوم ان الله مع الذین اتقوا'' یعنی میں نماز پڑھوں گا، اور روزہ رکھوں گا، جاگتا ہوں اور سوتا ہوں......الخ!

(البشریٰ ج۲ ص۷۹، تذکرہ ص۴۶۰ طبع سوم، اخبار الحکم ج۷ نمبر۵ ص۱۶، ۷؍فروری ۱۹۰۳ء)

باب چہاردہم ...... قادیانیوں سے سوالات؟

کیا حضور ﷺ کی اتباع سے نجات مل سکتی ہے؟

سوال نمبر:۱...... مرزاغلام احمد قادیانی کے بقول اسے حضور اکرم ﷺ کی اتباع سے نبوت ملی ہے۔ تو گزارش یہ ہے کہ جب حضور ﷺ کی اتباع سے نبوت مل سکتی ہے، تو کیا حضور ﷺ کی اتباع اور پیروی سے دوزخ سے نجات بھی مل سکتی ہے یا نہیں؟ اگر حضور ﷺ کی اتباع سے نجات مل سکتی ہے، تو پھر مرزاغلام احمد قادیانی کو نبی ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اگر حضور اکرم ﷺ کی اتباع سے نجات نہیں مل سکتی، تو پھر حضور ﷺ کی اتباع سے نبوت کیسے مل سکتی ہے؟ نیز خیرالقرون سے لے کر آج تک کوئی شخص حضور ﷺ کا متبع گزرا ہے یا نہیں؟ اگر گزرا ہے تو وہ نبی کیوں نہ بنا؟ آخر مرزاقادیانی میں کون سی صلاحیت واستعداد تھی جو دوسروں میں نہیں تھی؟

''خاتم النّبیین'' کے کون سے معنی صحیح ہیں؟

سوال نمبر:۲...... مرزاغلام احمد قادیانی کی کئی عبارات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ دعویٰ نبوت سے پہلے مرزاغلام احمد قادیانی بھی ''خاتم النّبیین'' کے معنی وہی سمجھتا تھا۔ جو چودہ صدیوں سے تمام دنیا کے مسلمان سمجھتے چلے آئے ہیں۔ جیسے مرزاغلام احمد قادیانی اپنی کتاب (ازالہ اوہام) میں لکھتا ہے کہ: ''قرآن کریم بعد خاتم النبیین (ﷺ) کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔'' (ازالہ اوہام ص۴۱۱، خزائن ج۳ ص۵۱۱)

''اور دعویٰ نبوت کے بعد مرزاقادیانی خاتم النّبیین کے دوسرے معنی بیان کرتا ہے۔ جس کی بناء پر نبوت کا جاری ہونا ضروری ہوگیا اور بقول مرزا جس مذہب میں وحی نبوت نہ ہو وہ شیطانی اور لعنتی مذہب کہلانے کا مستحق ہے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۳۸، خزائن ج۲۱ ص۳۰۶)

''جو شخص یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ وہ دین، دین نہیں اور نہ وہ نبی، نبی ہے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ایضاً ج۲۱ ص۳۰۶)

اب سوال یہ ہے کہ ’’خاتم النّبیین‘‘ کے کون سے معنی صحیح ہیں؟ پس اگر خاتم النّبیین کے جدید معنی صحیح ہیں تو یہ لازم آئے گا کہ چودہ صدیوں میں جس قدر بھی مسلمان گذر چکے وہ سب کافر اور بے ایمان مرے۔ گویا کہ عہد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر اس وقت تک تمام امت کفر پر گزری اور دعویٰ نبوت سے پہلے خود مرزا قادیانی بھی جب تک اسی سابقہ عقیدہ پر رہا تو وہ خود کافر رہا اور پچاس برس تک جملہ آیات واحادیث کا مطلب بھی غلط سمجھتا رہا اور تمام امت کا اس بات پر اجماع ہے، کہ جو شخص تمام امت کی تکفیر وتذلیل کرتا اور احمق وجاہل قرار دیتا ہو، وہ بالاجماع کافر اور گمراہ ہے۔ لہٰذا مرزا قادیانی بالاجماع کافر اور گمراہ ٹھہرا! اور اگر خاتم النّبیین کے پہلے معنی صحیح ہیں جو تمام امت نے سمجھے اور مرزا قادیانی بھی دعویٰ نبوت سے پہلے وہی سمجھتا تھا تو لازم آئے گا کہ پہلے لوگ تو سب مسلمان ہوئے اور مرزا قادیانی دعویٰ نبوت کے بعد سابق عقیدہ کے بدل جانے کی وجہ سے خود اپنے اقرار سے کافر اور مرتد ہوگیا۔ اب مرزائی خود بتائیں کہ وہ کون سا معنی کرنا پسند کریں گے؟

نوٹ: یہ مسئلہ فریقین میں مسلّم ہے کہ تشریعی نبوت کا دعویٰ کفر ہے۔ خود مرزا قادیانی کی تصریحات اس پر موجود ہیں کہ جو شخص تشریعی نبوت کا دعویٰ کرے...... وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۳۰،۲۳۱)

اختلاف صرف نبوت مستقلہ کے بارے میں ہے، کہ آیا وہ جاری ہے یا وہ بھی ختم ہوگئی؟ اس لئے اب اس کے متعلق فریق مخالف سے چند سوالات ہیں۔

۱...... مرزا قادیانی نے اوّل اپنی کتابوں میں تشریعی نبوت کے دعویٰ کو کفر قرار دیا اور پھر خود صراحتاً تشریعی نبوت کا دعویٰ کیا۔ چنانچہ لکھا: ’’اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اسی آیت کا مصداق ہے۔‘‘ ’’ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ‘‘(اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ ص۱۱۳) کیا یہ صریح تعارض اور تناقض نہیں؟ کیا مرزا قادیانی اپنے اقرار کی بناء پر کافر نہ ہوا؟

۲...... جب مرزا قادیانی تشریعی نبوت اور مستقل رسالت کا مدعی ہے تو پھر اس کا خاتم النّبیین میں یہ تاویل کرنے اور غیر تشریعی نبی مراد لینے سے کیا فائدہ؟

۳...... نصوص قرآنیہ اور صدہا احادیث نبویہ (ﷺ) سے مطلقاً نبوت کا انقطاع اور اختتام ثابت ہے۔ اس کے برعکس کوئی ایک روایت بھی ایسی نہیں کہ جس میں یہ بتلایا گیا ہو کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد نبوت غیر مستقلہ کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اگر ہے تو اسے پیش کیا جائے؟

۴...... نبوت غیر مستقلہ کے ملنے کا معیار اور ضابطہ کیا ہے؟

۵...... کیا وہ معیار حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں نہ تھا؟ اور اگر تھا جیسا کہ مرزا قادیانی کا اقرار ہے تو وہ نبی کیوں نہ بنے؟

۶...... اس چودہ سو سال کی طویل وعریض مدت میں ائمہ حدیث وائمہ مجتہدین، اولیاء، عارفین، اقطاب وابدال، مجددین میں سے کوئی ایک شخص ایسا نہ گزرا جو علم وفہم، ولایت ومعرفت میں مرزا قادیانی کے ہم پلہ ہوتا؟ اور نبوت غیر مستقلہ کا منصب پاتا۔ کیا رسول اللہ ﷺ کی ساری امت میں سوائے قادیان کے دہقان کے کوئی بھی نبوت کے قابل نہ تھا؟

۷...... آنحضرت ﷺ کے بعد بہت سے لوگوں نے نبوت کے جھوٹے دعوے کئے۔ بعض ان میں سے تشریعی نبوت

کے مدعی تھے۔ جیسے ’’صالح بن ظریف اور بہاء اللہ ایرانی‘‘ اور بعض غیر تشریعی نبوت کے مدعی تھے۔ جیسے ابوعیسیٰ وغیرہ تو ان سب کے جھوٹا ہونے کی کیا دلیل ہے؟

کیا نزول مسیح ختم نبوت کے منافی ہے؟

سوال نمبر:۳...... قادیانی کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد مسیح علیہ السلام نزول فرمائیں تو یہ ختم نبوت کے منافی ہے۔ کیونکہ حضور ﷺ کے بعد ایک نبی مسیح علیہ السلام آ گئے اور پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نبی تھا۔ بلکہ اپنی شان میں مرزا قادیانی، حضرت مسیح علیہ السلام سے شان میں بڑھ کر ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہ ملے صرف پہلے کے نبی آئیں تو ختم نبوت کے منافی۔ آنحضرت ﷺ کے بعد ایک شخص (مرزا قادیانی) کو نبوت ملے اور وہ پہلے نبیوں سے شان میں بڑھ کر ہو وہ ختم نبوت کے منافی نہیں! ہے کوئی قادیانی جو اس معمہ کو حل کر دے؟

اسود عنسی اور مسیلمہ کیوں قتل ہوئے؟

سوال نمبر:۴...... اسود عنسی کو حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے واصل جہنم کیا۔ اسود کے قتل کی وجہ اور اس کا جرم کیا تھا؟ مسیلمہ کذاب کے خلاف اعلان جہاد اور عملاً جہاد ہوا۔ آخر کیوں؟ ان دونوں کا جرم اور قصور کیا تھا۔ جس کی بناء پر ان کے خلاف ایسی کاروائی ہوئی؟ اگر مرزا قادیانی کا بھی وہی جرم اور قصور ہے جو اسود عنسی اور مسیلمہ کا تھا۔ مسیلمہ کذاب کے ماننے سے جہاد اور مسیلمہ پنجاب کے ماننے والے مسلمان کیوں؟

کیا مرزا قادیانی جھوٹا اور مرتد تھا؟

سوال نمبر:۵...... مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب (ازالہ اوہام ص ۴۱۱، خزائن ج ۳ ص ۵۱۱) پر لکھا ہے: ’’کہ قرآن کریم بعد خاتم النّبیین (ﷺ) کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔ خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا۔‘‘ جبکہ اپنی دوسری کتاب (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۷) پر لکھا ہے کہ: ’’پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔‘‘

کیا قادیانی بتانا پسند فرمائیں گے؟ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی دونوں باتوں میں سے کون سی سچی ہے؟ اگر پہلی سچی اور دوسری جھوٹی ہے تو کیا جھوٹا آدمی منصب نبوت پر فائز ہو سکتا ہے؟ اور اگر دوسری سچی ہے تو کیا مرزا غلام احمد قادیانی اپنے قول کے مطابق ’’جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں‘‘ کے مطابق خود مرتد ہوا یا نہیں؟

سابقہ مدعیان نبوت کے جھوٹا ہونے کی کیا دلیل ہے؟

سوال نمبر:۶...... حضور ﷺ کے بعد بہت سے لوگوں نے تشریعی اور غیر تشریعی نبوت کے دعوے کئے۔ جن میں مرزا غلام احمد قادیانی بھی شامل ہے۔ کیا قادیانی بتا سکتے ہیں؟ کہ جھوٹے مدعیان نبوت کے جھوٹے ہونے کی کیا دلیل ہے؟ اگر وہی دلائل یا ان سے بھی بڑھ کر مرزا غلام احمد قادیانی میں پائے جاتے ہوں تو پھر مرزا قادیانی جھوٹا ہوا یا نہیں؟ اگر مرزا قادیانی جھوٹا ہے (اور یقیناً جھوٹا ہے) تو کیا جھوٹے کی پیروی کرنا شرعاً لازم اور جائز ہے یا نہیں؟

کیا حضور ﷺ سابقہ انبیاء علیہم السلام کے لئے خاتم نہیں؟

سوال نمبر:۷...... اگر خاتم النّبیین (ﷺ) سے مراد ’’حضور ﷺ کی مہر سے نبوت ملنے اور نبیوں کی مہر‘‘ والا ترجمہ کیا جائے تو اس سے ثابت یہ ہوگا کہ حضور ﷺ سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک کے انبیاء علیہم السلام کے خاتم نہ ہوئے۔ بلکہ حضور ﷺ بعد میں آنے والے نبیوں کے لئے خاتم ہوں گے۔ کیا یہ ترجمہ اور مفہوم منشاء قرآن وسنت کے مطابق ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو دلائل اور قرائن سے سمجھایا جائے کہ کیسے ہے؟ اور اگر یہ ترجمہ ومفہوم قرآن وحدیث کے منشاء کے خلاف ہے! تو پھر صحیح مفہوم کیا ہے؟

کیا حضور ﷺ خاتم النبی تھے؟

سوال نمبر:۸...... مرزائیو! اگر خاتم النّبیین کا معنی ’’نبیوں پر مہر‘‘ ہے اور چودہ سو برس میں مہر لگی تو صرف (بقول مرزا) ایک نبی پر جیسا کہ خود مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ’’حقیقت الوحی‘‘ میں لکھا ہے: ’’پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۱۹۳، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶، ۴۰۷)

اب سوال یہ ہے کہ ’’خاتم النّبیین‘‘ کا معنی نبیوں پر مہر اور وہ مہر لگی صرف مرزا قادیانی پر، جیسا کہ مذکورہ بالا مرزا کی عبارت بتلا رہی ہے تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضور ﷺ ’’خاتم النّبیین‘‘ نہ ہوئے۔ بلکہ ’’خاتم النبی‘‘ ہوئے۔ یعنی ایک نبی کے لئے مہر؟ یہ عقدہ حل کر کے مرزا قادیانی کو ایصال ثواب کرو۔

’’خاتم النّبیین‘‘ کے معنی ’’نبیوں کی مہر‘‘ کا ثبوت؟

سوال نمبر:۹...... ’’خاتم النّبیین‘‘ کا معنی اگر ’’نبیوں کی مہر‘‘ یا ’’نبیوں پر مہر‘‘ ہے۔ جیسا کہ اے مرزائیو! تم بتلاتے ہو اور یہی معنی مرزا قادیانی کرتا ہے تو کیا مرزا قادیانی سے پہلے امت مسلمہ کے مفسرین، ائمہ لغت نے یہ ترجمہ کیا ہے؟ اور یہ تفسیر جو مرزا قادیانی نے کی یا تم کرتے ہو۔ سابقہ کتب تفاسیر، اور کتب لغت سے تم اس کا ثبوت پیش کر سکتے ہو؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر یہ بتلا سکتے ہو؟ کہ مرزا قادیانی کا کیا ہوا۔ ترجمہ اور تفسیر غلط ہے؟ اور کیا کہہ سکتے ہو کہ مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا ہے؟

اجراء نبوت پر کوئی آیت یا حدیث؟

سوال نمبر:۱۰...... قرآن کریم کی آیات اور احادیث کثیرہ سے مطلقاً نبوت مستقلہ ہو یا غیر مستقلہ، تشریعی نبوت ہو یا غیر تشریعی وغیرہ کا انقطاع اور اختتام ثابت ہوتا ہے۔ کیا قادیانی ایسی کوئی آیت یا حدیث پیش کر سکتے ہیں؟ جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے نبوت غیر مستقلہ یا غیر تشریعی ملنے کی صراحت ہو۔ اگر ہو تو پیش کی جائے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر ہمت سے کام لے کر کہہ سکتے ہو؟ کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے جھوٹ بولا ہے؟

نبوت غیر مستقلہ ملنے کے لئے معیار؟

سوال نمبر:۱۱...... قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا کو نبوت غیر مستقلہ ملی تھی، اور یہی دعویٰ مرزا قادیانی اور مرزا قادیانی کے خلفاء نے کیا ہے تو سوال یہ ہے کہ نبوت غیر مستقلہ ملنے کا معیار اور ضابطہ کیا ہے؟ نیز وہ معیار چودہ صدیوں کے اکابرین،

بزرگان ملت، صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ، خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم میں پایا جاتا تھا یا نہیں؟ اگر پایا جاتا تھا تو وہ نبی کیوں نہ بنے؟ اورانہوں نے دعویٰ نبوت کیوں نہ کیا؟

کیا جھوٹا مدعی نبوت زندہ نہیں رہ سکتا؟

سوال نمبر:۱۲...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: ”ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہو اور خدا پر افتراء کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ نبوت کے موافق یعنی تیئس برس تک مہلت پا سکے۔ضرور ہلاک ہوگا۔“

(اربعین نمبر۴ص ۵،خزائن ج ۱۷ص ۴۳۴)

مرزا قادیانی نے ۱۹۰۱ء میں دعویٰ نبوت کیا اور ۱۹۰۸ء میں آنجہانی جہنم مکانی ہوگیا۔اب سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی دعویٰ نبوت کے بعد تیئس برس تک مہلت نہ پا سکا۔اس سے پہلے آنجہانی ہوگیا تو کیا باقرار خود جھوٹا ثابت ہوا یا نہیں؟ اگر ہوا تو تمہارے ذمہ ہے اس کے جھوٹے ہونے کا اعلان؟ ورنہ اس کے سچا ہونے کی کیا دلیل ہے؟

کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وحضرت عمر رضی اللہ عنہ منصب نبوت کے لائق نہ تھے؟

سوال نمبر:۱۳...... مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (حقیقت الوحی) میں لکھا ہے:”اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔“ (حقیقت الوحی ص ۳۹۱،خزائن ج ۲۲ص ۴۰۶،۴۰۷)

مذکورہ عبارت سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ نبوت (العیاذ باللہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ مرزا قادیانی ملعون پر ختم ہوئی۔مرزائیو! تم بتلاؤ! جو شخص صرف نبوت کا مدعی نہ ہو بلکہ ختم نبوت کا مدعی ہو تو وہ دجال وکذاب، کافرومرتد، ملحدوزندیق نہیں؟ نیز اس مدعی ختم نبوت کے پیروکاروں کا کیا حکم ہے؟ مرتد ہیں یا مسلمان؟ اور جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ان کا کیا حکم ہے؟

علاوہ ازیں یہ بتائیں! جس منصب نبوت کے لئے مرزا قادیانی ملعون مخصوص کیا گیا ہے۔اس منصب کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وحضرت عمر رضی اللہ عنہ یا دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی لائق نہ تھا؟ آخر اس منصب کے لئے کیا معیار ہے؟ جو مرزا ملعون کے علاوہ میں نہیں پایا جاتا؟

کیا اللہ کے نبی دنیا کے معلمین کے پاس تعلیم حاصل کرتے ہیں؟

سوال نمبر:۱۴...... قرآن وحدیث تو یہ بتلاتے ہیں کہ اللہ کا نبی اللہ تعالیٰ سے تعلیم پاتا ہے،اور دنیا کو علوم کی خیرات کرتا ہے اوراحکامات الٰہیہ امت تک پہنچاتا ہے۔ نبی کے معلم خود اللہ تعالیٰ ہوتے ہیں۔جیسا کہ قرآن پاک کی بیسیوں آیات اور ذخیرۂ احادیث اس پر شاہد ہے۔مگر قادیان کا دہقان ایک طرف اپنی کتاب (کتاب البریہ ص ۱۸۰،خزائن ج ۱۳ص) میں لکھتا ہے کہ میرے معلم فضل الٰہی، فضل احمد، گل علی، حکیم غلام مرتضیٰ ہیں اور دوسری طرف نبوت کا مدعی بھی ہے۔

تو سوال یہ ہے کہ کوئی ایک نبی ایسا مل سکتا ہے جس نے دنیا کے معلمین کے پاس تعلیم حاصل کی ہو؟ اوران معلمین کے آگے دوزانو بیٹھا ہو؟ یا سرکاری ملازمت یا منشی گیری کی ہو؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو مرزا قادیانی نبی کیسے؟

کیا مراقی نبی بن سکتا ہے؟

سوال نمبر:۱۵...... اللہ تعالیٰ کا نبی ہر ایسے عیب اور بیماری سے پاک ہوتا ہے جس سے لوگ متنفر ہوں۔مگر مرزا قادیانی

تو عیبوں اور بیماریوں کا معجون مرکب تھا۔ جس کی تفصیل اس کی کتب میں موجود ہے۔ اگر بالفرض قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی سے استفسار فرمالیں اور یقیناً فرمائیں گے کہ تو نے کس مجبوری سے دعویٰ نبوت کرلیا؟ جبکہ میں نے باب نبوت حضور رحمتہ للعالمین ﷺ پر مسدود کر دیا تھا۔ آگے مرزا قادیانی جواب دے کہ میری دو مجبوریاں تھیں۔

۱...... ایک سرکار انگریزی کی غلامی۔

۲...... مراق وغیرہ بیماریوں کا تسلط۔

مرزائیو! تم سے ایک سوال تو یہ ہے کہ کیا ان مجبوریوں کے عذر سے مرزا قادیانی سبکدوش ہو جائے گا؟ اگر نہیں اور پکی بات ہے کہ نہیں! تو آپ سے بھی سوال ہوگا کہ تم نے اس دجال کی پیروی کیوں کی؟ جب کہ اس کی یہ مجبوری تھی؟ تو تم کیا جواب دو گے؟ ذرا عقدہ کشائی کر کے ہماری معلومات میں اضافہ کریں؟

کیا مرزا قادیانی کی شہ رگ نہیں کٹی؟

سوال نمبر:۱۶...... اکثر مرزائی کہتے ہیں کہ جھوٹے کی اللہ تعالیٰ شہ رگ کاٹ دیتے ہیں۔ اب مرزائیوں سے سوال یہ ہے کہ قرآن وحدیث سے اس کا ثبوت دیں؟ اگر بالفرض مان لیا جائے کہ جھوٹے کی شہ رگ کاٹ دی جاتی ہے تو مرزا قادیانی کا آخری دعویٰ جو (ملفوظات ج۱۰ ص۱۲۷) میں موجود ہے کہ: ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔'' جس دن چھپ کر آیا پروردگار نے اسی دن ''ہیضہ کی موت'' میں مرزا قادیانی کو آنجہانی کر دیا۔ اب مرزائیو! تم بتلاؤ کیا مرزا قادیانی کی شہ رگ نہیں کٹی؟ اگر کٹ گئی تو پھر بتلاؤ! کیا مرزا قادیانی جھوٹا نہیں تھا؟ اگر جھوٹا نہیں تھا تو شہ رگ کیوں کٹی؟

کلمہ گو، اہل قبلہ کا کیا مطلب؟

سوال نمبر:۱۷...... قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ ہم کلمہ گو ہیں۔ اہل قبلہ ہیں۔ قبلہ کی طرف ہم اپنا رخ کرتے ہیں۔ لہٰذا مسلمان ہیں۔ تو سوال یہ ہے کہ اہل قبلہ کی شرعاً کیا تعریف ہے؟ نیز یہ بتائیں کہ آدمی ضروریات دین کا انکار کرے، یا متواترات میں تاویل کرے، یا عقیدۂ ختم نبوت کا انکار کرے۔ حیات ونزول مسیح علیہ السلام کو نہ مانے۔ تب بھی وہ اہل قبلہ میں سے ہے؟ چاہے وہ کلمہ بھی پڑھتا ہو؟ تو کیا اس کے کلمہ کا اعتبار ہوگا؟ جب کہ وہ ضروریات دین کا انکار یا ان میں تاویلات سے کام لیتا ہے؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ لاہوری مرزائی تمہارے نزدیک کیوں کافر ہیں؟ کیا وہ اہل قبلہ نہیں؟

مرزا قادیانی ''مسیح موعود'' کیسے؟

سوال نمبر:۱۸...... مرزا قادیانی (تریاق القلوب ضمیمہ نمبر۲ ص۱۵۹، خزائن ج۱۵ ص۴۸۳) پر لکھتا ہے: ''اس کے (یعنی مسیح موعود کے) مرنے کے بعد نوع انسان میں علت عقم سرایت کرے گی۔ یعنی پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہت رکھیں گے اور انسانیت حقیقی صفحۂ عالم سے مفقود ہو جائے گی۔ وہ حلال کو حلال نہیں سمجھیں گے اور نہ حرام کو حرام، پس ان پر قیامت قائم ہوگی۔''

فرمایئے! مرزا قادیانی کے وجود میں ''مسیح موعود'' کی یہ خاص علامت پائی گئی ہے؟ کیا ان کے مرنے کے بعد جتنے انسان پیدا ہوئے وہ سب وحشی ہیں؟ اور انسانیت صفحہ ہستی سے مٹ گئی ہے؟ کیا کوئی بھی حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھنے والا دنیا میں موجود نہیں؟

اگر مرزا قادیانی میں یہ علامت نہیں پائی گئی تو وہ مسیح موعود کیسے ہوئے؟ اور اگر پائی گئی ہے تو دور کے لوگوں کا تو قصہ جانے دیجئے۔ خود قادیانی جماعت کے بارے میں تمہارا کیا فتویٰ ہے؟ کیا یہ بھی وحشیوں کی جماعت ہے؟ کیا ان میں حقیقی انسانیت قطعاً نہیں پائی جاتی؟ اور ان کو حلال وحرام کی کچھ تمیز نہیں؟

کیا دجال قتل ہو گیا؟ اور اسلام کو ترقی مل گئی؟

سوال نمبر:۱۹...... مرزا قادیانی مسیح بنے تو انہوں نے اپنے گھر میں ''دجال'' بھی گھڑ لیا۔ یعنی پادری، یہاں کئی سوال پیدا ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ پادری تو دنیا میں پہلے سے موجود تھے۔ خود رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے بھی پہلے اور ان کے مشرکانہ عقائد ونظریات بھی پہلے سے چلے آرہے تھے۔ جس پر قرآن کریم گواہ ہے۔ مگر دجال کو تو قتل کرنا تھا، جب کہ مرزا قادیانی کو مرے ہوئے مکمل ایک صدی ہو رہی ہے اور ان کا دجال ابھی تک دنیا میں دندناتا پھر رہا ہے۔ مسیح موعود کی یہ علامت مرزا قادیانی پر کیوں صادق نہیں آتی؟

دوسرے دجال کو دنیا میں صرف چالیس دن رہنا تھا۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آتا ہے۔ مگر مرزا قادیانی کے خود ساختہ دجال کا چلّہ ابھی تک پورا ہی ہونے میں نہیں آیا۔

تیسرے مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں، یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں۔ پس مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا کیوں مجھ سے دشمنی کرتی ہے۔ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ (اللہ تعالیٰ اس ذلت اور عبرتناک انجام سے بچائے۔ مرتب) اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہئے تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔'' (اخبار البدر مورخہ ۱۹؍جولائی ۱۹۰۶ء)

دنیا گواہ ہے کہ مرزا قادیانی کے آنے کے بعد دین اسلام کو ترقی نہیں ہوئی۔ بلکہ ان کی کفریات کی وجہ سے تنزّل ہی ہوا ہے۔ حقیقت تو ہے کہ آج تک خود ان کی اپنی جماعت خارج از اسلام ہے۔ کیا قادیانی صاحبان سب دنیا کے ساتھ مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کی گواہی نہیں دیں گے؟

مرزا قادیانی کے مسیح بننے کا امر مخفی کیوں؟

سوال نمبر:۲۰...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ''مگر وہ باتیں جو مدار ایمان ہیں اور جن کے قبول کرنے اور جاننے سے ایک شخص مسلمان کہلا سکتا ہے۔ وہ ہر زمانہ میں برابر شائع ہوتی رہی۔'' (کرامات الصادقین ص۲۰، خزائن ج۷ ص۶۲)

اب مرزا قادیانی کی یہ تحریر کہ: ''ان اللہ قادر علی ان یجعل عیسیٰ واحدا من امة نبیه وکان هذا وعدا مفعولا ۰ یا اخوان هذا هوالامر الذی اخفاه اللہ من اعین القرون الاولیٰ '' اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہیں کہ اس امت محمدیہ سے ایک عیسیٰ بنائیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا پکا وعدہ تھا اور اس امر کو اسلام کے قرون اولیٰ سے مخفی کر دیا تھا۔'' (آئینہ کمالات ص۴۲۶، خزائن ج۵ ص۴۲۶)

اگر اس امت کے فرد کو مسیح بنانا تھا اور یہ قادیانیت کے ایمان کا بنیادی پتھر ہے تو اسے مخفی کیوں رکھا گیا؟

کیا عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے؟

سوال نمبر:۲۱...... قادیانی اگر کہیں کہ مسیح علیہ السلام فوت ہوگئے تو ان سے سوال کریں کہ کب؟ وہ کہیں گے کہ دو ہزار سال قبل تو آپ انہیں کہیں کہ ۱۸۸۴ء میں تو وہ زندہ تھے۔ حوالہ یہ ہے۔ مرزا قادیانی نے (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۴۹۹، خزائن ج۱ص۵۹۳) پر لکھا ہے کہ:’’جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔‘‘ معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ دونوں باتوں میں سے کون سی سچی اور کون سی جھوٹی ہے؟

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔

قادیانیو! تم کہتے ہو فوت ہوگئے۔ بتاؤ! مرزا قادیانی کی بات سچی ہے یا تمہاری؟ اگر مرزا قادیانی کی بات سچی ہے تو تم جھوٹے؟ اگر تمہاری بات سچی ہے تو مرزا قادیانی جھوٹا؟ تصفیہ مطلوب ہے؟

’’حدیث صحیح‘‘ اور مسیح موعود؟

سوال نمبر:۲۲...... مرزا قادیانی تحریر کرتا ہے کہ:’’احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۸۸، خزائن ج۲۱ص۳۵۹)

احادیث کا لفظ جمع ہے۔ جمع قلت ایک سے دس تک اور جمع کثرت دس سے اوپر کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ احادیث صحیحہ نہیں بلکہ صرف ایک صحیح حدیث میں چودھویں صدی کا لفظ قادیانی دکھادیں؟ کیا کوئی قادیانی صرف ایک حدیث دکھا سکتا ہے؟ اگر نہیں دکھا سکتا تو سوال یہ ہے کہ کیا کہہ سکتے ہیں کہ لفظ احادیث جمع قلت ہے اور جمع قلت کا اطلاق تین سے دس تک، تو مرزا قادیانی نے اپنی اس عبارت میں دس جھوٹ بولے؟ اگر نہیں تو احادیث صحیحہ امت مسلمہ کے سامنے لاؤ؟

حدیث صحیح اور تیرھویں صدی کا لفظ؟

سوال نمبر:۲۳...... مرزا قادیانی تحریر کرتا ہے کہ:’’احادیث صحیحہ پکار پکار کر کہتی ہیں کہ تیرھویں صدی کے بعد ظہور مسیح ہے۔‘‘ (آئینہ کمالات ص۳۴۰، خزائن ج۵ص۳۴۰)

احادیث جمع ہے حدیث کی۔ قادیانی حضرات کسی ایک حدیث صحیح میں ظہور مسیح کے لئے تیرھویں صدی کا لفظ دکھادیں۔ قیامت تک نہیں دکھا سکتے۔ مرزا قادیانی نے صریح کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ یہ مرزا قادیانی کا واضح جھوٹ ہے۔ تو کیا مرزا قادیانی کے افتراء علی الرسول میں کوئی شک باقی رہ جاتا ہے؟

قادیانیو! اگر مرزا قادیانی کو’’افتراء علی الرسول (ﷺ)‘‘ سے بچانا ہے تو حدیث صحیح پیش کرو؟ ورنہ مانو کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا۔

کیا سلف کے کلام میں’’لفظ نزول من السماء‘‘ نہیں؟

سوال نمبر:۲۴...... مرزا قادیانی نے تحریر کیا کہ:’’سلف کے کلام میں مسیح کے لئے’’نزول من السماء‘‘ کا لفظ نہیں آیا۔‘‘ (انجام آتھم ص۱۴۸، خزائن ج۱۱ص۱۴۸)

حالانکہ حدیث میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ’’اَخِیْ عِیْسٰی بْنُ مَرْیَمَ یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ‘‘ (کنزالعمال ج ۱۴ ص ۶۱۹، نمبر ۳۹۷۲۶)

(فقہ اکبر ص ۸) میں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا کلام موجود ہے۔ کیا یہ دو حوالے مرزا قادیانی کے دجل کے لئے شاہد عادل نہیں ہیں؟ تو پھر بتائیں! کہ کیا مرزا قادیانی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور جمیع سلف پر جھوٹ نہیں بولا؟

کیا مرزا قادیانی مفتری اور کذاب ہے؟

سوال نمبر:۲۵...... مرزا قادیانی ’’آئینہ کمالات اسلام‘‘ میں قسم کھا کر کہتا ہے کہ: ’’اللہ تعالیٰ نے مجھے مسیح موعود اور مسیح ابن مریم بنادیا تھا۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۵۱، خزائن ج ۵ ص ۵۵۱)

لیکن اس کے برعکس ’’ازالہ اوہام‘‘ میں کہتا ہے کہ میں مسیح موعود نہیں بلکہ مثیل مسیح ہوں اور یہ کہ جو شخص میری طرف مسیح ابن مریم کا دعویٰ منسوب کرے وہ مفتری اور کذاب ہے۔ چنانچہ ’’علمائے ہند کی خدمت میں نیاز نامہ‘‘ کے عنوان سے لکھتا ہے: ’’اے برادران دین وعلمائے شرع متین! آپ صاحبان میری ان معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں، کہ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جس کو کم فہم لوگ ’’مسیح موعود‘‘ خیال کر بیٹھے ہیں۔ یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو۔ بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدائے تعالیٰ سے پا کر ’’براہین احمدیہ‘‘ کے کئی مقامات پر بتصریح درج کر دیا تھا۔ جس کے شائع کرنے پر سات سال سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گزر گیا ہوگا۔ میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں۔ جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔ بلکہ میری طرف سے عرصہ سات یا آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۱۹۰، خزائن ج ۳ ص ۱۹۲)

سوال یہ ہے کہ جب مرزا قادیانی ’’آئینہ کمالات اسلام‘‘ میں درج عبارت کی رو سے خود کہتا ہے کہ خدا نے مجھے مسیح ابن مریم بنادیا ہے تو ’’ازالہ اوہام‘‘ کی عبارت کی رو سے خود مفتری اور کذاب ثابت ہوا یا نہیں؟ اور یہ کہ جو لوگ مرزا قادیانی کو مسیح موعود کہتے ہیں۔ مرزا قادیانی کے بقول ’’کم فہم لوگ‘‘ ہیں یا نہیں؟

مرزا قادیانی نے دس برس تک مسیحیت کیوں چھپائے رکھی؟

سوال نمبر:۲۶...... مرزا قادیانی (اعجاز احمدی) میں لکھتا ہے: ’’پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے۔ بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے۔ تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی (مرزا قادیانی) مسیح موعود ہے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳)

اس کے برعکس (آئینہ کمالات اسلام) میں لکھتا ہے: ’’واللّٰہ قد کنت اعلم من ایام مدیدۃ اننی جعلت المسیح ابن مریم ۰ وانی نازل فی منزلہ ولکن اخفیتہ نظراً الی تاویلہ بل مابدلت عقیدتی وکنت علیہا من المستمسکین وتوقفت فی الاظہار عشر سنین‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۵۱، خزائن ج ۵ ص ۵۵۱)

ترجمہ: ’’اور اللہ کی قسم! میں ایک مدت سے جانتا تھا کہ مجھے مسیح ابن مریم بنادیا گیا ہے، اور میں اس کی جگہ نازل

ہوا ہوں۔ لیکن میں نے اس کو چھپائے رکھا۔ اس کی تاویل پر نظر کرتے ہوئے بلکہ میں نے اپنا عقیدہ بھی نہیں بدلا۔ بلکہ اسی پر قائم رہا اور میں نے دس برس اس کے اظہار میں توقف کیا۔''

ان دونوں بیانوں میں تناقض ہے۔ ''اعجاز احمدی'' میں کہتا ہے کہ بارہ برس تک مجھے خبر نہیں تھی کہ خدا نے بڑی شدومد سے مجھے مسیح موعود قرار دیا ہے اور ''آئینہ کمالات اسلام'' میں کہتا ہے کہ اللہ کی قسم! میں جانتا تھا کہ مجھے مسیح موعود بنادیا گیا ہے۔ لیکن میں نے اس کو دس برس تک چھپائے رکھا۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو ماں کی گود میں دودھ پینے کی حالت میں مخالفین کے سامنے اعلان فرمادیا تھا۔ ''اِنِّیْ عَبْدُاللّٰہِ اٰتَانِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا (مریم:۳۰)'' ﴿کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی بنایا۔﴾

بتایئے! مرزا قادیانی کی ان دونوں باتوں میں سے کون سی بات صحیح ہے اور کون سی غلط؟ کون سی سچی ہے اور کون سی جھوٹ؟

کیا نبی وحی الٰہی سے جاہل ہوتا ہے؟

سوال نمبر:۲۷...... مرزا قادیانی (اعجاز احمدی) میں لکھتا ہے: ''خدا نے میری نظر کو پھیر دیا۔ میں براہین کی اس وحی کو نہ سمجھ سکا کہ وہ مجھے مسیح موعود بناتی ہے۔ یہ میری سادگی تھی جو میری سچائی پر ایک عظیم الشان دلیل تھی۔ ورنہ میرے مخالف مجھے بتلادیں کہ میں نے باوجودیکہ براہین احمدیہ میں مسیح موعود بنایا گیا تھا۔ بارہ برس تک یہ دعویٰ کیوں نہ کیا؟ اور کیوں براہین میں خدا کی وحی کے مخالف لکھ دیا؟'' (اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ ص۱۱۴)

اس عبارت میں مرزا قادیانی اقرار کرتا ہے کہ اس نے خدا کی وحی کو بارہ برس تک نہیں سمجھا اور خدا کی وحی کے خلاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا عقیدہ لکھ دیا۔ اب سوال یہ ہے کہ جو شخص بارہ برس تک وحی الٰہی کا مطلب نہ سمجھے اور وحی الٰہی کے خلاف بارہ برس تک جھوٹ بکتا رہے۔ کیا وہ مسیح موعود ہوسکتا ہے؟

دوسرا سوال یہ ہے کہ کسی شخص کا وحی الٰہی کے خلاف جھوٹ بکنا اس کے جھوٹا ہونے کی عظیم الشان دلیل ہے، یا مرزا قادیانی کے بقول اس کی سچائی کی؟

تیسرا سوال یہ ہے کہ ''آئینہ کمالات اسلام'' میں دس برس لکھا۔ یہاں بارہ برس کا ذکر ہے تو دس اور بارہ میں سے کون سا عدد صحیح ہے؟

چوتھا سوال یہ ہے کہ جو وحی الٰہی کو نہ سمجھ سکے وہ نبی یا مسیح موعود بننے کے لائق ہے؟

اگر نہیں تو پانچواں سوال یہ ہے کہ کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی نبی نہیں۔ مسیح نہیں بلکہ جاہل مرکب تھا؟ اس معمہ کو حل کریں اور اجر عظیم پائیں۔

پھر مرزا قادیانی پر مسیحیت کا الزام کیوں؟

سوال نمبر:۲۸...... مرزا قادیانی (ازالہ اوہام) میں لکھتا ہے: ''یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اوّل درجہ کی پیش گوئی ہے۔ جس کو سب نے بالاتفاق قبول کرلیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں۔ کوئی پیش گوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اوّل درجہ اس کو حاصل ہے۔ انجیل بھی اس کی مصدق ہے۔'' (ازالہ اوہام ص۵۵۷، خزائن ج۳ ص۴۰۰)

مرزا قادیانی کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی متواتر ہے۔ ادھر مرزا قادیانی کا کہنا یہ ہے کہ: ’’میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں، جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۱۹۰، خزائن ج۳ ص۱۹۲)

پس جو لوگ مرزا قادیانی کو آنحضرت ﷺ کی متواتر پیش گوئی کا مصداق قرار دیتے ہیں کہ مرزا قادیانی مسیح ہے تو کیا وہ مفتری اور کذاب ہیں یا نہیں؟ نیز خود مرزا قادیانی تواتر، اجماعی عقیدہ، صحاح کی پیش گوئیوں کی خلاف ورزی کر کے مفتری اور کذاب ہوا یا نہیں؟

’’مسیح موعود‘‘ کی شش علامات کس آیت اور کس حدیث میں؟

سوال نمبر:۲۹...... مرزا قادیانی (اربعین نمبر۳ ص۱۷، خزائن ج۱۷ ص۴۰۴) پر لکھتا ہے: ’’لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں۔ جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو:

۱...... اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔

۲...... وہ اس کو کافر قرار دیں گے۔

۳...... اور اس کے قتل کے فتوے دیئے جائیں گے۔

۴...... اور اس کی سخت توہین کی جائے گی۔

۵...... اور اس کو دائرۂ اسلام سے خارج اور

۶...... دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔‘‘

مسیح موعود کی یہ چھ علامتیں جو مرزا قادیانی نے قرآن مجید اور حدیث سے منسوب کی ہیں۔ قرآن کریم کی کس آیت اور کس حدیث میں لکھی ہیں؟ اس کا حوالہ دیجئے؟

ورنہ سوال یہ ہے کہ کیا مرزا قادیانی قرآن کی طرف نسبت کر کے اللہ تعالیٰ پر افتراء اور احادیث کی طرف نسبت کر کے حضور ﷺ پر افتراء کر کے بہت سے جھوٹوں کا مرتکب نہیں ہوا؟

مرزا قادیانی کی مسیحیت کی علامات اور احادیث؟

سوال نمبر:۳۰...... مرزا قادیانی کا مسیح موعود ہونا آنحضرت ﷺ کے ارشادات کے مطابق ہے یا خلاف؟ اگر مطابق ہے تو برائے مہربانی وہ احادیث جن میں مرزا قادیانی کی علامات بیان فرمائی گئیں ہیں۔ مع حوالہ کتب تحریر فرمائیں؟

اگر کوئی ایک حدیث بھی ایسی نہیں جس میں مرزا قادیانی کی مسیحیت کی علامات بیان نہیں ہوئیں اور یقیناً نہیں ہوئیں۔ تو کیا کہہ سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے حضور ﷺ کی معصوم ہستی پر جھوٹ بولا؟ اور مستحق جہنم ہوا؟

کیا قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی بڑا جھوٹا ہے؟

یا ...... پچاس برس تک جھوٹ بولنے والا مسیح بن سکتا ہے؟

سوال نمبر:۳۱...... مرزا غلام احمد قادیانی نے (براہین احمدیہ حصہ چہارم) میں (سورۂ صف:۱۰) کے حوالہ سے لکھا کہ حضرت

عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ چنانچہ لکھتا ہے: ’’ھوالذی ارسل رسوله بالھدی ودین الحق لیظھره علی الدین کله ‘‘ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبۂ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ ص ۴۹۸، ۴۹۹، خزائن ج ۱ ص ۵۹۳)

مرزا قادیانی کی عبارت غور سے پڑھ کر صرف اتنا بتایئے! کہ مرزا قادیانی نے قرآن کریم کے حوالہ سے جو لکھا، کہ عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔ یہ سچ تھا یا جھوٹ؟ صحیح تھا یا غلط؟

ایک اہم نکتہ

مرزا قادیانی ۱۸۹۱ء تک کہتا رہا، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے۔ اس کے بعد یہ کہنا شروع کیا کہ وہ مر گئے ہیں۔ دوبارہ نہیں آئیں گے۔ مسلمان اور قادیانی دونوں فریق اس بات پر متفق ہیں کہ ان دونوں متضاد خبروں میں ایک سچی تھی اور دوسری جھوٹی۔ قادیانی کہتے ہیں کہ پہلی جھوٹی تھی اور دوسری سچی۔ مسلمان کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی پہلی خبر کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے سچی تھی، اور بعد والی خبر وفات کی جھوٹی تھی۔ خلاصہ یہ ہوا کہ ایک خبر سچی اور ایک جھوٹی اور یہ طے شدہ امر ہے کہ: ’’جھوٹی خبر دینے والا شخص جھوٹا کہلاتا ہے۔ لہٰذا دونوں فریق اس پر متفق ہوئے کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا۔‘‘

ایک اور قابل غور نکتہ

یہ تو آپ نے ابھی دیکھا کہ دونوں فریق مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے پر متفق ہیں۔ آیئے! اب یہ دیکھیں کہ دونوں میں کون سا فریق مرزا قادیانی کو ’’بڑا جھوٹا‘‘ مانتا ہے۔

مسلمان کہتے ہیں کہ ابتداء سے ۱۸۹۱ء تک مرزا قادیانی اپنی زندگی کے پچاس برس تک سچ بولتا رہا۔ آخری سترہ سالوں میں وفات مسیح کا عقیدہ ایجاد کر کے اس نے جھوٹ بولنا شروع کیا۔ اس کے برعکس قادیانیوں کا کہنا یہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنی زندگی کے پچاس برس تک جھوٹ بکتا رہا۔ اس لئے کہ قادیانیوں کے نزدیک پہلے والی خبر جھوٹ تھی اور آخری سترہ سال میں اس نے سچ بولا۔

خلاصہ یہ کہ مسلمانوں کے نزدیک مرزا قادیانی کے سچ کا زمانہ پچاس سال، اور جھوٹ کا زمانہ صرف آخری سترہ سال، اور قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کے جھوٹ کا زمانہ پچاس سال، اور اس کے سچ کا زمانہ صرف سترہ سال ہے۔ بتایئے! دونوں میں سے کس فریق کے نزدیک مرزا قادیانی بڑا جھوٹا نکلا؟ قادیانی اس نکتہ پر ضرور غور کریں۔

ایک اور لائق توجہ نکتہ

مسلمان کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی پچاس سال تک سچ کہتا رہا، کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے۔ لیکن پھر شیطان نے اس کو بہکا دیا اور شیطان کے بہکانے سے یہ کہنے لگا کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ نہیں آئیں گے۔ بلکہ میں خود مسیح موعود بن گیا ہوں اور قادیانی کہتے ہیں کہ وہ پچاس سال تک جھوٹ بکتا رہا کہ عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے۔ لیکن پھر اس پچاس سال کے

جھوٹے کو اللہ تعالیٰ نے (نعوذ باللہ) مسیح موعود بنا دیا۔ کیا کسی کی عقل میں یہ بات آ سکتی ہے کہ پچاس سال تک جھوٹ بولنے والا ''مسیح موعود'' بن جائے؟

ایک اور دلچسپ نکتہ

اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ مسلمان اور قادیانی دونوں فریق اس پر متفق ہیں کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا۔ ادھر مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ مسیح موعود ہے۔ ظاہر ہے کہ جھوٹا آدمی جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرے گا تو وہ ''مسیح کذاب'' کہلائے گا۔ لہٰذا دونوں فریق اس پر بھی متفق ہوئے کہ مرزا قادیانی مسیح کذاب تھا۔

کیا وفات مسیح کا بھید صرف مرزا قادیانی پر کھلا؟

سوال نمبر:۳۲...... مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ''وفات مسیح کا بھید صرف مجھ پر کھولا گیا ہے۔''

(اتمام الحجۃ ص۳، خزائن ج۸ ص۲۷۵)

مرزا قادیانی نے:

۱...... اپنی پہلی تصنیف ''براہین احمدیہ'' میں قرآن مجید سے استدلال کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آسمان سے تشریف لائیں گے۔

۲...... ''ازالہ اوہام'' میں کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر قرآن کی تیس آیات دلیل ہیں۔ اور یہ کہ وفات مسیح پر اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم ہے۔

۳...... اب اس کتاب ''اتمام الحجۃ'' میں کہا کہ وفات مسیح کا بھید صرف مجھ پر کھولا گیا۔

اس بات پر دو سوال وارد ہوتے ہیں۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام قرآن مجید کی رو سے زندہ تھے تو پھر تیس آیات وفات مسیح پر دلیل کیسے؟ ان دو باتوں میں سے ایک صحیح ایک غلط؟ اگر وفات مسیح پر اجماع تھا تو پھر بھید کیا؟ دونوں باتوں میں سے ایک صحیح ایک غلط۔ اور اگر تینوں اقوال کو سامنے رکھا جائے تو اس کی تثلیث کو کون حل کرے؟

کیا مسیح، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں مرزا قادیانی ہے؟

سوال نمبر:۳۳...... مرزا غلام احمد قادیانی نے ''براہین احمدیہ'' میں لکھا تھا کہ (سورۂ صف:۱۰) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں پیش گوئی ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس پیش گوئی میں ابتداء ہی سے مجھے بھی شریک کر رکھا ہے۔

اس کے برعکس اعجاز احمدی میں لکھتا ہے کہ براہین احمدیہ میں: ''مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے۔ اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ: ''هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله (صف:۱۰)'' (اعجاز احمدی ص۱۷۰، خزائن ج۱۹ ص۱۱۳)

مرزا قادیانی کے یہ دونوں بیان آپس میں ٹکراتے ہیں۔ کیونکہ ''براہین'' میں کہتا ہے کہ اس پیش گوئی کا مصداق عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی اس میں شریک کر رکھا ہے اور ''اعجاز احمدی'' میں کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا اس پیش گوئی میں کوئی حصہ نہیں۔ بلکہ میں (مرزا قادیانی) ہی اس کا مصداق ہوں، اور لطف یہ کہ دونوں جگہ اپنے الہام کا حوالہ دیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کون سی بات سچی اور کون سی جھوٹی؟ اور کون سا الہام صحیح ہے اور کون سا غلط؟ اگر پہلا

الہام صحیح ہے تو مرزا قادیانی مسیح نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اگر دوسرا الہام صحیح ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح نہیں بلکہ مرزا قادیانی ہے۔

سوال یہ ہے کہ دونوں آیتوں میں سے کونسی صحیح اور کونسی غلط ہے؟۔ نیز دونوں میں سے کونسی شخصیت صحیح اور کونسی غلط؟۔ پھر غلط ہونے کی وجوہ کیا ہیں؟۔

قادیانیو! مرزا قادیانی کا پیش کردہ معمہ حل کر کے اپنے اوپر اور امت مسلمہ کے وجود پر رحم کرو۔

کیا مسیح موعود اور علماء کا تصادم آیت یا حدیث میں ہے؟

سوال نمبر:۳۴...... مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:’’ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے ایسے فتویٰ دیئے جائیں گے۔‘‘ (اربعین نمبر۳ص۱۷،خزائن ج۱۷ص۴۰۴)

قرآن مجید میں ایسی پیش گوئی کہاں ہے؟۔ قرآن واحادیث پر مرزا کا صریح الزام اور جھوٹ ہے۔ احادیث پر مطلع ہونا ہر کسی کے بس میں نہیں۔ قرآن مجید تو عامتہ المسلمین کے ہر فرد کی دسترس میں ہے۔ سینکڑوں بار اس کی تلاوت کا شرف حاصل ہوا۔ ایک لفظ مسیح وعلماء کے تصادم کے متعلق قرآن مجید میں موجود نہیں۔ کیا قادیانی ایسی قرآنی آیت کی نشاندہی کر کے مرزا قادیانی کے دامن کو کذب کی آلودگی سے بچا سکتے ہیں؟۔ اگر نہیں تو پھر صحیح مسیح کو مان کر داخل اسلام ہو جاؤ۔

مرزا قادیانی حقیقی مسیح کیسے؟

سوال نمبر:۳۵...... قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی کی وہی حیثیت ہے جو مسلمانوں کے نزدیک حقیقی مسیح ابن مریم علیہ السلام کی۔ گویا کہ مسلمانوں کے نزدیک جس مسیح ابن مریم علیہ السلام نے دوبارہ تشریف لانا ہے۔ وہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کی شکل میں آ گیا ہے۔ بقول قادیانی جماعت کے کہ مرزا قادیانی حقیقی مسیح کی جگہ پر آ گیا ہے تو پھر سوال یہ ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ نے حقیقی مسیح کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ وہ بعد نزول کے ۴۵ سال دنیا میں گزاریں گے۔ جبکہ مرزا قادیانی نے ۱۸۹۱ء میں مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور ۱۹۰۸ء میں جہنم واصل ہو گیا تو یوں مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت کی مدت کل تقریباً سترہ یا ساڑھے سترہ سال بنتی ہے تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی مسیح کیسے ہوا؟

اگر مرزا قادیانی حقیقی مسیح نہیں اور یقیناً نہیں تو حقیقی مسیح کیوں نہیں مانتے؟

آخر تمہاری کیا مجبوری ہے؟

کیا دو زرد چادروں سے دو بیماریاں مراد ہیں؟

سوال نمبر:۳۶...... مسیح علیہ السلام کے متعلق ہے کہ نزول کے وقت دو زرد رنگ کی چادریں پہنی ہوں گی۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ خواب میں جو زرد رنگ کی چادریں دیکھے۔ اس سے مراد دو بیماریاں ہوتی ہیں۔ لیکن کیا حدیث شریف جس میں مسیح کی آمد کے وقت دو چادروں کا ذکر ہے۔ اس حدیث میں کسی خواب کا ذکر ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر قادیانی کی یہ تحریف دجل کا شاہکار ہے یا نہ؟

کیا علامات مسیح علیہ السلام ومہدی علیہ السلام مرزا میں ہیں؟

سوال نمبر:۳۷...... قادیانی جماعت کے لئے نزول مسیح علیہ السلام وآمد سیدنا مہدی علیہ الرضوان کی احادیث کو ماننا اور رد کرنا دونوں دشوار ہیں۔ اگر یہ روایات غلط ہیں اور مسیح ومہدی نے نہیں آنا تو مرزا قادیانی کی چھٹی ہوگی۔ اگر ان دونوں نے آنا ہے تو ان کی علامات کو مسیح کا نام عیسیٰ، بغیر باپ، ماں کا نام مریم، جائے نزول دمشق، کوئی ایک علامت مسیح جو حدیث میں بیان ہوئی۔ مرزا میں نہ پائی گئی۔ اس طرح مہدی کہ ان کا نام محمد والد کا نام عبداللہ، مدینہ میں پیدائش، مکہ میں آمد، دمشق میں ورود۔ مرزا قادیانی میں ایک علامت بھی مہدی کی جو احادیث میں بیان ہوئی نہ پائی گئی۔ مرزا قادیانی نے قادیانی جماعت کو عجیب مخمصہ میں مبتلا کر دیا کہ وہ نہ تو احادیث کا انکار کر سکتے ہیں۔ نہ مان سکتے ہیں۔ اس مخمصہ کا نام قادیانیت کا گورکھ دھندہ ہے۔ خدارا خود کو بھی اور امت مسلمہ کو بھی اس مخمصہ سے نکالو۔ ورنہ اعلان کرو کہ مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا ہے۔

مرزا قادیانی کی پہچان اپنی علامات میں

سوال نمبر:۳۸...... (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۸۸، خزائن ج۲۱ ص۳۵۹) پر مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ’’ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔‘‘

احادیث صحیحہ کا لفظ کم از کم تین احادیث پر بولا جاتا ہے۔ لہٰذا مسیح موعود کی ان دو علامتوں کہ:

۱...... صدی کے سر پر آئے گا اور

۲...... چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔

کو جو مرزا قادیانی نے احادیث صحیحہ کے حوالے سے لکھا ہے، کے بارے میں کم از کم تین تین احادیث کا حوالہ دیجئے؟

کیا مرزا قادیانی ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہا؟

سوال نمبر:۳۹...... مرزا قادیانی لکھتا ہے: ’’دانیال نبی بتاتا ہے کہ اس نبی آخرالزمان کے ظہور سے جب بارہ سو نوے برس گذر جائیں گے تو وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا اور ۱۳۳۵ھ تک اپنا کام چلائے گا۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۱۱۷ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۲۹۲)

مرزا قادیانی اگر مسیح موعود تھے تو ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہتے۔ لیکن وہ تو ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۸ء میں انتقال کر گئے۔ تو اس حوالہ کے لحاظ سے وہ اپنے دعویٰ مسیح موعود میں سچے نہ ہوئے۔ ہے کوئی قادیانی ماں کا لال، جو اس مشکل سے مرزا قادیانی کو نکالے؟

دمشق کا کون سا معنی صحیح ہے؟

سوال نمبر:۴۰...... مرزا قادیانی (آئینہ کمالات اسلام ص۴۵۶) پر کہتا ہے کہ: ’’دمشق سے مراد دمشق شہر کیونکر مراد ہوسکتا ہے۔ کیا حضور ﷺ علماء کے ساتھ دمشق گئے؟ اور وہاں جاکر ان کو مینارہ اور موضع نزول مسیح دکھایا ہے؟ یا اس مقام کا نقشہ بنا کر دکھایا؟ دمشق کے کئی معنی ہیں۔ یہ کنعان کی نسل کے سردار کے لئے بولا جاتا ہے۔ ناقہ اور جمل کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ مرد چابک دست کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی معنی ہیں۔ اس خاص معنی (یعنی شہر) میں کیا خاص بات ہے کہ علماء اس پر اصرار کرتے ہیں اور دیگر معانی سے اعراض کرتے ہیں۔‘‘

یہاں پر قادیانیوں سے سوال ہے کہ مرزا قادیانی نے دمشق کے کئی معنی بیان کئے۔شام کا شہر، کسی قوم کا سردار، ناقہ، جمل، ہوشیار آدمی، کون سا معنی۔لیکن مرزا قادیانی نے ان معنوں سے یہ متعین نہیں کیا کہ حدیث میں لفظ دمشق سے کیا مراد ہے۔قادیانی وہ معنی متعین کر دیں کہ حضور ﷺ نے جب حدیث میں مسیح علیہ السلام کے اترنے کی جگہ کے لئے دمشق کا لفظ، منارۃ البیضاء کا لفظ بولا، تو اس سے حضور ﷺ کی مراد کیا تھی؟۔شہر دمشق یا کچھ اور؟

مرزا قادیانی اپنے دام میں......نزول کا معنی اترنا ہے پیدائش نہیں

سوال نمبر:۴۱...... مرزا قادیانی لکھتا ہے:''مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ دمشق کے لفظ سے دراصل وہ مقام مراد ہے۔جس میں دمشق والی مشہور خاصیت پائی جاتی ہو اور خدا تعالیٰ نے مسیح کے اترنے کی جگہ (پیدائش کی نہیں) جو دمشق کو بیان کیا تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسیح سے مراد وہ اصل مسیح نہیں (بلکہ نقلی) جس پر انجیل نازل ہوئی تھی۔'' (ازالہ اوہام ص ۶۶، خزائن ج ۳ ص ۱۳۵)

اس میں کئی چیزیں توجہ طلب ہیں۔خدا تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کے اترنے کی جگہ جو دمشق کو بیان کیا، اترنے کی جگہ نہ کہ پیدائش کی، مرزا قادیانی نے خود تسلیم کر لیا۔مسیح سے مراد وہ اصلی مسیح نہیں تو کیا نقلی مسیح مراد ہے؟ وہ مسیح جس پر انجیل نازل ہوئی تھی۔مرزا مسیح علیہ السلام کے نزول سے اپنی پیدائش مراد لیتا ہے۔نزول کا معنی پیدائش تو کیا انجیل بھی پیدا ہوئی تھی؟

کیا مرزا قادیانی قرآن کا معجزہ ہے؟

سوال نمبر:۴۲...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے:''قرآن شریف اگرچہ ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔مگر ایک کامل کے وجود کو چاہتا ہے کہ جو قرآن کے اعجازی جواہر پر مطلع ہو، اور وہ اس تلوار کی طرح ہے جو درحقیقت بے نظیر ہے۔لیکن اپنا جوہر دکھلانے میں ایک خاص دست وبازو کی محتاج ہے۔اس پر دلیل شاید یہ آیت ہے کہ''لا یمسہ الا المطھرون''پس وہ ناپاکوں کے دلوں پر معجزہ کے طور پر اثر نہیں کر سکتا۔بجز اس کے کہ اس کا اثر دکھلانے والا بھی قوم میں ایک موجود ہو اور وہ وہی ہوگا جس کو یقینی طور پر نبیوں کی طرح خدا تعالیٰ کا مکالمہ اور مخاطبہ نصیب ہوگا...... ہاں قرآن شریف معجزہ ہے۔مگر وہ اس بات کو چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ ایک ایسا شخص ہو جو اس معجزہ کے جوہر ظاہر کرے اور وہ وہی ہوگا جو بذریعہ الٰہی کلام کے پاک کیا جائے گا۔'' (نزول المسیح ص ۱۰۸ تا ۱۱۲، خزائن ج ۱۸ ص ۴۸۶ تا ۴۹۰)

قادیانیوں سے سوال یہ ہے کہ:''وہ وہی ہوگا جس کو یقینی طور پر نبیوں کی طرح خدا تعالیٰ کا مکالمہ ومخاطبہ نصیب ہوگا۔''اس کے پیش نظر فرمائیں۔قرآنی تلوار کے جوہر کے لئے نبیوں کی طرح کا آدمی مکالمہ ومخاطبہ سے سرفراز چودہ سو سال میں کون کون سے ہیں اور پھر مرزا قادیانی کے بعد کون کون؟ اور آئندہ کون کون ہوں گے؟۔اگر نہیں تو پھر مان لیا جائے کہ سب چرب لسانی اور الفاظ کا گورکھ دھندہ صرف آپ کے ایمان کو ضائع کرنے کا خطرناک جال ہے اور کچھ نہیں؟

کیا مرزا قادیانی نے یہود کی بے گناہی بیان نہیں کی؟ اور قرآن مجید کو غلط نہیں کہا؟

سوال نمبر:۴۳...... مرزا قادیانی نے لکھا کہ:''یہود خود یقیناً اعتقاد نہیں رکھتے کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۰۵، خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۸)

ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ سورۃ نساء آیت نمبر ۱۵۸ میں قرآن مجید نے یہود کا قول یوں نقل کیا ہے۔''اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ ''تحقیق ہم نے ہی عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا۔کیا مرزا قادیانی نے ایک ایسا جھوٹ نہیں بولا؟ جس سے قرآن مجید کے دعویٰ کی تکذیب لازم آتی ہے؟ اگر قرآن مجید کی تکذیب نہیں کی تو پھر کیا کہہ سکتے ہیں کہ یہود کی صفائی پیش کر کے یہود کی طرح مغضوب،مطرود،ملعون،ذلت زدہ ہوا؟

کیا مرزا قادیانی لعنتی اور بدذات تھا؟

سوال نمبر:۴۴...... مرزا قادیانی قسم اٹھا کر دھڑلے سے جھوٹ بولتا ہے۔چنانچہ لکھتا ہے کہ:''واللّٰہ قد کنت اعلم من ایام مدیدة اننی جعلت المسیح بن مریم وانی نازل فی منزله ولکنی اخفیت...... وتوقفت فی الاظهار الیٰ عشر سنین'' (دیکھئے اس کی کتاب آئینہ کمالات اسلام ص ۵۵۱،خزائن ج ۵ ص ۵۵۱)

ملاحظہ فرمائیں کہ قسم کھا کر کہہ رہا ہے کہ خدا کی قسم میں جانتا تھا کہ مجھے مسیح ابن مریم بنادیا گیا ہے۔مگر میں اسے چھپاتا رہا۔

جب اس کے برعکس (اعجاز احمدی ص ۷،خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳) میں لکھتا ہے:''مجھے بارہ سال تک کوئی پتہ نہ چلا کہ خدا کی وحی مجھے مسیح ابن مریم بنارہی ہے۔'' بتلایئے!مرزا قادیانی کا یہ حلفیہ بیان درست ہے یا بلا حلف۔ایک میں ہے کہ مجھے پتہ تھا۔مگر میں نے ظاہر کرنے میں ۱۰ سال تاخیر کردی۔دوسری جگہ ہے کہ مجھے پتہ ہی نہ تھا۔اسی طرح بارہ سال گذر گئے۔فرمایئے کون سی بات درست ہے؟

یہ تو ثابت ہوگیا کہ مرزا قادیانی نے قسم اٹھا کر غلط بیانی کی ہے۔اب خود مرزا قادیانی کے بقول ایسی بات کے متعلق نتیجہ بھی سماعت فرمایئے۔مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

۱...... ''جھوٹی قسم کھانا لعنتی کا کام ہے۔'' (نزول المسیح ص ۲۳۷،خزائن ج ۱۸ ص ۶۱۵،نسیم دعوت ص ۸۷،خزائن ج ۱۹ ص ۴۵۳)

۲...... ''خدا کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے۔''

(تریاق القلوب ص ۶،خزائن ج ۱۵ ص ۱۴۰،نزول مسیح ص ۱۰،۱۱،خزائن ج ۱۹ ص ۳۸۸،۳۸۹)

اب اس فتویٰ کی روشنی میں جناب قادیانی لعنتی اور بدذات ثابت ہوئے۔فرمایئے بدذات اور لعنتی فرد کسی بھی اچھے منصب کا مستحق ہوسکتا ہے؟ کیا اسے مہدی یا مجدد،ملہم یا مسیح وغیرہ تسلیم کیا جاسکتا ہے؟

کیا نبی برائی کو مستحکم کرنے آتا ہے یا مٹانے؟

سوال نمبر:۴۵...... مرزا قادیانی جب بڑھاپے میں پہنچ گیا تو اس کا نکاح''نصرت جہاں بیگم'' سے ہوا۔نصرت جہاں نے بڑھاپے میں مرزا قادیانی سے نکاح کیا وہ قادیانیوں کی ام المؤمنین کہلاتی ہے اور وہ غریب عورت جس کا مرزا قادیانی کے ابتدائی دن سے زندگی کا رشتہ جڑا،وہ صرف''پھجے دی ماں'' رہ گئی۔یہ معاشرہ میں بڑے جاگیرداروں کی بیماری ہے کہ وہ پہلی عورت کو اہمیت نہیں دیتے۔دوسری پسند کی شادی کرتے اور اسے بیگم صاحبہ قرار دیتے ہیں۔معاشرہ کی اس بیماری وعیب کو مرزا قادیانی نے ختم کرنے کی بجائے خود عمل پیرا ہوئے۔گویا نئے نبی صاحب نے معاشرہ کی بیماری پر اپنی تقلید کی مہر لگادی اور اس عیب وبرائی کو اپنے عمل سے مزید مستحکم کردیا۔کیا نبی عیب وبرائی کو مٹانے کے لئے آتے ہیں یا مستحکم کرنے کے لئے؟

کیا مرزا قادیانی کی وحی، وحی ربانی ہے یا شیطانی؟

سوال نمبر:۴۶...... وحی کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ''وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ (ابراهیم:٤) '' اور کوئی رسول نہیں بھیجا ہم نے مگر بولی بولنے والا اپنی قوم کی تاکہ ان کو سمجھائے۔ اس فرمان الٰہی کے مطابق مرزا قادیانی کو تمام تر وحی پنجابی زبان میں ہونی چاہئے تھی۔ مگر مرزا قادیانی کی وحی:

۱......انگلش۔ ۲......اردو۔ ۳......عربی۔ ۴......فارسی۔ ۵......سنسکرت۔

۶......عبرانی۔ ۷......پنجابی کے فقرات۔

پر مشتمل ہے۔ اب اگر یہ سچ ہے تو مرزا قادیانی کی وحی ربانی نہیں بلکہ شیطانی ہے۔ نیز بتائیں! کیا مرزا قادیانی کی یہ ساتوں زبانیں تھیں؟ یا اس کی قوم کی تھیں؟ اگر نہیں تو پھر کہہ دو کہ مرزا قادیانی نے قانون الٰہی کی تکذیب کر کے ایک نہیں کئی جھوٹ اپنے اوپر چسپاں کئے؟

کیا قرآن میں مرزا قادیانی کا نام ابن مریم ہے؟

سوال نمبر:۴۷...... مرزا قادیانی تحریر کرتا ہے کہ: ''اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔''

(تحفۃ الندوہ ص۵، خزائن ج۱۹ ص۹۸)

قادیانی حضرات پورے قرآن مجید میں کہیں دکھا سکتے ہیں کہ: ''ایها المرزا سمیتك ابن مریم '' کہیں لکھا ہوا ہو۔ نہیں اور یقیناً نہیں تو مرزا قادیانی کے کذاب اور مفتری علی اللہ ہونے میں کیا کوئی شک باقی رہ جاتا ہے؟

کیا قرآن میں ہے کہ جسم عنصری آسمان پر نہیں جا سکتا؟

سوال نمبر:۴۸...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ''قل سبحان ربی هل کنت الا بشراً رسولاً '' یعنی جب کافروں نے آنحضرت ﷺ سے آسمان پر چڑھنے کی درخواست کی کہ یہ معجزہ دکھلائیں کہ مع جسم عنصری آسمان پر چڑھ جائیں تو ان کو یہ جواب ملا کہ ''قل سبحان ربی '' یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا خدا اس بات سے پاک ہے کہ اپنے عہد اور وعدہ کے برخلاف کرے۔ وہ پہلے کہہ چکا ہے کہ کوئی جسم عنصری آسمان پر نہیں جائے گا۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۲۲۴، خزائن ج۲۱ ص۴۰۰)

اس پر ہمارا قادیانیوں سے سوال یہ ہے کہ قرآن کریم میں یہ بات کس جگہ کس آیت میں ہے کہ کوئی جسم عنصری آسمان پر نہیں جائے گا؟

کیا یہ مرزا قادیانی کی حماقت نہیں؟

سوال نمبر:۴۹...... مرزا قادیانی نے تحریر کیا کہ: ''میرا دعویٰ مسیح موعود کا نہیں۔'' (ازالہ اوہام ص۱۹۰، خزائن ج۳ ص۱۹۲)

حالانکہ اسی کتاب میں لکھا کہ: ''اگر یہ عاجز مسیح موعود نہیں تو پھر آپ لوگ مسیح موعود کو آسمان سے اتار کر دیکھائیں۔''

(ازالہ اوہام ص۱۵۴، ۱۸۵، خزائن ج۳ ص۱۷۹، ۱۸۹)

اب ایک کتاب میں دو باتیں ایک دوسرے کے مخالف ومتضاد ہیں۔ کیا قادیانی، مرزا کی حماقت پر اب بھی توجہ نہیں فرمائیں گے؟

کیا یہ مرزا قادیانی کی نامعقول حرکت نہیں؟

سوال نمبر:۵۰...... مرزا قادیانی نے تحریر کیا کہ:’’سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘
(دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

مرزا قادیانی نے اپنی رسالت سے خدا تعالیٰ کی سچائی کو باندھ دیا۔ گویا مرزا قادیانی رسول قادیان نہیں تو خدا بھی سچا نہیں۔ قادیانی بتائیں کہ مرزا قادیانی کا ایسا کرنا ان کے نزدیک معقول امر ہے یا غیر معقول حرکت۔ اگر غیر معقول ہے اور یقیناً غیر معقول تو پھر قادیانی اس غیر معقول اور عقل کے کورے انسان کو نبی مان رہے ہیں؟ کیا نبی کی یہی شان ہے؟

کیا مرزا قادیانی اب بھی ملعون نہیں؟

سوال نمبر:۵۱...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے:’’سمعت ان بعض الجهّال يقولون ان المهدى من بنى فاطمة‘‘ میں نے سنا بعض جاہلوں سے کہ وہ کہتے ہیں بیشک مہدی علیہ السلام بنی فاطمہ سے ہوں گے۔‘‘
(خطبہ الہامیہ حاشیہ، خزائن ج۱۶ ص۲۴۱)

’’ان المهدى من ولد فاطمة‘‘ یہ حدیث شریف میں واقع ہے۔ اس فرمان رسالت ﷺ کو مرزا قادیانی جاہلوں کا قول بتاتا ہے۔ اب اس ملعون قادیان کا یہ فتویٰ براہ راست آنحضرت ﷺ پر ہے۔ جو سرتاپا اہانت پیغمبر ﷺ کو شامل ہے۔ کیا قادیانی مرزا قادیانی کے اس ملعون قول کو دیکھ کر قادیانیت کو ترک کرنے کی جرأت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ کیا اللہ کا سچا نبی اپنے سے پہلے نبی کی شان میں ایسی گستاخی کا ارتکاب کر سکتا ہے؟

کیا غیر نبی، نبی سے افضل ہو سکتا ہے؟

سوال نمبر:۵۲...... لاہوری مرزائیوں سے سوال کریں کہ کیا غیر نبی کسی نبی سے افضل ہو سکتا ہے؟۔ ان کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا تو پھر ان کے سامنے مرزا قادیانی کا یہ حوالہ پڑھیں:’’خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا۔ جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔‘‘ (دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)

اس حوالہ سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کی شان حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام سے زیادہ ہے۔ اگر مرزا قادیانی نبی نہیں تھا تو غیر نبی کا نبی سے افضل ہونا لازم آتا ہے۔ جب کہ لاہوری بھی مانتے ہیں کہ غیر نبی، نبی سے افضل نہیں ہو سکتا۔ تو ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ اس کا لاہوریوں کے پاس کوئی جواب نہیں۔ اس حوالہ میں جزوی فضیلت کی بھی نفی ہے۔ تمام شان میں یعنی من کل الوجوہ بہت بڑھ کر۔

کیا مرزا قادیانی کو مثیل محمد ﷺ کہہ سکتے ہو؟ العیاذ باللہ!

سوال نمبر:۵۳...... مرزا قادیانی نے اپنے کو مثیل محمد ﷺ بھی قرار دیا۔ جیسا کہ اس کی تمام کتب میں ہے۔ قادیانی ویب سائٹ پر’’کلمۃ الفصل‘‘ مرزا بشیر احمد پسر مرزا قادیانی کا تو شاید کوئی صفحہ اس سے خالی نہیں۔ اب توجہ فرمائیے کہ رحمت عالم ﷺ تو دشمنوں کے مقابلہ میں پہاڑ پر کھڑے ہو کر فرماتے ہیں۔’’هل وجدتمونى صادقا اوكاذبا ۰ قالوا جربناك مرارا ماوجدنا فيك الا صدقا وعدلا‘‘ معاذ اللہ اگر مرزا قادیانی مثیل تھا تو ایسے ہوتا۔ مگر وہ تو دادا کی اس زمانہ کی سات سو روپیہ کی رقم ادھر ادھر کے کاموں میں اڑا کر خیانت کا مرتکب ہوا۔ کیا اس کو مثیل کہہ سکتے ہیں؟

مرزا قادیانی بارہ برس تک کفر میں کیوں؟

سوال نمبر:۵۴...... مرزا قادیانی تحریر کرتا ہے:''ان اللّٰہ لا یترکنی علیٰ خطاء طرفة عین ویعصمنی من کل حین ویحفظنی من سبل الشیطان'' بے شک اللہ مجھے غلطی پر لحہ بھر بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور مجھے ہر غلط اور جھوٹ سے محفوظ فرمالیتا ہے۔ نیز شیطانی راستوں سے میری حفاظت فرماتا ہے۔'' (نورالحق ص۸۶، خزائن ج۸ ص۲۷۲)

اور پھر دوسری جگہ تحریر کرتے ہیں:''پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانۂ دراز ہے۔ بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے اس رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گذر گئے تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی گئی۔ ورنہ میرے مخالف بتلادیں کہ باوجودیکہ براہین احمدیہ میں مسیح موعود بنایا گیا۔ بارہ برس تک یہ دعویٰ کیوں نہ کیا اور کیوں براہین احمدیہ میں خدا کی وحی کے مخالف لکھ دیا۔'' (اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ ص۱۱۳، ۱۱۴)

اب قادیانی حضرات فرمائیں کہ:

۱...... مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ لحہ بھر خدا تعالیٰ مجھے غلطی پر قائم نہیں رکھتا۔

۲...... مرزا قادیانی کا یہ اعتراف کہ بارہ برس تک عرصہ دراز رسمی عقیدہ پر جما رہا۔

۳...... براہین میں خدا کی وحی کے خلاف لکھ دیا۔

کیا قادیانیوں کے ہاں بارہ برس ایک لحہ سے کم ہے؟ خدا کی وحی کے خلاف بارہ برس چلنے والا شخص اس قابل ہے کہ اسے مذہبی مقتداء مانا جائے اور پھر مرزا قادیانی تحریر کرتا ہے کہ:''مجھے اپنی وحی پر مثل قرآن پختہ یقین ہے۔ اگر اس میں ایک دم (لحہ) بھی شک کروں تو کافر ہو جاؤں۔'' (تجلیات الٰہیہ ص۲۰، خزائن ج۲۰ ص۴۱۲)

تو کیا یہ بارہ سال تک کافر بنا رہا؟ خدا لحہ بھر غلطی پر نہیں رہنے دیتا تو پھر بارہ سال کفر کی دلدل میں مرزا قادیانی کیوں پھنسا رہا؟

کیا اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی کے مرید؟ (العیاذ باللہ)

سوال نمبر:۵۵...... مرزا قادیانی کا الہام ہے کہ:''بایعنی ربی'' (البشریٰ ج۲ ص۷۱، تذکرہ ص۴۲۰، طبع سوم)

مرزا قادیانی نے اس کا ترجمہ کیا:''اے رب میری بیعت قبول فرما۔'' مرزا قادیانی کا یہ ترجمہ کسی طور پر صحیح نہیں۔ اس کا سیدھا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ میرے رب نے میری بیعت کی۔ قادیانی بتائیں کہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کو مرزا قادیانی کا مرید سمجھتے ہیں؟ کیا مرزا غلام احمد قادیانی نے اس میں اللہ تعالیٰ گستاخی کا ارتکاب نہیں کیا؟

کیا مرزا قادیانی مریم تھا؟ تو اس کا شوہر کون؟

سوال نمبر:۵۶...... مرزا قادیانی نے (اربعین نمبر۲ ص۷، خزائن ج۱۷ ص۳۵۳) پر اپنا الہام نقل کیا۔''یا مریم اسکن انت وزوجك الجنة'' اس کا ترجمہ (اربعین نمبر۲ ص۱۷، خزائن ج۱۷ ص۳۶۴) میں یوں کیا۔''اے مریم تو اور تیرے دوست اور تیری بیوی بہشت میں داخل ہو۔'' تیرے دوست کس لفظ کا ترجمہ ہے؟ پھر مریم کی بیوی کا کیا معنی؟ کیا عورت

کی بیوی ہوتی ہے؟ اگر ’’زوج‘‘ کا معنی شوہر ہوتو مرزا قادیانی کا شوہر کون؟ نیز مرزا مریم ہے تو سر پر پگڑی اور چہرے پر داڑھی کا کیا بنے گا؟ کیا خواتین کے لئے پگڑی اور داڑھی شرعاً وفطرتاً ہے؟

کیا سچے پیغمبر کے کئی نام ہوئے؟

سوال نمبر:۵۷...... مرزا قادیانی کا الہام ہے:

۱...... ’’یا آدم اسکن انت وزوجك الجنة‘‘

۲...... ’’یا احمد اسکن انت وزوجك الجنة‘‘ (اربعین نمبر۲ص۷، خزائن ج۱۷ص۳۵۳)

اس کا ترجمہ خود کرتا ہے کہ: ’’اے آدم تو اور تیرے دوست اور تیری بیوی بہشت میں داخل ہو۔ اے احمد تو تیرے دوست اور تیری بیوی بہشت میں داخل ہو۔‘‘ (اربعین نمبر۲ص۱۷، خزائن ج۱۷ص۳۶۴)

ان دونوں الہاموں کے ترجمہ میں مرزا قادیانی نے ’’تیرے دوست‘‘ کا لفظ ترجمہ میں شامل کیا۔ یہ الہام کے کس لفظ کا حصہ ہے؟ نیز کیا مرزا قادیانی کا نام احمد اور آدم تھا؟ کیسے اور کیونکر؟ پھر غلام احمد نام کا کیا بنے گا؟ اور جو بندہ اپنا نام ونسب تبدیل کر دے کیا وہ حلالی رہ سکتا ہے؟ ان سوالات کو مدنظر رکھ کر بتائیں کہ کیا ایسا شخص پر جنت کا الہام اور جنت میں داخل ہوسکتا ہے؟ اگر نہیں تو قادیانی ذریت اس دھوکا سے کیوں نہیں نکلتی؟

مرزا قادیانی کی تحقیق عجیب اور اس کا مبلغ علم

سوال نمبر:۵۸...... حکماء کا اس پر اتفاق ہے کہ رحم کے سامنے ایک انڈا جسے ادوم کہتے ہیں موجود ہوتا ہے۔ مخالطت کے وقت ماء الحیات کا کوئی ذرہ جسے سپرم کہتے ہیں۔ اس انڈے سے مل جائے تو وہ ایک دوسرے کو مضبوطی سے گرفت میں لے لیتے ہیں اور سرک کر رحم میں چلے جاتے ہیں۔ پھر رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد ولادت تک کوئی سپرم اس میں داخل نہیں ہوسکتا۔ لیکن مرزا قادیانی لکھتا ہے: ’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ’’اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ‘‘ یعنی حمل والی عورتوں کی طلاق کی عدت یہ ہے کہ وہ وضع (حمل) تک بعد طلاق کے دوسرا نکاح کرنے سے دستکش رہیں۔ اس میں حکمت یہی ہے کہ اگر حمل میں ہی نکاح ہو جائے تو ممکن ہے کہ دوسرے کا نطفہ ٹھہر جائے۔ اس صورت میں نسب ضائع ہوگی اور یہ پتہ نہیں لگے گا کہ وہ دونوں لڑکے کس کس باپ کے ہیں۔‘‘ (آریہ دھرم ص۲۱، خزائن ج۱۰ص۲۱)

اس پر سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے ایک ایسی بات کہی جو سراسر خلاف عقل اور کذب محض ہے۔ کیا بالفرض حمل کی حالت میں ’’دوسرے کا نطفہ ٹھہر جائے‘‘ پہلے حمل کے چار ماہ بعد دوسرا حمل ہو جائے۔ دو ماہ کے بعد تیسرا حمل ہو جائے اور پھر ایک ماہ کے بعد چوتھا اور ہر بچہ نو ماہ کے بعد پیدا ہو تو غریب بیوی سارا سال بچے جنتی رہی۔ یہ ہے مرزا قادیانی کے علوم وفنون کا شاہکار۔ چنانچہ لکھتا ہے۔ ’’میں زمین کی باتیں نہیں کہتا...... بلکہ وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔‘‘ (پیغام صلح ص۴۷، خزائن ج۲۳ص۴۸۵)

کیا حالت حمل میں حمل ٹھہر جاتا ہے؟ اگر ٹھہر جاتا ہے تو مذکورہ عبارت کی تحقیق کا کیا بنے گا؟ نیز بالفرض حمل ٹھہر جائے تو کیا ضروری ہے؟ ایک حمل ہو تو سابقہ کی وضع ہو جائے؟ ساتھ حمل، ساتھ وضع؟ شاید قادیانی ذریت کو۔ ہو تو ہو کسی اور کو تو اس کا دعویٰ نہیں؟

کیا یہ مرزا قادیانی کا قرآن پر بہتان نہیں؟

سوال نمبر:۵۹...... مرزا قادیانی نے لکھا:’’خسف القمر والشمس فی رمضان ٠ فبأی الاء ربکما تکذبان ‘‘الاء سے مراد میں ہوں اور پھر میں نے ایک دالان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا کہ اس میں چراغ روشن ہے۔ گویا رات کا وقت ہے اور اسی الہام مندرجہ بالا کو چند آدمی چراغ کے سامنے قرآن شریف کھول کر اس سے یہ دونوں فقرے نقل کر رہے ہیں۔ گویا اسی ترتیب سے قرآن شریف میں وہ موجود ہے اور ان میں سے ایک شخص کو میں نے شناخت کیا کہ میاں نبی بخش رفوگر امرتسری ہے۔ (ریویو بر مباحثہ چکڑالوی ص۴، خزائن ج۱۹ص۲۰۹ حاشیہ)

فرمائیے! مرزا قادیانی کا یہ الہام وکشف صحیح ہے یا غلط؟ اور پھر دیکھئے یہ ملعون قرآن شریف پر افتراء کرتا ہے اور پھر اس پیوندکاری کی روایت کے لئے رفوگر کا انتخاب بھی قابل توجہ ہے؟

کیا مرزا قادیانی مہدی ہے؟

سوال نمبر:۶۰...... مرزا قادیانی نے لکھا کہ:’’خاص کروہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ’’ھذا خلیفة اللّٰہ المھدی ‘‘اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔‘‘ (شہادت القرآن ص۴۱، خزائن ج۶ص۳۳۷)

دوسری جگہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:’’اگر مہدی کا آنا مسیح ابن مریم کے زمانہ کے لئے ایک لازم غیر منفک ہوتا اور مسیح کے سلسلہ ظہور میں داخل ہوتا تو دو بزرگ شیخ اور امام حدیث یعنی حضرت محمد اسماعیل صحیح بخاری اور حضرت امام مسلم صاحب صحیح مسلم اپنے صحیحوں سے اس واقع کو خارج نہ رکھتے۔ لیکن جس حالت میں انہوں نے اس زمانہ کا تمام نقشہ کھینچ کر آگے رکھ دیا اور حصر کے طور پر دعویٰ کر کے بتلادیا کہ فلاں فلاں امر کا اس وقت ظہور ہوگا۔ لیکن امام محمد اسماعیل بخاری نے مہدی کا نام تک بھی تو نہیں لیا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۵۱۸، خزائن ج۳ص۳۷۸)

اب ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ پہلے حوالہ میں مرزا قادیانی بڑے شدومد سے کہتے ہیں کہ مہدی کے متعلق بخاری میں روایت ہے۔ دوسرے حوالہ میں کہتے ہیں کہ مہدی کا بخاری نے نام نہیں لیا۔ دونوں باتیں مرزا قادیانی کی ہیں۔ جو آپس میں متعارض ہیں۔ دونوں سچی نہیں ہوسکتیں۔ اب قادیانی بتائیں کہ مرزا قادیانی کی کون سی بات جھوٹی ہے۔

کیا مرزا قادیانی خودغرض تھا؟

سوال نمبر:۶۱...... مرزا قادیانی نے لکھا:’’میری رائے یہ ہے کہ استخارہ تقویٰ کے بہت قریب ہے۔ کیونکہ وارث مفقود الخبر ہے اور ہمیں یقین نہیں کہ وہ مرچکا ہے یا زندہ ہے۔ پس اس کی جائیداد کو میت کے ترکہ کی طرح تقسیم کرنے میں عجلت روا نہیں۔ پس بہتر یہ ہے کہ اس معاملہ پر بحث ختم کی جائے۔ تاکہ عالم الغیب اور ذوالجلال آپ سے مشورہ کرلوں اور یقینی راہ پالوں۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۵۷۲، خزائن ج۵ص ایضاً)

مرزا قادیانی کی یہ عبارت پکار پکار کر نہیں چیخ وچلاّ کر اعلان کر رہی ہے کہ مرزا احمد بیگ نے جب ہبہ نامہ پر دستخطوں کے لئے مرزا قادیانی سے درخواست کی۔ چونکہ ہبہ نامہ غلام حسین مفقود الخبر کی زمین کی بابت تھا۔ اس لئے استخارہ کیا گیا کہ وہ غلام حسین زندہ ہے یا مردہ۔ اگر زندہ ہے تو ہبہ نامہ پر دستخط کر کے اس کی زمین کسی اور کو منتقل کرنا روا نہیں

ہے۔ اگر مردہ ہے تو ہبہ نامہ پر دستخط نہ کر کے جائز وارث کو محروم کرنا روا نہیں۔ جب ’’عالم الغیب رب ذوالجلال سے مشورہ‘‘ کیا تو رب نے جواب دیا کہ محمدی بیگم کے رشتہ کی بابت بات کر۔ اگر رشتہ کر دیں تو ہبہ نامہ پر دستخط کر دو۔ گویا غلام حسین مفقود الخبر مر گیا ہے۔ اگر رشتہ نہ کریں تو ہبہ نامہ پر دستخط نہ کریں۔ گویا غلام حسین مفقود الخبر زندہ ہے۔ ہمارا قادیانیوں سے درد بھرے دکھے دل سے سوال ہے کہ کیا واقعی آپ اس جواب کو خدائی جواب سمجھتے ہیں یا کافر، نانجار، مرزا قادیانی کی زناری اور خودغرضی فراڈ و دھوکہ کی انوکھی مثال؟ اب آپ کی مرضی کہ خدا تعالیٰ پر غلط جواب کا الزام لگا کر جہنم کا راستہ اختیار کریں یا مرزا قادیانی کے فراڈ پر محمول کر کے مرزا قادیانی کو جہنم روانہ کریں؟

کیا مرزا قادیانی کے نزدیک ’’اعور‘‘ کا معنی کانا نہیں؟

سوال نمبر:۶۲...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ ’’دجال کے اعور یعنی ایک آنکھ سے کانا ہونے سے مراد یہ ہے کہ دینی اور دنیوی علوم کی دونوں آنکھوں میں سے اس قوم (انگریز) کی ایک آنکھ روشن ہوگی اور دوسری ناکارہ اور یہ ظاہر ہے کہ افرنگ کو زمینی علوم میں نہایت درجہ کی مہارت حاصل ہے۔ لیکن روحانیت سے بے بہرہ ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۵۰۱، خزائن ج۳ ص۳۶۹ ملخص)

لیکن حدیث میں جہاں دجال کے اعور ہونے کا ذکر ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے اعور ہونے کی نفی ہے، تو اللہ تعالیٰ کے اعور نہ ہونے سے کیا مراد ہے؟۔ کیا خدا تعالیٰ کی نسبت دینی و دنیوی علوم میں مہارت ہونے یا نہ ہونے کے سوال کا بھی تصور ہو سکتا ہے؟۔

پھر اسی حدیث شریف میں حضور علیہ السلام نے دجال کے اعور ہونے کے بارہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کسی شبہ میں نہیں چھوڑا۔ بلکہ فرمایا کہ ایک آنکھ انگور کے ابھرے ہوئے دانہ کی مانند ہوگی اور ساتھ نمونہ بھی بتا دیا کہ ابن قطن کو دیکھو۔ پس دجال کی آنکھ اس کی آنکھ کی مانند ہوگی۔ مرزا قادیانی روایت کے اس حصہ کو شیر مادر کی طرح ہضم کر گئے۔ کیوں؟

کیا قرآن مجید میں ’’قادیان‘‘ کا نام ہے؟

سوال نمبر:۶۳...... مرزا قادیانی اپنے کشف کا حال بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ’’قادیان کا نام قرآن مجید میں درج ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۷۷، خزائن ج۳ ص۱۴۰)

الحمد سے لے کر والناس تک پورے قرآن مجید میں کہیں قادیان کا نام ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو قادیانی حضرات ارشاد فرمائیں کہ مرزا قادیانی نے صریح کذب بیانی کی یا نہیں؟

کیا مرزا قادیانی آدم زاد نہیں؟

سوال نمبر:۶۴...... مرزا قادیانی نے اپنا تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے کہ ؎

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(درثمین اردو ص۱۱۶، از مرزا غلام احمد قادیانی، براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۷، خزائن ج۲۱ ص۱۲۷)

محققین حضرات کہتے ہیں کہ ''نہ آدم زاد'' میں ''نہ'' کا لفظ عطف کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔ گویا ''کرم خاکی'' کے ساتھ بھی اس کا تعلق ہے اور ''آدم زاد'' کے ساتھ بھی۔ اب مطلب یہ ہوگا کہ نہ تو میں مٹی کا کیڑا ہوں اور نہ ہی آدم زاد (یعنی بندے دا پتر) یہ جملہ منفیہ اگر نہ بنایا جائے تو اگلے مصرع ''ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار'' میں اثبات اور حصر سمجھ میں نہیں آ سکتی۔

اب سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی بقول خود نہ مٹی کا کیڑا ہے ''نہ بندے دا پتر'' تو پھر نبی کیسے؟۔ نیز ''جائے نفرت'' اور ''عار'' کی تعیین بھی آپ کے ذمہ ہے؟۔ پھر انسان کے تحت مرد و عورت دونوں داخل ہوتے ہیں۔ متعین کرو کہ مرد کی ہے تو کونسی اور عورت کی ہے تو کونسی؟۔ پھر حکم لگایا جائے؟۔

کیا مرزا قادیانی شراب پیتا تھا؟

سوال نمبر:۶۵...... مرزا قادیانی نے اپنے ایک مرید کے ہاتھوں لاہور سے عمدہ قسم کی شراب ''ٹانک وائین'' منگوائی۔ کیا مرزائی اس بات کا انکار کر سکتے ہیں؟ (خطوط امام بنام غلام ص۵، از حکیم محمد حسین بٹالوی)

کیا شراب پینے والا نبی، مسیح، مہدی، مجدد، ملہم من اللہ بن سکتا ہے؟۔

جبکہ قرآن بتلاتا ہے کہ شراب پینا شیطانی عمل ہے اور احادیث بتلاتی ہیں کہ شرابی جنت میں نہیں جائے گا۔ اس کی دنیا میں نماز قبول نہیں ہوتی وغیرہ وغیرہ!

جب شرابی اس قدر خدا کی رحمت سے بعید ہوتا ہے تو مرزا قادیانی اتنا مقرب کیسے بنا؟ کہ نبی، مہدی، مسیح موعود بن بیٹھا؟

کیا مرزا قادیانی کے آنے سے جہاد منسوخ ہوگیا؟

سوال:۶۶...... آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کے برعکس کہا کہ جہاد منسوخ ہوگیا۔ چنانچہ مرزا قادیانی ''ضمیمہ تحفہ گولڑویہ'' میں لکھتا ہے کہ ۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

(تحفہ گولڑویہ ضمیمہ ص۴۱، خزائن ج۱۷ ص۷۷، ۷۸)

سوال یہ ہے کہ کیا قادیانی قرآن وسنت کی روشنی میں جہاد بالسیف کی منسوخی پر کوئی عقلی اور نقلی دلیل پیش کر سکتے ہیں؟۔ جو اہل عقل کی دانست میں بھی آ سکے؟

نیز مرزا قادیانی کے اس شعر سے پتہ چل رہا ہے کہ مرزا قادیانی کا نبوت تشریعیہ کا دعویٰ تھا۔ مرزائیو! تم کہتے ہو غیر تشریعی کا؟ تو سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی سچا ہے یا تم؟ اور مرزا قادیانی کے مذکورہ دعویٰ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ اپنے آپ کو حضور ﷺ سے افضل سمجھتا تھا۔ کیونکہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جہاد قیامت تک! اور مرزا لعین کہتا ہے کہ منسوخ۔

تو اب بتاؤ! مرزا قادیانی کے کفر اور دجل میں کوئی شک باقی رہ جاتا ہے؟

کیا نبی گھر کی طعن وتشنیع سے خوف کھا کر سرکاری ملازمت کرتا ہے؟

سوال نمبر:۶۷......

۱...... ’’حضرت صاحب (مرزا قادیانی) اپنے گھر والوں کے طعنوں کی وجہ سے کچھ دنوں کے لئے قادیان سے باہر چلے گئے اور سیالکوٹ جا کر رہائش اختیار کر لی اور گزارہ کے لئے ضلع کچہری میں ملازمت بھی کر لی۔‘‘ (تحفہ شہزادہ ویلز ص۵۳)

۲...... ’’جب آپ تعلیم سے فارغ ہوئے تو اس وقت حکومت برطانیہ پنجاب میں مستحکم ہو چکی تھی اور لوگ سمجھ رہے تھے کہ اب اس گورنمنٹ کی ملازمت میں ہی عزت ہے۔ اس لئے شریف خاندانوں کے نوجوان اس کی ملازمت میں داخل ہو رہے تھے۔ حضرت صاحب بھی اپنے والد صاحب کے مشورہ سے سیالکوٹ بحصول ملازمت تشریف لے گئے۔‘‘

(سیرۃ مسیح موعود ص۱۳، روایت نمبر۴۹)

یہ دونوں عبارتیں مرزامحمود خلیفہ قادیان کی تحریر کردہ ہیں۔ پہلی عبارت میں ہے۔ گھر والوں کے طعن سے قادیان کو چھوڑ کر باہر چلے گئے اور سیالکوٹ میں ملازمت کر لی۔ دوسری عبارت میں ہے کہ والد صاحب کے مشورہ سے گئے۔ ان دونوں میں سچ کون سا ہے اور جھوٹ کون سا؟ پھر اس کے ساتھ یہ عبارت ملالی جائے۔

۳...... ’’بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت صاحب (مرزا قادیانی) تمہارے دادا کی پنشن (مبلغ سات صد روپے) وصول کرنے گئے۔ تو پیچھے پیچھے مرزا امام دین بھی چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔ پھر جب سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو وہ آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت صاحب اس شرم کے مارے گھر نہیں آئے۔ بلکہ سیالکوٹ پہنچ کر ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ (پندرہ روپیہ ماہوار) پر ملازم ہو گئے۔‘‘ (سیرۃ المہدی ج۱ ص۴۳، روایت نمبر۴۹)

پہلی عبارت مرزامحمود، میں ہے گھر والوں کے طعنوں سے ملازمت دی۔

دوسری عبارت مرزامحمود، میں ہے والد صاحب کے مشورہ سے ملازمت کی۔

تیسری عبارت مرزابشیر بحوالہ زوجہ مرزا قادیانی میں ہے کہ سات صد روپیہ پنشن کے اڑا کر کھا گئے۔ مارے شرم کے قادیان آنے کی بجائے سیالکوٹ جا کر قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔

ان تینوں باتوں میں سے کون سی بات سچی ہے؟ ہے کوئی قادیانی جو مرزا قادیانی کے باپ، مرزا کے دو بیٹوں، مرزا کی گھر والی کی ان باتوں کو ایک دوسرے سے جدا کر کے بتا سکے؟ کہ ان تینوں باتوں میں سے کس بات میں کذب محض ہے اور کس کی بات سچی ہے؟ نیز نبی کی متوکلانہ زندگی ہوتی ہے اور امت کو توکل کی تعلیم دیتا ہے۔ تو پھر مرزا قادیانی تو نبی معلوم نہیں ہوتا؟ اگر نبی ہے تو سرکار انگریزی کا ملازم کیوں؟ جب کہ انگریز دشمن خدا اور دشمن رسول ﷺ ہے اور یہ بھی نقاب کشائی کریں کہ کیا نبی پنشن وصول کر کے آوارہ گردی کرتا ہے؟ وہ نفس پرست، گناہوں کا عادی، نفسیاتی مریض تو ہو سکتا ہے مگر نبی؟

کیا ریل گاڑی دجال کا گدھا ہے؟

سوال نمبر:۶۸...... مرزا قادیانی نے کہا کہ: ’’ازاں جملہ ایک بڑی بھاری علامت دجال کی اس کا گدھا ہے۔ جس کے

بین الاذنین (دو کانوں کے درمیانی فاصلہ) کا اندازہ ستر باع اور ریل گاڑیوں کا اکثر اسی کے موافق سلسلہ لازمی ہوتا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص۳۰۷، خزائن ج۳ ص۴۹۳)

کانوں کے درمیان کا فاصلہ ستر باع (قریباً ۱۴۰ گز) ہوگا۔ مرزا قادیانی کانوں کے درمیان کا فاصلہ سے مراد سر اور دم کی لمبائی لیتے ہیں۔ ہے کوئی اس کا جواز؟

پھر گدھے کا رنگ سفید بیان کیا گیا۔ گاڑیوں کی رنگت ہر جگہ سفید ہو تو یہ بھی فٹ نہیں آتا۔ چلو۔ ایک کان سے مراد سر دوسرے کان سے مراد دم۔ ریل دجال کا گدھا، رنگ سفید، چلو اس کو چھوڑ دیں۔ دجال کی سواری ریل۔ اس پر جو سوار ہوئے وہ کون؟ پھر مرزا قادیانی مر کر بھی دجال کے گدھے پر سوار ہو کر قادیان گیا۔ سواری دجال کی، سوار ہوئے مرزا قادیانی۔ رہ گئی مرزا قادیانی کے دجال بننے میں کوئی کسر؟ اس کو کہتے ہیں جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔

جو بخاری شریف پر جھوٹ باندھے وہ مسیح کیسے؟

سوال نمبر:۶۹...... (شہادت القرآن ص۴۱، خزائن ج۶ ص۳۳۷) پر لکھتا ہے:''اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان احادیث پر عمل کرنا چاہئے۔ جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً ''صحیح بخاری'' کی وہ احادیث جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری شریف میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ:''ھذا خلیفة اللّٰه المهدی ''اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے۔ جو ایسی کتاب میں درج ہے۔ جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔''

ہمارے سامنے صحیح بخاری کا جو نسخہ ہے۔ اس میں تو حدیث:''ھذا خلیفة اللّٰه المهدی ''ہمیں کہیں نہیں ملی۔ لیکن جس طرح مرزا قادیانی کے گھر میں قرآن کریم کا ایسا نسخہ تھا۔ جس میں:''انا انزلناه قریباً من القادیان '' لکھا تھا۔ (ازالہ اوہام ص۷۶،۷۷، خزائن ج۳ ص۱۴۰ حاشیہ) اسی طرح شاید ان کے مسیح خانہ میں کوئی نسخہ صحیح بخاری کا ایسا بھی ہو۔ جس میں سے دیکھ کر مرزا قادیانی نے یہ حدیث لکھی ہو۔ بہرحال اگر مرزا قادیانی نے ''صحیح بخاری شریف'' کا حوالہ صحیح دیا ہے تو ذرا اس صفحہ کا عکس شائع کر دیں، اور اگر جھوٹ دیا ہے تو یہ فرمائیے کہ جو شخص صحیح بخاری جیسی معروف ومشہور کتاب پر جھوٹ باندھ سکتا ہے وہ اپنے دعویٰ مسیحیت میں سچا کیسے ہوگا؟ کیونکہ مرزا قادیانی ہی کا ارشاد ہے کہ:''ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری بات میں بھی اعتبار نہیں رہتا۔'' (چشمہ معرفت ص۲۲۲، خزائن ج۲۳ ص۲۳۱)

لہٰذا مرزا قادیانی تمام تر دعاوی میں جھوٹا تھا! اگر سچا ہے تو قادیانی اس کا سچ ثابت کریں؟ اور بخاری شریف میں حوالہ دکھائیں؟

مرزا قادیانی کی ''سلطان القلمی'' یا جہالت؟

سوال نمبر:۷۰...... مرزا قادیانی نے (اعجاز المسیح ٹائٹل، خزائن ج۱۸ ص۱) پر لکھا:''وقد طبع فی مطبع ضیاء الاسلام فی سبعین یوماً من شهر رمضان ''کہ یہ کتاب مطبع ضیاء الاسلام میں ماہ رمضان کے ستر دنوں میں چھپی ہے۔'' حالانکہ رمضان کے دن انتیس یا تیس ہوتے ہیں۔ ستر دن کبھی نہیں ہو سکتے۔ سلطان القلم کی فصاحت وبلاغت پر قادیانی کیا کہتے ہیں؟ جس شخص کی علمی سطح یہ ہو کیا اسے جاہل کہہ سکتے ہیں؟ اگر کہنے کی اجازت ہے تو تمہیں عار کیوں؟

مرزا قادیانی ’’رجل فارس‘‘ کیسے؟

سوال نمبر:۷۱...... مرزا قادیانی مغل تھا۔ اس نے رجل فارس ہونے کا بھی دعویٰ کیا۔ اب مشکل یہ تھی کہ مغل کبھی ’’فارس النسل‘‘ نہیں رہے تو مرزا قادیانی نے کہا: ’’میرے پاس فارسی ہونے کے لئے بجز الہام الٰہی کے اور کچھ ثبوت نہیں۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۱۸، خزائن ج۱۷ ص۱۱۶)

اب سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے دعاوی صحیح تھے یا غلط۔ اس کو جانچنے کے لئے ضروری تھا، دیکھا کہ وہ ان شرائط پر پورا اترتا ہے یا نہیں۔ شرائط میں سے یہ کہ رجل فارسی تب ثابت ہوتا کہ فارسی النسل ہوتا۔ وہ ہے نہیں۔ اس کے لئے ثبوت میں پیش کرتا ہے اپنی وحی کو جو سرے سے ہمارے نزدیک ناقابل تسلیم ہے۔ اس لئے مسٹر فارسی النسل ہی نہیں تو ’’رجل فارس‘‘ کیسے؟۔

کیا مرزا یزیدی؟ اور قادیان پلید جگہ ہے؟

سوال نمبر:۷۲...... مرزا قادیانی تحریر کرتا ہے: ’’واضح ہو کہ دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ ایسے قصبے کا نام دمشق رکھا گیا ہے۔ جس میں ایسے لوگ رہتے ہوں جو یزیدی الطبع ہیں اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں۔ جن کے دلوں میں اللہ اور رسول کی کچھ محبت نہیں اور احکام الٰہی کی کچھ عظمت نہیں۔ جنہوں نے اپنی نفسانی خواہشوں کو معبود بنا رکھا ہے اور اپنے نفس امارہ کے حکموں کے ایسے مطیع ہیں کہ مقدسوں اور پاکوں کا خون بھی ان کی نظر میں سہل اور آسان امر ہے اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۶۶،۶۷ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۱۳۵،۱۳۶)

مرزا قادیانی نے اپنا الہام بیان کیا کہ: ’’اخرج منہ الیزیدیون یعنی اس میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے ہیں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۷۲ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۱۳۸)

’’اخرج‘‘ کا معنی پیدا کئے گئے؟ چلو جانے دیں۔ پیدا ہوئے قادیان میں مرزا قادیانی بھی کیا وہ بھی یزیدی؟ چلو اسے بھی جانے دیں۔ حیرت تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی اس کتاب میں لکھتا ہے کہ: ’’کشف میں دیکھا میرا بھائی مرزا غلام قادر قرآن مجید میں پڑھ رہا ہے۔ ’’انا انزلناہ قریباً من القادیان ‘‘تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ، مدینہ اور قادیان۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۷۷، خزائن ج۳ ص۱۴۰ حاشیہ)

پہلی عبارت میں قادیان کو دمشق سے تشبیہ دے کر ان کی مذمت کی۔ دوسری عبارت میں مکہ، مدینہ کے ساتھ تشبیہ دے کر اس کو مقدس بنایا تو ان دونوں باتوں سے کون سی بات صحیح ہے؟

پھر اگر یہ پلید جگہ ہے تو پلید لوگوں! خود بدولت کا آنا، ایسے لوگ تھے اس کے آباؤ اجداد چلو مرزا قادیانی کو مبارک ہو اور اگر یہ مقدس شہر ہے تو پھر وہ جو دمشق والی تاویل کر کے خود مسیح بنے تھے وہ ختم ہوگئی۔ چلو یہ بھی مرزا قادیانی کو مبارک ہو؟

کیا خدا کا ’’حیّ‘‘ ہونا مرزے کی وحی ماننے پر موقوف ہے؟

سوال نمبر:۷۳...... مرزا قادیانی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اگر الہام نہ کرے تو اس کا یہ معنی کہ اس کی زبان کو مرض لاحق ہوگئی

ہے۔’’کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہوگئی ہے۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۴۴، خزائن ج۲۱ ص۳۱۲)

اس عبارت میں دعویٰ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ زندہ ہے۔ زندہ خدا کو کلام کرنا چاہئے اور خلاصہ یہ کہ اس خدا نے چودہ سو سال میں کسی سے کلام نہیں کی۔ (اس لئے کہ خود مرزا قادیانی کے نزدیک اس عرصہ میں کوئی نبی نہیں ہوا) صرف اور صرف مرزا قادیانی سے کلام کی۔ پھر مرزا قادیانی کے بعد بھی کسی پر وحی نبوت نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا قادیانی پر وحی نبوت کو مانا جائے تو خدا زندہ ہے۔ ورنہ خدا کو مردہ کہنا پڑے گا۔ زندہ خدا کی تمام قدرت گویا مرزا قادیانی کے ماننے نہ ماننے پر موقوف ہوگئی۔ آخر اس کی کوئی وجہ؟

نیز بالفرض مان لیا جائے کہ خدا تعالیٰ کی تمام تر قدرت مرزا قادیانی کے ماننے پر ہے تو مرزا قادیانی کے بعد کیا وحی جاری ہے یا نہیں؟ اگر جاری ہے تو کس پر؟ اگر جاری نہیں تو العیاذ باللہ! پھر خدا زندہ نہیں؟ قادیانی نمک حلالی کریں اور مرزا قادیانی کا پیچھا چھڑائیں۔

مفسر بننے، صاحب تقویٰ ہونے کا معیار مرزا قادیانی کو ماننا؟

سوال نمبر:۷۴...... ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی مرزا قادیانی کے مرید تھے۔ انہوں نے تفسیر لکھی تو مرزا قادیانی نے اس کی تعریف میں کہا۔’’ڈاکٹر صاحب (عبدالحکیم پٹیالوی) کی تفسیر القرآن بالقرآن ایک بے نظیر تفسیر ہے۔ جس کو ڈاکٹر عبدالحکیم خان بی۔اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرمایا ہے۔ نہایت عمدہ شیریں بیان اس میں قرآنی نکات خوب بیان کئے گئے ہیں۔ یہ تفسیر دلوں پر اثر کرنے والی ہے۔‘‘ (اخبار بدر مورخہ ۹؍اکتوبر ۱۹۰۳ء)

یہی ڈاکٹر صاحب مرزا قادیانی کے کرتوت دیکھ کر مرزا قادیانی سے باغی ہوگئے۔ مرزا قادیانی اور قادیانیت پر چار حرف بھیج کر مسلمان ہوگئے تو اب اس تفسیر کے متعلق کہا۔’’ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کا اگر تقویٰ صحیح ہوتا تو وہ کبھی تفسیر لکھنے کا نام نہ لیتا۔ کیونکہ وہ اس کا اہل ہی نہیں تھا۔ اس کی تفسیر میں ذرہ برابر روحانیت نہیں اور نہ ہی ظاہری علم کا حصہ۔‘‘

(اخبار بدر مورخہ ۷؍جون ۱۹۰۶ء)

قادیانی حضرات! اس دورخے شخص کا رخ صحیح کردیں۔ کیا اب بھی مرزا قادیانی کے دجل وفریب میں کوئی شبہ ہے؟ نیز یہ بتائیں کہ جو شخص مرزا قادیانی کو مانتا ہو وہ صاحب علم بھی ہے اور تفسیر لکھنے کا اہل بھی؟ اور جو نہ مانے تو وہ بے علم ہے۔ تفسیر لکھنے کا اہل بھی نہیں اور اس میں تقویٰ بھی نہیں؟ کیا تقویٰ اور تفسیر لکھنے، اہل علم میں سے ہونے کے لئے معیار مرزا قادیانی ہے؟ اگر معیار مرزا قادیانی کو ماننا ہے تو کیا سابقہ تیرہ صدیوں کے مفسرین جنہوں نے مرزا قادیانی کا نام بھی نہیں سنا تھا وہ قابل اعتماد رہے یا نہیں؟

کیا مرزا قادیانی کی بڑھتی ہوئی ترقی معکوس ہوگئی؟

سوال نمبر:۷۵...... مرزا قادیانی نے تحریر کیا کہ:’’تین ہزار یا اس سے بھی زیادہ اس عاجز کے الہامات کی مبارک پیش گوئیاں جو امن عامہ کے مخالف نہیں پوری ہو چکی ہیں۔‘‘ (حقیقت المہدی ص۱۵، خزائن ج۱۴ ص۴۴۱)

یہ تحریر اس کی مورخہ ۲۱؍فروری ۱۸۹۹ء کی ہے۔ دیکھئے (خزائن ج۱۴ ص۴۷۲) لیکن اس تحریر کے پونے تین سال بعد مورخہ ۵؍نومبر ۱۹۰۱ء میں (ایک غلطی کا ازالہ ص۶، خزائن ج۱۸ ص۲۱۰) تحریر کیا:’’پس میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیش گوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہوگئیں۔‘‘

اب ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ مورخہ ۲۱؍فروری ۱۸۹۹ء میں مرزا قادیانی کی تین ہزار پیش گوئیاں پوری ہوچکی تھیں۔ اس کے پونے تین سال بعد پوری شدہ پیش گوئیوں کی تعداد ڈیڑھ سو ہوگئی۔ یہ ترقی معکوس کے علاوہ مرزا قادیانی کے کذب پر کھلا نشان نہیں؟ کیا قادیانی مریدان عبارتوں کے واضح تضاد و کذب بیانی سے مرزا قادیانی کے دامن کو بچا سکتے ہیں؟

کیا فلاسفہ کی پیروی نادانی ہے؟

سوال نمبر:۷۶...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: ''نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے خاکی جسم کے ساتھ کرۂ زمہریر تک بھی پہنچ سکے...... بلندی پر...... زندہ رہنا ممکن نہیں۔''

(ازالہ اوہام ص ۴۷، خزائن ج۳ ص ۱۲۶)

اس حوالہ میں فلسفیوں کے فلسفہ کو بنیاد بنا کر سیدنا مسیح علیہ السلام کی وفات پر استدلال کر رہا ہے۔ لیکن (کشتی نوح ص ۲۲، خزائن ج ۱۹ ص ۲۴) پر لکھا: ''تمہیں اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو اور ان کو عزت کی نگاہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں۔ سچا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہیں اپنے کلام میں سکھلایا ہے۔''

اب قادیانی فرمائیں کہ مرزا قادیانی پہلے حوالہ میں فلسفیوں کے قول سے استدلال کر رہا ہے۔ دوسرے میں فلسفیوں کی پیروی سے انکار کر رہا ہے۔ کیا مرزا قادیانی کی مثال اس عیار کی طرح نہیں؟ کہ مطلب کی بات جھوٹی گھڑے اور مطلب کے خلاف کی حقیقت کو بھی جھٹلا دے؟ مرزا قادیانی کی اس دورخی کا قادیانیوں کے پاس کوئی علاج ہے؟ اس موقعہ پر مرزا قادیانی کا یہ حوالہ بھی مدنظر رہنا مفید ہوگا جو (ازالہ اوہام ص ۸۶۲، خزائن ج۳ ص ۵۷۲) میں ہے۔ ''جھوٹے پر ہزار لعنت نہ سہی پانچ سو سہی۔'' کیسے رہا؟

کیا تمام انبیاء علیہم السلام نے مرزا قادیانی کے بارے میں خبر دی؟

سوال نمبر:۷۷...... مرزا قادیانی تحریر کرتا ہے کہ: ''تمام نبیوں نے ابتداء سے آج تک میرے لئے خبریں دی ہیں۔''

(تذکرۃ الشہادتین ص ۶۲، خزائن ج ۲۰ ص ۶۴)

سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا مسیح ابن مریم علیہم السلام تک تمام انبیاء علیہ السلام سے رحمت عالم ﷺ کی بشارت دینے اور مدد کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ نے لیا۔ مرزا قادیانی نے اس اعزاز کو آنحضرت ﷺ سے سلب کر کے اپنے لئے ثابت کر رہا ہے۔ کیا ساری دنیا کے قادیانی مل کر مرزا قادیانی کے اس دعویٰ کو سچا ثابت کر سکتے ہیں؟۔ نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر مرزا قادیانی کے کذاب اعظم ہونے میں کوئی شبہ باقی رہ جاتا ہے؟

پیش گوئی پوری نہ ہونے کی کوئی شکل؟

سوال نمبر:۷۸...... مرزا قادیانی نے کہا کہ محمدی بیگم سے میرا نکاح ہوگا، وہ نکاح نہ ہوا۔ مگر قادیانی کہتے ہیں کہ پیش گوئی پوری ہوگئی۔ قادیانیوں سے سوال یہ ہے کہ ''محمدی بیگم'' سے مرزا قادیانی کا نکاح ہوجاتا تو بھی پیش گوئی پوری اور اگر نکاح نہیں ہوا تو بھی پیش گوئی پوری، تو پیش گوئی کے پورا نہ ہونے کی کون سی شکل تمہارے نزدیک ہوسکتی ہے؟

گھر کا معنی اور کشتی کی توسیع

سوال نمبر:٧٩...... مرزا قادیانی کو طاعون کے زمانہ میں الہام ہوا:’’انی احافظك كل من فی الدار ‘‘یعنی میں ہر اس شخص کی حفاظت کروں گا جو اس گھر میں رہتا ہے۔مرزا قادیانی اس گھر کی تشریح کرتا ہے۔

گھر کا معنی

’’ہر ایک جو تیرے گھر کی چاردیواری میں ہے۔میں اس کو بچاؤں گا۔اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بودوباش رکھتے ہیں۔بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں۔میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔‘‘ (کشتی نوح ص١٠،خزائن ج١٩ص١٠)

مرزا قادیانی کو الہام ہوا تھا کہ میں تیرے گھر والوں کی حفاظت کروں گا اور مرزا قادیانی نے اس کا معنی بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ گھر سے مراد خاک وخشت کا گھر نہیں بلکہ روحانی گھر ہے اور میری تعلیم پر صدق دل سے عمل کرنے والے جہاں کہیں بھی ہوں۔اس گھر میں شامل ہیں۔اس عبارت کو ملحوظ رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل حوالہ غور سے پڑھئے۔

’’چونکہ آئندہ اس بات کا سخت اندیشہ ہے کہ طاعون ملک میں پھیل جائے اور ہمارے گھر کے بعض حصوں میں مرد رہتے ہیں اور بعض حصہ میں عورتیں۔اس لئے مکان میں سخت تنگی واقع ہے اور آپ لوگ سن ہی چکے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے لوگوں کے لئے جو اس گھر کی چاردیواری میں رہتے ہیں۔حفاظت خاص کا وعدہ فرمایا ہے۔ہمارے ساتھ والا مکان اس وقت قیمتاً مل رہا ہے۔میرے خیال میں یہ مکان دوہزار تک مل سکتا ہے۔چونکہ خطرہ ہے کہ طاعون کا زمانہ قریب ہے اور یہ گھر وحی الٰہی کی خوشخبری کی رو سے اس طوفان میں بطور کشتی کے ہوگا۔مگر میں دیکھتا ہوں کہ آئندہ کشتی میں نہ کسی مرد کی گنجائش ہے اور نہ عورت کی۔اس لئے اس کشتی کی توسیع کی ضرورت پڑی۔لہٰذا اس کی وسعت میں کوشش کرنی چاہئے۔‘‘ (یعنی چندہ دینا چاہئے) (کشتی نوح ص٧٦،خزائن ج١٩ص٨٦)

ناظرین! کیا اب بھی مرزا قادیانی کے دنیادار اور دنیاپرست ہونے میں کوئی شبہ باقی ہے؟۔ایک طرف تو گھر سے مراد روحانی گھر بتاتے ہیں اور دوسری طرف خاک وخشت والے مکان کی وسعت کے لئے چندہ مانگ رہے ہیں۔کیا قادیانی یہ معمہ حل کریں گے؟

ٹیکہ کے مقابلہ میں الہام اور ایام طاعون میں احتیاط

سوال نمبر:٨٠...... مرزا قادیانی نے اپنے الہام اور ٹیکہ کا بیان کرتے ہوئے کہا کہ:’’ہمیں تو اپنے الہام پر کامل یقین ہے کہ جب افسران گورنمنٹ ہمیں ٹیکہ لگانے آئیں گے تو ہم اپنا الہام ہی پیش کردیں گے۔میرے نزدیک تو اس الہام کی موجودگی میں ٹیکہ لگانا گناہ ہے۔کیونکہ اس طرح تو ثابت ہوگا کہ ہمارا ایمان اور بھروسہ ٹیکہ پر ہے۔اللہ تعالیٰ کے کرم اور وعدہ پر نہیں۔‘‘ (ملفوظات مرزا حصہ چہارم،پنجم ص٢٥٦)

مرزا قادیانی کی اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر وہ الہام حفاظت از طاعون کی موجودگی میں ٹیکہ وغیرہ دنیاوی اور مادی احتیاط سے کام لیں گے تو الہام الٰہی سے بے یقین ثابت ہوں گے۔ناظرین مندرجہ عبارت کو ذہن نشین رکھئے اور صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم.اے کا مندرجہ ذیل بیان پڑھئے کہ:’’طاعون کے ایام میں حضرت مسیح موعود فینائل

لوٹے میں حل کر کے خود اپنے ہاتھ سے گھر کے پاخانوں اور نالیوں میں جا کر ڈالتے تھے۔ نیز گھر میں ایندھن کا بڑا ڈھیر لگوا کر آگ بھی جلوایا کرتے تھے۔ تاکہ ضرر رساں جراثیم مرجاویں اور آپ نے بہت بڑی آہنی انگیٹھی بھی منگوائی ہوئی تھی۔ جس میں کوئلے اور گندھک وغیرہ رکھ کر کمروں کے اندر جلایا جاتا تھا اور تمام دروازے بند کر دیئے جاتے تھے۔ اس کی اتنی گرمی ہوتی تھی کہ جب انگیٹھی کے ٹھنڈا ہو جانے کے ایک عرصہ بعد کمرہ کھولا جاتا تھا تو کمرہ اندر بھٹی کی طرح تپتا ہوتا تھا۔''

(سیرۃ المہدی ج ۲ ص ۵۹، بروایت نمبر ۳۷۹)

اور سنئے! ''حضور کو بٹیر کا گوشت بہت پسند تھا۔ مگر جب سے پنجاب میں طاعون کا زور ہوا بٹیر کھانا چھوڑ دیا۔ بلکہ منع کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس کے گوشت میں طاعونی مادہ ہوتا ہے۔''

(سیرت المہدی ج ۲ ص ۱۳۲، بروایت نمبر ۴۴۴)

اور سنئے! ''وبائی ایام میں حضرت صاحب اتنی احتیاط فرماتے کہ اگر کسی خط کو جو وبا والے شہر سے، آتا چھوتے تو ہاتھ ضرور دھو لیتے۔'' (الفضل قادیان مورخہ ۲۸ رمئی ۱۹۳۷ء)

مرزائیو! اگر ٹیکہ لگانے سے الہام الٰہی پر ایمان نہیں رہتا تو یہ احتیاطیں کرنے والا کون ہوا؟ فرق صرف یہ ہے کہ ٹیکہ لگوانے سے خطرہ تھا کہ لوگ اعتراض کریں گے اور یہ احتیاطیں اندرون خانہ ہوتی تھیں۔ جہاں سب کے سب جی حضورئے ہوتے تھے۔ کیا سچا انسان اسی شان کا مالک ہوتا ہے؟

''سلطنت برطانیہ تا ہشت سال'' کے الہام سے مرزا انکاری، بیٹا اقراری

سوال نمبر:۸۱...... انبیاء علیہم السلام کو سب سے پہلے اپنے الہام پر ایمان ہوتا ہے اور وہ ''بلغ ما انزل'' کے تحت مامور ہوتے ہیں کہ خدا کا الہام بلا کم و کاست لوگوں تک پہنچا دیں۔ خواہ انہیں اس جرم کی پاداش میں بھڑکتی ہوئی آگ یا تختہ دار سے ہمکنار ہونا پڑے۔ مگر افسوس کہ مرزا قادیانی اس مقام پر بھی بالکل فیل نظر آتے ہیں۔ ۱۸۶۰ء کے زمانہ میں ایک دفعہ انہیں الہام ہوا تھا کہ سلطنت برطانیہ ۸،۷ سال تک کمزور ہو جائے گی۔ الہام کے اصل الفاظ یہ تھے کہ: ''سلطنت برطانیہ تا ہشت سال بعد ازاں ایام ضعف واختلال'' ان کے کسی مرید نے یہ الہام مولانا محمد حسین بٹالوی کو بتا دیا اور انہوں نے اپنے اخبار ''اشاعۃ السنہ'' میں شائع کر دیا۔ پس پھر کیا تھا۔ مرزا قادیانی کو فکر پڑ گئی کہ انگریز بہادر ناراض ہو کر خود کاشتہ پودا کی جڑ ہی نہ اکھڑ وادے۔ فوراً ایک رسالہ ''کشف الغطاء'' لکھ مارا۔ جس کے ٹائٹل پر بحروف جلی لکھا کہ: ''یہ مؤلف تاج عزت جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کا واسطہ ڈال کر بخدمت گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکام سے باادب گذارش کرتا ہے کہ براہ غریب پروری وکرم گستری اس رسالہ کو اوّل سے آخر تک پڑھا جائے یا سنا جائے۔''

پھر ''صفحہ ب'' پر الہام مذکورہ سے انکار کرتے ہوئے لکھا کہ: ''میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے اپنی عاجزانہ عرض کو گورنمنٹ پر ظاہر کروں کہ مجھے اس شخص کے ان خلاف واقعہ کلمات سے کس قدر صدمہ پہنچا ہے اور کیسے درد رساں زخم لگے ہیں۔ افسوس کہ اس شخص نے عمداً اور دانستہ گورنمنٹ کی خدمت میں میری نسبت نہایت ظلم سے بھرا ہوا جھوٹ بولا ہے اور میری تمام خدمات کو برباد کرنا چاہا ہے۔ خدا جھوٹے کو تباہ کرے۔''

گویا مرزا قادیانی نے خوب زور و شور سے الہام مذکورہ کا انکار کر دیا۔ چونکہ مولانا بٹالوی کے پاس مرزا قادیانی کی کوئی تحریر متعلقہ الہام نہیں تھی۔ اس لئے انہیں خاموش ہونا پڑا اور عرصہ ۲۵ سال تک اس الہام پر انکار کا پردہ پڑا رہا۔ مگر

''نہاں ماند کجا رازے کزد سازند محفلہا'' کہی ہوئی بات کو چھپانا ذرا مشکل ہوتا ہے۔ وہ کسی نہ کسی رنگ میں ظاہر ہو ہی جایا کرتی ہے۔ مذکورہ الہام کے سلسلہ میں بھی ایسا ہی ہوا کہ مرزا قادیانی نے انکار کیا اور دعا کی کہ: ''جھوٹے کو خدا تباہ کرے۔'' مگر ان کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم۔اے نے (سیرۃ المہدی ج۱ ص۷۵، روایت نمبر۹۶) پر تسلیم کر لیا کہ حضرت صاحب کو واقعی یہ الہام ہوا تھا۔

اب ناظرین یہ بتائیں کہ مرزا قادیانی کو کیا کہیں؟۔ مرزائیو! یہ کیا بات ہے؟ کہ باپ اپنے الہام سے منکر ہے اور صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں کہ الہام واقعی ہوا تھا۔ ذرا سوچ سمجھ کر جواب دینا۔

کیا جاہل محض مقتداء بن سکتا ہے؟

سوال نمبر:۸۲...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ''میرا اپنا عقیدہ جو میں نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے۔ ان الہامات کی منشاء سے جو براہین احمدیہ میں درج ہے۔ صریح نقیض میں پڑا ہوا ہے۔'' (ایام الصلح ص۴۲، خزائن ج۱۴ ص۲۷۲)

دوسری جگہ مرزا قادیانی لکھتا ہے: ''پرلے درجہ کا جاہل جو اپنے کلام میں متناقض بیانوں کو جمع کرے اور اس پر اطلاع نہ رکھے۔'' (ست بچن ص۲۹، خزائن ج۱۰ ص۱۴۱)

نیز لکھا کہ: ''جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۱۱، خزائن ج۲۱ ص۲۷۵)

قادیانی حضرات خود توجہ فرمائیں! کہ مرزا قادیانی اپنے الہامات میں صریح نقیض کا معترف ہے اور متناقض الکلام کو پرلے درجہ کا جاہل اور جھوٹا قرار دیتا ہے تو جاہل اور جھوٹے شخص کو اپنا مقتداء ماننا کیا عقلمندی کے خلاف نہیں ہے؟

کیا نبی کا فرشتہ جھوٹ بول سکتا ہے؟

سوال نمبر۸۳...... مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (حقیقت الوحی ص۳۳۲، خزائن ج۲۲ ص۳۴۶) پر لکھا: ''مورخہ ۵؍مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا۔ میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔ میں نے اس کا نام پوچھا؟ اس نے کہا نام کچھ نہیں۔ میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا۔ اس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی ٹیچی۔''

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر نام کچھ نہیں تھا تو یہ کیوں کہا کہ میرا نام ٹیچی ہے؟۔ اگر نام ٹیچی تھا تو یہ کیوں کہا کہ میرا نام کچھ نہیں؟۔ دو باتوں سے ایک بات ہی سچی ہوسکتی ہے دوسری جھوٹ۔ تو قادیانی فرمائیں! کہ مرزا قادیانی کتنا مقدس نبی تھا؟۔ جس کا فرشتہ بھی جھوٹ بولتا تھا۔

''آئینہ کمالات اسلام'' یا نفسانی تحقیقات

سوال نمبر:۸۴...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے: ''مرد کی بیوی تغیر عمر یا کسی بیماری کی وجہ سے بدشکل ہو جائے تو مرد کی قوت فاعلی جس پر سارا مدار عورت کی کاروائی (؟) کا ہے۔ بے کار اور معطل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر مرد بدشکل ہو تو عورت کا کچھ حرج نہیں۔ کیونکہ کاروائی کی کل (؟) مرد کو دی گئی ہے۔ اور عورت کی تسکین کرنا مرد کے ہاتھ میں ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص۲۸۲، خزائن ج۵ ص ایضاً)

اس عبارت میں دو جگہ سوالیہ نشان (؟) لگائے گئے ہیں۔ قادیانیوں سے سوال ہے کہ وہ مرزا قادیانی کی ذہنیت

کا اندازہ فرمائیں؟ اور پھر سوچیں کہ یہ خیالات جس کتاب میں لکھے گئے۔ اس کا نام آئینہ کمالات اسلام رکھا ہے؟ کیا اسلام اور دینی شخص کے ذہنی کمالات ایسے ہی ہوتے ہیں؟ یا نفسیاتی مریض کے؟

کیا ماہ صفر چوتھا اسلامی مہینہ ہے؟

سوال نمبر:۸۵...... مرزا قادیانی نے تحریر کیا کہ: ”صفر کا مہینہ اسلامی مہینوں میں چوتھا مہینہ ہے۔“

(تریاق القلوب ص۴۱، خزائن ج۱۵ص۲۱۸)

کیا اس سے بڑھ کر جہالت کی اور بات ہوسکتی ہے۔ جس کا مرتکب مرزا قادیانی ہورہا ہے؟۔ مرزائی بتائیں کہ اسلامی مہینوں میں صفر چوتھا مہینہ ہے؟۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو قادیانی فیصلہ کر کے بتائیں کہ مرزا قادیانی عالم تھا یا جاہل؟ اگر جاہل تھا اور پکی بات ہے جاہل تھا تو نبی کیسے؟

کیا سورۂ لہب میں ابی لہب سے مراد مرزا قادیانی کی تکفیر کرنے والے ہیں؟

سوال نمبر:۸۶...... مرزا قادیانی نے لکھا: ”غرض براہین احمدیہ کے اس الہام میں سورہ ”لہب کی پہلی آیت کا مصداق اس شخص کو ٹھہرایا ہے۔ جس نے سب سے پہلے خدا کے مسیح موعود پر تکفیر اور توہین کے ساتھ حملہ کیا۔ یہ تفسیر سراسر حقانی ہے اور تکلف اور تصنع سے پاک ہے۔“ (تحفہ گولڑویہ ص۵۷، خزائن ج۱۷ص۲۱۶)

”تبت یدا“ کی یہ تفسیر جو مرزا قادیانی نے کی ہے۔ پوری امت میں سے کسی بھی مفسر، مجدد نے بھی یہ تفسیر کی ہے؟۔ نہیں اور یقیناً نہیں تو اس کا معنی یہ ہے کہ ملعون قادیان پورے قرآن مجید کو اپنے اوپر فٹ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ نیز یہ کہ یہ سورۃ حضور ﷺ کے دشمن کے متعلق تھی۔ مرزا قادیانی نے اپنے مخالف پر فٹ کردی۔ یہ تحریف و تلبیس، دجل وافتراء کا وہ نمونہ ہے کہ پوری قادیانیت اس کی نظیر لانے سے قاصر ہے۔ کیا ہے ہمت؟

کیا انگلش ناخواندہ ملازم؟ اور انگریزی الہامات ”آئی لو یو“ وغیرہ کیسے؟

سوال نمبر:۸۷...... مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ”میں انگریزی خواں نہیں ہوں اور بکلی اس زبان سے ناواقف ہوں۔“

(حقیقت الوحی ص۳۰۴، خزائن ج۲۲ص۳۱۷)

اس کے برعکس مرزا قادیانی کا اپنا بیٹا بشیر احمد ایم۔اے لکھتا ہے: ”سیالکوٹ ملازمت کے زمانہ میں مولانا الٰہی بخش چیف محرر مدارس کی کوشش سے کچہری کے ملازم منشیوں کے لئے ایک مدرسہ قائم ہوا کہ رات کو کچہری کے منشی انگریزی پڑھا کریں۔ ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسسٹنٹ کمشنر سرجن پنشنر ہیں۔ استاذ مقرر ہوئے۔ مرزا قادیانی نے بھی انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں۔“ (سیرۃ المہدی ج۱ص۱۵۵، روایت نمبر۱۵۰، حیات النبی ج۱ص۶۰)

”میں انگریزی خواں نہیں۔ بلکہ اس زبان سے ناواقف ہوں۔“ یہ قول مرزا قادیانی کا ہے۔ اس کے گھر کے بھیدی کہتے ہیں کہ انگریزی کی ایک دو کتابیں پڑھیں۔ اب مرزا قادیانی کی راست بازی پر قادیانی سر دھنیں۔ الٹ پلٹ بیہودہ احمقانہ انگلش الہام انہیں ایک دو کتابوں کی کرشمہ سازی ہے اور بس؟

اگر انگلش نہیں پڑھی تو الہام کیسے سمجھ لیتا تھا؟ پھر جن استاذوں کے نام مرزے کی کتابوں میں ہیں۔ یا قادیانی کتب میں ہیں۔ نکال دیئے جائیں؟ تاکہ اسے نبی ماننے والوں کو دھوکا نہ ہو؟

کیاغیرزبانی الہام برحق ہونے کی دلیل؟

سوال نمبر:۸۸...... مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:’’اور یہ بات بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہواور الہام اس کو اور زبان میں ہو۔جس کو وہ سمجھ نہیں سکتا۔کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے۔‘‘

(چشمہ معرفت ص۲۰۹،خزائن ج۲۳ص۲۱۸)

اس کے برعکس خودلکھا کہ:’’زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں۔جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں۔جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔‘‘ (نزول المسیح ص۵۷،خزائن ج۱۸ص۴۳۵)

انگریزی،عبرانی،سنسکرت کے الہامات کی توضیح وترجمہ کے لئے مرزا قادیانی اپنے مرید’’میر عباس علی شاہ‘‘ سے مدد طلب کرتا تھا۔ (مکتوبات احمدیہ ج۱ص۶۸)

اب مرزا قادیانی کی اس غیر معقولیت وبیہودگی کے متعلق مریدان مرزا کیا ارشاد فرماتے ہیں؟۔ پھر خود مرزا قادیانی نے غیر زبانوں میں اپنے الہامات کو اپنے منجانب اللہ ہونے کی دلیل قرار دیا۔

(نزول المسیح ص۵۷،خزائن ج۱۸ص۴۳۵)

جو بیہودہ امر ہو وہ منجانب اللہ ہونے کی دلیل؟ کیا فرمایا مرزا قادیانی نے؟

بوقت دعویٰ پیٹ میں اب اولاد جوان؟

سوال نمبر:۸۹...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے:’’جو لوگ میرے دعویٰ کے وقت ابھی پیٹ میں تھے۔اب ان کی اولاد بھی جوان ہوگئی ہے۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص۱۴۵،خزائن ج۲۱ص۳۱۳)

یہ لغومبالغہ کی بہترین مثال ہے۔کیونکہ ہر صورت میں تو پیٹ والے افراد کم ازکم چالیس سال کی عمر کے ہونے چاہئیں۔حالانکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ۱۸۸۰ء سے بھی تسلیم کیا جائے تو ۱۹۰۸ء تک صرف اٹھائیس سال بنتے تھے۔کیا ابھی پیٹ والے جوان ہوئے نہ کہ ان کی اولاد؟۔قادیانی بتائیں کہ مرزا قادیانی کے اونٹ کی کون سی کل سیدھی ہے؟۔

کیا’’بکروثیب‘‘والی پیش گوئی پوری ہوئی؟

سوال نمبر:۹۰...... مرزا قادیانی لکھتا ہے:’’خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی۔خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت میں آجائے اور یا خدا تعالیٰ بیوہ کر کے اس کو میری طرف لے آئے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۱ص۲۱۹)

کیا وہ لڑکی مرزا قادیانی کے نکاح میں آئی؟۔اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر یہ کتنی بیہودہ بات ہے کہ کہا جائے کہ وہ پیش گوئی پوری ہوگئی؟

کیاراست باز کا کام لعنت کرنا؟

سوال نمبر:۹۱...... مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۳۵۶،خزائن ج۳ص۴۵۶) پر لکھا ہے کہ: ’’لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں،مؤمن لعان نہیں ہوتا۔‘‘

دوسری جگہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب (نورالحق ص ۱۱۸ تا ۱۲۲، خزائن ج ۸ ص ۱۵۸ تا ۱۶۲) میں نمبر شمار کر کے ایک ہزار مرتبہ صرف ''لفظ لعنت'' لکھا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ پہلے حوالہ کے مطابق ''لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں۔ مؤمن لعان نہیں ہوتا'' اور دوسرے حوالہ کے مطابق مرزا قادیانی نے ایک ہزار مرتبہ لعنت کی ہے تو کیا مرزائی بتائیں گے کہ مرزا قادیانی جھوٹا اور کذاب تھا؟ صدیق اور راست باز نہ تھا؟ دوسرا یہ کہ مرزا قادیانی لعنت کرنے کی وجہ سے خود مؤمن نہ رہا کیا خیال ہے؟

کیا نبی گالیاں دیتا ہے؟

سوال نمبر:۹۲...... مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مخالفین کو حروف تہجی کے اعتبار سے سینکڑوں گالیاں دی ہیں۔ کیا قادیانی بتائیں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی جیسی فصاحت اپنے لئے مانگنے پر تیار ہیں؟ اور گالیاں دینا شریف آدمی کا کام ہے یا بازاری آدمی کا؟

حالانکہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔'' میں گالیاں دینے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ گالیاں دینا نبی کا کام اور اس کی صفت نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی گالیاں دے تو بھی نبی؟ کیا قادیانی شرافت گالیوں کی اجازت دیتی ہے؟

کیا مرزا قادیانی کی جماعت بے تہذیب، درندہ صفت؟

سوال نمبر:۹۳...... مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب (شہادۃ القرآن ص ۲، خزائن ج ۶ ص ۳۹۶) پر لکھتا ہے: ''مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں بلکہ بعض میں ایسی بے تہذیبی ہے۔ اگر میں درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم سے اچھا ہے۔'' اب قادیانی بتائیں کہ وہ درندہ رہنا پسند کریں گے؟ یا مرزا غلام احمد قادیانی کو چھوڑ کر اشرف المخلوقات بننا پسند فرمائیں گے؟

نیز مرزا قادیانی نے اپنی جماعت کو بے تہذیب وغیرہ کہا ہے۔ کیا اب مرزائیوں میں تہذیب آچکی ہے؟ جب کہ مرزا قادیانی کی موجودگی میں نہیں تھی؟ اگر تمہیں کچھ تہذیب اور سمجھ ہے؟ تو مرزا قادیانی کی جماعت کو کیوں نہیں چھوڑتے؟ وہ تمہیں بے تہذیب وغیرہ لکھے اور تم اسے نبی مانو؟۔ واقعی تمہاری حس اور شعور ختم ہو چکا ہے۔

کیا نبی امتی کی تقلید کر سکتا ہے؟

سوال نمبر:۹۴...... مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب (ملفوظات ج ۹ ص ۱۷۰) پر لکھا ہے کہ: ''سو ہمارے نزدیک سب سے اوّل قرآن مجید ہے۔ پھر احادیث صحیحہ جن کی نسبت تائید کرتی ہے۔ اگر کوئی مسئلہ ان دونوں میں نہ ملے تو پھر میرا مذہب یہی ہے کہ حنفی مذہب پر عمل کیا جاوے۔ کیونکہ ان کی کثرت اس بات کی دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی یہی ہے۔''

سوال یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب (ایک غلطی کا ازالہ ص ۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۷) پر لکھتا ہے کہ: ''اس وحی الٰہی میں اللہ نے میرا نام محمد رکھا اور رسول بھی۔''

معلوم ہوا مرزا قادیانی مدعیٔ نبوت ہے اور پھر ایک نبی کا یہ کہنا کہ قرآن وسنت کے بعد حنفی مذہب پر عمل کیا

جائے۔کیا اس سے غیر نبی کا نبی پر فائق ہونا لازم نہیں آتا؟ کیا مرزا قادیانی کا یہ کہنا نبوت کے منصب کی توہین نہیں؟ کیا نبی کا امتی کی تقلید کرنا یہ نبی کی توہین نہیں؟

کیا نبی بدعت پر عمل کرتا ہے؟

سوال نمبر:۹۵...... مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب (ملفوظات ج۲ص۲۰۸) پر لکھا ہے کہ:''لوگوں نے جو اپنے نام حنفی شافعی وغیرہ رکھے ہیں یہ سب بدعت ہیں۔''

نیز اس نے اپنی کتاب (ملفوظات ج۹ص۱۷۰) پر لکھا ہے کہ:''میرا مذہب تو یہی ہے کہ حنفی مذہب پر عمل کیا جائے۔''

سوال یہ ہے کہ ایک جگہ مرزا قادیانی حنفی نام کو بدعت کہہ رہا ہے اور دوسری جگہ خود حنفی مذہب کی تائید کررہا ہے۔کیا نبی بدعت کو ختم کرنے کے لئے آتے ہیں یا اپنے قول وعمل سے اس کی تائید کرتے ہیں؟

مرزا قادیانی نماز کس وقت پڑھتا تھا؟

سوال نمبر:۹۶...... مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (اربعین ضمیمہ نمبر۳،۴ص۴، خزائن ج۱۷ص۴۷۱) پر لکھا ہے کہ:''بسا اوقات سوسو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں میرے شامل حال ہیں۔''

اب سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی دن یا رات میں سوسو دفعہ پیشاب کرتا تھا۔کوئی قادیانی بتاسکتا ہے کہ مرزا قادیانی کس وقت نماز پڑھتا تھا؟۔کھانا کھاتا تھا۔ بیوی کے پاس جاتا تھا۔کتابیں لکھتا تھا۔مریدوں کو ملتا تھا۔سوتا تھا؟۔جبکہ کثرت پیشاب کی وجہ سے ضعف بھی ہوجاتا تھا؟

کیا اب بھی مرزا قادیانی کا انکار کفر ہے؟

سوال نمبر:۹۷...... مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:''ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعویٰ کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہوسکتا۔'' (تریاق القلوب ص۱۳۰، خزائن ج۱۵ص۴۳۲)

سوال یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت ہے۔کیا قرآن وسنت کی روشنی میں نبی کا انکار کفر نہیں؟ اگر کفر نہیں ہے تو پھر مرزا قادیانی کے انکار کرنے سے مسلمان کافر کیوں؟

جو معجزہ کو مسمریزم کہے وہ کون؟

سوال نمبر:۹۸...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:''یہ اعتقاد بالکل مشرکانہ اور فاسد خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بناکر ان میں پھونک مار کر ان کو سچ مچ کے جانور بنادیتا تھا۔ بلکہ یہ صرف عمل الترب (مسمریزم) تھا۔''

(ازالہ اوہام ص۳۲۲، خزائن ج۳ص۲۶۳)

حالانکہ قرآن مجید میں ہے:''اِنِّیْ اَخْلُقُ لَکُمْ مِنَ الطِّیْنِ کَهَیْئَةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ (آل عمران:۴۹)'' ﴿کہ میں بنادیتا ہوں تم کو گارے سے پرندہ کی شکل پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو ہو

جاتا ہے وہ اڑتا جانور اللہ کے حکم سے۔﴾

اب سوال یہ ہے کہ بقول مرزا قادیانی اگر یہ عمل التراب ہے جسے وہ مسمریزم کہتا تھا تو کیا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ مسمریزم کو اپنے نبی کا معجزہ قرار دے رہے ہیں؟ پھر اگر قرآن مجید سچا ہے تو مسیح کا مٹی کے پرندے بنا کر پھونک مارنا اور ان کا اڑنے لگ جانا معجزہ ہے تو معجزہ کو مسمریزم کہنے والا کون ہے؟ مسلمان یا کافر؟ قادیانی جواب دیں۔

اللہ کا فرمان سچا یا مرزا قادیانی کی بکواس؟

سوال نمبر:۹۹...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: ”حضرت مسیح کے عمل مسمریزم سے وہ مردے زندہ ہوتے تھے۔“

(ازالہ اوہام ص۳۱۱، خزائن ج۳ص ۲۵۸)

حالانکہ قرآن مجید میں ہے: ”وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ (آل عمران:۴۹)“ ﴿اور جلاتا ہوں مردے اللہ کے حکم سے۔﴾

اس آیت میں مردوں کو باذن الٰہی زندہ کرنا مسیح علیہ السلام کا معجزہ قرار دیا گیا ہے۔ جب کہ مرزا قادیانی ملعون اسے مسمریزم قرار دیتا ہے۔ قادیانی حضرات فرمائیں؟ کہ کیا اللہ تعالیٰ صحیح فرماتے ہیں کہ مردے زندہ کرنا واقعی مسیح علیہ السلام کا معجزہ تھا یا مرزا قادیانی صحیح کہتا ہے کہ وہ مسمریزم تھا؟ مرزائی حضرات فیصلہ فرمائیں کہ کون صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ یا مرزا قادیانی؟

کیا قابل نفرت عمل اللہ کو پسند؟

سوال نمبر:۱۰۰...... مرزا قادیانی نے لکھا: ”اگر یہ عاجز (مرزا قادیانی) اس عمل (مسمریزم/عمل التراب) کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم (علیہم السلام) سے کم نہ رہتا۔“ (ازالہ اوہام ص۳۰۹، خزائن ج۳ص ۲۵۸)

مرزا قادیانی نے پہلے حوالوں میں مسیح کے معجزات کو مسمریزم وعمل التراب کہا۔ اس حوالہ میں اس مسمریزم وعمل التراب کو مکروہ وقابل نفرت کہا۔ قادیانی حضرات فرمائیں؟ کہ کیا قابل نفرت ومکروہ عمل اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کے ہاتھوں پر ظاہر کرتا تھا؟۔ پھر قرآن میں اسے اپنا انعام قرار دے کر اپنے نبی کو فرماتا ہے کہ میں نے یہ انعام کیا۔ یہ انعام کیا۔ واہ! اگر وہ انعام الٰہی تھے تو قابل نفرت اور مکروہ نہیں۔ اگر مکروہ ہیں تو انعام الٰہی نہیں؟۔ مرزائی بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن سچا ہے یا مرزا قادیانی؟

کیا اللہ تعالیٰ نبیوں کو قابل نفرت عمل کا حکم دیتے تھے؟

سوال نمبر:۱۰۱...... مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ”مسیح ابن مریم باذن وحکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل التراب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے۔“ (ازالہ اوہام ص۳۰۸، خزائن ج۳ص ۲۵۷)

مرزا قادیانی نے عمل التراب یعنی مسمریزم کو مکروہ وقابل نفرت کہا۔ پھر اس حوالہ میں کہا کہ مسیح ابن مریم اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس عمل ومسمریزم میں کمال رکھتے تھے۔ تو کیا اللہ تعالیٰ قابل نفرت ومکروہ اعمال کرنے کا اپنے نبیوں کو حکم دیتے تھے؟ اور وہ نبی ان قابل نفرت ومکروہ اعمال میں کمال حاصل کر لیتے تھے؟

اگر نبی سچا تو پیش گوئیاں کیوں ٹلیں؟

سوال نمبر:۱۰۲...... مرزا قادیانی نے لکھا: ’’ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔‘‘

(کشتی نوح ص۵، خزائن ج۱۹ص۵)

نیز مرزا قادیانی نے لکھا: ’’عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۱۴، خزائن ج۱۹ص۱۲۱)

قادیانی بتائیں؟ کہ خود مرزا قادیانی کو اعتراف ہے کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ناممکن ہے کہ ٹل جائیں۔ پھر کہتا ہے کہ مسیح علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں غلط نکلیں؟۔ کیا اس کا یہ معنی نہیں کہ مرزا قادیانی کے نزدیک سیدنا مسیح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی نہ تھے۔ ورنہ ان کی پیش گوئیاں کیوں جھوٹی نکلتیں؟ (معاذ اللہ)

باب پانزدہم ...... متفرق قادیانی سوالات کے جوابات

قادیانیوں کا کلمہ پڑھنا کیسے؟

سوال نمبر:۱...... مرزائی کہتے ہیں کہ جب ہم کلمہ پڑھتے ہیں، نماز تمہارے جیسی پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، قبلہ کی طرف رخ بھی کرتے ہیں، زکوٰۃ بھی دیتے ہیں اور مسلمانوں کی طرح جانور ذبح کرتے ہیں، تو پھر ہمیں کافر کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب نمبر:۱...... مسلمان ہونے کے لئے پورے اسلام کو ماننا ضروری ہے۔ جب کہ کافر ہونے کے لئے پورے اسلام کا انکار کرنا ضروری نہیں۔ دین کے کسی بھی ایک مسئلہ اور ایک جزء کے انکار کرنے سے بھی انسان کافر ہو جاتا ہے۔ اگر کسی نے دین کے ایک ضروری مسئلہ کا انکار کر دیا تو وہ کافر ہو جائے گا۔ چاہے کروڑ دفعہ وہ کلمہ کیوں نہ پڑھتا ہو۔ یا نمازی، حاجی اور زکوٰۃ دینے والا کیوں نہ ہو۔ اس کی مثال یوں ہے: جیسے ایک دیگ میں چار من دودھ ہو، اس کے پاک ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ پورے کا پورا پاک ہو۔ ناپاک ہونے کے لئے ضروری نہیں کہ چار من شراب اس میں ڈالی جائے تب وہ ناپاک اور پلید ہو۔ بلکہ ایک تولہ شراب سے بھی چار من دودھ ناپاک ہو جائے گا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص دین کے کسی ایک امر اور کسی ایک مسئلہ کا انکار کر دے تو وہ کافر ہو جائے گا۔

مرزائی صرف کسی ایک مسئلہ کا نہیں۔ کئی ضروریات دین کا انکار کرتے ہیں۔ اس لئے وہ کافر ہیں۔ مسلمانوں کو دھوکہ اور فریب دینے کے لئے چاہے وہ کروڑ دفعہ ہی کلمہ کیوں نہ پڑھیں تب بھی کافر ہیں۔

جواب نمبر:۲...... مسیلمہ کذاب اور اس کی پارٹی کے لوگ نماز پڑھتے تھے، اور اذان دیتے تھے۔ کلمہ بھی پڑھتے تھے، اور مسلمانوں کے قبلہ کی طرف رخ بھی کرتے تھے۔ مسلمانوں کا ذبیحہ بھی کھاتے تھے۔ غرض یہ کہ تمام مسلمانوں کا اور مسیلمہ کذاب کا دین کے دیگر مسائل میں اختلاف نہ تھا۔ صرف ایک مسئلہ میں اختلاف تھا، وہ یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی ہیں اور آخری نبی ہیں۔ جب کہ مسیلمہ کہتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی نبی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں بھی نبی ہوں، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ارشاد فرمایا: مسیلمہ! تو نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر کے ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے کہ اب تیری کوئی نیکی نیکی نہیں رہی۔ جھوٹی نبوت کے دعویٰ کے بعد تو کافر ہے۔ اب نہ تیرے کلمہ کا اعتبار نہ نماز وغیرہ کا!

اس لئے صحابہ کرام ؓ نے اس کے ساتھ جنگ کی اسے اور اس کی پارٹی کو جہنم رسید کیا۔

بعینہ اسی طرح مرزا قادیانی ملعون کا دعویٰ نبوت کا ذبہ، اور مرزائیوں کا اسے نبی مان لینا یہ وہ جرم عظیم ہے۔ جس کے ہوتے ہوئے مرزا قادیانی ملعون کی اور مرزائیوں کی کوئی نیکی نیکی نہیں رہی۔ جس طرح مسیلمہ کذاب اور اس کے ماننے والے باوجود کلمہ پڑھنے کے کافر ہوئے۔ اسی طرح مرزائی بھی کلمہ پڑھنے کے باوجود کافر ہیں۔

جواب نمبر:۳...... مرزائیوں کا یہ دعویٰ کرنا کہ ہم مسلمانوں والا کلمہ پڑھتے ہیں، غلط ہے! اس لئے کہ کلمہ کا مفہوم مسلمانوں کے نزدیک اور ہے، اور قادیانیوں کے نزدیک اور۔ وہ اس طرح کہ کلمہ طیبہ کے دوسرے جز ''محمد رسول اللّٰہ'' (ﷺ) سے مسلمانوں کے نزدیک صرف اور صرف حضور سرور کائنات، خاتم النّبیین ﷺ کی ذات اقدس ہی ہے۔ اس مفہوم میں کسی اور کی شراکت کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ جب کہ قادیانیوں کے نزدیک کلمہ طیبہ کے اس دوسرے جز ''محمد رسول اللّٰہ'' سے مراد مرزا قادیانی ملعون ہوتا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کا بیٹا ''مرزا بشیر احمد'' اپنی کتاب ''کلمتہ الفصل'' میں لکھتا ہے: ''مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی۔ ناقل) کی بعثت کے بعد ''محمد رسول اللّٰہ'' کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہوگئی۔ لہٰذا مسیح موعود کے آنے سے نعوذ باللہ ''لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ'' کا کلمہ باطل نہیں ہوتا بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے۔'' (کلمتہ الفصل ص۱۵۸)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ کلمہ طیبہ کا مفہوم قادیانیوں کے نزدیک اور ہے اور مسلمانوں کے نزدیک اس عبارت والا مفہوم نہیں ہے۔

نیز اسی کتاب کے مذکورہ بالا صفحہ پر آگے لکھتا ہے: ''پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود ''محمد رسول اللّٰہ'' ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔'' (کلمتہ الفصل ص۱۵۸)

یہ عبارت بھی پکار پکار کر بانگ دہل اعلان کر رہی ہے کہ مرزائیوں کے نزدیک ''محمد رسول اللّٰہ'' سے مراد مرزا قادیانی ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ کلمہ طیبہ میں مسلمان ''محمد رسول اللّٰہ'' سے مراد رحمت عالم حضور خاتم النّبیین ﷺ ہی کی ذات اقدس کو لیتے ہیں اور مرزائی مرزا قادیانی کو۔

معلوم ہوا مسلمانوں کا کلمہ اور اس کا مفہوم اور ہے اور مرزائیوں کا کلمہ اور اس کا مفہوم اور ہے۔ اس بات کو ایک مثال سے یوں سمجھیں کہ امام بخاری ؒ کا نام محمد تھا۔ امام ابوحنیفہ ؒ کے ایک شاگرد کا نام بھی محمد تھا۔ سید محمد یوسف بنوری ؒ کے صاحبزادے کا نام بھی محمد ہے۔ اب فرض کیجئے۔ یہ تینوں ایک مجلس میں موجود ہوں اور امام بخاری ؒ کے والد آ کر کہیں: محمد! تو اس سے مراد ان کا اپنا بیٹا ''امام بخاری ؒ'' ہوگا اور اگر بالفرض! اسی مجلس میں امام ابوحنیفہ ؒ آ کر کہیں: محمد! تو اس سے ان کا اپنا شاگرد ''امام محمد ؒ'' مراد ہوگا، اور اگر اسی مجلس میں حضرت سید محمد یوسف بنوری ؒ آ کر کہیں: محمد! تو اس سے مراد ان کا اپنا بیٹا ''محمد بنوری'' ہوگا۔

دیکھیں! تینوں شخصیتوں نے لفظ ایک ہی بولا: محمد! لیکن ہر ایک کی مراد اس لفظ سے علیحدہ علیحدہ اشخاص تھے۔ اسی طرح سمجھیں! مسلمان جب ''محمد رسول اللّٰہ'' بولتے ہیں تو اس سے مراد رحمتہ للعالمین، حضور خاتم النّبیین ﷺ کو لیتے ہیں اور جب مرزائی ''محمد رسول اللّٰہ'' بولتے ہیں تو اس سے مراد مرزا قادیانی ملعون کو لیتے ہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ کلمہ طیبہ اور اس کا مفہوم مسلمانوں کے نزدیک اور ہے اور مرزائیوں کے نزدیک جدا۔

جواب نمبر:۴...... مرزائیوں کا یہ کہنا کہ ہم کلمہ پڑھتے ہیں۔ پھر ہمیں کافر کیوں کہا جاتا ہے۔ بعینہ یہی سوال مرزائیوں سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ جب مسلمان کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں تو مرزائی مسلمانوں کو کافر کیوں کہتے ہیں؟ جیسا کہ مرزا قادیانی کا ایک مکتوب (جو ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے نام مارچ ۱۹۰۶ء میں لکھا تھا) ''تذکرہ'' میں درج ہے اس میں لکھا ہے: ''خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔''

(تذکرہ ص ۶۰۷، مطبوعہ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ)

اسی طرح مرزا قادیانی کا بیٹا اور قادیانی جماعت کا دوسرا سربراہ ''مرزا بشیرالدین محمود'' اپنی کتاب ''آئینہ صداقت'' میں لکھتا ہے: ''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' (آئینہ صداقت ص ۳۵)

اور ایسے ہی مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم۔اے اپنی کتاب ''کلمۃ الفصل'' میں لکھتا ہے: ''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ علیہ السلام کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا، یا عیسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے مگر محمد ﷺ کو نہیں مانتا اور یا محمد ﷺ کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا مردود۔ ناقل) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

(کلمۃ الفصل ص ۱۱۰)

قادیانیوں کی مذکورہ بالا تینوں عبارتوں سے ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک مسلمان ہزار دفعہ ہی کیوں نہ کلمہ پڑھتے ہوں۔ لیکن مرزا قادیانی کو نہیں مانتے۔ (اگرچہ اس کا نام بھی نہیں سنا) تو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ ایک شخص یا کئی افراد باوجود اس کے کہ کلمہ پڑھتے ہیں کافر ہو سکتے ہیں اور یہ امر قادیانیوں کے ہاں بھی مسلم ہے تو اسی مسلمہ ضابطہ کے تحت مرزائی ہزار بار کلمہ پڑھتے ہوں۔ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کو ماننے کی وجہ سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ان کا کلمہ پڑھنا، کلمہ کا بورڈ لگانا انہیں کفر سے نہیں بچا سکتا۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا واقعہ

سوال نمبر:۲...... ایک موقع پر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے ایک کافر کو قتل کرنا چاہا۔ اس نے فوراً کلمہ پڑھا۔ لیکن حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا۔ پھر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا۔ جس کے جواب میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کے کلمہ پڑھنے کے باوجود تم نے اسے قتل کر دیا؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اس نے ڈر کے مارے کلمہ پڑھا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ھل شققت قلبه'' (کیا تو نے اس کا دل چیر کے دیکھا تھا؟) کہ وہ ڈر کے مارے پڑھ رہا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کل قیامت کے دن اس کے بارے میں پوچھ ہوئی تو میں اسامہ رضی اللہ عنہ کے اس فعل سے بری ہوں گا۔

مرزائی استدلال

مرزائی اس سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب ہم کلمہ پڑھتے ہیں تو ہمارے کلمہ پڑھنے کا بھی اعتبار ہونا چاہئے۔ کیا مسلمانوں نے ہمارے دل چیر کر دیکھ لئے ہیں؟ کہ ہم اوپر سے کلمہ پڑھتے ہیں؟ اور ہمارے دل میں کچھ اور ہوتا ہے؟

جواب نمبر:۱...... ایک شخص جب کلمہ پڑھتا ہے تو اسے موقع ملنا چاہئے کہ وہ اپنے فعل اور طرز عمل سے ثابت کر دکھائے کہ اس نے یہ کلمہ دل سے پڑھا ہے یا صرف زبان سے۔ نیز یہ ثابت کردے کہ میں خلاف اسلام کاموں سے بری ہوں۔ چونکہ زبان دل کی ترجمان ہے۔ اب اس کا طرز عمل بتلائے گا کہ اس کا دل اور زبان ایک ہے یا نہیں؟ رہا واقعہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا؟ تو چونکہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو موقع ہی نہیں دیا تھا کہ وہ اپنے فعل اور طرز عمل سے ثابت کردے کہ میں نے یہ کلمہ دل سے پڑھا ہے یا زبان سے؟ اس لئے حضور ﷺ نے اس پر نکیر (ناپسندیدگی) فرمائی۔

مرزائی فریب

قادیانی حدیث پاک کے مذکورہ واقعہ سے ہرگز یہ استدلال نہیں کر سکتے کہ ہم تو کلمہ پڑھتے ہیں یہ محض ان کا دھوکہ اور فریب ہے کہ غلط استدلال کی آڑ میں ہم اپنے آپ کو اور مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کو بچالیں گے۔

ایں خیال است ومحال است وجنوں

عرصہ دراز سے مسلمانوں نے مرزائیوں کو موقع فراہم کیا اور آج بھی مرزائیوں کو موقع دیا ہوا ہے کہ وہ اپنے فعل اور طرز عمل سے یہ ثبوت پیش کرتے اور کریں کہ ہمارا دل اور زبان ایک ہے۔ مگر قیامت یہ ہے کہ مرزائیوں کا ''لٹریچر'' اور ان کا طرز معاشرت، اور بود و باش یہ بتارہی ہے کہ زبانی حد تک کلمہ پڑھنے کے باوجود ان کے دل میں عقیدۂ ختم نبوت نہیں۔ بلکہ انکار ختم نبوت اور اجراء نبوت ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی تنقیص وتوہین ان کے دلوں میں موجود ہے۔ جس کی واضح دلیل یہ ہے کہ وہ ایک جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی، مسیح موعود، اور مہدی معہود اور پتہ نہیں کیا کیا مانتے ہیں۔ تو مرزائی اپنے طرز عمل سے تو یہ بتلا رہے ہیں کہ ہمارا دل اور زبان ایک نہیں۔ لہٰذا کروڑوں بار بھی کلمہ پڑھیں، نمازیں پڑھیں، تب بھی کافر ہیں۔ ان کے اس کلمہ پڑھنے کا کوئی اعتبار نہیں۔ لہٰذا مرزائیوں کا حدیث حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے استدلال کرنا باطل اور اپنے آپ کو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے مقتول پر قیاس کرنا ''قیاس مع الفارق'' ہے۔

ببیں تفاوت راہ از کجاست تابکجا

جواب نمبر:۲...... مشہور واقعہ زبان زد خاص وعام ہے کہ رحمت عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک یہودی اور دوسرا منافق (بشر نامی جو بظاہر کلمہ گو ہونے کا دعویٰ رکھتا تھا) ایک مقدمہ لے کر حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے یہودی کے حق میں فیصلہ کردیا۔ بشر نامی منافق (جو بظاہر اسلام اور کلمہ گو ہونے کا دعویٰ رکھتا تھا) نے یہودی سے کہا کہ حضور ﷺ کا فیصلہ تو آپ کے حق میں ہوا۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ ہم یہ فیصلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کرائیں۔ بشر منافق کی اندرونی سازش تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہودی کو قتل کردیں گے، یا میرے حق میں فیصلہ کردیں گے۔ کیونکہ میں کلمہ گو ہوں۔ یہودی نے کہا ٹھیک!

چنانچہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ کیس عرض کیا، یہودی نے حضور ﷺ کا فیصلہ بھی سنایا کہ آپ ﷺ نے میرے حق میں فیصلہ کردیا ہے۔ لیکن یہ منافق نہیں مانتا۔ اس کے کہنے پر فیصلہ آپ کے پاس لے آئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا حضور ﷺ نے فیصلہ اس طرح فرمادیا ہے؟ کہا: جی ہاں! یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر تشریف لے گئے، تلوار ہاتھ میں لی اور یہ فرماتے ہوئے کہ جو حضور ﷺ کے مبارک فیصلہ کو نہ مانے اس کا فیصلہ عمر رضی اللہ عنہ کی تلوار کرے گی۔ تشریف لائے اور بشر منافق کا سر گردن سے الگ کردیا۔ اس پر نہ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ: عمر رضی اللہ عنہ! تم

نے کیوں قتل کیا؟ اور نہ ہی اللہ رب العزت نے فرمایا کہ عمرؓ نے غلط کیا ہے۔ بلکہ وحی الٰہی نازل ہوئی: ’’فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِىْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (نساء:٦٥)‘‘ ﴿سو قسم ہے تیرے رب کی وہ مؤمن نہ ہوں گے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانیں۔ اس جھگڑے میں جو ان میں اٹھے پھر نہ پاویں اپنے جی میں تنگی تیرے فیصلہ سے اور قبول کریں خوشی سے۔﴾

اسی واقعہ کے تحت ’’روح المعانی‘‘ اور (معارف القرآن ج۲ص۴۶۱) میں ہے کہ بشر نامی منافق کے ورثاء نے حضور ﷺ کی عدالت میں حضرت عمرؓ کے خلاف قتل کا مقدمہ بھی دائر کیا، تو وحی الٰہی نے نہ صرف یہ کہ حضرت عمرؓ کو بری کر دیا۔ بلکہ تا قیامت مسلمانوں کے لئے یہ دستور العمل قرار پایا کہ جو شخص حضور ﷺ کے فیصلہ کو نہ مانتا ہو چاہے وہ کلمہ بھی کیوں نہ پڑھتا ہو وہ مؤمن نہیں۔ لہٰذا اس کی گردن ماری جائے۔ اس کے کلمہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس واقعہ کے تناظر میں حضرت اسامہؓ کے واقعہ کو بھی دیکھا جاسکتا ہے کہ حضرت اسامہؓ نے بھی اس شخص کو باوجود کلمہ پڑھنے کے موقع نہیں دیا کہ وہ اپنے طرز عمل سے ثابت کرتا کہ میرے دل میں کیا ہے؟۔ حضرت عمرؓ نے کلمہ پڑھنے والے بشر منافق کو اسی وجہ سے قتل کر دیا کہ اس کے طرز عمل نے بتا دیا تھا کہ کلمہ صرف اس کی زبان کی حد تک ہے۔ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے ظاہری طور پر کلمہ پڑھتا ہے۔ اس کے دل میں کفر ہی کفر ہے۔

یہی حال مرزائیوں کا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں لینے کے لئے لسانی اور زبانی طور پر کلمہ کی رٹ لگاتے ہیں۔ اندر مرزا قادیانی کو ماننے کی وجہ سے کفر ہی کفر رکھتے ہیں۔

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

حضرت ابومحذورہؓ کی اذان، اور قبول اسلام!

سوال نمبر:۳۰...... ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت بلالؓ اذان دے رہے تھے۔ حضرت ابومحذورہؓ جو ابھی چھوٹے بچے تھے۔ اسلام بھی ابھی تک قبول نہیں کیا تھا۔ انہوں نے حضرت بلالؓ کے ساتھ (نقل اتارتے ہوئے) اذان دینی شروع کی۔ جب حضرت بلالؓ نے اذان مکمل کر لی، تو حضور ﷺ نے حضرت ابومحذورہؓ کو بلا کر اذان کے کلمات کہلوائے۔ آپ ﷺ کی محبت اور کمال دیکھئے۔ جونہی کلمات اذان ختم ہوئے تو حضرت ابومحذورہؓ نہ صرف یہ کہ مسلمان ہوئے بلکہ شرف صحابیت بھی حاصل کر لیا۔

مرزائی استدلال

اس واقعہ سے مرزائی یہ استدلال کرتے ہیں کہ ابومحذورہؓ نے ابتداءً بحالت کفر اذان کہی تھی۔ چلو! ہم آئین کے اعتبار سے کافر ہی سہی! تو ہمیں بھی کفر کی حالت میں اذان کہنے کی اجازت ہونی چاہئے؟

جواب...... قرآن وسنت کی روشنی میں پوری کائنات کے قادیانی زندہ اور مردہ سبھی مل کر ایک واقعہ بھی ایسا ثابت نہیں کر سکتے کہ مسلمانوں نے کبھی کسی کافر کو نماز کے لئے اذان کہنے کی اجازت دی ہو؟ یا کسی کافر نے نماز کے لئے اذان دی ہو؟ جس دن حضرت ابومحذورہؓ نے حضرت بلالؓ کی اذان کی نقل اتاری تھی۔ اس دن بھی نماز کے لئے اذان حضرت بلالؓ نے ہی دی تھی۔ حضرت ابومحذورہؓ نے تو صرف نقل اتاری تھی۔

ہاں! اس حدیث شریف کی رو سے اگر مرزائی استدلال کرنا چاہتے ہیں تو آئیں! ایک دفعہ تعلیم کی غرض سے اذان کے کلمات کہہ لیں اور مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو جائیں۔ لیکن وہ اذان فقط تعلیم کے لئے ہوگی! نماز کے لئے نہیں! ہاں! مسلمان ہو جانے کے بعد زندگی بھر اذان دینے کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں۔

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

مگر! کسی بھی کافر کو نماز کے لئے اذان کہنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔

بزرگوں کے ''خلاف شرع'' اقوال حجت نہیں

سوال نمبر:۴...... ''تذکرۃ الاولیاء'' وغیرہ کتب میں لکھا ہے کہ بعض بزرگوں سے یہ اقوال صادر ہوئے کہ میں نبی ہوں، میں محمد ہوں۔ میں خدا ہوں وغیرہ وغیرہ! اگر مرزا قادیانی نے بھی کہہ دیا ہے تو اس پر فتویٰ کفر کیوں؟

جواب...... بزرگان دین اور حضرات صوفیاء کرام کے ہاں ایک خاص اصطلاح ہے۔ جسے ''شَطِحِیَّات'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بزرگان دین وصوفیاء کرام پر کچھ باطنی حالات گذرتے ہیں۔ جو ایک بے خودی اور مدہوشی کی حالت ہوتی ہے۔ اس حالت میں ان سے بعض ایسے کلمات نکل جاتے ہیں جو کتاب وسنت اور قواعد شریعت کے خلاف ہوتے ہیں۔ جب ہوش میں آتے ہیں تو ایسے کلمات سے توبہ واستغفار کر لیتے ہیں۔ نیز ان بزرگان وصوفیاء کرام نے اپنی اپنی کتب میں واضح طور پر لکھا ہے کہ ہماری ان بے اختیارانہ باتوں پر کوئی شخص ہرگز عمل پیرا نہ ہو۔ بلکہ یہاں تک لکھا ہے کہ جو ہمارے طریق سے واقف نہیں اس کے لئے ہماری ان کتب کا مطالعہ کرنا بھی جائز نہیں۔ اسی طرح ہمارا کشف والہام بھی کسی پر حجت نہیں۔

خلاصہ یہ کہ بزرگان دین کی اس طرح کی باتیں جو خلاف شرع ہوتی ہیں۔ جو کسی کے لئے بھی حجت نہیں ہوتیں۔ جب کہ نبی کی ہر بات شریعت ہوتی ہے اور قابل حجت! جس کے ماننے بغیر چارہ نہیں ہوتا۔ جو نہیں مانے گا وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہوگا، اور خود نبی بھی اپنی اطاعت واتباع کی تعلیم وتلقین کرتا ہے۔ دیکھئے! قرآن پاک نے بھی رسولوں اور نبیوں سے متعلق اصول سمجھایا: ''وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (نساء:٦٤)'' ﴿اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا۔ مگر اسی واسطے کہ بحکم خداوندی ان کی اطاعت کی جائے۔﴾

رہے مرزا قادیانی کے اقوال؟ تو وہ مرزائیوں کے لئے تو حجت ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ اسے نبی مانتے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے مرزا قادیانی کے اقوال حجت شرعیہ نہیں! اس لئے کہ مسلمانوں کے نزدیک مرزا قادیانی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور کافر کا قول مسلمانوں کے لئے کسی طرح بھی حجت شرعیہ نہیں بن سکتا۔ خلاصۂ جواب یہ ہے کہ اگر کسی بزرگ نے معذوری یا مدہوشی کی حالت میں کہہ دیا ہے کہ میں نبی ہوں۔ میں محمد ہوں وغیرہ تو اس کا یہ قول حجت شرعیہ نہیں ہے تو جن کتابوں میں اس طرح کے اقوال ہیں۔ ان کتابوں میں ان بزرگوں کی تعلیمات وتلقینات اپنے مریدین کے لئے یہ موجود ہیں کہ تم نے مجھے قتل کیوں نہ کیا؟ کیا نبی اس طرح کہتا ہے؟

ہم مرزائیوں سے یہ سوال کرتے ہیں کہ کیا مرزا قادیانی نے اپنی پوری زندگی میں یا اپنی کتابوں میں کہیں اشارۃً یا کنایۃً یا صریحاً کوئی ایک جملہ لکھا ہے؟ کہ مجھے ان دعاوی (میں نبی ہوں، میں محمد ہوں، میں آدم ہوں، میں عیسیٰ ہوں۔ وغیرہ) کی وجہ سے قتل کر دیا جائے؟ بلکہ اپنی بات نہ ماننے والوں کو کافر، دائرۂ اسلام سے خارج، کتیوں، خنزیروں کی اولاد،

کنجریوں کی اولاد کہتا رہا۔ کیا ولی اس طرح کہا کرتا ہے؟ یا مرزا قادیانی نے یہ باتیں معذوری اور مدہوشی میں کہی ہیں؟ بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ کسی بزرگ نے یا کسی ولی نے اپنی زندگی میں اس طرح کہا ہو تو مرزائیوں پر لازم ہے دکھائیں؟ لہٰذا تذکرۃ الاولیاء وغیرہ کتب میں موجود ان بزرگوں کے اقوال ہمارے لئے حجت شرعیہ نہیں ہیں۔ اس قسم کے لوگوں کو معذور، اور مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو کافر سمجھا جائے گا۔

قادیانی جماعت برابر بڑھ رہی ہے

کیا یہ مرزا قادیانی کے سچا ہونے کی علامت ہے؟

سوال نمبر:۵...... اللہ تعالیٰ جھوٹے مدعیٔ نبوت کو مہلت نہیں دیتا۔ جب کہ مرزا قادیانی کی جماعت مرزائیہ برابر بڑھ رہی ہے۔ معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی سچا تھا۔

جواب...... یہ اصول سراسر غلط ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹے کو مہلت نہیں دیتا۔ دیکھئے! شیطان سے بڑھ کر اور کون جھوٹا ہوگا؟ وہ کب سے مہلت پر ہے اور تا قیامت مہلت پر رہے گا۔ کیا یہ شیطان کے سچا ہونے کی دلیل ہے؟ رہا جھوٹا مدعی نبوت؟ تو دنیا میں مرزا قادیانی سے قبل ایک نہیں بے شمار جھوٹے مدعیٔ نبوت گذرے ہیں۔ جنہوں نے طویل زندگی پائی ہے۔ مثلاً ایران میں ایک شخص صالح بن طریف ہوا۔ وہ دعویٔ نبوت کے بعد سنتالیس (۴۷) سال تک زندہ رہا۔ اور اس کی اولاد نے تین سو سال تک حکومت کی۔ کیا یہ اس کے سچا ہونے کی دلیل ہے؟ ان جھوٹے مدعیان نبوت کے مہلت پانے کی تفصیل دیکھنی ہو تو مولانا ابوالقاسم محمد رفیق دلاوری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''ائمہ تلبیس'' دیکھ لیں۔ جس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ان مدعیان نبوت نے دعویٰ نبوت کے بعد عرصہ تک مہلت پائی ہے۔ کیا یہ ان کے سچا ہونے کی دلیل ہے؟ یہ یاد رکھیں کہ صادق کے صدق اور کاذب کے کذب میں کسی مدت دعویٰ کو قطعاً دخل نہیں۔ جس سے یہ سمجھا جاسکے کہ وہ سچا تھا یا جھوٹا؟۔

یہ ضرور ہے کہ جھوٹ ایک دن ختم ہو جاتا ہے اور جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے ماننے والے ہزار ترقیوں کے باوجود آخر ختم ہو گئے۔ آج ان کا کوئی نام لیوا موجود نہیں۔ قادیانیت بھی ''انشاء اللہ'' اسی طرح اپنے انجام کو پہنچے گی۔ ایک وقت آئے گا کہ پوری دنیا میں ان کا نام ونشان تک نہ ہوگا۔ انشاء اللہ!

ذرا توجہ تو کریں! ایک وہ وقت بھی تھا کہ پاکستان میں مرزا قادیانی کو کافر کہنے پر مقدمے بنتے تھے۔ آج ''الحمدللہ'' وہ وقت ہے کہ کوئی مرزا قادیانی ملعون کو مسلمان کہے تو جیل جانا پڑتا ہے۔ اتنا بڑا انقلاب آیا کہ مرزائیوں کا نام چوڑھوں کے ساتھ لکھا گیا۔ جو پاکستان میں اپنے اقتدار کے خواب دیکھتے تھے۔ مرزائی سازشیں کرتے اور دن گنا کرتے تھے۔ آج ان کے چیف گرو مرزا مسرور کو پاکستان میں قدم رکھنے کی سکت نہیں۔ وہ آج بھی صلیب پرست عیسائیوں کے زیر سایہ ''لندن'' میں زندگی گذار رہے ہیں۔ جس طرح ان کا جھوٹا مدعیٔ مسیحیت (مرزا قادیانی) عیسائیوں کا آلہ کار بنا تھا۔ اسی جھوٹے مدعی مسیحیت کے جھوٹے پیروکار آج انہی صلیب پرستوں کے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں اور وہ ان کے سرپرست، فیصلہ قادیانی عدالت کرے کہ یہ مرزا قادیانی کے سچا ہونے کی علامت ہے یا جھوٹا ہونے کی؟

دیوبندی، بریلوی وغیرہ کے ایک دوسرے پر فتوے اور قادیانی

سوال نمبر:۶...... دیوبندی، بریلوی، شیعہ، اہل حدیث ایک دوسرے پر فتوے لگاتے ہیں۔ اگر ہم پر فتویٰ لگا دیا تو ہم

کیسے کافر ہوگئے؟ یہ تو ان کی عادت ہے۔

جواب نمبر:۱...... دیوبندی، بریلوی وغیرہ پر قادیانیت کو قیاس کرنا ’’قیاس مع الفارق ‘‘ ہے۔اس لئے کہ یہ اسلام کے فرقے ہیں اور قادیانی کفر کے داعی ہیں۔ دیوبندی، بریلوی کے بعض لوگوں نے اگر ایک دوسرے پر فتویٰ لگایا تو غلط فہمی یا بدنیتی کی بناء پر۔جب کہ دوسرا فریق اس کو تسلیم نہیں کرتا۔ جیسے بریلوی حضرات نے کہا کہ دیوبندی گستاخ رسول ہیں۔ دیوبندیوں نے کہا کہ ہم گستاخ رسول نہیں۔ بلکہ ہم تو گستاخ رسول کو کافر سمجھتے ہیں۔ گستاخ رسول واجب القتل ہے۔تو دیوبندیوں نے ان کے اس فتویٰ کو قبول نہیں کیا۔سرے سے تسلیم ہی نہیں کیا۔ بلکہ اسے اپنے اوپر بہت بڑا الزام قرار دیا۔دیوبندی اگر الزام کو قبول کرتے کہ واقعی ہم گستاخ رسول ہیں تو واقع میں کافر ہوجاتے۔غرضیکہ ایک دوسرے کے فتویٰ کو الزام قرار دے کر مسترد کرتے ہیں۔بخلاف مرزائیوں کے کہ مرزاغلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا جو کفر ہے قادیانیوں نے اس کافرانہ دعویٰ کو قبول کر کے کفر کے فتویٰ کو اپنے اوپر تسلیم اور لاگو کیا۔

مرزا قادیانی نے حضرات انبیاء علیہم السلام کی توہین کی جو کفر ہے۔مرزائیوں نے اس کفر کو شریعت سمجھ کر اپنے اوپر چسپاں کرلیا۔مرزا قادیانی نے نصوص قطعیہ کا انکار کیا جو کہ کفر ہے۔مرزائیوں نے اسے اپنے ایمان کا حصہ بنا کر اپنے کفر کو اور پختہ کرلیا۔

غرضیکہ دیگر فرقوں کا اختلاف ایسا ہے۔جیسے ایک مقدمہ میں مختلف وکلاء اپنے اپنے دلائل دیتے ہیں۔جو قانون کو مانتے ہیں تو ان کا یہ اختلاف وکیلوں جیسا اختلاف ہے۔جیسے ایک وکیل کہے کہ میں قانون کو یوں سمجھا ہوں۔دوسرا کہے کہ میری نظر میں قانون یہ کہتا ہے تو ان کا یہ اختلاف سمجھ اور فہم کا اختلاف ہے۔قانون کو سب مانتے ہیں۔جیسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اسلام کے وکیل ہیں۔اسی طرح دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، قادری، نقشبندی، چشتی، سہروردی، بھی اسلام کے وکیل ہیں۔ان سب کا راستہ ختم نبوت کے تاجدار، گنبد خضراء کے مکین حضرت محمد عربی ﷺ کی طرف جاتا ہے۔ یہ سب حضور ﷺ کے قدمین شریفین کی وابستگی کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔

اب ایک دوسرا گروہ یا فریق (یعنی جماعت مرزائیہ) جو سرے سے قانون کو ہی نہیں مانتا۔ بلکہ قانون سے بغاوت کرتا ہے۔ان کا اختلاف اصول اور قانون سے بغاوت کا اختلاف ہے۔جیسے بینا اور نابینا برابر نہیں ہوسکتے۔اسی طرح قانون کو ماننے والا اور قانون سے بغاوت کرنے والا بھی برابر نہیں ہوسکتے۔ بلکہ قانون کا باغی اور قانون کا منکر لائق تعزیر و واجب القتل ہے۔

جواب نمبر:۲...... نبی کے بدلنے سے امت بدل جاتی ہے۔مثلاً چار آدمی ہوں۔انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ پایا۔ان پر ایمان لائے۔تو یہودی کہلائے۔اب ان چار میں سے تین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ پایا۔ان پر ایمان لائے تو یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت سے نکل کر عیسائیت میں داخل ہوگئے۔پھر ان تین میں سے دو آدمیوں نے حضور اقدس ﷺ کا زمانہ پایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد رحمت عالم ﷺ کو اپنا نبی تسلیم کرلیا تو یہ دونوں عیسائیت سے نکل کر اسلام میں داخل ہوگئے اور مسلمان کہلائے۔ان میں سے کسی نے پہلے نبی کا انکار نہیں کیا۔مگر ایک سچے نبی کے بعد دوسرے سچے نبی کو مانتے ہی پہلے سچے نبی کی امت سے نکل کر نئے سچے نبی کی امت میں داخل ہوگئے۔خدا نہ کرے اب ایک شخص حضور ﷺ کے بعد کسی اور نبی کو مان لیتا ہے تو حضور ﷺ کے بعد نئے شخص کو نبی مانتے ہی حضور ﷺ کی امت

میں نہیں رہے گا۔ یہی حال مرزائیوں کا ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کو چھوڑ کر مرزا قادیانی کو اپنا (جھوٹا) نبی تسلیم کیا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ''دافع البلاء'' میں دعویٰ کیا ہے اور لکھا ہے: ''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

اس دعویٰ مذکور کی وجہ سے مرزا قادیانی کافر ہے۔ جب قادیانیوں نے اسے اپنا نبی تسلیم کر لیا تو اب یہ بھی مسلمان نہ رہے۔ حضور ﷺ کی امت سے نکل گئے۔ قادیانی اور مرزائی یا غلام احمدی، غلامی، اور غلمدی ہو گئے۔ بالفاظ دیگر یوں سمجھیں۔ دیوبندی، بریلوی، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی وغیرہ ایسے ہیں جیسے ایک باپ کی اولاد۔ ہزار اختلاف سہی لیکن باپ تو ایک ہے۔ رشتہ تو ایک ہے۔ آپس میں رشتے کے اعتبار سے بھائی بھائی ہیں۔ لیکن ایک اور شخص جس نے اپنا باپ ہی علیحدہ بنالیا ہو تو یہ ان کا کچھ نہیں لگتا۔ کیونکہ اس کا باپ ہی الگ ہے۔ دیوبندی، بریلوی، وغیرہ اختلاف چاہے کتنا ہی شدید کیوں نہ ہو جائے یا بعض اغراض پرست قوتیں انہیں آپس میں کیوں نہ لڑا دیں اور یا دین دشمن حکومتیں ان میں اختلاف کو ہوا دیں اور ان میں سے ایک کو دوسرے کے مقابل لا کھڑا کر دیں تو اعلیٰ فہم رکھنے والے حضرات اسے عارضی یا وقتی حالات کا سانحہ سمجھ کر صرف نظر کر لیتے ہیں۔ تو تکرار اور غلط فہمی کا شکار نہیں ہو جاتے۔ کیونکہ ہیں جو ایک دوسرے کے بھائی اور ایک باپ کی اولاد۔

بخلاف اس شخص کے جس کا باپ الگ ہو۔ ان کا آپس میں کوئی رشتہ نہ ہو۔ بلکہ وہ شخص جوان بھائیوں کے باپ کا بھی دشمن ہو۔ اب یہ دشمن شخص جب ان کے باپ کی عزت پر حملہ کرے گا تو تمام بھائی اپنے اپنے اختلافات کو بھول کر جمیع قسم کے تنازعات چھوڑ کر باپ کے دشمن کے مقابلہ میں ایک ہو جائیں گے۔ تو یہ روزمرہ کے واقعات میں دیوبندی، بریلوی اختلافات لاکھ سہی۔ جب مرزا غلام احمد قادیانی دجال وکذاب جیسے دشمن شخص نے ان کے روحانی والد حضرت محمد عربی ﷺ کے منصب ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا، اور آپ ﷺ کی عزت وناموس پر حملہ کر کے مذاق اڑایا تو دیوبندی، بریلوی وغیرہم حلالی بھائیوں کی طرح ایک ہو کر اپنے عظیم روحانی والد کے دشمن اور منکرین ومخالفین کے خلاف صف آراء ہو گئے، اور مار مار کر ان کا منہ بگاڑ دیا اور انہیں اپنی صفوں سے نکال کر دنیا کو بتا دیا، کہ دیوبندی، بریلوی اختلافات سے قادیانیت ومرزائیت، غلام احمدیت وغلمدیت کو ہرگز ہرگز فائدہ نہیں اٹھانے دیا جائے گا۔

جواب نمبر:۳...... قادیانیوں کو اگر دیوبندی، بریلوی اختلاف نظر آتا ہے، تو یہ اپنے اختلافات اور فتویٰ جات کو کیوں نظر انداز کر جاتے ہیں۔ اپنے اختلافات سے استدلال کیوں نہیں کرتے۔ لاہوری مرزائیوں نے کہا، کہ مرزا قادیانی نبی نہیں تھا۔ قادیانی مرزائیوں نے ان کے خلاف غیر نبی کو نبی مان کر کفر کا ارتکاب کیا۔ قادیانی مرزائیوں نے کہا، کہ مرزا قادیانی نبی تھا تو ان (قادیانیوں) کے بقول لاہوری مرزائیوں نے ایک نبی کو نہ مان کر کفر کیا۔ تو اس لحاظ سے لاہوری مرزائیوں کے نزدیک قادیانی مرزائی کافر، اور قادیانی مرزائیوں کے نزدیک لاہوری مرزائی کافر۔

خس کم جہاں پاک شد

خلاصہ یہ کہ قادیانی ذرّیت امت مسلمہ کے اختلاف کو نظیر بناتے وقت، اور ان سے استدلال کرتے وقت اپنے کفریہ عقائد اور فتویٰ جات کو کیوں نظر انداز کر دیتے ہیں؟

الزام ہم ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

سچ ہے کہ لینے کا پیمانہ اور، دینے کا پیمانہ اور! بددیانتی کی سب سے بڑی علامت یہی ہے۔ فافہم!

جھوٹے نبی کا جھوٹا فرشتہ

سوال نمبر:۷...... مرزا قادیانی کے فرشتے کا نام کیا تھا؟

جواب...... مرزا قادیانی کے فرشتے کا نام ٹیچی تھا۔ مرزا قادیانی نے خود اپنی کتاب ''حقیقت الوحی'' میں لکھا ہے: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا۔ میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔ میں نے اس کا نام پوچھا اس نے کہا نام کچھ نہیں۔ میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا۔ اس نے کہا۔ میرا نام ہے ٹیچی! ٹیچی پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں۔ یعنی عین ضرورت کے وقت پر آنے والا۔''

(حقیقت الوحی ص۳۳۲، خزائن ج۲۲ ص۳۴۶)

اس سے ہمارا استدلال یہ ہے کہ مرزا قادیانی مرزائیوں کے نزدیک نبی تھا، تو نبی کا خواب بھی شریعت میں حجت ہوتا ہے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب اور بیدار ہونے کے بعد اس پر عمل کرنا قرآن مجید میں مذکور ہے۔ امتی کا خواب غلط ہوسکتا ہے۔ نبی کا خواب غلط نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کہ نبی اور امتی کی نیند میں فرق ہے۔ امتی کی نیند ناقض وضو ہوتی ہے۔ نبی کی نیند ناقض وضو نہیں ہوتی۔ امتی جب سوتا ہے تو اس کی آنکھیں بھی سو جاتی ہیں اور دل بھی سو جاتا ہے۔ بخلاف نبی کے کہ نبی جب سوتا ہے تو اس کی آنکھیں تو سو جاتی ہیں مگر اس کا دل یاد الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے۔

چنانچہ بخاری شریف میں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ (بخاری ج۱ ص۱۵٤)'' ﴿کہ میری آنکھیں سو جاتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔﴾

مرزائیوں کے نزدیک جب مرزا قادیانی نبی تھا، تو مرزا قادیانی کا مذکورہ بالا خواب بھی مرزائیوں کے لئے حجت ہے۔ مرزا قادیانی نے فرشتہ سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا میرا نام کچھ نہیں ہے۔ جب دوبارہ مرزا قادیانی نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا۔ تب اس پر فرشتہ نے کہا کہ میرا نام ٹیچی ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ پہلی بار سوال کرنے پر کہا کہ کچھ نام نہیں۔ دوبارہ پوچھنے پر کہا کہ میرا نام ٹیچی ہے۔ اگر اس کا کچھ نام نہیں تھا تو یہ کیوں کہا؟ کہ میرا نام ٹیچی ہے۔ اگر نام ٹیچی تھا تو یہ کیوں کہا؟ کہ میرا نام کچھ نہیں۔ دونوں باتوں میں سے ایک سچی ہے دوسری جھوٹی۔ دونوں باتیں سچی نہیں ہوسکتیں۔ اب مرزائی بتائیں کہ وہ نبی کتنا مقدس ہوگا؟ جس کا فرشتہ بھی جھوٹ بولتا تھا۔ کیا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر رحمت عالم ﷺ تک کبھی کسی نبی پر آنے والے فرشتے نے جھوٹ بولا؟ اور پھر وہ بھی نبی کے سامنے؟ نیز یہاں پر ''توریہ'' کی تاویل بھی نہیں چل سکتی۔ کیونکہ ''تُوْرِیَہ'' کے لئے فتنہ وفساد یا جان کا خطرہ لاحق ہونا ضروری ہے، اور یہاں فرشتہ کے لئے وہ ''توریہ'' کا مقام نہیں تھا۔

کیا مرزا قادیانی مجدد تھا؟

سوال نمبر:۸...... بعض مرزائی کہتے ہیں کہ ہم مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے بلکہ وہ مجدد تھا۔

جواب...... مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ''دافع البلاء'' میں لکھا ہے: ''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

اسی طرح مرزا قادیانی نے اپنی دوسری کتاب ''حقیقت الوحی'' میں لکھا ہے: ''اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری

میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطاء نہیں کی گئی اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔ غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔'' (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶، ۴۰۷)

مرزا قادیانی کی بے شمار عبارتوں میں سے دو عبارتیں آپ کے سامنے ہیں۔ جن میں مرزا قادیانی نے کہا، کہ میں نبی اور رسول ہوں۔ مرزائی کہتے ہیں کہ وہ نبی نہیں تھا۔ اب مرزائی بتائیں؟ کہ تم سچے ہو یا مرزا قادیانی؟ نیز مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کے بعد اس کو کافر نہ کہنے والا شخص بھی کافر ہوگا۔ چہ جائیکہ کوئی اسے مجدد مانتا ہو۔

کیا حضور ﷺ کے دشمنوں سے نرمی کرنا سنت نبوی ہے؟

سوال نمبر: ۹...... مرزائی، اور مرزائی نواز طبقہ عموماً یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مرزائیوں کے ساتھ شدت والا معاملہ نہیں کرنا چاہئے۔ حضور ﷺ نے ہمیشہ اپنے دشمنوں سے درگذر والا معاملہ کیا۔ تو اب حضور ﷺ کی سنت کا تقاضا یہ ہے، کہ آپ ﷺ کے دشمنوں سے درگذر والا معاملہ کیا جائے، نہ کہ ان کے ساتھ شدت برتی جائے۔

جواب...... ایک ہے ذات، اور ایک ہے دین۔ جہاں تک اپنی ذات کا تعلق ہے تو اپنی ذات کے لئے شدت کے بجائے درگذر والا معاملہ کرنا چاہئے۔ مگر دین کے لئے بعض اوقات شدت لازمی ہو جاتی ہے۔ حضور ﷺ اگر اپنے دشمنوں کو معاف فرما دیتے تھے، تو یہ آپ ﷺ کی ذات کا مسئلہ تھا۔ چونکہ حضور ﷺ کی ذات پاک ہمارے لئے صرف دین کا حصہ ہی نہیں، بلکہ سراپا دین ہے، اور دین کے معاملہ میں درگذر کرنا مداہنت ہے۔ اس لئے ہمارے نزدیک حضور ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ نرمی یا رعایت کرنا قطعاً جائز نہیں، بلکہ حضور ﷺ کے دشمنوں کے مقابلہ میں ''اشداء علی الکفار'' کا نمونہ بننا چاہئے۔ مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ: جس طرح حضور ﷺ کے ساتھ محبت رکھنا ایمان کی علامت اور نشانی ہے۔ اسی طرح حضور ﷺ کے دشمن کے ساتھ بغض رکھنا یہ بھی ایمان کی علامت اور نشانی ہے۔ حضور ﷺ کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق ارشاد ہے: ''مَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ أَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ (مشکوٰۃ ص ۵۵٤)'' ﴿جو شخص صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت رکھتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت رکھتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھتا ہے۔﴾

نیز ''اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ'' کا تقاضا بھی یہی ہے۔

اب آیئے! اس طرف کہ آیا کبھی صحابی رضی اللہ عنہ کے سامنے کسی بدبخت نے حضور ﷺ کی توہین کی ہو؟ (نعوذ باللہ) اور اس صحابی رضی اللہ عنہ نے اسے برداشت کر لیا ہو؟۔ پوری اسلامی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس کے برخلاف یہ تو ہے کہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ کے سامنے حضور ﷺ کی کسی شخص نے توہین کی تو صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر حضور ﷺ کی عزت کا تحفظ کیا۔

واقعہ نمبر:۱

۱...... اسلامی تاریخ میں یہ واقعہ بھی بڑا سنہری ہے، کہ ایک دفعہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو پھانسی پر لٹکایا جا رہا تھا، تو کفار نے اس سے کہا کہ کیا تو اس بات کو پسند کرتا ہے؟ کہ تجھے چھوڑ دیا جائے؟ اور تیری جگہ تیرے نبی (ﷺ) کو پھانسی پر لٹکا دیا

جائے؟ (نعوذ باللہ) تو جواب میں صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھانسی پر لٹکایا جانا درکنار، اگر مجھے یہ کہہ دیا جائے کہ ہم تجھے چھوڑ دیتے ہیں، اور تیری جگہ تیرے نبی (ﷺ) کو کانٹا چبھو دیتے ہیں تو میں پھانسی پر لٹکنا گوارا کرلوں گا۔ لیکن اپنے نبی (ﷺ) کو کانٹا چبھانا گوارا نہیں کرسکتا۔

نیز اس کے علاوہ (تبلیغی نصاب ص۱۷۰) پر ہے: ’’کہ جب عروہ بن مسعود ثقفی نے حضور ﷺ سے کہا کہ میں آپ کے ساتھ اشراف کی جماعت نہیں دیکھتا۔ یہ اطراف کے کم ظرف لوگ تمہارے ساتھ ہیں۔ مصیبت پڑنے پر سب بھاگ جائیں گے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پاس کھڑے ہوئے تھے۔ یہ جملہ سن کر غصے میں بھر گئے اور ارشاد فرمایا۔ تو اپنے معبود ’’لات‘‘ کی پیشاب گاہ کو چاٹ۔ کیا ہم حضور ﷺ سے بھاگ جائیں گے؟ اور آپ ﷺ کو چھوڑ دیں گے؟‘‘

واقعہ نمبر:۲

نیز اس کے علاوہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ’’معارف القرآن‘‘ میں سورۂ ممتحنہ کی پہلی آیت کا شان نزول بیان کرتے ہوئے ’’بخاری شریف‘‘ کے حوالے سے لکھا ہے کہ: ’’مکہ مکرمہ کی ایک مغنیہ عورت ’’سارہ نامی‘‘ مدینہ منورہ میں آئی ہوئی تھی۔ جب وہ مدینہ سے جانے لگی تو ’’حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ‘‘ نے اسے کفار کے نام ایک خط دیا۔ جو حضور ﷺ کے مکہ مکرمہ پر خفیہ حملہ کرنے کے ارادہ پر مشتمل تھا۔ حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابومرثد رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ تینوں حضرات کو حکم دیا کہ سارہ کے پاس ایک خفیہ خط ہے جو وہ مکہ مکرمہ لے جا رہی ہے۔ وہ تمہیں ’’روضۂ خاخ‘‘ پر ملے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے گھوڑوں پر بیٹھ کر اس کا تعاقب کیا۔ ٹھیک وہ ہمیں اسی مقام پر ملی جس مقام کا حضور ﷺ نے فرمایا تھا۔ ہم نے اس عورت سے کہا کہ خط دے دو۔ اس نے انکار کیا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ’’ہم نے دل میں سوچا کہ حضور ﷺ کا فرمان غلط نہیں ہوسکتا۔ خط ضرور اس کے پاس ہے۔ یہ جھوٹ بول رہی ہے۔ ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھا کر اس کی تلاشی لی۔ مگر خط نہ ملا۔ ہم نے اسے کہا کہ خط دے دو۔ ورنہ تیرے کپڑے پھاڑ کر خط لے لیں گے۔ اس پر گھبرا کر اس نے خط دے دیا۔‘‘

(معارف القرآن ج۸ ص۳۹۹،۴۰۰، بخاری ج۲ ص۶۱۲)

غرضیکہ نبی ﷺ کی ہر بات کو سچا ماننا، آپ کی عزت وناموس کا تحفظ کرنا، حتیٰ کہ ماں باپ، آل اولاد، عزیز واقارب، جان ومال سب سے زیادہ آپ ﷺ کی ذات سے محبت کرنا مؤمن ہونے کے لئے ضروری ہے۔ حدیث پاک: ’’لا یؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین (بخاری ج۱ ص۷)‘‘ کا تقاضا بھی یہی ہے کہ انسان مرمٹے۔ مگر آپ ﷺ کی توہین کو برداشت نہ کرے۔ غرضیکہ آپ ﷺ کا دشمنوں کو معاف فرمانا یہ آپ ﷺ کا ذاتی معاملہ تھا۔ حضور ﷺ کے دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچانا یہ ہمارے لئے اہم دینی امر ہے۔ ذاتی دشمن کو معاف کرنے کا ہمیں حق ہے۔ نبی ﷺ کے دشمنوں کو معاف کرنا شریعت اس کی امت کو اجازت نہیں دیتی۔ اس لئے فقہاء نے تصریح کی ہے کہ جو شخص معاذ اللہ! توہین رسالت کا ارتکاب کرے اس کی توبہ قبول نہیں۔ اس پر قاضی سزا نافذ کرے گا۔

مرزا قادیانی کی موت ہیضہ سے

سوال نمبر:۱۰...... کیا مرزا قادیانی ہیضہ سے مرا تھا؟

جواب...... مرزا قادیانی نے اپنے خسر ''میر ناصر'' کو آخری بات یہ کہی تھی کہ مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے۔اس کے بعد مرزا قادیانی نے کوئی بات نہیں کہی۔اگر افتراء ہے تو مرزا قادیانی کا۔سرور ولطف یہ ہے کہ جب پیدا ہوا تو بہن کی ٹانگوں سے سر ملایا ہوا تھا۔جب مرا تو آخری جھوٹ بول کر مرا۔اب اگر جھوٹ ہے تو حوالہ طلب کریں۔میں دکھانے کو تیار ہوں۔

(حیات ناصر ص۱۴) پر مرزا قادیانی کے خسر، نام نہاد صحابی اپنے خودنوشت حالات میں تحریر کرتے ہیں: ''آپ (مرزا قادیانی) کا حال دیکھا، تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے۔اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے آپ کا انتقال ہوگیا۔''

اور (سیرت المہدی ج۱ ص۱۱) پر مرزا قادیانی کی بیوی کی روایت ہے کہ: ''حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا۔(اوپر سے ڈال رہے تھے نیچے سے نکل رہا تھا) مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے، اور آپ آرام سے لیٹ کر سوگئے اور میں بھی سوگئی۔لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لئے بیٹھ گئی۔تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا کہ تم اب سو جاؤ۔میں نے کہا کہ نہیں میں دباتی ہوں۔اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا۔مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جاسکتے تھے۔اس لئے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام (پاخانہ کا) کردیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی۔مگر ضعف بہت ہوگیا تھا۔اس کے بعد ایک اور دست آیا، اور پھر ایک اور قے آئی جب آپ قے سے فارغ ہوکر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا۔(پاؤں کہاں تھے اور نیچے کیا تھا) اور حالت دگرگوں ہوگئی۔''

اب دست اور قے، قے اور دست کا بار بار حملہ یہ ہیضہ نہیں تو کیا تھا؟۔

پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری کی روایت ہے کہ: ''مورخہ ۲۶؍مئی کو مرزا قادیانی کو ہیضہ نے آن گھیرا۔ڈاکٹر نے ایسی دوائی دے دی کہ نجاست کا رخ جو نیچے کی طرف تھا اوپر کو ہوگیا اور بیت الخلاء (جو چارپائی کے پاس بنایا تھا) میں جان نکل گئی۔'' (ضیائے حرم دسمبر۱۹۷۴ء، ایمان پرور یادیں ص۳۸)

مرزائی اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ اگر مرض ہیضہ ہوتا تو ڈاکٹر آپ کے لئے سرٹیفکیٹ نہ دیتے۔حالانکہ انہوں نے سرٹیفکیٹ دیا کہ ہیضہ نہیں اور پھر ریل پر بک کراکران کو لاہور سے قادیان لے جایا گیا۔ڈاکٹروں کے سرٹیفکیٹ کو تو مرزائی مانتے ہیں۔مگر مرزا قادیانی کا اپنا حکم، قول مبارک، مقدس فرمان جو آخری تھا جو اپنے صحابی کو ارشاد فرمایا کہ مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے۔اس کو نہیں مانتے۔پھر یہ نہیں سوچتے کہ جس طرح مرزا قادیانی کی پنجابی نبوت کا کاروبار چل گیا اسی طرح ڈاکٹر سے سرٹیفکیٹ بھی لے لیا ہوگا۔باقی رہا کہ ریل میں بک ہوگئے۔بک تو ہوئے پیسے دے کر۔پیسے دے کر کیوں ہوئے اس میں حکمت ہے۔

وہ یہ کہ مرزا قادیانی نے کہا کہ میں مسیح ہوں، دجال انگریز ہیں۔یاجوج ماجوج امریکہ اور روس ہیں اور دجال کا گدھا ریل گاڑی ہے۔مرزا قادیانی ریل گاڑی کو دجال کا گدھا کہتا تھا۔مگر مسیح صاحب دجال کے گدھے پر عمر بھر سواری

کرتے رہے، اور آخری سفر بھی دجال کے گدھے پر کیا۔ اچھا مسیح ہے۔ جو دجال کے گدھے پر عمر بھر سواری کی، اور آخری سفر بھی لاش کا اس سے کرایا گیا۔ کیا مرزا قادیانی کی کذب کے لئے یہ بات کافی نہیں؟

کیا قادیانیوں کو گالیاں دی جاتی ہیں؟

سوال نمبر:۱۱...... قادیانیوں کو گالیاں دی جاتی ہیں؟

جواب...... ہم کبھی کبھار گفتگو میں مرزا قادیانی کی کتابوں سے اس کی ''مقدس زبان'' کے نمونے پیش کرتے ہیں تو مرزائی پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ مولوی صاحبان گالیاں دیتے ہیں۔ مگر میرا دعویٰ ہے کہ ساری کائنات کے بدزبان لوگوں کا عالمی کنونشن بلایا جائے تو بدزبانوں کے ''عالمی چمپئن شپ'' کا اعزاز مرزا قادیانی کو ملے گا۔ اس لئے کہ الف سے لے کر یا تک کوئی ایسی گالی نہیں جو مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین کو نہ دی ہو۔ اس سلسلہ میں ہمارے بزرگ رہنما مولانا نور محمد خان سہارن پوریؒ کا رسالہ جو ''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت'' کے مرکزی دفتر ملتان پاکستان نے بھی شائع کیا ہے۔ جس کا نام ہے ''مغلظات مرزا'' اور دوسرا رسالہ جس کا نام ہے ''مرزا قادیانی کا حسن کلام'' ہمارے ساتھی جناب اشتیاق احمد جو لاہور پاکستان کے معروف ناول نگار ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے۔ وہ دیکھے جاسکتے ہیں۔ ان سے معلوم ہوگا کہ مرزا قادیانی کے اخلاق واطوار کیا تھے؟۔ مرزا قادیانی کی کتاب (آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۷، خزائن ج۵ص ایضاً) پر ہے: ''تلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والمودة وينتفع من معارفها ويقبلنى ويصدق دعوتى الا ذرية البغايا۰ الذين ختم الله على قلوبهم فهم لا يقبلون '' میری ان کتابوں کو تمام مسلمان محبت وشفقت کی نظر سے دیکھتے ہیں، اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اور مجھے قبول کرتے ہیں اور میرے دعوؤں کی تصدیق کرتے ہیں۔ مگر کنجریوں کی اولاد جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کردی ہے وہ مجھے نہیں مانتے۔''

تو اس کتاب میں مرزا قادیانی نے اپنے نہ ماننے والے مسلمانوں کو کنجریوں کی اولاد کہا ہے، اور پھر لطف یہ کہ اس کا اپنا بیٹا مرزا فضل احمد مرزا قادیانی کو نہیں مانتا تھا۔ تو مرزا قادیانی کے فتویٰ کے مطابق وہ بھی کنجری کا بیٹا ہوا۔ جب اس کی ماں کنجری ہوئی تو ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کی بیوی کنجری تھی۔ جس کی بیوی کنجری ہو وہ خود کون ہوگا؟ اور جو کنجر کو نبی مانیں وہ کون ہوں گے؟ مسلمانوں پر فتویٰ لگایا اور خود اس کی زد میں آگئے۔ مرزائی کہتے ہیں کہ: ''ذرية البغايا'' کا معنی کنجریوں کی اولاد نہیں۔ بغیہ کا معنی کنجری، بدکار ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ: ''وما كانت امك بغيا'' جب مریم علیہا السلام بیٹا لائیں تو یہودیوں نے کہا کہ آپ کی ماں تو ایسی نہ تھی۔

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (انجام آتھم ص۲۸۲، خزائن ج۱۱ص ایضاً) پر ''ابن مغایا'' کا نیچے خود ترجمہ کیا ہے: ''نسل بدکاراں۔''

اور (نور الحق ج۱ص۱۲۳، خزائن ج۸ص۱۶۳) پر ''ذرية البغايا'' کا معنی خود کیا ہے: ''خراب عورتوں کی نسل۔''

اسی طرح مرزا قادیانی نے (خطبہ الہامیہ ص۴۹، خزائن ج۱۶ص۴۹) پر ''رقص البغايا'' کا معنی کیا ہے۔ ''رقص زنان بازاری۔''

(لجتہ النور ص۹۲، خزائن ج۱۶ص۴۲۸) پر ''البغى '' کا معنی ''زن فاحشہ'' (لجتہ النور ص۹۲، خزائن ج۱۶ص۴۲۸) پر ''البغايا'' کا معنی ''زنان بازاری، ہمچو زنان بازاری'' (لجتہ النور ص۹۳، خزائن ج۱۶ص۴۲۹) پر ''ان البغايا '' کا معنی

''زنان فاحشہ'' (لجۃ النورص۹۴، خزائن ج۱۶ص۴۳۰) پر ''البغایا'' کا معنی ''زنان فاسقہ'' (لجۃ النورص۹۴، خزائن ج۱۶ص۴۳۰) پر ''نطفۃ البغایا'' کا معنی ''نطفہ زنان بازاری'' (لجۃ النورص۹۵، خزائن ج۱۶ص۴۳۱) پر ''ان البغایا'' ''زنان فاحشہ'' کیا ہے۔ دیکھئے (لجۃ النورص۹۲ تا۹۵، خزائن ج۱۶ص۴۹، ۴۲۸ تا۴۳۱)

اب ان تصریحات کے بعد کوئی شخص کہے کہ مرزا قادیانی نے مسلمانوں کو کنجریوں کی اولاد نہیں کہا یا یہ کہ: ''ذریۃ البغایا'' کا معنی کنجریوں کی اولاد نہیں تو ہم قادیانیوں کو ذریۃ البغایا کہتے ہیں۔ وہ آمین کہہ دیں۔ اب سوائے اس کے کہ ہم اس کی ہدایت کے لئے دعا کریں اور کیا کہہ سکتے ہیں؟

کیا علماء سخت بیان ہیں؟

سوال نمبر:۱۲...... آپ لوگ سخت بیانی سے کیوں کام لیتے ہیں؟

جواب...... چور ہمیشہ زبان نرم اور آہستہ قدم سے کام لیتا ہے، اور جس کے گھر پر ڈاکہ پڑے وہ چیختا چلاتا ہے۔ مرزائیوں کی مثال چوروں کی ہے۔ جو ایمانوں پر ڈاکہ زنی کرتے ہیں اور ہماری مثال اس شخص کی ہے کہ جس کے گھر پر ڈاکہ پڑے۔ آپ مسلمانوں پر ڈاکہ زنی کرتے ہیں۔ قرآن وحدیث پر ظلم کرتے ہیں۔ اس لئے ہم سے بعض اوقات سخت بیانی ہو جاتی ہے۔

کیا قادیانی بااخلاق ہیں؟

سوال نمبر:۱۳...... قادیانی لوگ نرم زبان والے ہیں۔ قادیانی اخلاق کے آپ بھی قائل ہو گئے؟

جواب...... صرف ہم نہیں بلکہ مرزا قادیانی بھی آپ کی جماعت کے اخلاق کا قائل تھا۔ لیجئے! یہ کتاب ہے، نام ہے ''شہادت القرآن'' مرزا قادیانی کی لکھی ہوئی ہے۔ اس کے ملحقہ اشتہار میں، آپ کی جماعت کے اوّلین جو آپ کے عقیدہ کے مطابق مرزا قادیانی کے صحابہ تھے۔ ان کے متعلق مرزا قادیانی تحریر کرتا ہے: ''اشتہار التوائے جلسہ ۲۷ر دسمبر ۱۸۹۳ء اخی مکرم حضرت مولوی نورالدین سلمہ اللہ تعالیٰ بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں، کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور دلی محبت باہم پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر، اور اس عاجز سے بیعت کر کے، اور عہد توبہ نصوح کر کے، پھر بھی ویسے کج دل ہیں، کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے ''السلام علیک'' نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بنا پر لڑتے ہیں، اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں، اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں، اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں ہیں بلکہ بعض میں ایسی بے تہذیبی ہے، کہ اگر ایک بھائی ضد سے اس کی چارپائی پر بیٹھا ہے تو وہ سختی سے اس کو اٹھانا چاہتا ہے اور اگر نہیں اٹھتا تو چارپائی کو الٹا دیتا ہے اور اس کو نیچے گرا دیتا ہے۔ پھر دوسرا بھی فرق نہیں کرتا اور وہ اس کو گندی گالیاں دیتا ہے اور تمام بخارات نکالتا ہے۔ یہ حالات ہیں جو میں اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں۔ تب دل کباب ہوتا اور جلتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ میں درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم سے اچھا

ہے۔‘‘ (شہادۃ القرآن ص۹۹،۱۰۰،خزائن ج۶ص۳۹۵،۳۹۶)

اسی طرح مرزا آنجہانی نے (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۸۷،خزائن ج۲۱ص۱۱۴) پر اپنے مریدوں کے بارے میں لکھا ہے: ’’ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت ایسے ہیں کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں اور ایک کمزور بچہ کی طرح ہر ایک ابتلاء کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں،اور بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں،اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں۔جیسے کتا مردار کی طرف۔‘‘

تو جناب! مرزا قادیانی کے زمانہ کے قادیانی لوگوں کی یہ حالت تھی اور جو قادیانی لوگ مرزا قادیانی کے بعد پیدا ہوئے ہیں۔ان کے متعلق مرزا قادیانی کا یہ فرمان ہے جو (تریاق القلوب ضمیمہ نمبر۲ص۱۵۹،خزائن ج۱۵ص۴۸۳) پر شیخ ابن عربیؒ کی پیش گوئی پر بحث کرتے ہوئے مسیح موعود کی یہ خاص علامت ذکر فرماتے ہیں کہ: ’’اس کے بعد یعنی اس (مسیح موعود) کے مرنے کے بعد نوع انسانی میں علت عقم (بانچھ پن) سرایت کرے گی۔یعنی پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہت رکھیں گے اور انسانیت حقیقی صفحۂ عالم سے مفقود ہو جائے گی۔وہ حلال کو حلال نہیں سمجھیں گے اور نہ حرام کو حرام،پس ان پر قیامت قائم ہوگی۔‘‘

ظاہر ہے کہ ہمارے نزدیک تو مرزا قادیانی مسیح موعود نہیں۔لہٰذا ہمارے نزدیک تو اس پیش گوئی کا ابھی وقت نہیں آیا۔لیکن آپ لوگ مرزا قادیانی کو مسیح موعود تسلیم کرتے ہیں تو آپ کو یہ مسیح موعود کی خاصیت بھی تسلیم کرنا ہوگی۔گویا آپ کے نزدیک مرزا قادیانی کی وفات مورخہ ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء کے بعد جتنے مرزائی پیدا ہوئے وہ سب حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہ ہیں۔اگر مرزا قادیانی آپ کے نزدیک راست باز تھا تو پھر اس کا فتویٰ بھی تسلیم کریں۔

فرمایئے! مزاج کیسے ہیں؟ وہ تو مرزا قادیانی کا قادیانیوں کے بارہ میں فتویٰ تھا۔اب وہ جو اپنے متعلق ارشاد فرماتے ہیں وہ بھی ملاحظہ ہو۔مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۷،خزائن ج۲۱ص۱۲۷) پر لکھا کہ ؎

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

اس میں مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو کہا ہے کہ میں آدم زاد نہیں ہوں۔یعنی ’’بندے دا پتر‘‘ ہی نہیں۔

نتیجہ

مرزا قادیانی کے زمانہ کے قادیانی درندوں سے بدتر،تہذیب،مرزا قادیانی کے بعد کے قادیانی وحشی،حیوان اور مرزا قادیانی خود انسان کا بیٹا نہیں یہ ہیں مرزائی اخلاق؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا قادیانی اور تضادات مرزا

سوال نمبر:۱۴...... مرزا قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف کی ہے تو جس شخص کی وہ تعریف کرے۔اس کی تنقیص کیسے کر سکتا ہے؟

جواب نمبر:۱...... مرزا قادیانی تسلیم کرتا ہے کہ: ’’شریر انسانوں کا طریق ہے کہ ہجو کرنے کے وقت پہلے ایک تعریف کا لفظ لے آتے ہیں۔گویا وہ منصف مزاج ہیں۔‘‘ (ست بچن ص۱۳،خزائن ج۱۰ص۱۲۵) چنانچہ مرزا قادیانی کا بھی یہی حال تھا۔

اس نے (سیرۃ المہدی ج۳ص۲۲۰) پر روایت نمبر۸۰۱ میں بیان کیا ہے: ”مولوی محمد ابراہیم بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا۔ایک دفعہ میں نے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی اللہ تعالیٰ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے۔اس پر حضور (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت توڑنے کے لئے ماں کا ذکر کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے۔جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں۔ ”بھرجائی کانئے سلام آکھناواں“ جس سے مقصود ”کانا“ ثابت کرنا ہوتا ہے۔نا کہ سلام کہنا۔اس طرح اس آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے نہ کہ مریم کی صدیقیت کا اظہار۔“

اسی شرارت اور بدباطنی کے تحت مرزا قادیانی آنجہانی، حضرت مسیح کی تعریف کیا کرتا تھا۔

جواب نمبر:۲...... ہمارا یہی مؤقف ہے کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا۔جھوٹے آدمی کے کلام میں تناقض ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی کا روز بروز، صبح وشام، قدم بقدم مؤقف بدلنا پینترا تبدیل کرنا اس کی عادت تھی۔جن لوگوں کی مرزا قادیانی کی کتابوں پر نظر ہے وہ جانتے ہیں کہ کس طرح مرزا قادیانی کے کلام میں تناقض ہے۔اس عنوان پر مرزا قادیانی کی رد میں اس کی تحریرات کی روشنی میں امت نے کافی کتابیں لکھی ہیں۔کذبات مرزا، تضادات مرزا، مرزا قادیانی کی تردید کا ایک مستقل عنوان ہے۔

کیا مرزا قادیانی پر زنا کا الزام ہے؟

سوال نمبر:۱۵...... مرزائی کہتے ہیں کہ اخبار ”الفضل“ کی عبارت (کہ مرزا قادیانی کبھی کبھی زنا کرلیا کرتے تھے) مرزا قادیانی پر الزام ہے زنا کا۔

جواب...... الزام ہم نے مرزا قادیانی پر لگایا نہیں، پڑھ کر سنایا ہے۔اس پر زنا کا الزام تو اس کے مرید نے جو اس کو مسیح موعود اور ولی اللہ لکھتا ہے اس نے لگایا، اور اس کے مقدس بیٹے نے پڑھ کر خط سنایا۔ہم جس وقت یہ حوالہ دیتے ہیں تو مرزائی اس سے بہت چیں بہ جبیں ہوتے ہیں۔لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا قصور صرف اتنا ہے کہ ہم صرف حوالہ دیتے ہیں۔اگر یہ حوالہ پڑھنا قصور ہے تو سب سے بڑا قصوروار مرزا محمود تھا جس نے خط پڑھ کر سنایا، خط لکھنے والا مرزائیوں کا اپنا آدمی تھا۔جس نے خط میں مرزا کو ولی اللہ اور مسیح موعود لکھا ہے۔اس کا مرزا کو مسیح موعود اور ولی اللہ لکھنا دلیل اس بات کی ہے کہ وہ آدمی ہمارا نہیں مرزائیوں کا تھا اور وہ یہ لکھتا ہے کہ مرزا قادیانی کبھی کبھی (ذائقہ بدلنے کے لئے) زنا کرلیا کرتے تھے۔

ہم قادیانیوں سے درخواست کریں گے کہ کیا تاریخ الانبیاء میں ایک مثال پیش کی جاسکتی ہے کہ اس نبی پر ایمان لانے والوں نے، یا پیروکاروں نے، اپنے نبی پر زنا کا الزام لگایا ہو؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو مرزا قادیانی کے پیروکاروں، اس کے ماننے والوں کا، بالفاظ دیگر بزعم خود مرزا قادیانی کے صحابیوں کا مرزا پر الزام لگانا کیا یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ جھوٹا تھا۔اگر سچا ہوتا تو کبھی امت کی طرف سے اس پر زنا کا الزام نہ لگتا۔

کیا قادیانی یا قادیانیوں کو خنزیر کہنا جائز ہے؟

سوال نمبر:۱۶...... اگر کوئی شخص مرزا قادیانی کی گستاخیوں کو دیکھ کر اس کو خنزیر کہہ دے تو کیا اس کو ایسا کہنا درست ہوگا؟

جواب نمبر:۱...... قرآن مجید کی نص قطعی ہے کہ نافرمان لوگوں کے لئے قرآن مجید میں ’’اولئك کالانعام بل هم اضل ‘‘(یہ لوگ جانوروں کی طرح بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں) ہے۔ پس جانوروں میں خنزیر بھی شامل ہے تو قرآن کی نص قطعی سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی اور اس جیسے اور لوگوں کو خنزیر جیسے جانور سے تشبیہ دے دی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

جواب نمبر:۲...... خنزیر تو کیا مرزائی خنزیروں سے بھی زیادہ بدتر ہیں۔ اس لئے کہ اگر کہیں اسلامی حکومت قائم ہو تو اس میں خنزیر پالنا جرم ہوگا۔ لیکن دور دراز کے جنگلوں میں خنزیر کو تلاش کر کے قتل کرنا اسلامی مملکت کے ذمہ نہیں، مل جائے تو قتل کر دو۔ تلاش کر کے قتل کرنا ضروری نہیں۔ جبکہ مرتد اور زندیق کو تلاش کر کے قتل کرنا اسلامی حکومت کے ذمہ ہے۔ اس لئے کہ خنزیر، سانپ، بچھو وغیرہ جان کے دشمن ہیں اور زندیق و مرتد ایمان کے دشمن ہیں۔ جس طرح جان سے زیادہ ایمان قیمتی ہے۔ اسی طرح ان متذکرہ جانوروں سے زندیق و مرتد اور زیادہ خطرناک ہیں اور یہی حکم مرزا قادیانی و قادیانیوں کا ہے۔

جواب نمبر:۳...... قادیانی ہم پر الزام لگانے سے قبل یہ کیوں نہیں سوچتے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اپنی کتاب (نجم الہدیٰ ص۱۰، خزائن ج۱۴ ص۵۳) پر اپنے دشمنوں کو جنگل کا خنزیر کہا ہے۔ اگر مرزا قادیانی اپنے مخالفین کو خنزیر کہے تو قادیانیوں کے لئے شریعت، اور اگر مسلمان جواب آں غزل کے طور پر یہ اعزاز مرزا قادیانی کو واپس کر دیں تو قابل اعتراض آخر یہ دوہرا معیار کیوں؟

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سر بستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

مرزا قادیانی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر زنا کا الزام

سوال نمبر:۱۷...... یہ بھی ذہن میں رہے کہ مرزا قادیانی کے زنا کے اس حوالہ سے مرزائی بہت چیں بہ جبیں ہوتے ہیں۔ لیکن اگر یہی الزام مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر لگائے تو اس سے مرزائیوں کی رگ حمیّت نہیں پھڑکتی۔ مرزائی یہ کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نہیں کی۔

جواب...... مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (دافع البلاء آخری ٹائٹل ص۴، خزائن ج۱۸ ص۲۲۰) پر لکھا ہے کہ: ’’لیکن مسیح علیہ السلام کی راست بازی اپنے زمانے میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس کا یہ نام رکھنے، سے مانع تھے۔‘‘

مرزا قادیانی کی اس عبارت سے چار باتیں ثابت ہوئیں۔

۱...... مسیح شراب پیتا تھا۔
۲...... فاحشہ عورت اپنی بدکاری کے مال سے خریدا ہوا عطر ان کے سر پر لگاتی تھی۔
۳...... فاحشہ عورتیں اپنے ہاتھوں اور سر کے بالوں سے مسیح کے جسم کو چھوتی تھیں۔

۴...... غیر محرم جوان عورت مسیح علیہ السلام کی خدمت کیا کرتی تھی۔

ان گناہوں میں ملوث ہونے کے باعث مسیح علیہ السلام کا نام قرآن میں حصور نہیں رکھا گیا۔اس عبارت میں دو چیزیں قابل توجہ ہیں۔

۱...... مرزا قادیانی نے عیسائیوں کی کتابوں سے مسیح علیہ السلام پر الزام نہیں لگایا۔ بلکہ مسیح علیہ السلام کے دامن کو داغ دار کرنے کے لئے قرآن سے استدلال کیا ہے۔(معاذاللہ)

۲...... پھر استدلال بھی کیسا بودا اور بیہودہ ہے۔اگر قرآن مجید نے مسیح علیہ السلام کے ان گناہوں کے باعث ان کو حصور نہیں کہا تو قرآن مجید میں باقی انبیاء علیہم السلام، حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام خود حضرت محمد ﷺ کو بھی حصور نہیں کہا گیا۔کیا ان کو بھی حصور نہ کہنے کی یہی وجہ تھی۔نعوذ باللہ! کہ ان سے بھی یہی گناہ ہوا ہے۔

اصل واقعہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ازلی، بدبخت، بدترین دشمن تھا۔آپ کی والدہ کے متعلق مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:’’مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکے رکھا اور پھر بزرگان قوم کے نہایت اسرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرلیا۔‘‘ (کشتی نوح ص۱۶، خزائن ج۱۹ص۱۸)

لکھا ہے کہ:’’حضرت مسیح علیہ السلام ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ ۲۲برس کی مدت تک نجاری کا کام کرتے رہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۳۰۳ حاشیہ، خزائن ج۳ص۲۵۴)

لکھا ہے کہ:’’آپ کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھیں۔‘‘ (کشتی نوح ص۱۷، خزائن ج۱۹ص۱۸ حاشیہ)

مرزا قادیانی نے حضرت مسیح کے خاندان کے متعلق لکھا کہ:’’آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔آپ کی تین نانیاں اور دادیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۷ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۲۹۱)

یہاں اس حوالہ میں دادیاں کا لفظ توجہ طلب ہے۔دادی اس کی ہوتی ہے جس کا دادا ہو اور دادا اس کا ہوتا ہے جس کا باپ ہو۔مرزا قادیانی حضرت مسیح کی دادیاں کے لفظ لکھ کر یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ آپ بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوئے۔مرزا قادیانی نے حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات کے متعلق لکھا ہے:’’مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار، متکبر خود بین اور خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔‘‘ (مکتوبات احمدیہ ج۳ص۲۱)

مسیح علیہ السلام کے معجزات کا انکار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:’’عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۶ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۲۹۰)

مرزا قادیانی نے اسی پر لکھا ہے کہ:’’آپ کے ہاتھ میں سوائے فریب اور مکر کے کچھ نہ تھا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۷، خزائن ج۱۱ص۲۹۱)

لکھا ہے:’’ہائے کس کے آگے ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ کی تین پیشین گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۱۴، خزائن ج۱۹ص۱۲۱)

مرزا قادیانی نے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جو دل آزار و افسوسناک، اندوہناک، شرمناک قابل نفرت توہین کی ہے۔اس پر استاذ محترم مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر رحمہ اللہ مرحوم کا مستقل رسالہ ہے۔(احتساب قادیانیت کی جلد اوّل میں شائع شدہ ہے) جس کا نام ہے۔’’حضرت مسیح علیہ السلام مرزا قادیانی کی نظر میں‘‘ اس کا مطالعہ کیا جائے۔

خود مدعی مسیحیت، تو مسیح کی توہین کیسے؟

سوال نمبر:۱۸...... مرزا قادیانی خود مسیح موعود ہونے کے مدعی تھے تو وہ مسیح علیہ السلام کی کس طرح توہین کے مرتکب ہوسکتے ہیں؟

جواب...... پہلے تو مرزائی یہ بتلائیں کہ مرزا قادیانی نے (ازالہ اوہام ص۱۹۹، خزائن ج۳ ص۱۹۷) پر لکھا: ''ممکن ہے دس ہزار مسیح آجائیں اوران میں سے ایک دمشق میں نازل ہو جائے۔ ہاں اس زمانہ کا میں مثیل مسیح ہوں اور دوسرے کی انتظار بے سود ہے۔''

اور پھر اس طرح (ازالہ اوہام ص۱۹۰، خزائن ج۳ ص۱۹۲) پر لکھا ہے کہ: ''اس عاجز نے جس نے مثیل مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ میں نے یہ ہرگز دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگائے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔''

مرزا قادیانی کے اس فرمان کو قادیانی بار بار پڑھیں وہ کہتا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں نہ کہ مسیح موعود۔ جو مجھے مسیح کہے وہ کم فہم مفتری اور کذاب ہے۔ اسی کتاب کے ٹائٹل پر دیکھیں کہ مرزا قادیانی کو مسیح موعود کہا گیا ہے۔ اب مرزائی ارشاد فرمائیں کہ اندر کی بات صحیح ہے یا ٹائٹل کی یا یہ کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور اس کا جواب مرزائیوں کے ذمہ ہے۔

۲...... اس (ازالہ اوہام ص۶۷۴، خزائن ج۳ ص۴۶۴) میں ایک اور الہام مرزا قادیانی نے اپنا لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا: ''انا جعلناك المسيح ابن مريم'' اب دیکھیں۔ اس کتاب (ازالہ اوہام ص۱۹۰، خزائن ج۳ ص۱۹۲) پر جو مسیح کہے وہ کم فہم مفتری وکذاب اور اسی کتاب (ازالہ اوہام ص۴۶۴، خزائن ج۳ ص) پر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ اگر یہ الہام صحیح ہے تو اللہ نے مسیح بنایا اور یہ کہتا کہ جو مجھے مسیح کہے وہ کم فہم۔ مفتری وکذاب تو یہ فتویٰ خدا پر مرزا قادیانی کا ہوا۔ اگر الہام غلط ہے تو مرزائیت کی ساری عمارت دھڑام سے گرگئی۔ اب مرزائی فیصلہ کریں کہ ایک ہی کتاب کی دو باتوں سے کون سی جھوٹی ہے؟

مرزا قادیانی نے لکھا ہے۔ میں مثیل مسیح ہوں۔ مگر کشتی نوح میں لکھا ہے کہ میں عیسیٰ ابن مریم ہوں۔ اب قادیانی بتائیں کہ ازالہ والی بات صحیح ہے یا کشتی نوح والی اور پھر لطف یہ کہ مسیح ابن مریم بننے کے لئے مرزا قادیانی نے جو کہانی تراشی ہے۔ وہ عجیب ہی عبرت آموز اور حیاء سوز ہے۔

مرزا قادیانی نے (کشتی نوح ص۴۶،۴۷، خزائن ج۱۹ ص۵۰) پر لکھا ہے کہ: ''مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ پر نفخ کی گئی اور باستعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔ آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔''

اور اس سے اگلے صفحہ ۵۱ پر دردزہ اور کھجور کا بھی ذکر ہے۔ اب مرزائی فیصلہ کریں کہ اس نے ازالہ میں کہا کہ میں مثیل مسیح ہوں اور اس حوالہ میں کہا کہ میں مسیح ہوں۔ کیا اس سے مرزا قادیانی کے اس طرز عمل سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ اس کے دل میں چور تھا۔ جیسے چور ہر قدم گھر والوں کو سویا ہوا پاکر چوری کے لئے اٹھاتا ہے۔ یہی کیفیت مرزا کی دماغی بناوٹ کی تھی۔ اب ظاہر ہے کہ ان دو میں سے ایک صحیح اور ایک غلط مرزائی فیصلہ کریں کہ مرزا نے کون سی بات صحیح کہی ہے اور کون سی غلط اور یہ بھی یاد رہے کہ جھوٹا نبی نہیں ہوسکتا۔ یہاں ایک سوال یہ بھی رہ جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کو حمل کیسے ٹھہرا؟

(اسلامی قربانی ص۱۴۲) پر مرزا قادیانی کے مرید باصفا نے حضرت صاحب کا ایک کشف لکھ کر اس معمہ کو حل کر دیا۔ حضرت صاحب نے ''ایک دفعہ اپنے کشف کی یہ حالت بیان کی کہ گویا آپ عورت ہیں اور خدا تعالیٰ نے آپ سے قوت رجولیت کا اظہار کیا۔ سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے۔''

اللہ رب العزت کے متعلق یہ دریدہ دہنی یا وہ گوئی پھر خود حاملہ خود ہی خود سے پیدا ہوگئے بقلم خود ہوگئے۔ یہ میں ولد میں کے معمہ کو حل کرنا مرزائیوں کے ذمہ ہے۔ باقی رہا مرزائیوں کا یہ کہنا کہ وہ کس طرح مسیح کی توہین کے مرتکب ہوئے یہ تو ممکن ہی نہیں، بات امکان کی نہیں۔ یہاں تو مسئلہ وقوع کا ہے کہ وہ توہین کے مرتکب ہوئے۔ اس کا باعث مندرجہ ذیل ہے۔

۱...... مرزا قادیانی کے مسیح بننے کے لئے ضروری تھا کہ وہ مسیح علیہ السلام کی صفات کا حامل ہوتا۔ مرزا قادیانی اس درجہ پر پہنچ نہیں سکتا تھا تو ان کا درجہ کم کر کے اپنے درجہ اور سطح پر ان کو لے آیا کہ جیسے میں ہوں ویسے ہی مسیح تھے۔ (نعوذ باللہ)

۲...... آئینہ میں انسان کو اپنی شکل نظر آتی ہے۔ مرزا قادیانی اپنے کردار کے آئینہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کو دیکھتا تھا۔ اس لئے ان کی توہین کا مرتکب ہوتا تھا۔

۳...... مسیح بننے کے باعث رقابت کے مرض کا شکار ہو کر واہی تباہی بکنی شروع کر دی کہ چلو میں ان جیسا نہیں تو وہ میرے جیسے تھے۔ مرزا قادیانی کو مرض لاحق تھا۔ جب تک حضرت مسیح علیہ السلام کی کسی بھی پہلو سے توہین نہ کر لیتا اسے چین نہ آتا۔

(ازالہ اوہام ص۳۱۲، خزائن ج۳ ص۲۵۸ حاشیہ) پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے۔ ''یہ عاجز اس عمل کو اگر مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے امید قوی رکھتا تھا۔ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔'' اور پھر آگے لکھا کہ: ''ابن مریم استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم رہنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام رہے۔'' (استغفر اللہ)

اور اسی کتاب (ازالہ اوہام ص، خزائن ج۳ ص۲۹۹) پر ہے کہ: ''مسیح کو دعوت حق میں قریباً ناکامی رہی۔''

یہ ہے مرزا قادیانی کی خودنمائی اور مسیح علیہ السلام کے بارے میں اس کی تنقیص کا انداز۔ یا شاطرانہ چال، چلو ان کو کمتر ثابت کرنے کی کوشش کرو۔ پھر ایک اور امر کی طرف توجہ کرنا انتہائی ضروری ہے کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو ظاہر امر ہے کہ اس میں نبوت تو درکنار شرافت تک قریب نہ بھٹکنے پائی تھی تو مرزا قادیانی نے نبوت کا ایسا تصور دیا کہ الامان۔

یہ مرزا قادیانی نے اپنی (تریاق القلوب ص۶۷، خزائن ج۱۵ ص۲۷۹) پر لکھا ہے کہ: ''ایک شخص جو قوم کا چوہڑا یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمان کی ۳۰،۴۰ سال سے خدمت کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے۔ چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن ہے کہ وہ ایسے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ رسول اور نبی بھی بن جائے۔''

اس عبارت سے مرزا قادیانی کی تکنیک (ڈھنگ) کو سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ جس منصب کا دعویٰ کرتا ہے۔ اگر

اس کے تقاضوں کو پورا نہیں کر سکتا تو اس منصب کو کم کر کے اپنے اوپر فٹ کرنے لگتا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے منصب پر فائز ہونے کے لئے اسے مسیحی شان اور بزرگی کی ضرورت تھی۔ اس کو پورا نہ کر سکا تو مسیح علیہ السلام کی تنقیص کر کے اسے اپنے برابر لا کھڑا کیا اور یا ان کو اتنا گرایا کہ خود ان سے افضل ہونے کا مدعی ہو گیا۔ یہ اس کے حسد اور رقابت کی دلیل ہے۔

چنانچہ (دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ ص۲۴۰) پر لکھتا ہے: ”کہ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔“ (نعوذ باللہ)

حضرت مریم کو صدیقہ کہا تو توہین کیسے؟

سوال نمبر:۱۹...... مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں حضرت مریم کو صدیقہ لکھا ہے تو جس کو وہ صدیقہ لکھے اس کی توہین کا کس طرح مرتکب ہو سکتا ہے؟

جواب...... (سیرۃ المہدی ج۳ ص۲۲۰) پر ہے: ”مولوی ابراہیم بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی خدمت میں پیش ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی اللہ تعالیٰ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے۔ اس پر حضور (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اس جگہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت توڑنے کے لئے ماں کا لفظ استعمال کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے کہ جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں۔ بھرجا کانیئے میں سلام آ کھناں واں، جس سے مقصود کانا ثابت کرنا ہوتا ہے۔ نہ سلام کہنا۔“

اس طرح اس آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے۔ نہ کہ مریم کی صدیقیت کا اظہار۔

مرزا قادیانی کی یہ کمینگی کسی تبصرہ کی محتاج نہیں۔ اب آپ فرمائیں کہ کیا مرزا قادیانی وقعتہً حضرت مریم کے صدیقہ ہونے کا قائل تھا؟

مرزا قادیانی نے مسیح کے متعلق جو کچھ کہا الزامی طور پر کہا

سوال نمبر:۲۰...... مرزا قادیانی نے حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں جو کچھ کہا وہ الزامی رنگ میں ہے۔ یہودیوں کے اس نے الفاظ ذکر کئے۔ جیسے (چشمہ مسیحی ص۴، خزائن ج۲۰ ص۳۳۶) پر اس کی صراحت ہے کہ: ”ہمارے قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلاف شان ان کے نکلا ہے وہ الزامی جواب کے رنگ میں ہے اور وہ دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں۔“

جواب...... ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی اور یہودی بغض عیسیٰ علیہ السلام میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں۔ یہودی استاد ہیں تو مرزا ان کے شاگرد۔ مگر مرزا قادیانی اب بھی بغض عیسیٰ علیہ السلام میں یہودیوں کی سنت پر عمل پیرا ہے۔ دو کردار ہیں ایک دشمنان مسیح یہود کا، دوسرا کردار ہے وکالت مسیح کا، جو قرآن ادا کر رہا ہے۔ مرزا قادیانی کس کردار کو ادا کر رہا ہے؟ وہ آپ کے سامنے ہے۔

یسوع، مسیح، ابن مریم ایک ہیں

سوال نمبر:۲۱...... مرزا قادیانی نے انجیلی یسوع کے متعلق یہ الفاظ کہے ہیں نہ کہ حضرت مسیح کے متعلق۔

جواب...... ہم نے جو حوالہ جات عرض کئے ہیں۔ ان میں صراحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لے کر ان کو گالیاں دی ہیں۔ اس کے باوجود اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ اس نے یسوع کے متعلق یہ کہا ہے تو بھی وہاں مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (توضیح المرام ص۳، خزائن ج۳ ص۵۲) پر لکھا ہے کہ: ''یسوع، مسیح ابن مریم ایک شخص کے نام ہیں۔'' پس ثابت ہوا کہ جہاں اس نے یسوع کی توہین کی ہے۔ وہاں بھی مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

مسیح کے متعلق جو کہا جواباً و تردیداً کہا

سوال نمبر:۲۲...... مرزا قادیانی نے عیسائیوں کے رد میں ایسے لکھا۔ اس لئے کہ وہ ہمارے نبی علیہ السلام کی توہین کرتے ہیں تو مرزا قادیانی نے الزامی رنگ میں مسیح علیہ السلام کے بارے میں ایسا لکھ دیا ہے۔

جواب...... تمام انبیاء علیہم السلام کی عزت و توقیر اور ان پر ایمان لانا بموجب ''لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ'' ان میں تفریق نہ کرنا مسلمانوں پر فرض ہے کسی ایک نبی کی توہین کا مرتکب بھی کافر ہے۔ کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے نبی علیہ السلام کی عزت بچانے کے لئے کسی دوسرے نبی پر الزام تراشی کرے یہ بھی کفر ہے۔ باقی یہ مستقل بحث ہے کہ مرزا قادیانی حضور علیہ السلام کی عزت کا محافظ تھا۔ یا سب سے بڑا دشمن، ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ مرزا قادیانی سے بڑھ کر اور کوئی بدبخت بھی آپ ﷺ کی عزت و ناموس کا اتنا دشمن نہیں ہے۔ جتنا مرزا قادیانی دجال تھا۔

مرزا قادیانی نے فرضی مسیح کو کہا

سوال نمبر:۲۳...... مرزا قادیانی نے فرضی مسیح کی توہین کی ہے نہ کہ حقیقی کی؟

جواب...... اگر فرضی نبی کو گالیاں دینا جائز ہے تو کیا ہم مرزا قادیانی کو الّو کا پٹھہ کہہ سکتے ہیں۔ اگر اس پر قادیانی سیخ پا ہوئے تو ہم کہہ دیں گے کہ ہم نے فرضی غلام احمد قادیانی کو گالی دی ہے۔ اس طرح تو فساد کا ایک ایسا دروازہ کھل جائے گا کہ جو مرزائیوں سے بھی بند نہ ہو سکے گا۔ دوسرا یہ کہ اگر فرضی اور خیالی مسیح کو گالیاں دی ہیں تو وہ عیسائیوں کے لئے حجت اور قابل تسلیم کیسے ہوں گے؟

تاہم! عام آدمی کے لئے بھی چاہے کسی کو فرضی تصور کیا جائے۔ گالیاں دینا شرعاً اور اخلاقاً جائز نہیں۔

انجیل کے حوالہ سے کہا

سوال نمبر:۲۴...... مرزا قادیانی نے انجیل کے حوالہ سے بات کی ہے۔

جواب...... مرزا قادیانی نے (چشمہ معرفت ص۲۵۵، خزائن ج۲۳ ص۲۶۶) پر لکھا ہے کہ: ''تورات اور انجیل محرّف، مبدّل کتابیں ہیں۔'' محرّف و مبدّل کتابوں سے تحریف شدہ حوالہ جات لے کر کسی نبی کو تختۂ مشق بنانا کہاں کی شرافت ہے۔

مسیح کے بہن بھائی کا ذکر ''انما المؤمنون اخوۃ'' کے درجہ میں

سوال نمبر:۲۵...... مرزا قادیانی نے جہاں مسیح علیہ السلام کی بہنوں یا بھائیوں کا ذکر کیا ہے۔ وہ ''اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ'' کے تحت کہا ہے نہ کہ حقیقی طور پر۔

جواب...... مرزا قادیانی نے (کشتی نوح ص۱۷، خزائن ج۱۹ ص۱۸ حاشیہ) پر لکھا ہے کہ ''آپ کے چار بھائی اور دو

بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں۔'' تواب مرزا قادیانی نے ''اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ'' کے تحت نہیں کہا۔ بلکہ حقیقی طور پر ان کی بہنیں اور بھائی مراد لیتے ہیں۔ جو شرعاً نہ صرف غلط بلکہ دجل و تلبیس کا مرقع ہیں۔

دشمنوں کے اعتراض نقل کئے

سوال نمبر:۲۶...... کیا دشمنوں کے اعتراض نقل کرنے جرم ہیں؟

جواب...... مرزائیوں کے نزدیک اگر دوسروں کے اعتراض نقل کرنا جرم نہیں تو ہمیں بھی یہ حق ہے کہ مرزا قادیانی کے دشمنوں نے مرزا قادیانی کے متعلق جو اعتراض کئے ہم بھی ان کو نقل کر سکیں۔ مرزا قادیانی کے زمانہ میں جن لوگوں نے مرزا قادیانی کے متعلق جو کہا اور مرزا قادیانی نے خود اپنی کتاب میں اسے نقل کیا ہے وہ ہم عرض کر دیں۔

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (حقیقت الوحی ص۱۸۱، خزائن ج۲۲ ص۱۸۸) پر لکھا ہے: ''ازاں جملہ یہ امر قابل تذکرہ ہے کہ عبدالحکیم خان نے اپنے ہم جنسوں کی پیروی کر کے میرے پر یہ الزام لگائے ہیں کہ میں جھوٹ بولتا رہا ہوں اور میں دجال ہوں اور حرام خور ہوں اور خائن ہوں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں طرح طرح کی میری عیب شماری کی ہے۔ چنانچہ میرا نام شکم پرست، نفس پرست، متکبر، دجال، شیطان، جاہل، مجنوں، کذاب، سخت، حرام خور، عہد شکن، خائن رکھا ہے اور دوسرے کئی عیب لگائے ہیں۔''

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (تتمہ حقیقت الوحی ص۲۱، خزائن ج۲۲ ص۴۵۳) پر لکھا ہے کہ: ''مولوی محمد حسین بٹالوی نے جب جرأت کے ساتھ زبان کھول کر میرا نام دجال رکھا اور میرے پر فتویٰ کفر لکھوا کر صدہا پنجاب و ہندوستان کے مولویوں سے مجھے گالیاں دلوائیں اور مجھے یہود و نصاریٰ سے بدتر قرار دیا اور میرا نام کذاب، مفسد، دجال، مفتری، مکار، ٹھگ، فاسق، فاجر، خائن رکھا۔''

اب مرزائی بتائیں کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام کے دشمنوں کے اعتراض سے مرزا قادیانی استدلال کر سکتے ہیں تو پھر مرزا قادیانی پر جن مخالفین نے اعتراض کئے وہ آپ کے ہاں کیوں قابل قبول نہیں؟ نیز اگر مرزا قادیانی کے نزدیک دشمنوں کے اعتراض نقل کرنا باعث اجر اور ثواب ہے۔ تو مرزا قادیانی کے مخالفین کے اعتراض اور القابات نقل کرنا ہمارے نزدیک بہت بڑا اجر رکھتا ہے کہ اسے دجال کہا جائے۔ کذاب، مفسد، حرام خور وغیرہ القابات نقل کئے جائیں۔

وہ مسیح جو ابنیت کا مدعی تھا

سوال نمبر:۲۷...... مرزا قادیانی نے اس مسیح کے متعلق سخت الفاظ کہے تھے۔ جس نے ابنیت کا دعویٰ کیا تھا۔

جواب...... مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (تحفہ قیصریہ ص۱۶، خزائن ج۱۲ ص۲۷۳) پر لکھا ہے کہ: ''حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفارہ تثلیث و ابنیت ہے۔ ایسے متنفر پائے جاتے ہیں تو گویا ایک بھاری افتراء ہے جو ان پر کیا گیا ہے۔'' لیجئے! مرزا قادیانی نے خود تسلیم کر لیا کہ نصاریٰ کے غلط عقائد سے عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی تعلق نہیں۔ تو نصاریٰ کے ان غلط عقائد کی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کے ارتکاب کا جواز کیسے ثابت ہو سکتا ہے؟

رحمت اللہ کیرانوی وغیرہ

سوال نمبر:۲۸...... پہلے جیسے علماء، مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے بھی تو جوابات دیئے ہیں عیسائیوں کو۔

جواب...... کسی کو الزامی جواب دیتے وقت اگر کسی نبی کی تحقیر کا پہلو آ گیا تو یہ کفر ہے۔ چاہے جواب دینے والا کوئی کیوں نہ ہو۔ جواب حقیقی ہو یا الزامی۔ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی ایک کی توہین وتحقیر کرنا کفر ہے۔ چنانچہ پہلے علماء نے ایسے قطعاً نہیں کیا۔ نیز یہ کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: ''حق بات یہ ہے کہ آپ (مسیح) سے کوئی معجزہ سرزد نہیں ہوا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۶ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰) تو ''حق بات'' کے الفاظ یہ بتاتے ہیں کہ مرزا قادیانی اپنی طرف سے یہ بات کہہ رہا ہے نہ کہ الزامی طور پر۔

قادیانی اعتراضات کے مسکت جوابات

عیسیٰ علیہ السلام کب فوت ہوئے؟

سوال نمبر:۲۹...... ایک بار قادیانی نے کہا کہ دیکھئے جی! حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو فوت ہوگئے۔ راقم نے عرض کیا کب فوت ہوئے۔ رحمت عالم ﷺ کی تشریف آوری سے قبل یا بعد میں؟ قادیانی نے کہا کہ حضور علیہ السلام سے قبل مسیح علیہ السلام فوت ہوگئے۔ راقم نے عرض کیا کہ مرزا قادیانی نے (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۳) پر لکھا ہے کہ: ''جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔'' یہ کتاب ۱۸۸۴ء میں مرزا قادیانی نے لکھی۔ معلوم ہوا کہ مسیح علیہ السلام ۱۸۸۴ء تک مرزا قادیانی کے بقول زندہ تھے۔ اس کے بعد کب فوت ہوئے۔ آپ بتادیں؟ یا لکھ دیں کہ مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا ہے؟

ابن مریم کی جگہ ابن چراغ بی بی کیسے؟

سوال نمبر:۳۰...... ایک بار ایک قادیانی نے کہا کہ جی! عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے۔ راقم نے عرض کیا کب؟ کہا حضور علیہ السلام سے پہلے۔

راقم...... تو مرزا قادیانی کیسے مسیح ہوگیا؟

قادیانی...... حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مسیح آئے گا تو مراد اس سے مرزا۔

راقم...... بندۂ خدا! آپ کے بقول عیسیٰ علیہ السلام، حضور علیہ السلام کی تشریف آوری سے پہلے فوت ہوگئے تو جو فوت ہوگئے ان کے متعلق حضور علیہ السلام کیسے فرماتے ہیں کہ وہ آئیں گے؟ اگر فرمایا کہ وہ آئیں گے تو اس کا معنی یہ کہ وہ فوت نہیں ہوئے۔ اچھا اگر آپ کے بقول مسیح کی جگہ مرزا قادیانی نے آنا تھا وہ آگئے۔

بہت اچھا تو دیانت وعقل کا تقاضہ ہے کہ جس نے آنا تھا اس کے آنے کا اعلان کیا جاتا۔ آنا مرزا ابن چراغ بی بی نے تھا۔ لیکن اعلان کیا مسیح ابن مریم آئے گا۔ بھائی! تو جس کا اعلان ہوا وہی تشریف لائیں گے۔ اگر مرزا قادیانی نے آنا تھا تو اس کا اعلان ہوتا۔ قرآن وحدیث کے ذخیرہ میں ایک آیت، ایک حدیث دکھادو۔ جس میں ہو کہ مرزا قادیانی بن چراغ بی بی آئے گا تو ہم مان لیں گے۔ وہ قادیانی مبہوت ہوگیا۔

مرزا قادیانی کا الہام قرآن کا ناسخ؟

سوال نمبر:۳۱...... ایک بار ایک قادیانی نے کہا کہ آپ کو مرزا غلام احمد قادیانی سے کیا ضد ہے کہ آپ اسے کافر کہتے

ہیں۔راقم نے عرض کیا۔میاں ضد نہیں بلکہ ہم مرزا قادیانی کو اس لئے کافر کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اپنے الہام سے قرآن مجید کو منسوخ کیا۔اس لئے مرزا قادیانی نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر و مرتد ہے۔قادیانی نے حیرت سے کہا وہ کیسے؟

راقم نے عرض کیا۔مرزا قادیانی نے (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۳) پر تحریر کیا ہے: ’’ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ‘‘یہ آیت حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے۔جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔

براہین کی تصنیف کے وقت مرزا قادیانی کا مجدد، ماموراور ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ تھا۔اس وقت قرآن مجید سے استدلال کر کے کہا کہ گویا قرآن مجید کی رو سے مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا محمود کہتا ہے: ’’لیکن ۱۸۹۱ء میں ایک اور تغیر عظیم ہوا۔یعنی حضرت مرزا صاحب کو الہام کے ذریعہ بتایا گیا کہ حضرت مسیح ناصری (علیہ السلام) جن کے دوبارہ آنے کے مسلمان اور مسیحی دونوں قائل ہیں وہ فوت ہو چکے......اور ان کی جگہ آپ (مرزا قادیانی) ہیں۔‘‘ (سیرۃ مسیح موعود ص۳۰، مصنفہ مرزا محمود)

مرزا قادیانی نے پہلے ۱۸۸۴ء میں قرآن مجید کی رو سے کہا کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔پھر ۱۸۹۱ء میں اپنے الہام کی رو سے کہا کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے تو گویا مرزا قادیانی کے الہام نے قرآن مجید کو منسوخ کر دیا؟ اتنی بات مرزا قادیانی کے کافر ہونے کے لئے کافی ہے۔

میں رانجھا ہو گئی؟

سوال نمبر:۳۲...... مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (ایک غلطی کا ازالہ ص۳، خزائن ج۱۸ ص۲۰۷) پر لکھا ہے: ’’پھر اسی کتاب (براہین احمدیہ) میں اس مکالمہ کے قریب یہ وحی اللہ ہے۔’’مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ‘‘ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔‘‘

راقم نے ایک گفتگو میں یہ حوالہ پیش کیا۔قادیانی مجیب نے کہا: ’’میں رانجھا، رانجھا کر دیں رانجھا ہو گئی‘‘ کہ مرزا قادیانی محمد ﷺ، محمد ﷺ کرتے کرتے محمد ﷺ ہو گیا۔میرے لئے یہ جواب بہت ہی سوہان روح، ایک تو مرزا قادیانی کو معاذ اللہ محمد رسول اللہ ثابت کیا جا رہا ہے اور استدلال میں کسی پنجابی شاعر کے شعر کا ایک ٹکڑا پیش کیا جا رہا ہے۔عوام سامعین دیہاتی، پنجابی ذوق کے، اب ان کو کس طرح اس دجل سے بچایا جائے؟ راقم نے کہا۔

راقم...... (قادیانی سے) آپ کے والد نام

قادیانی...... کیوں؟

راقم...... میاں ہے تو بتادو؟

قادیانی...... کیا ضرورت پیش آ گئی؟

راقم...... میاں آپ سے والد کا نام پوچھا ہے کسی خاتون کا تو نہیں۔اگر ہے کوئی تو بتادو؟

قادیانی...... میرے والد کا نام گل خان۔

راقم...... جیب سے نکالی تسبیح اور پھیرنی شروع کی۔گل، گل، گل۔ضرب پے ضرب، چل سو چل۔گل ہی گل۔قادیانی اور

پبلک حیرت زدہ کہ مولوی صاحب نے یہ کیا شروع کر دیا۔ خیر جب تسبیح مکمل ہوگئی اوران کی حیرت کا گراف بھی آخری ڈگری پر چلا گیا تو قادیانی نے کہا۔

قادیانی...... یہ کیا؟

راقم...... میں گل، گل کر دیں گل ہوگئی۔ میں آپ کا باپ آپ میرے بیٹے۔ تو حلالی بیٹے۔ باپ کے سامنے نہیں بولا کرتے۔ آپ مناظرہ کر رہے ہیں؟

قادیانی...... اخلاق بھی کوئی چیز ہے؟

راقم...... اخلاق کے باعث ہی کہا کہ میں آپ کا باپ، ورنہ تو کہتا کہ میں گل، اوروالدہ کو کہنا شام کو میرا انتظار کرے۔

قادیانی...... مولوی صاحب! آپ بدتمیزی کر رہے ہیں۔

راقم...... شریف آدمی! تم کہو کہ مرزا قادیانی محمد ﷺ تھا تو کوئی حرج نہیں۔ میں کہوں کہ میں تمہارا باپ، تو بداخلاقی۔ حالانکہ جو دلیل تم نے دی، وہی دلیل میری۔ اب یا مجھے اپنا باپ مانو یا تسلیم کرو کہ مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ میں محمد ﷺ ہوں۔ یہ اہانت رسول اللہ ہے اور مرزا قادیانی کے کفر کی دلیل صریح۔ قادیانی کی گردن جھک گئی اور زبان رک گئی۔

قادیانی مسیلمہ کذاب؟

سوال نمبر:۳۳...... ایک مناظرہ میں قادیانی سے پوچھا گیا کہ آپ کے نزدیک مسلمانوں کی کیا پوزیشن ہے۔ لگا کہنے کہ ہم ان کو اہل کتاب سمجھتے ہیں اور ساتھ ہی اس نے سوال کیا کہ مولوی صاحب آپ بھی بتا دیں کہ آپ احمدیوں (قادیانیوں) کو کیا سمجھتے ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ ہم آپ کے گرو مرزا قادیانی کو مسیلمہ کذاب کا بھائی اور قادیانیوں کو مسیلمہ کذاب کی پارٹی کی طرح کافر و مرتد سمجھتے ہیں۔

پٹواری نہیں بلکہ مفسرین؟

سوال نمبر:۳۴...... ایک قادیانی نے کہا مولوی صاحب! لفظ تُوَفّٰی کا معنی تو پٹواری، نمبردار کو بھی معلوم ہے کہ وہ مرنے والے کو متوفی لکھتے اور کہتے ہیں۔ پٹوار کے کاغذات اس پر شاہد ہیں۔ مولانا محمد امین اوکاڑوی نے فرمایا کہ آپ کے جھوٹے ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ آپ قرآنی الفاظ کے معانی پٹواریوں والے کرتے ہیں۔ جب کہ ہم کہتے ہیں قرآن کے معانی وہ کرو جو آج تک امت مسلمہ اپنے مسلّمات کی رو سے کرتی چلی آئی ہے۔

مرزا جاہل تھا؟

سوال نمبر:۳۵...... ایک دفعہ ایک مناظرہ میں ایک قادیانی نے کہا کہ مرزا قادیانی کو کم از کم عالم ہی مان لیں۔ راقم نے کہا کہ مرزا قادیانی (خطبہ الہامیہ ص۴۹، خزائن ج۱۶ص۴۹) پر لکھتا ہے کہ: ’’عید اس کا نام نہیں کہ بازاری عورتوں کے رقص کا شوق کیا جائے۔ ’’و بؤسھن و عناقھن‘‘ اوران کا بوسہ گلے لپٹانا۔‘‘

بوسہ کی عربی مرزا قادیانی نے بؤسھن لکھی ہے۔ کیا دنیا میں کسی عرب نے لفظ بوسہ کو عربی شمار کیا ہے۔ بوسہ

اردو کا لفظ ہے۔ اسے عربی میں گھسیڑنا مرزا قادیانی کی فصاحت و بلاغت کا ہی کرشمہ قرار دیا جاسکتا ہے اور اس سے یہ بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ مرزا قادیانی کتنا بڑا جاہل تھا۔ جسے اردو الفاظ کی عربی تک نہ آتی ہے۔ اس سے اس کی جہالت مآبی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

مرزا قادیانی دنیا کا سب سے بڑا جاہل؟

سوال نمبر:۳۶...... ایک دفعہ ایک مناظرہ میں ایک قادیانی نے کہا کہ اور کچھ نہیں مرزا قادیانی کو عالم ہی مان لیں۔ راقم نے کہا کہ میرا دعویٰ ہے کہ مرزا قادیانی دنیا کا سب سے بڑا جاہل تھا۔ اس پر وہ قادیانی بھنّا گیا۔ راقم نے دوسرا وار کیا کہ مرزا قادیانی تو رہا اپنی جگہ، میرے نزدیک تو آپ بھی جاہل ہیں۔ یہ سنتے ہی اس کے تن بدن کو آگ لگ گئی۔ اس کے کچھ کہنے سے قبل، راقم نے کہا کہ اگر آپ کچھ جانتے ہیں تو اسلامی مہینوں کے نام بتائیں۔ اس نے کہا۔ محرم، صفر، ربیع الاوّل، راقم نے کہا آپ غلط کہتے ہیں۔ صفر دوسرا مہینہ نہیں چوتھا ہے۔ اب وہ کہے دوسرا، راقم عرض کرے کہ چوتھا۔ اس پر اسے آیا غصہ۔ مارے غصہ کے کانپتے ہوئے کہا کہ کون الّو کا پٹھہ کہتا ہے کہ صفر چوتھا مہینہ ہے۔ راقم نے کہا کہ مرزا قادیانی نے (تریاق القلوب ص۴۱، خزائن ج۱۵ ص۲۱۸) پر لکھا ہے۔ اب اس بیچارے کی کیفیت دیدنی تھی۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔ مرزا قادیانی کو عالم ثابت کرنا چاہتا تھا۔ خود الّو کا پٹھہ مان لیا۔

شیطان کے ماننے والے بہت؟

سوال نمبر:۳۷...... ایک بار مناظرہ میں قادیانی لاجواب ہوگیا تو اس نے چال چلی کہ مولوی صاحب چلو آپ کے نزدیک مرزا قادیانی جھوٹا ہی سہی۔ لیکن اتنا تو مانیں کہ مرزا قادیانی کے ماننے والے بہت ہیں۔ راقم نے کہا کہ یہ کوئی دلیل نہیں۔ ماننے والے تو شیطان کے بھی بہت ہیں۔

دنیا میں مرزا قادیانی کا ایک بھی ماننے والا نہیں؟

سوال نمبر:۳۸...... ایک بار دوسرے مناظرہ میں قادیانی مناظر نے کہا کہ مرزا قادیانی کے ماننے والوں میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے اور یہ کہ ہماری تعداد اتنی ہے۔ راقم نے کہا کہ میاں صاحب میرا دعویٰ یہ ہے کہ: ’’پوری دنیا میں ایک شخص بھی ایسا نہیں جو مرزا قادیانی کو اس کے تمام دعاوی میں سچا مان کر ان پر عمل بھی کرتا ہو۔‘‘ اس پر وہ قادیانی ایسا آگ بگولا ہوا کہ لگا اچھلنے۔ ہاتھ ہلائے، گردن گھمائے، ایسی تیزی دکھائی کہ پٹھے پر ہاتھ رکھنا مشکل ہوگیا۔ مولوی صاحب! آپ کا ایسا بدیہہ البطلان دعویٰ کہ تعجب ہے کہ لوگوں نے آپ ایسے شخص کو میرے سامنے لاکر بٹھادیا۔ لوگو! دیکھو میں قادیانی، میرا باپ قادیانی، میری ماں، میرا خاندان، میرے چک کے لوگ اور جو میرے ساتھ آئے۔ یہ سب مرزا صاحب کو اس کے تمام دعاوی میں سچا مان کر اس کے ہر قول و فعل پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ راقم نے عرض کیا میاں صاحب میرے دعویٰ کے الفاظ پھر سنیں۔ پوری دنیا میں ایک شخص بھی ایسا نہیں جو مرزا قادیانی کو اس کے تمام دعاوی میں سچا مان کر ان پر عمل بھی کرتا ہو۔ اگر یہ غلط ہے تو سنئے: مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ: ’’میں حجر اسود ہوں۔‘‘ (اربعین نمبر۴ ص۱۵، خزائن ج۱۷ ص۴۴۵)

اسی طرح مرزا قادیانی نے دوسری جگہ لکھا ہے: ’’انی واللّٰہ فی ھذا الامر کعبۃ المحتاج کما ان فی

مکۃ کعبۃ الحجاج وانی انا الحجر الاسود الذی وضع لہ القبول فی الارض والناس یمسّہٖ یتبرکون ''خدا کی قسم جیسے مکہ حجاج کا کعبہ ہے۔ میں محتاجوں کا کعبہ ہوں اور میں وہ حجر اسود ہوں جس کی زمین پر مقبولیت رکھ دی گئی اور لوگ اس کو تبرک کے طور پر چھوتے ہیں۔ (الاستفتاء ص ۴۱، ملحقہ حقیقت الوحی، خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۳)

قادیانی...... ہاں میں مانتا ہوں کہ میرے ماں باپ ہم موجود سب قادیانی مانتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو اللہ تعالیٰ نے حجر اسود بنایا۔ وہ حجر اسود تھے۔ راقم نے عرض کیا کہ حجر اسود کو سامنے سے سنٹر میں چوما جاتا ہے۔ تم نے سامنے سے مرزا قادیانی کی سنٹر کی کون سی جگہ کو چوما ہے؟ تمہارے باپ نے، ان تمام سے ایک آدمی کہہ دے کہ میں نے اسے سنٹر میں چوما ہے تو میرا دعویٰ غلط۔ اس پر اس قادیانی نے صرف بغلیں جھانکتے نہیں بلکہ دوڑنے میں عافیت تلاش کی۔

قرآن میں ربوہ؟

سوال نمبر:۳۹...... ایک بار قادیانی مناظر نے کہا کہ مولانا آپ ہمارا کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ہمارے شہر کا نام قرآن میں لکھا ہے۔ ربوہ۔

راقم نے کہا میاں صاحب! آپ تو فرماتے ہیں کہ قادیانیوں کے شہر کا نام قرآن مجید میں لکھا ہے۔ میرے نزدیک تو قادیانیوں کا نام بھی قرآن مجید میں لکھا ہے۔ وہ مناظر لگا کہنے مولانا آپ بہت وسیع ظرف ہیں۔ پڑھیں قرآن مجید کی آیت میں کہاں ہمارا نام لکھا ہے۔ راقم نے کہا میاں صاحب صرف قادیانیوں کا نہیں، لاہوری مرزائیوں کا بھی قرآن مجید میں نام ہے۔

قادیانی...... مولانا آپ کے منہ میں گھی شکر۔ آیت تلاوت فرمائیں۔ آپ کی وسیع ظرفی پر تو فدا ہونے کو دل کرتا ہے۔ آیت تلاوت کریں۔

راقم...... میاں! میری زبان پر اعتماد کرلو۔ قادیانیوں اور لاہوریوں، دونوں کا نام لکھا ہے۔

قادیانی...... مولانا کرم فرمائیے۔ وہ آیت تلاوت کریں۔

راقم...... ''بسم اللہ الرحمن الرحیم! حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر''
میتۃ مردار سے مراد لاہوری اور خنزیر سے مراد قادیانیوں کا بیان ہے۔ دونوں کا تذکرہ ہوا۔

قادیانی...... مولوی صاحب کچھ خدا کا خوف کرو۔ جب قرآن مجید اترا تھا، قادیانی تھے؟

راقم...... جب قرآن مجید اترا تھا یہ ربوہ تھا؟

قادیانی...... واقعی مجھ سے غلطی ہوئی۔

راقم...... چلو مجھ سے بھی ہوگئی۔

قادیانی...... سوری۔

راقم...... سوری دے آ۔ اب بس کر۔ تمہارے لئے بہت ہوگئی ہے۔ اس سے زیادہ کیا تمہاری خدمت کروں۔

مرزا کو ماننا

سوال نمبر:۴۰...... ایک بار مناظرہ میں قادیانی مناظر غصہ میں آ کر لگا دعویٰ کرنے کہ مولوی صاحب اگر آج مرزا کو

نہیں مانتے تو کل وقت آئے گا کہ آپ کو ماننا پڑے گا۔ راقم نے کہا میاں صاحب! دھمکی کیوں لگاتے ہو۔ کل کیا ہوتا ہے میں تو ابھی مرزا قادیانی کو مانتا ہوں۔

قادیانی...... مرزا صاحب کو آپ کیا مانتے ہیں؟

راقم...... الّو کا چرخہ! پاگلوں کا چیئر مین مانتا ہوں۔ وہ اس طرح کہ جس کو دائیں بائیں پاؤں کے جوتے کی تمیز نہ تھی۔ (سیرۃ المہدی ج۱ ص۵۳)، جس کو صدری اور کوٹ کے بٹنوں کی تمیز نہ تھی۔ (سیرۃ المہدی ج۲ ص۱۲۶) جس کو اوپر کے کاج اور نیچے کے کاجوں کی تمیز نہ تھی۔ (سیرۃ المہدی ج۲ ص۱۲۶) جو ایک ہی جیب میں گڑ اور مٹی کے ڈھیلے رکھتا تھا۔ (مسیح موعود کے مختصر حالات ملحقہ براہین احمدیہ ص۶۷) جس کی واسکٹ کی جیب میں اڑھائی سیر کی اینٹ رکھی رہتی تھی اور اسے معلوم نہ ہوتا تھا۔ (مسیح موعود کے مختصر حالات ملحقہ براہین احمدیہ طبع چہارم ص ق) فرمائیے یہ عقلمند انسان تھا یا الّو کا چرخہ اور پاگلوں کا چیئر مین تھا؟

فبھت الذی کفر!

مرزا کی دو سچی باتیں

سوال نمبر:۴۱...... ایک بار مناظرہ میں قادیانی مناظر جب بالکل لاجواب ہوگیا تو اپنی خفت مٹانے کے لئے کہنے لگا۔ مولوی صاحب، کیا مرزا قادیانی نے کوئی صحیح بات بھی کہی ہے یا سب ہی غلط تھیں؟ تو راقم نے کہا کہ ہاں مرزا قادیانی نے سچی بات بھی کہی اور خوب کہی۔ وہ یہ کہ مرزا نے کہا:

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۷، خزائن ج۲۱ ص۱۲۷)

اس شعر میں مرزا قادیانی نے کہا کہ میں مٹی کا کیڑا ہوں اور آدم کی اولاد نہیں۔ یعنی انسان زادہ نہیں ہوں۔ یہ بالکل صحیح کہا کہ واقعی مرزا قادیانی کا کوئی کام بندے دے پتراں والا نہ تھا۔ اس پر وہ قادیانی ایسا کھسیانا ہوا کہ لگا کہنے، اچھا اور کوئی صحیح بات نہیں کہی؟ راقم نے کہا کہ اور بھی صحیح بات کہی۔ وہ یہ کہ مرزا قادیانی نے کہا حضور علیہ السلام کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے۔ (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۳۱)

پھر کہا کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی و رسول ہیں۔ (ملفوظات احمدیہ ج۱۰ ص۱۲۷)

دعویٰ رسالت کر کے خود اپنے فتویٰ کی رو سے خود کافر ہوگیا۔ قادیانی مناظر بے چارہ نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن لگا کہنے اچھا بس؟

راقم نے کہا کہ نہیں، مرزا قادیانی نے ایک اور صحیح بات کہی کہ میرے مخالف کنجریوں کی اولاد۔

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۷، ۵۴۸)

تو مرزا قادیانی کا بیٹا فضل احمد اس کو نہیں مانتا تھا تو مرزا قادیانی کے فتویٰ کے مطابق وہ کنجری کا بیٹا، اس کی ماں مرزا کی بیوی تھی...... تو جو کنجری کا خاوند ہو وہ بھی...... اور جو...... کو نبی مانیں یا مصلح یا مجدد یا مسیح وہ بھی...... اس پر وہ قادیانی دم بخود ہو کر ناخنوں سے زمین کھودنے لگ گیا۔

مرزا قادیانی کو صاحب کیوں نہیں کہتے؟

سوال نمبر:۴۲...... ایک بار ایک قادیانی نے کہا کہ مرزا قادیانی کو آپ لوگ صاحب کیوں نہیں کہتے؟ اندرا گاندھی صاحبہ، اوباما صاحب، جناب پرویز مشرف سب کو صاحب کہتے ہو تو مرزا قادیانی کو صاحب کیوں نہیں کہتے۔ راقم نے عرض کیا کہ کیا آج تک کسی قادیانی نے شیطان کو صاحب کہا، ابوجہل یا فرعون کو صاحب کہا ہے۔ کیا آپ کہتے ہیں کہ رات شیطان صاحب خواب میں میرے پاس تشریف لائے تھے۔ کہنے لگا نہیں، شیطان کو تو کوئی صاحب نہیں کہتا۔ راقم نے عرض کیا کہ شیطان صرف شیطان تھا۔ مرزا قادیانی سپر شیطان تھا۔ شیطان نے صرف سیدنا آدم علیہ السلام کی اہانت کی تھی۔ مرزا قادیانی نے تمام انبیاء علیہم السلام کی اہانت کی ہے۔ جب آپ شیطان کو صاحب نہیں کہتے، تو میں سپر شیطان کو کیسے صاحب کہوں؟۔

کیا کبھی ایسے ہوا؟

ذیل میں مرزا قادیانی کی سات عبارتیں پیش خدمت ہیں۔ قادیانی براہ کرم بتائیں کہ کیا کسی نبی نے کسی فیصلہ کے لئے اپنے لئے ایسے الفاظ استعمال کئے؟۔

۱...... ’’اگر میعاد گزر جائے اور سچائی ظاہر نہ ہو تو میرے گلے میں رسی اور پاؤں میں زنجیر ڈالنا اور مجھے ایسی سزا دینا کہ تمام دنیا میں کسی کو نہ دی گئی ہو۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۵۷۳، خزائن ج۵ ص۵۷۴)

۲...... ’’اور اگر یہ تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر۔ اگر تیری نظروں میں، میں مردود اور ملعون اور دجال ہی ہوں۔ جیسا مخالفوں نے سمجھا ہے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۱۱۶)

۳...... ’’اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی تو میں ہر سزا اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے۔ روسیاہ کیا جائے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔‘‘

(جنگ مقدس ص۱۸۸، خزائن ج۶ ص۲۹۳)

۴...... ’’میرے مالک میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے ثناء اللہ کی زندگی میں ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر۔ موت قتل کی رو سے واقع نہ ہو۔ بلکہ محض بیماری کے ذریعہ سے ہو۔ مثلاً طاعون سے یا ہیضہ سے۔‘‘ (ضمیمہ نزول المسیح ص۱۸، خزائن ج۱۹ ص۱۲۲)

۵...... ’’مجھے جھوٹا قرار دے کر ہلاک کیا تو میں جھوٹے ہونے کی حالت میں کسی پیشگوئی اور امامت کو نہیں چاہتا۔ بلکہ اس حالت میں ایک یہودی سے بھی بدتر ہوں گا اور ہر ایک کے لئے جائے عار ننگ۔‘‘

(ضمیمہ نزول المسیح ص۲۰، خزائن ج۱۹ ص۱۲۴)

۶...... ’’اللہ تعالیٰ کے کسی نبی نے تو کجا خدا کے کسی مقربین نے بھی اس قسم کی کوئی پیش گوئی نہیں کی کہ اگر میں اتنی عمر پا کر مروں تو میں سچا ہوں گا۔ ورنہ تم مجھے جھوٹا سمجھنا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۲، خزائن ج۳ ص۳۴۲)

۷...... ’’اگر میں اس پیش گوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔ اس بات پر راضی ہوں۔ مجھے گلہ میں رسہ ڈال کر پھانسی (سولی) پر کھینچا جائے۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۶۵۱، خزائن ج۵ ص۶۵۱)

تمت بالخیر!